۱
کلیاتِ اقبال
۱

کُلیّاتِ اِقبال

اُردُو

اِقبالؒ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

کُلیاتِ اقبالؒ (اُردُو) خُصُوصی ایڈیشن

جُملہ حقُوق بحق اِقبال اکادمی پاکستان محفُوظ ہیں۔

ناشر	پروفیسر شُہرت بُخاری ناظم اِقبال اکادمی پاکستان، لاہور
سالِ اشاعت	۱۹۹۰ء بمُطابق ۱۱-۱۴۱۰ھ
تعداد	۳۵۰۰
قیمت	۲۶۰ رُوپے
مطبع	اِستقلال پریس، لاہور

ISBN 969-416-000-6

بہ اہتمام

اِقبال اکادمی پاکستان، لاہور

نیشنل بُک فاؤنڈیشن، اسلام آباد

کلیاتِ اقبال

ب

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳
کلیاتِ اقبال
ج

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوح بھی تو قلم بھی تو تیرا وجود الکتاب
گنبدِ آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب!

عالمِ آب و خاک میں تیرے ظہور سے فروغ
ذرّۂ ریگ کو دیا تو نے طلوعِ آفتاب!

شوکتِ سنجر و سلیم؟ تیرے جلال کی نمود!
فقرِ جنید و بایزید؟ تیرا جمال بے نقاب!

شوق ترا اگر نہ ہو میری نماز کا امام
میرا قیام بھی حجاب میرا سجود بھی حجاب!

تیری نگاہِ ناز سے دونوں مراد پا گئے
عقل غیاب و جستجو عشق حضور و اضطراب!

محمد اقبال

کلیاتِ اقبال

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کلیاتِ اقبال ۵

مجلسِ تدوین وطباعت :

سرپرست : ڈاکٹر جاوید اقبال

نگرانِ تدوین : پروفیسر محمد منور   نگرانِ اشاعت : پروفیسر شہرت بخاری

مجلسِ مشاورت :

رشید حسن خان، ڈاکٹر وحید قریشی، ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا،
مشفق خواجہ، ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی، صابر کلوروی، ڈاکٹر تحسین فراقی،
محمد اکرام چغتائی، محمد سہیل عمر، ڈاکٹر وحید عشرت

مجلسِ منتظمہ :

مدیرِ تدوین : محمد سہیل عمر   مدیرِ منتظم : ڈاکٹر وحید عشرت

تصحیحِ متن ونظرِ ثانی : ڈاکٹر افتخار احمد صدیقی، شان الحق حقی، احمد جاوید

تصحیحِ کتابت : انور جاوید

خطاطی : جمیل احمد قریشی تنویر رقم

تزئین وآرائش : ذوالفقار احمد

زیرِ اہتمام : اقبال اکادمی پاکستان، لاہور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَیں نے کبھی اپنے آپ کو شاعر نہیں سمجھا . . . . .

فنِّ شاعری سے مجھے کوئی دلچسپی نہیں رہی، ہاں بعض

مقاصدِ خاص رکھتا ہُوں جن کے بیان کے لیے حالات و

روایات کی رُو سے مَیں نے نظم کا طریقہ اختیار کر لیا ہے ورنہ

نہ بینی خیر ازاں مردِ فرودست
کہ برمن تہمتِ شعر و سخن بست

اقبالؒ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خراجِ عقیدت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"شعرا اقوام میں جان پیدا کرتے ہیں۔ ملٹن، شیکسپیئر، بائرن، گوئٹے نے قوم کی بے بہا خدمت کی ہے۔ کارلائل نے شیکسپیئر کی عظمت کا ذکر کرتے ہوئے ایک انگریز کا ذکر کیا ہے۔ اُسے جب شیکسپیئر اور دولتِ برطانیہ میں سے کسی ایک کو منتخب کرنے کا اختیار دیا گیا تو اُس نے کہا "میں شیکسپیئر کو کسی قیمت پر نہ دوں گا"۔ گو میرے پاس سلطنت نہیں ہے، لیکن اگر سلطنت مل جائے اور اقبالؒ اور سلطنت میں سے کسی ایک کو منتخب کرنے کی نوبت آئے تو میں اقبالؒ کو منتخب کروں گا۔"

قائدِ اعظمؒ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

9
کلیاتِ اقبال

"اقبالؒ کی ادبی شخصیت عالمگیر ہے۔ وہ بڑے ادیب، بلند پایہ شاعر اور مفکرِ اعظم تھے لیکن اس حقیقت کو میں سمجھتا ہوں کہ وہ ایک بہت بڑے سیاستدان بھی تھے...... مرحوم دورِ حاضر میں اسلام کے بہترین شارح تھے کیونکہ اس زمانے میں اقبالؒ سے بہتر اسلام کو کسی نے نہیں سمجھا۔ مجھے اس امر کا فخر حاصل ہے کہ اُن کی قیادت میں ایک سپاہی کی حیثیت سے کام کرنے کا مجھے موقع مل چکا ہے۔ میں نے ان سے زیادہ وفادار رفیق اور اسلام کا شیدائی نہیں دیکھا۔"

قائدِ اعظمؒ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اقبال کی شاعری نے نوجوان مسلمانوں میں بیداری پیدا کر دی ہے اور بعض نے یہاں تک کہہ دیا ہے کہ جس مسیحا کا انتظار تھا وہ آ گیا ہے۔"

(نکلسن)

"ہندوستان میں حرکتِ تجدید نے اپنا ممتاز ترین ظہور سر محمد اقبال کی شاعری میں حاصل کیا ہے۔"

(سر طامس آرنلڈ، برطانیہ)

"شاید یہ بہت کم لوگوں کو معلوم ہو کہ ڈاکٹر اقبال مرحوم ایک صوفی خاندان میں پیدا ہوتے تھے۔ اُن کے والد مرحوم ایک خوش اوقات صوفی صافی تھے اور اُن کے ہاں آنے والے دوستوں کا مذاق بھی یہی تھا اور اسی ماحول میں اقبالؒ کی پرورش ہوئی۔"

(سید سلیمان ندویؒ، پاکستان)

"در دیدۂ معنی نگہبان حضرتِ اقبالؒ
پیغمبری کرد و پیمبر نتواں گفت"

(مولانا غلام قادر گرامیؒ)

"ہندوستان کے اُردو دانوں کی زبان پر آج کل اقبالؒ کا ہی چرچا ہے۔"

(قاضی نذرالاسلام، بنگلہ دیش)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"محمد اقبالؒ ہمارے عہد میں اسلامی فکر اور انسانی و بین الملّی اسلامی بصیرت کے مظہر ہیں۔"

"میں جب بھی اقبالؒ کے بارے میں سوچتا ہوں، میں اُن کو علیؑ گونہ (علیؑ نما) پاتا ہوں یعنی ایک ایسا انسان جو علیؑ کی سُنّت کا پیرو ہے، لیکن وُہ انسان بیسویں صدی کی انسانی استعداد کے کیف و کم کا بھی مکمل نمونہ ہے۔"

(ڈاکٹر علی شریعتی، ایران)

"بیدلے گر رفت اقبالے رسید
بیدلاں را نوبتِ حالے رسید
قرنِ حاضر خاصۂ اقبالؒ گشت
واحدے کز صد ہزاراں بر گزشت
این سلامے می فرستم سُوئے یار
بے ریا تر از نسیم نو بہار"

(ملک الشعراء بہار، ایران)

"اقبالؒ ہمارے لیے مسیحا بن کر آیا ہے اور اُس نے مُردوں میں زندگی کی لہر دوڑا دی ہے۔"

(شمس العلماء ڈاکٹر عبدالرحمٰن بجنوری)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"وہ باوجود اِتنا بڑا مشہور شاعر ہونے کے شاعر نہیں ہے بلکہ اپنے پیام سے مقامِ نبوّت کی جانشینی کا حق ادا کر رہا ہے۔ مُبارک ہیں وہ ہستیاں جو اقبال شناس ہو جائیں!"

(مولانا عبدُالماجد دریاآبادیؒ)

"شاعری میں مابعد الطبیعیاتی صداقتوں کے معیار پر اگر آج کے اپنے شُعراء کی پرکھ کی جائے تو مجھے صرف ایک ہی زندہ شاعر نظر آتا ہے جو کم عیار ثابت نہ ہوگا اور یہ بھی طے ہے کہ وُہ ہمارے عقیدے اور نسل کا شاعر بھی نہیں ہے، میری مُراد محمّد اقبال سے ہے۔"

(سر ہربرٹ ریڈ، ۱۹۲۱ء)

"اقبالؒ کی شاعری کی خاص غایت تھی۔ مولانا حالیؒ کی طرح اقبالؒ نے بھی اپنی شاعری سے قوم اور مُلک کو جگانے اور رہنمائی کا کام لیا۔ یہ اُس کے خیال اور فکر کی قُوّت اور جدّت تھی، جس نے اُس کے کلام اور طرزِ بیان میں زور اور جوش پیدا کر دیا۔"

(بابائے اُردو ڈاکٹر مولوی عبدُالحق)

"علامہ اِقبال کا شُمار بیسویں صدی کے عظیم ترین شُعراء اور مُفکّرین میں کیا جاتا ہے۔ اُن کی حیات ہی میں اُنھیں شاعرِ مشرق کہا جانے لگا۔"

(نکولائی گلیبوف، رُوس)

١٢
کلیاتِ اقبال

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۱
کلیاتِ اقبال
م

"اقبالؒ — ایک شاعر، جس نے زمانے پر اپنا سِکّہ بٹھا دیا۔"

(ڈاکٹر طٰہٰ حسین، مصر)

"صرف سرزمینِ پاکستان کے لیے نہیں بلکہ ساتھ ہی ساتھ آزادی، وطن پرستی اور فضیلت کے لیے کوشاں تمام مسلمانوں اور انسانوں کی خدمت کرنے والے مفکّر شاعر اقبال ہیں۔"

(ڈاکٹر عبدالقادر کراحان، ترکی)

"اقبالؒ کا سارا کلام پڑھنے کے بعد ایک سیدھی سادی بات جو ایک عامی کی سمجھ میں آتی ہے وہ یہ ہے کہ انسان اپنی صلاحیتوں اور قوتوں کو پہچانے اور اُن سے کام لے۔ خدا اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عشق رکھے۔ اسلامی تعلیمات کی حرکی روح کو سمجھے اور اُس پر عمل کرے تو وہ حقیقت میں خدا کا جانشین بن سکتا ہے اور اپنی تقدیر کا آپ مالک بن سکتا ہے۔"

(عزیز احمد)

"ہم اقبالؒ کو عہدِ جدید کا زبردست مفکّرِ اسلامی، مجدّدِ ملّت اور اسلامی انقلاب کا سب سے بڑا داعی کہتے ہیں۔"

(مولانا سعید احمد اکبر آبادی)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"ڈاکٹر اقبال اپنی وفات سے ہمارے ادب میں ایسی جگہ خالی کر گئے ہیں، جس کا گھاؤ مدتِ مدید میں بھی مندمل نہیں ہو سکتا۔ ہندوستان کا رتبہ آج دنیا میں اتنا کم پایہ ہے کہ ہم کسی حالت میں ایسے شاعر کی بی برداشت نہیں کر سکتے، جن کے کلام نے عالمگیر مقبولیت حاصل کر لی ہو۔"

(رابندر ناتھ ٹیگور، بھارت)

"اگر جلال الدین رومیؒ اس زمانے میں جی اٹھیں تو وہ محمد اقبال ہی ہوں گے۔ ساتویں صدی کے جلال اور چودھویں صدی کے اقبال کو ایک ہی سمجھنا چاہیے۔"

(ڈاکٹر عبدالوہاب عزام، مصر)

"یہ بھی ہمارے شہنشاہانہ طرزِ حکومت کا ایک کرشمہ ہے کہ اقبال جیسا شاعر، جس کا نام گزشتہ دس برس سے اس کے ہم وطن مسلمانانِ ہند میں بچے بچے کی زبان پر ہے، اس کے کلام کا ترجمہ اس قدر عرصے کے بعد جا کر ہماری زبان میں ہو سکے۔ ہندوؤں میں جو مرتبہ ٹیگور کو حاصل ہے، وہی مسلمانوں میں اقبال کو ہے اور زیادہ صحیح طور پر ہے، اس لیے کہ ٹیگور کو بنگال سے باہر اس وقت تک کسی نے نہ پوچھا جب تک وہ یورپ جا کر نوبل پرائز نہ حاصل کر لاتے۔ برخلاف اس کے اقبال کی شہرت یورپ کی اعانت سے بالکل مستغنی ہے۔"

(ای۔ ایم فاسٹر، سنہ ۱۹۲۰ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترتیبِ کلیّاتِ اقبال

بانگِ درا ۱۷

بالِ جبریل ۳۲۵

ضربِ کلیم ۵۰۱

ارمغانِ حجاز (اُردو) ۶۹۳

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۶

کلیاتِ اقبال

ع

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بانگِ درا

اقبال

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۸
بانگِ درا
۲

[illegible]

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست

حصّہ اوّل

(۔۔۔۔۔ سے ۱۹۰۵ء تک)

۱ ہمالہ ۵۱/۳۵
۲ گُلِ رنگیں ۵۳/۳۷
۳ عہدِ طفلی ۵۵/۳۹
۴ مرزا غالب ۵۵/۳۹
۵ ابرِ کوہسار ۵۷/۴۱
۶ ایک مکڑا اور مکھی ۵۹/۴۳
۷ ایک پہاڑ اور گلہری ۶۱/۴۵

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸	ایک گائے اور بکری	۶۲/۴۶
۹	بچے کی دُعا	۶۵/۴۹
۱۰	ہمدردی	۶۶/۵۰
۱۱	ماں کا خواب	۶۷/۵۱
۱۲	پرندے کی فریاد	۶۸/۵۲
۱۳	خفتگانِ خاک سے استفسار	۶۹/۵۳
۱۴	شمع و پروانہ	۷۱/۵۵
۱۵	عقل و دِل	۷۲/۵۶
۱۶	صدائے درد	۷۳/۵۷
۱۷	آفتاب (ترجمہ گایتری)	۷۴/۵۸
۱۸	شمع	۷۵/۵۹
۱۹	ایک آرزو	۷۸/۶۲
۲۰	آفتابِ صبح	۸۰/۶۴
۲۱	دردِ عشق	۸۲/۶۶

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۲	گُلِ پژمُردہ	۸۳/۶۷
۲۳	سیّد کی لوحِ تُربت	۸۴/۶۸
۲۴	ماہِ نو	۸۵/۶۹
۲۵	انسان اور بزمِ قدرت	۸۶/۷۰
۲۶	پیامِ صبح	۸۸/۷۲
۲۷	عشق اور موت	۸۹/۷۳
۲۸	زُہد اور رندی	۹۱/۷۵
۲۹	شاعر	۹۳/۷۷
۳۰	دِل	۹۳/۷۷
۳۱	موجِ دریا	۹۴/۷۸
۳۲	رُخصت اے بزمِ جہاں!	۹۵/۷۹
۳۳	طفلِ شیرخوار	۹۷/۸۱
۳۴	تصویرِ درد	۹۸/۸۲
۳۵	نالۂ فراق	۱۰۴/۸۸

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۶	چاند	۱۰۵/۸۹
۳۷	بِلالؓ	۱۰۶/۹۰
۳۸	سرگزشتِ آدم	۱۰۸/۹۲
۳۹	ترانۂ ہندی	۱۰۹/۹۳
۴۰	جُگنو	۱۱۰/۹۴
۴۱	صبح کا ستارہ	۱۱۲/۹۶
۴۲	ہندوستانی بچّوں کا قومی گیت	۱۱۳/۹۷
۴۳	نیا شوالا	۱۱۴/۹۸
۴۴	داغ	۱۱۵/۹۹
۴۵	اَبر	۱۱۷/۱۰۱
۴۶	ایک پرندہ اور جُگنو	۱۱۸/۱۰۲
۴۷	بچّہ اور شمع	۱۱۹/۱۰۳
۴۸	کنارِ راوی	۱۲۱/۱۰۵
۴۹	اِلتجائے مسافر	۱۲۲/۱۰۶

۲۲
بانگِ درا
۶

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غزلیات

۱	گلزارِ ہست و بود نہ بیگانہ وار دیکھ	۱۲۴/۱۰۸
۲	نہ آتے، ہمیں اس میں تکرار کیا تھی	۱۲۴/۱۰۸
۳	عجب واعظ کی دیں داری ہے یا رب!	۱۲۵/۱۰۹
۴	لاؤں وہ تنکے کہیں سے آشیانے کے لیے	۱۲۵/۱۰۹
۵	کیا کہوں اپنے چمن سے میں جدا کیونکر ہُوا	۱۲۶/۱۱۰
۶	انوکھی وضع ہے سارے زمانے سے نرالے ہیں	۱۲۷/۱۱۱
۷	ظاہر کی آنکھ سے نہ تماشا کرے کوئی	۱۲۸/۱۱۲
۸	کہوں کیا آرزوئے بے دلی مجھ کو کہاں تک ہے	۱۲۸/۱۱۲
۹	جنھیں مَیں ڈھونڈتا تھا آسمانوں میں، زمینوں میں	۱۲۹/۱۱۳
۱۰	ترے عشق کی انتہا چاہتا ہُوں	۱۳۱/۱۱۵
۱۱	کشادہ دستِ کرم جب وہ بے نیاز کرے	۱۳۱/۱۱۵
۱۲	سختیاں کرتا ہوں دِل پر، غیر سے غافل ہوں میں	۱۳۲/۱۱۶
۱۳	مجنوں نے شہر چھوڑا تو صحرا بھی چھوڑ دے	۱۳۳/۱۱۷

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حصّہ دوم

(۱۹۰۵ء سے ۱۹۰۸ء تک)

۱	محبّت	۱۳۷/۱۲۱
۲	حقیقتِ حُسن	۱۳۸/۱۲۲
۳	پیام	۱۳۹/۱۲۳
۴	سوامی رام تیرتھ	۱۳۹/۱۲۳
۵	طلبۂ علی گڑھ کالج کے نام	۱۴۰/۱۲۴
۶	اخترِ صبح	۱۴۱/۱۲۵
۷	حُسن وعشق	۱۴۱/۱۲۵
۸	.... کی گود میں بلّی دیکھ کر	۱۴۲/۱۲۶
۹	کلی	۱۴۳/۱۲۷
۱۰	چاند اور تارے	۱۴۴/۱۲۸
۱۱	وصال	۱۴۵/۱۲۹

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۲ سلیمیٰ ۱۴۷/۱۳۱

۱۳ عاشقِ ہرجائی ۱۴۸/۱۳۲

۱۴ کوششِ ناتمام ۱۵۰/۱۳۴

۱۵ نوائے غم ۱۵۱/۱۳۵

۱۶ عشرتِ امروز ۱۵۲/۱۳۶

۱۷ انسان ۱۵۲/۱۳۶

۱۸ جلوۂ حسن ۱۵۳/۱۳۷

۱۹ ایک شام ۱۵۴/۱۳۸

۲۰ تنہائی ۱۵۵/۱۳۹

۲۱ پیامِ عشق ۱۵۵/۱۳۹

۲۲ فراق ۱۵۷/۱۴۱

۲۳ عبدالقادر کے نام ۱۵۸/۱۴۲

۲۴ صقلیہ ۱۵۹/۱۴۳

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غزلیات

۱ زندگی انساں کی اک دم کے سوا کچھ بھی نہیں ۱۶۱/۱۴۵

۲ الٰہی عقلِ خجستہ پے کو ذرا سی دیوانگی سکھا دے ۱۶۱/۱۴۵

۳ زمانہ دیکھے گا جب مرے دل سے محشر اٹھے گا گفتگو کا ۱۶۲/۱۴۶

۴ چمک تیری عیاں بجلی میں، آتش میں، شرارے میں ۱۶۴/۱۴۸

۵ یوں تو اے بزمِ جہاں! دلکش تھے ہنگامے ترے ۱۶۵/۱۴۹

۶ مثالِ پرتوِ مے طوفِ جام کرتے ہیں ۱۶۵/۱۴۹

۷ زمانہ آیا ہے بے حجابی کا، عام دیدارِ یار ہو گا ۱۶۶/۱۵۰

حصّہ سوم

(۱۹۰۸ء سے .....)

۱ بلادِ اسلامیہ ۱۷۱/۱۵۵

۲ ستارہ ۱۷۳/۱۵۷

۳ دو ستارے ۱۷۴/۱۵۸

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴	گورستانِ شاہی	۱۷۴/۱۵۸
۵	نمودِ صبح	۱۸۰/۱۶۴
۶	تضمین بر شعرِ انیسی شاملو	۱۸۱/۱۶۵
۷	فلسفۂ غم	۱۸۲/۱۶۶
۸	پھول کا تحفہ عطا ہونے پر	۱۸۵/۱۶۹
۹	ترانۂ ملی	۱۸۶/۱۷۰
۱۰	وطنیت	۱۸۷/۱۷۱
۱۱	ایک حاجی مدینے کے راستے میں	۱۸۸/۱۷۲
۱۲	قطعہ (کل ایک شوریدہ خوابگاہِ نبیؐ پہ رو رو کے کہہ رہا تھا)	۱۸۹/۱۷۳
۱۳	شکوہ	۱۹۰/۱۷۴
۱۴	چاند	۱۹۹/۱۸۳
۱۵	رات اور شاعر	۲۰۰/۱۸۴
۱۶	بزمِ انجم	۲۰۱/۱۸۵
۱۷	سیرِ فلک	۲۰۳/۱۸۷

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۸	نصیحت	۲۰۴/۱۸۸
۱۹	رام	۲۰۵/۱۸۹
۲۰	موٹر	۲۰۶/۱۹۰
۲۱	انسان	۲۰۶/۱۹۰
۲۲	خطاب بہ جوانانِ اسلام	۲۰۷/۱۹۱
۲۳	غرّۂ شوال یا ہلالِ عید	۲۰۸/۱۹۲
۲۴	شمع اور شاعر	۲۱۰/۱۹۴
۲۵	مُسلم	۲۲۳/۲۰۷
۲۶	حضورِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں	۲۲۴/۲۰۸
۲۷	شفاخانۂ حجاز	۲۲۶/۲۱۰
۲۸	جوابِ شکوہ	۲۲۷/۲۱۱
۲۹	ساقی	۲۳۷/۲۲۱
۳۰	تعلیم اور اس کے نتائج	۲۳۸/۲۲۲
۳۱	قُربِ سلطان	۲۳۸/۲۲۲

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۲	شاعر	۲۳۹/۲۲۳
۳۳	نویدِ صبح	۲۴۰/۲۲۴
۳۴	دُعا	۲۴۱/۲۲۵
۳۵	عید پر شعر لکھنے کی فرمائش کے جواب میں	۲۴۲/۲۲۶
۳۶	فاطمہ بنت عبداللہ	۲۴۳/۲۲۷
۳۷	شبنم اور ستارے	۲۴۴/۲۲۸
۳۸	محاصرۂ ادرنہ	۲۴۵/۲۲۹
۳۹	غلام قادر رُہیلہ	۲۴۶/۲۳۰
۴۰	ایک مکالمہ	۲۴۷/۲۳۱
۴۱	میں اور تو	۲۴۸/۲۳۲
۴۲	تضمین بر شعرِ ابوطالب کلیم	۲۴۹/۲۳۳
۴۳	شبلی و حالی	۲۵۰/۲۳۴
۴۴	اِرتقا	۲۵۱/۲۳۵
۴۵	صدّیق رضؓ	۲۵۲/۲۳۶

۲۹
بانگِ درا
۱۳

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۶	تہذیبِ حاضر	۲۵۳/۲۳۷
۴۷	والدہ مرحومہ کی یاد میں	۲۵۴/۲۳۸
۴۸	شعاعِ آفتاب	۲۶۶/۲۵۰
۴۹	عُرفی	۲۶۷/۲۵۱
۵۰	ایک خط کے جواب میں	۲۶۸/۲۵۲
۵۱	نانک	۲۶۹/۲۵۳
۵۲	کُفر و اسلام	۲۷۰/۲۵۴
۵۳	بلالؓ	۲۷۱/۲۵۵
۵۴	مسلمان اور تعلیمِ جدید	۲۷۲/۲۵۶
۵۵	پھولوں کی شہزادی	۲۷۳/۲۵۷
۵۶	تضمین بر شعرِ صائب	۲۷۳/۲۵۷
۵۷	فردوس میں ایک مکالمہ	۲۷۴/۲۵۸
۵۸	مذہب	۲۷۵/۲۵۹
۵۹	جنگِ یرموک کا ایک واقعہ	۲۷۶/۲۶۰

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۰	مذہب	۲۷۷/۲۶۱
۶۱	پیوستہ رہ شجر سے اُمیدِ بہار رکھ	۲۷۷/۲۶۱
۶۲	شبِ معراج	۲۷۸/۲۶۲
۶۳	پھُول	۲۷۸/۲۶۲
۶۴	شیکسپیئر	۲۷۹/۲۶۳
۶۵	میں اور تو	۲۸۰/۲۶۴
۶۶	اسیری	۲۸۱/۲۶۵
۶۷	دریُوزۂ خلافت	۲۸۱/۲۶۵
۶۸	ہمایوں	۲۸۲/۲۶۶
۶۹	خضرِ راہ	۲۸۳/۲۶۷
۷۰	طلوعِ اسلام	۲۹۷/۲۸۱

غزلیات

۱	اے بادِ صبا! کملی والے سے جا کہیو پیغام مرا	۳۰۹/۲۹۳

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٢ یہ سرودِ قمری و بلبل فریبِ گوش ہے ۳۱۰/۲۹۴

٣ نالہ ہے بلبلِ شوریدہ ترا خام ابھی ۳۱۰/۲۹۴

٤ پردہ چہرے سے اُٹھا، انجمن آرائی کر ۳۱۱/۲۹۵

۵ پھر بادِ بہار آئی، اقبال غزل خواں ہو ۳۱۲/۲۹۶

٦ کبھی اے حقیقتِ مُنتظَر! نظر آ لباسِ مجاز میں ۳۱۲/۲۹۶

٧ تہِ دام بھی غزل آشنا رہے طائرانِ چمن تو کیا ۳۱۳/۲۹۷

٨ گرچہ تو زندانیِ اسباب ہے ۳۱۴/۲۹۸

۳۲
بانگِ درا
۱۶

ظریفانہ

١ مشرق میں اصولِ دین بن جاتے ہیں ۳۱۵/۲۹۹

٢ لڑکیاں پڑھ رہی ہیں انگریزی ۳۱۵/۲۹۹

٣ شیخ صاحب بھی تو پردے کے کوئی حامی نہیں ۳۱۵/۲۹۹

٤ یہ کوئی دن کی بات ہے اے مردِ ہوش مند! ۳۱۶/۳۰۰

۵ تعلیمِ مغربی ہے بہت جرأت آفریں ۳۱۶/۳۰۰

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶	کچھ غم نہیں جو حضرتِ واعظ ہیں تنگ دست	۳۱۶/۳۰۰
۷	تہذیب کے مریض کو گولی سے فائدہ!	۳۱۶/۳۰۰
۸	انتہا بھی اس کی ہے؟ آخر خریدیں کب تلک	۳۱۷/۳۰۱
۹	ہم مشرق کے مسکینوں کا دل مغرب میں جا اٹکا ہے	۳۱۷/۳۰۱
۱۰	'اصلِ شہود و شاہد و مشہود ایک ہے'	۳۱۷/۳۰۱
۱۱	ہاتھوں سے اپنے دامنِ دُنیا نکل گیا	۳۱۸/۳۰۲
۱۲	وہ مِس بولی' ارادہ خودکُشی کا جب کیا میں نے	۳۱۸/۳۰۲
۱۳	ناداں تھے اس قدر کہ نہ جانی عرب کی قدر	۳۱۸/۳۰۲
۱۴	ہندوستاں میں جُزوِ حکومت ہیں کونسلیں	۳۱۸/۳۰۲
۱۵	ممبری امپیریَل کونسل کی کچھ مشکل نہیں	۳۱۹/۳۰۳
۱۶	دلیلِ مہر و وفا اس سے بڑھ کے کیا ہوگی	۳۱۹/۳۰۳
۱۷	فرما رہے تھے شیخ طریقِ عمل پہ وعظ	۳۱۹/۳۰۳
۱۸	دیکھیے چلتی ہے مشرق کی تجارت کب تک	۳۲۰/۳۰۴
۱۹	گائے اک روز ہوئی اُونٹ سے یوں گرمِ سخن	۳۲۰/۳۰۴

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۰	رات مچھر نے کہہ دیا مجھ سے	۳۲۱/۳۰۵
۲۱	یہ آیۂ نو جیل سے نازل ہوئی مجھ پر	۳۲۲/۳۰۶
۲۲	جان جائے ہاتھ سے جائے نہ ست	۳۲۲/۳۰۶
۲۳	محنت و سرمایہ دُنیا میں صف آرا ہو گئے	۳۲۲/۳۰۶
۲۴	شام کی سرحد سے رُخصت ہے وہ رندِ لم یزل	۳۲۲/۳۰۶
۲۵	تکرار تھی مزارع و مالک میں ایک روز	۳۲۳/۳۰۷
۲۶	اُٹھا کر پھینک دو باہر گلی میں	۳۲۳/۳۰۷
۲۷	کارخانے کا ہے مالک مردکِ ناکردہ کار	۳۲۴/۳۰۸
۲۸	سُنا ہے میں نے کل یہ گُفتگو تھی کارخانے میں	۳۲۴/۳۰۸
۲۹	مسجد تو بنا دی شب بھر میں ایماں کی حرارت والوں نے	۳۲۴/۳۰۸

۲۴
بانگِ درا
۱۸

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیباچہ

شیخ عبدالقادر بیرسٹر ایٹ لا، سابق مدیر "مخزن"

کسے خبر تھی کہ غالب مرحوم کے بعد ہندوستان میں پھر کوئی ایسا شخص پیدا ہوگا جو اُردو شاعری کے جسم میں ایک نئی روح پھونک دے گا اور جس کی بدولت غالب کا بے نظیر تخیل اور نرالا اندازِ بیان پھر وجود میں آئیں گے اور ادبِ اُردو کے فروغ کا باعث ہوں گے۔ مگر زبانِ اُردو کی خوش اقبالی دیکھیے کہ اس زمانے میں اقبال سا شاعر اسے نصیب ہوا جس کے کلام کا سکہ ہندوستان بھر کی اُردو داں دُنیا کے دلوں پر بیٹھا ہوا ہے اور جس کی شہرت روم و ایران بلکہ فرنگستان تک پہنچ گئی ہے۔

غالب اور اقبال میں بہت سی باتیں مشترک ہیں۔ اگر میں تناسخ کا قائل ہوتا تو ضرور کہتا کہ مرزا اسد اللہ خاں غالب کو اُردو اور فارسی کی شاعری سے جو عشق تھا، اس نے اُن کی روح کو عدم میں جا کر بھی چین نہ لینے دیا اور مجبور کیا کہ وہ پھر کسی جسدِ خاکی میں جلوہ افروز ہو کر شاعری کے چمن کی آبیاری کرے اور اس نے پنجاب کے ایک گوشے میں جسے سیالکوٹ کہتے ہیں، دوبارہ جنم لیا اور محمد اقبال نام پایا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب شیخ محمد اقبال کے والدِ بزرگوار اور ان کی پیاری ماں ان کا نام تجویز کر رہے ہوں گے تو قبولِ دُعا کا وقت ہوگا کہ اُن کا دیا ہُوا نام اپنے پُورے معنوں میں صحیح ثابت ہُوا اور اُن کا اقبال مند بیٹا ہندوستان میں تحصیلِ علم سے فارغ ہو کر انگلستان پہنچا، وہاں کیمبرج میں کامیابی سے وقت ختم کر کے جرمنی گیا اور علمی دنیا کے اعلیٰ مدارج طے کر کے واپس آیا۔ شیخ محمد اقبال نے یورپ کے قیام کے زمانے میں بہت سی فارسی کتابوں کا مطالعہ کیا اور اس مطالعے کا خلاصہ ایک محققانہ کتاب کی صورت میں شائع کیا جسے فلسفۂ ایران کی مختصر تاریخ کہنا چاہیے۔ اسی کتاب کو دیکھ کر جرمنی والوں نے شیخ محمد اقبال کو ڈاکٹر کا علمی درجہ دیا۔ سرکارِ انگریزی کو جس کے پاس مشرقی زبانوں اور علوم کی نسبت براہِ راست اطلاع کے ذرائع کافی نہیں، جب ایک عرصے کے بعد معلوم ہُوا کہ ڈاکٹر صاحب کی شاعری نے عالمگیر شہرت پیدا کر لی ہے تو اُس نے بھی ازراہِ قدردانی سَر کا ممتاز خطاب انھیں عطا کیا۔ اب وہ ڈاکٹر سر محمد اقبال کے نام سے مشہور ہیں لیکن ان کا نام جس میں یہ لُطفِ خداداد ہے کہ نام کا نام ہے اور تخلص کا تخلص، ان کی ڈاکٹری اور سَری سے زیادہ مشہور اور مقبول ہے۔

سیالکوٹ میں ایک کالج ہے جس میں علمائے سلف کی یادگار اور اُن کے نقشِ قدم پر چلنے والے ایک بزرگ مولوی سید میر حسن* صاحب علومِ مشرقی کا درس دیتے ہیں۔ حال میں انھیں گورنمنٹ سے خطابِ شمس العلما بھی ملا ہے۔ ان کی تعلیم کا یہ خاصہ ہے کہ جو کوئی ان سے فارسی یا عربی سیکھے، اُس کی طبیعت میں اُس زبان کا صحیح مذاق پیدا کر دیتے

---

* ۲۵ ستمبر ۱۹۲۹ء کو حضرت کا وصال ہو گیا ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ اقبال کو بھی اپنی ابتدائے عمر میں مولوی سید میر حسن سا استاد ملا۔ طبیعت میں علم ادب سے مناسبت قدرتی طور پر موجود تھی۔ فارسی اور عربی کی تحصیل مولوی صاحب موصوف سے کی۔ سونے پر سہاگا ہو گیا۔ ابھی اسکول ہی میں پڑھتے تھے کہ کلام موزوں زبان سے نکلنے لگا۔ پنجاب میں اردو کا رواج اس قدر ہو گیا تھا کہ ہر شہر میں زبان دانی اور شعر و شاعری کا چرچا کم و بیش موجود تھا۔ سیالکوٹ میں بھی شیخ محمد اقبال کی طالب علمی کے دنوں میں ایک چھوٹا سا مشاعرہ ہوتا تھا۔ اس کے لیے اقبال نے کبھی کبھی غزل لکھنی شروع کر دی۔ شعرائے اردو میں ان دنوں نواب مرزا خاں صاحب داغ دہلوی کا بہت شہرہ تھا اور نظام دکن کے استاد ہونے سے ان کی شہرت اور بھی بڑھ گئی تھی۔ لوگ جو ان کے پاس جا نہیں سکتے تھے، خط و کتابت کے ذریعے دور ہی سے ان سے شاگردی کی نسبت پیدا کرتے تھے۔ غزلیں ڈاک میں ان کے پاس جاتی تھیں اور وہ اصلاح کے بعد واپس بھیجتے تھے۔ پچھلے زمانے میں جب ڈاک کا یہ انتظام نہ تھا، کسی شاعر کو اتنے شاگرد کیسے میسر آ سکتے تھے۔ اب اس سہولت کی وجہ سے یہ حال تھا کہ سیکڑوں آدمی ان سے غائبانہ تلمذ رکھتے تھے اور انھیں اس کام کے لیے ایک عملہ اور محکمہ رکھنا پڑتا تھا۔ شیخ محمد اقبال نے بھی انھیں خط لکھا اور چند غزلیں اصلاح کے لیے بھیجیں۔ اس طرح اقبال کو اردو زباں دانی کے لیے بھی ایسے استاد سے نسبت پیدا ہوئی جو اپنے وقت میں زبان کی خوبی کے لحاظ سے فنِ غزل میں یکتا سمجھا جاتا تھا۔ گو اس ابتدائی غزل گوئی میں وہ باتیں تو موجود نہ تھیں جن سے بعد ازاں کلام اقبال نے شہرت پائی، مگر جناب داغ پہچان گئے کہ پنجاب کے ایک دور افتادہ ضلع کا یہ طالب علم کوئی معمولی غزل گو نہیں۔ انھوں نے جلد کہہ دیا کہ کلام میں اصلاح کی گنجائش بہت کم ہے اور یہ سلسلہ تلمذ کا بہت دیر قائم

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں رہا۔ البتہ اس کی یاد دونوں طرف رہ گئی۔ داغ کا نام اردو شاعری میں ایسا پایہ رکھتا ہے کہ اقبال کے دل میں داغ سے اس مختصر اور غائبانہ تعلق کی بھی قدر ہے اور اقبال نے داغ کی زندگی ہی میں قبولِ عام کا وہ درجہ حاصل کر لیا تھا کہ داغ مرحوم اس بات پر فخر کرتے تھے کہ اقبال بھی اُن لوگوں میں شامل ہے جن کے کلام کی انھوں نے اصلاح کی۔ مجھے خود دکن میں اُن سے ملنے کا اتفاق ہُوا اور میں نے خود ایسے فخریہ کلمات اُن کی زبان سے سُنے۔

سیالکوٹ کے کالج میں ایف اے کے درجے تک تعلیم تھی۔ بی اے کے لیے شیخ محمد اقبال کو لاہور آنا پڑا۔ انھیں علمِ فلسفہ کی تحصیل کا شوق تھا اور انھیں لاہور کے اساتذہ میں ایک نہایت شفیق استاد ملا جس نے فلسفے کے ساتھ اُن کی مناسبت دیکھ کر انھیں خاص توجہ سے پڑھانا شروع کیا۔ پروفیسر آرنلڈ صاحب، جو اب سر ٹامس آرنلڈ ہو گئے ہیں اور انگلستان میں مقیم ہیں، غیر معمولی قابلیت کے شخص ہیں۔ قوتِ تحریر اُن کی بہت اچھی ہے اور وہ علمی جستجو اور تلاش کے طریقِ جدید سے خوب واقف ہیں۔ انھوں نے چاہا کہ اپنے شاگردوں کو اپنے مذاق اور اپنے طرزِ عمل سے حصہ دیں، اور وہ اس ارادے میں بہت کچھ کامیاب ہوئے۔ پہلے انھوں نے علی گڑھ کالج کی پروفیسری کے زمانے میں اپنے دوست مولانا شبلی مرحوم کے مذاقِ علمی کے پختہ کرنے میں کامیابی حاصل کی تھی، اب انھیں یہاں ایک اور جوہرِ قابل نظر آیا جس کے چمکانے کی آرزو اُن کے دل میں پیدا ہوئی۔ اور جو دوستی اور محبت استاد اور شاگرد میں پہلے دن سے پیدا ہوئی، وہ آخر شاگرد کو استاد کے پیچھے پیچھے انگلستان لے گئی اور وہاں یہ رشتہ اور بھی مضبوط ہو گیا، اور آج تک قائم ہے۔ آرنلڈ خوش ہے کہ میری محنت ٹھکانے لگی اور میرا شاگرد علمی دنیا میں میرے لیے بھی باعثِ شہرت افزائی ہُوا اور اقبال معترف ہے کہ جس مذاق کی بنیاد سید میر حسن

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے ڈالی تھی اور جسے درمیان میں داغ کے غائبانہ تعارف نے بڑھایا تھا، اُس کے آخری مرحلے آرنلڈ کی شفیقانہ رہبری سے طے ہوئے۔

اقبال کو اپنی علمی منازل طے کرنے میں اچھے اچھے رہبر ملے اور بڑے بڑے علما سے سابقہ پڑا۔ ان لوگوں میں کیمبرج یونیورسٹی کے ڈاکٹر میک ٹیگرٹ، براؤن، نکلسن اور سارلی قابلِ ذکر ہیں۔ پروفیسر نکلسن تو ہمارے شکریے کے خاص طور پر مستحق ہیں کیونکہ انھوں نے اقبال کی مشہور فارسی نظم "اسرارِ خودی" کا انگریزی ترجمہ کر کے اور اُس پر دیباچہ اور حواشی لکھ کر یورپ اور امریکہ کو اقبال سے رُوشناس کیا۔ اسی طرح ہندوستان کی علمی دنیا میں جتنے نامور اُس زمانے میں موجود تھے مثلاً مولانا شبلی مرحوم، مولانا حالی مرحوم، اکبر مرحوم، سب سے اقبال کی مُلاقات اور خط و کتابت رہی اور اُن کے اثرات اقبال کے کلام پر اور اقبال کا اثر اُن کی طبائع پر پڑتا رہا۔ مولانا شبلی نے بہت سے خطوط میں اور حضرت اکبر نے نہ صرف خطوں میں بلکہ بہت سے اشعار میں اقبال کے کمال کا اعتراف کیا ہے اور اقبال نے اپنی نظم میں ان باکمالوں کی جابجا تعریف کی ہے۔

ابتدائی مشق کے دنوں کو چھوڑ کر اقبال کا اُردو کلام بیسویں صدی کے آغاز سے کچھ پہلے شروع ہوتا ہے۔ ۱۹۰۱ء سے غالباً دو تین سال پہلے میں نے انھیں پہلی مرتبہ لاہور کے ایک مشاعرے میں دیکھا۔ اس بزم میں ان کو ان کے چند ہم جماعت کھینچ کر لے آئے تھے اور انھوں نے کہہ سن کر ایک غزل بھی پڑھوائی۔ اس وقت تک لاہور میں لوگ اقبال سے واقف نہ تھے۔ چھوٹی سی غزل تھی۔ سادہ سے الفاظ۔ زمین بھی مشکل نہ تھی۔ مگر کلام میں شوخی اور بے ساختہ پن موجود تھا۔ بہت پسند کی گئی۔ اس کے بعد دو تین مرتبہ پھر اسی مشاعرے میں انھوں نے غزلیں پڑھیں اور لوگوں کو معلوم ہوا کہ ایک

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونہار شاعر میدان میں آیا ہے۔ مگر یہ شہرت پہلے پہلے لاہور کے کالجوں کے طلبہ اور بعض ایسے لوگوں تک محدود رہی جو تعلیمی مشاغل سے تعلق رکھتے تھے۔ اتنے میں ایک ادبی مجلس قائم ہوئی جس میں مشاہیر شریک ہونے لگے اور نظم و نثر کے مضامین کی اس میں مانگ ہوئی۔ شیخ محمد اقبال نے اس کے ایک جلسے میں اپنی وہ نظم جس میں کوہ ہمالہ سے خطاب ہے، پڑھ کر سنائی۔ اس میں انگریزی خیالات تھے اور فارسی بندشیں۔ اس پر خوبی یہ کہ وطن پرستی کی چاشنی اس میں موجود تھی۔ مذاقِ زمانہ اور ضرورتِ وقت کے موافق ہونے کے سبب بہت مقبول ہوئی اور کئی طرف سے فرمائشیں ہونے لگیں کہ اسے شائع کیا جائے، مگر شیخ صاحب یہ عذر کر کے کہ ابھی نظرِ ثانی کی ضرورت ہے، اُسے اپنے ساتھ لے گئے اور وہ اُس وقت چھپنے نہ پائی۔ اس بات کو تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا کہ میں نے ادبِ اردو کی ترقی کے لیے رسالہ 'مخزن' جاری کرنے کا ارادہ کیا۔ اسی اثنا میں شیخ محمد اقبال سے میری دوستانہ ملاقات پیدا ہو چکی تھی۔ میں نے ان سے وعدہ لیا کہ اس رسالے کے حصۂ نظم کے لیے وہ نئے رنگ کی نظمیں مجھے دیا کریں گے۔ پہلا رسالہ شائع ہونے کو تھا کہ میں ان کے پاس گیا اور میں نے ان سے کوئی نظم مانگی۔ انھوں نے کہا ابھی کوئی نظم تیار نہیں۔ میں نے کہا 'ہمالہ' والی نظم دے دیجیے اور دوسرے مہینے کے لیے کوئی اور لکھیے۔ انھوں نے اس نظم کے دینے میں پس و پیش کی کیونکہ انھیں یہ خیال تھا کہ اس میں کچھ خامیاں ہیں، مگر میں دیکھ چکا تھا کہ وہ بہت مقبول ہوئی، اس لیے میں نے زبردستی وہ نظم ان سے لے لی اور 'مخزن' کی پہلی جلد کے پہلے نمبر میں، جو اپریل ۱۹۰۱ء میں نکلا، شائع کر دی۔ یہاں سے گویا اقبال کی اردو شاعری کا پبلک طور پر آغاز ہوا اور ۱۹۰۵ء تک جب وہ ولایت گئے، یہ سلسلہ جاری رہا۔ اس عرصے میں وہ عموماً

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

'مخزن' کے ہر نمبر کے لیے کوئی نہ کوئی نظم لکھتے تھے اور جوں جوں لوگوں کو ان کی شاعری کا حال معلوم ہوتا گیا، جابجا مختلف رسالوں اور اخباروں سے فرمائشیں آنے لگیں اور انجمنیں اور مجالس درخواستیں کرنے لگیں کہ ان کے سالانہ جلسوں میں لوگوں کو وہ اپنے کلام سے محظوظ کریں۔ شیخ صاحب اُس وقت طالب علمی سے فارغ ہو کر گورنمنٹ کالج میں پروفیسر ہو گئے تھے اور دن رات علمی صحبتوں اور مشاغل میں بسر کرتے تھے۔ طبیعت زوروں پر تھی، شعر کہنے کی طرف جس وقت مائل ہوتے تو غضب کی آمد ہوتی تھی۔ ایک ایک نشست میں بے شمار شعر ہو جاتے تھے۔ ان کے دوست اور بعض طالب علم جو پاس ہوتے پنسل کاغذ لے کر لکھتے جاتے اور وہ اپنی دھن میں کہتے جاتے۔ میں نے اُس زمانے میں انھیں کبھی کاغذ قلم لے کر فکرِ سخن کرتے نہیں دیکھا۔ موزوں الفاظ کا ایک دریا بہتا یا ایک چشمہ اُبلتا معلوم ہوتا تھا۔ ایک خاص کیفیت رقت کی عموماً ان پر طاری ہوتی تھی۔ اپنے اشعار سُریلی آواز میں ترنم سے پڑھتے تھے، خود وجد کرتے اور دوسروں کو وجد میں لاتے تھے۔ یہ عجیب خصوصیت ہے کہ حافظہ ایسا پایا ہے کہ جتنے شعر اس طرح زبان سے نکلیں، اگر وہ ایک مسلسل نظم کے ہوں تو سب کے سب دوسرے وقت اور دوسرے دن اُسی ترتیب سے حافظے میں محفوظ ہوتے ہیں جس ترتیب سے وہ کہے گئے تھے، اور درمیان میں خود وہ انھیں قلمبند بھی نہیں کرتے۔ مجھے بہت سے شعرا کی ہم نشینی کا موقع ملا ہے اور بعض کو میں نے شعر کہتے بھی دیکھا اور سنا ہے، مگر یہ رنگ کسی اور میں نہیں دیکھا۔ اقبال کی ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ باایں ہمہ موزونیِ طبع وہ حسبِ فرمائش شعر کہنے سے قاصر ہے۔ جب طبیعت خود مائل نظم ہو تو جتنے شعر چاہیے کہہ دے، مگر یہ کہ ہر وقت اور ہر موقع پر حسبِ فرمائش وہ کچھ لکھ سکے، یہ قریب قریب ناممکن ہے۔ اسی لیے جب ان کا نام نکلا اور فرمائشوں کی بھرمار ہوئی تو انھیں اکثر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمائشوں کی تعمیل سے انکار ہی کرنا پڑا۔ اسی طرح انجمنوں اور مجالس کو بھی وہ عموماً جواب ہی دیتے رہے۔ فقط لاہور کی انجمن حمایتِ اسلام کو بعض وجوہ کے سبب یہ موقع ملا کہ اس کے سالانہ جلسوں میں کئی سال متواتر اقبال نے اپنی نظم سنائی جو خاص اسی جلسے کے لیے لکھی جاتی تھی اور جس کی فکر وہ پہلے سے کرتے رہتے تھے۔

اوّل اوّل جو نظمیں جلسۂ عام میں پڑھی جاتی تھیں تحت اللفظ پڑھی جاتی تھیں، اور اس طرز میں بھی ایک لطف تھا، مگر بعض دوستوں نے ایک مرتبہ جلسۂ عام میں شیخ محمد اقبال سے بہ اصرار کہا کہ وہ نظم ترنم سے پڑھیں۔ ان کی آواز قدرتاً بلند اور خوش آیند ہے۔ طرزِ ترنم سے بھی خاصے واقف ہیں۔ ایسا سماں بندھا کہ سکوت کا عالم چھا گیا اور لوگ جھومنے لگے۔ اس کے دو نتیجے ہوئے۔ ایک تو یہ کہ ان کے لیے تحت اللفظ پڑھنا مشکل ہو گیا۔ جب کبھی پڑھیں لوگ اصرار کرتے ہیں کہ لے سے پڑھا جائے، اور دوسرا یہ کہ پہلے تو خواص ہی ان کے کلام کے قدردان تھے اور اس کو سمجھ سکتے تھے، اس کشش کے سبب عوام بھی کھنچ آئے۔ لاہور میں جلسۂ حمایتِ اسلام میں جب اقبال کی نظم پڑھی جاتی ہے تو دس دس ہزار آدمی ایک وقت میں جمع ہوتے ہیں اور جب تک نظم پڑھی جائے لوگ دم بخود بیٹھے رہتے ہیں۔ جو سمجھتے ہیں وہ بھی محو اور جو نہیں سمجھتے وہ بھی محو ہوتے ہیں۔

۱۹۰۵ء سے ۱۹۰۸ء تک اقبال کی شاعری کا ایک دوسرا دور شروع ہوا۔ یہ وہ زمانہ ہے جو انھوں نے یورپ میں بسر کیا۔ گو وہاں انھیں شاعری کے لیے نسبتاً کم وقت ملا اور ان نظموں کی تعداد جو وہاں کے قیام میں لکھی گئیں تھوڑی ہے مگر ان میں ایک خاص رنگ وہاں کے مشاہدات کا نظر آتا ہے۔ اس زمانے میں دو بڑے تغیر ان کے خیالات میں آئے۔ ان تین سالوں میں سے دو سال ایسے تھے جن میں میرا بھی وہیں قیام تھا اور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اکثر ملاقات کے موقعے ملتے رہتے تھے۔ ایک دن شیخ محمد اقبال نے مجھ سے کہا کہ ان کا ارادہ مصمم ہو گیا ہے کہ وہ شاعری کو ترک کر دیں اور قسم کھا لیں کہ شعر نہیں کہیں گے اور جو وقت شاعری میں صرف ہوتا ہے اُسے کسی اور مفید کام میں صرف کریں گے۔ مَیں نے ان سے کہا کہ ان کی شاعری ایسی شاعری نہیں ہے جسے ترک کرنا چاہیے بلکہ ان کے کلام میں وہ تاثیر ہے جس سے ممکن ہے کہ ہماری درماندہ قوم اور ہمارے کم نصیب مُلک کے امراض کا علاج ہو سکے۔ اس لیے ایسی مفید خداداد طاقت کو بیکار کرنا درست نہ ہوگا۔ شیخ صاحب کچھ قائل ہوئے کچھ نہ ہوئے اور یہ قرار پایا کہ آرنلڈ صاحب کی رائے پر آخری فیصلہ چھوڑا جائے۔ اگر وہ مجھ سے اتفاق کریں تو شیخ صاحب اپنے ارادۂ ترکِ شعر کو بدل دیں اور اگر وہ شیخ صاحب سے اتفاق کریں تو ترکِ شعر اختیار کیا جائے۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ علمی دنیا کی خوش قسمتی تھی کہ آرنلڈ صاحب نے مجھ سے اتفاقِ رائے کیا اور فیصلہ یہی ہوا کہ اقبال کے لیے شاعری کو چھوڑنا جائز نہیں اور جو وقت وہ اس شغل کی نذر کرتے ہیں، وہ ان کے لیے بھی مفید ہے اور ان کے مُلک و قوم کے لیے بھی مفید ہے۔ ایک تغیر جو ہمارے شاعر کی طبیعت میں آیا تھا، اس کا تو یوں خاتمہ ہُوا مگر دوسرا تغیر ایک چھوٹے سے آغاز سے ایک بڑے انجام تک پہنچا یعنی اقبال کی شاعری نے فارسی زبان کو اردو زبان کی جگہ اپنا ذریعۂ اظہارِ خیال بنا لیا۔

فارسی میں شعر کہنے کی رغبت اقبال کی طبیعت میں کئی اسباب سے پیدا ہوئی ہوگی، اور مَیں سمجھتا ہوں کہ انھوں نے اپنی کتاب حالاتِ تصوف کے متعلق لکھنے کے لیے جو کتب بینی کی، اس کو بھی ضرور اس تغیرِ مذاق میں دخل ہوگا۔ اس کے علاوہ جوں جوں اُن کا مطالعہ علمِ فلسفہ کے متعلق گہرا ہوتا گیا اور دقیق خیالات کے اظہار کو جی چاہا تو انھوں نے دیکھا کہ فارسی کے مقابلے میں اُردو کا سرمایہ بہت کم ہے اور فارسی میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کئی فقرے اور جملے سانچے میں ڈھلے ہوئے ایسے ملتے ہیں جن کے مطابق اُردو میں فقرے ڈھلنے آسان نہیں، اس لیے وہ فارسی کی طرف مائل ہو گئے۔ مگر بظاہر جس چھوٹے سے واقعے سے ان کی فارسی گوئی کی ابتدا ہوئی ہے، وہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ وہ ایک دوست کے ہاں مدعو تھے جہاں ان سے فارسی اشعار سنانے کی فرمائش ہوئی اور پوچھا گیا کہ وہ فارسی شعر بھی کہتے ہیں یا نہیں۔ انھیں اعتراف کرنا پڑا کہ انھوں نے سوائے ایک آدھ شعر کبھی کہنے کے فارسی لکھنے کی کوشش نہیں کی۔ مگر کچھ ایسا وقت تھا اور اس فرمائش نے ایسی تحریک ان کے دل میں پیدا کی کہ دعوت سے واپس آکر بستر پر لیٹے ہوئے باقی وقت وہ شاید فارسی اشعار کہتے رہے اور صبح اُٹھتے ہی جو مجھ سے ملے تو دو تازہ غزلیں فارسی میں تیار تھیں جو انھوں نے زبانی مجھے سنائیں۔ ان غزلوں کے کہنے سے انھیں اپنی فارسی گوئی کی قوت کا حال معلوم ہوا جس کا پہلے انھوں نے اس طرح امتحان نہیں کیا تھا۔ اس کے بعد ولایت سے واپس آنے پر گو کبھی کبھی اُردو کی نظمیں بھی کہتے تھے مگر طبیعت کا رُخ فارسی کی طرف ہو گیا۔ یہ ان کی شاعری کا تیسرا دور ہے جو ۱۹۰۸ء کے بعد سے شروع ہوا اور جو اب تک چل رہا ہے۔ اس عرصے میں اُردو نظمیں بھی بہت سی ہوئیں اور اچھی اچھی، جن کی دھوم مچ گئی۔ مگر اصل کام جس کی طرف وہ متوجہ ہو گئے، وہ ان کی فارسی مثنوی 'اسرارِ خودی' تھی۔ اس کا خیال دیر تک ان کے دماغ میں رہا اور رفتہ رفتہ دماغ سے صفحۂ قرطاس پر اُترنے لگا، اور آخر ایک مستقل کتاب کی صورت میں ظہور پذیر ہوا جس سے اقبال کا نام ہندوستان سے باہر بھی مشہور ہو گیا۔

فارسی میں اقبال کے قلم سے تین کتابیں اس وقت تک نکلی ہیں: 'اسرارِ خودی'، 'رموزِ بے خودی'، اور 'پیامِ مشرق'۔ ایک سے ایک بہتر! پہلی کتاب سے دوسری میں زبان

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیادہ سادہ اور عام فہم ہوگئی ہے اور تیسری دُوسری سے زیادہ سلیس ہے۔ جو لوگ اقبال کے اُردو کلام کے دلدادہ ہیں، وہ فارسی نظموں کو دیکھ کر مایوس ہُوئے ہوں گے مگر نہیں یاد رکھنا چاہیے کہ فارسی نے وہ کام کیا جو اُردو سے نہیں ہو سکتا تھا۔ تمام اسلامی دنیا میں جہاں فارسی کم وبیش متداول ہے، اقبالؔ کا کلام اس ذریعے سے پہنچ گیا اور اس میں ایسے خیالات تھے جن کی ایسی وسیع اشاعت ضروری تھی، اور اسی وسیلے سے یورپ اور امریکہ والوں کو ہمارے ایسے قابلِ قدر مصنّف کا حال معلوم ہُوا۔ 'پیامِ مشرق' میں ہمارے مصنّف نے یورپ کے ایک نہایت بلند پایہ شاعر گوئٹے کے 'سلامِ مغرب' کا جواب لکھا ہے اور اس میں نہایت حکیمانہ خیالات کا اظہار بہت خوب صورتی سے کیا گیا ہے۔ اس کے اشعار میں بعض بڑے بڑے عُقدے حل ہُوئے ہیں جو پہلے آسان طریق سے بیان نہیں ہُوئے تھے۔ مدّت سے بعض رسائل اور اخبارات میں ڈاکٹر محمد اقبال کو 'ترجمانِ حقیقت' کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے اور ان کتابوں کے خاص خاص اشعار سے ثابت ہے کہ وہ اس لقب سے ملقّب ہونے کے مستحق ہیں، اور جس کسی نے یہ لقب ان کے لیے پہلے وضع کیا ہے، اس نے کوئی مبالغہ نہیں کیا۔

فارسی گوئی کا ایک اثر اقبالؔ کے اُردو کلام پر یہ ہُوا ہے کہ جو نظمیں اُردو میں دورِ سوم میں لکھی گئی ہیں، اُن میں سے اکثر میں فارسی ترکیبیں اور فارسی بندشیں پہلے سے بھی زیادہ ہیں اور بعض جگہ فارسی اشعار پر تضمین کی گئی ہے۔ گویا یہ معلوم ہوتا ہے کہ اشہبِ قلم جو فارسی کے میدان میں گامزن ہے، اُس کی باگ کسی قدر تکلف کے ساتھ اُردو کی طرف موڑی جا رہی ہے۔

اقبالؔ کا اُردو کلام جو وقتاً فوقتاً ۱۹۰۱ء سے لے کر آج تک رسالوں اور اخباروں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں شائع ہوا اور انجمنوں میں پڑھا گیا، اس کے مجموعے کی اشاعت کے بہت لوگ خواہاں تھے۔ ڈاکٹر صاحب کے احباب بارہا تقاضا کرتے تھے کہ اردو کلام کا مجموعہ شائع کیا جائے مگر کئی وجوہات سے آج تک مجموعۂ اردو شائع نہیں ہو سکا تھا۔ خدا کا شکر ہے کہ آخر اب شائقینِ کلامِ اردو کی یہ دیرینہ آرزو بر آئی اور اقبال کی اردو نظموں کا مجموعہ شائع ہوتا ہے جو دو سو بانوے صفحوں پر مشتمل ہے اور تین حصوں پر منقسم ہے ——

حصۂ اول میں ۱۹۰۵ء تک کی نظمیں ہیں، حصۂ دوم میں ۱۹۰۵ء سے ۱۹۰۸ء تک کی اور حصۂ سوم میں ۱۹۰۸ء سے لے کر آج تک کا اردو کلام ہے۔ یہ دعوے سے کہا جا سکتا ہے کہ اردو میں آج تک کوئی ایسی کتابِ اشعار کی موجود نہیں ہے جس میں خیالات کی یہ فراوانی ہو اور اس قدر مطالب و معانی یکجا ہوں۔ اور کیوں نہ ہو ایک صدی کے چہارم حصے کے مطالعے اور تجربے اور مشاہدے کا نچوڑ اور سیر و سیاحت کا نتیجہ ہے بعض نظموں میں ایک ایک شعر اور ایک ایک مصرع ایسا ہے کہ اس پر ایک مستقل مضمون لکھا جا سکتا ہے۔ یہ مختصر سا مضمون جو بطور دیباچہ لکھا گیا ہے، اس میں مختلف نظموں کی تنقید یا مختلف اوقات کی نظموں کے باہم مقابلے کی گنجائش نہیں، اس کے لیے اگر ہو سکا تو میں کوئی اور موقع تلاش کروں گا۔ سرِدست میں صاحبانِ ذوق کو مبارک باد دیتا ہوں کہ اردو کلیاتِ اقبال اُن کے سامنے رسالوں اور گلدستوں کے اوراقِ پریشاں سے نکل کر ایک مجموعۂ دل پذیر کی شکل میں جلوہ گر ہے، اور اُمید ہے کہ جو لوگ مدت سے اس کلام کو یکجا دیکھنے کے مشتاق تھے، وہ اس مجموعے کو شوق کی نگاہوں سے دیکھیں گے اور دل سے اس کی قدر کریں گے۔

آخر میں اردو شاعری کی طرف سے میں یہ درخواست قابل مصنف سے کرتا ہوں کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ اپنے دل و دماغ سے اُردو کو وہ حصّہ دیں جس کی وہ مستحق اور محتاج ہے۔ خود انھوں نے غالب کی تعریف میں چند بند لکھے ہیں جن میں ایک شعر میں اُردو کی حالت کا صحیح نقشہ کھینچا ہے ؎

گیسوئے اُردو ابھی منت پذیرِ شانہ ہے
شمع یہ سودائی دلسوزیٔ پروانہ ہے

ہم ان کا یہ شعر پڑھ کر ان سے یہ کہتے ہیں کہ جس احساس نے یہ شعر ان سے نکلوایا تھا، اُس سے کام لے کر اب وہ پھر کچھ عرصے کے لیے گیسوئے اُردو کے سنوارنے کی طرف متوجہ ہوں اور ہمیں موقع دیں کہ ہم اسی مجموعۂ اُردو کو جو اس قدر دیر کے بعد چھپا ہے، ایک دُوسرے کلیاتِ اُردو کا پیش خیمہ سمجھیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسان

قدرت کا عجیب یہ ستم ہے -

انساں کو راز جو بنایا - راز اس کی نگاہ سے چھپایا

بے تاب ہے ذوقِ آگہی کا - کھلتا نہیں بھید زندگی کا

حیرت آغاز و انتہا ہے

آئینے کے گھر میں اور کیا ہے

ہے گرم خرام موجِ دریا - دریا سوئے بحر جادہ پیما

بادل کو ہوا اڑا رہی ہے - شانوں پہ اٹھائے لا رہی ہے

تارے مستِ شرابِ تقدیر - زندانِ فلک میں پا بہ زنجیر

خورشید وہ عابدِ سحر خیز - لانے والا پیامِ برخیز

مغرب کی پہاڑیوں میں چھپ کر - پیتا ہے مئے شفق کا ساغر

لذت گیرِ وجود ہر شے - سرمستِ مئے نمود ہر شے

کوئی نہیں غمگسار انساں

کیا تلخ ہے روزگارِ انساں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حصّہ اوّل

(.... ۱۹۰۵ء تک)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۵

دعا

یارب دل مسلم کو وہ زندہ تمنا دے — جو قلب کو گرما دے جو روح کو تڑپا دے

پھر وادیٔ فاراں کے ہر ذرہ کو چمکا دے — پھر ذوق تماشا دے پھر ذوق تقاضا دے

محروم تماشا کو پھر دیدۂ بینا دے — دیکھا ہے جو کچھ میں نے اوروں کو بھی دکھلا دے

بھٹکے ہوئے آہو کو پھر سوئے حرم لے چل — اس شہر کے خوگر کو پھر وسعت صحرا دے

اس دورۂ ظلمت میں ہر قلب پریشاں کو — وہ داغ محبت دے جو چاند کو شرما دے

پیدا دل ویراں میں پھر شورش محشر کر — اس محمل خالی کو پھر شاہد لیلا دے

~~[illegible]~~

میں بلبل نالاں ہوں اک اجڑے گلستاں کا — تاثیر کا سائل ہوں محتاج کو داتا دے

رفعت میں مقاصد کو ہمدوش ثریا کر — خودداریٔ ساحل دے آزادیٔ دریا دے

بے لوث محبت ہو بیباک صداقت ہو — سینوں میں اجالا کر دل صورت مینا دے

احساس عنایت کر آثار مصیبت کا — امروز کی شورش میں اندیشۂ فردا دے

~~[illegible]~~

~~[illegible]~~

نظارہ [illegible] — [illegible]

۵۰
بانگ درا
۳۲

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہمالہ

اے ہمالہ! اے فصیلِ کشورِ ہندستاں
چومتا ہے تیری پیشانی کو جھک کر آسماں
تجھ میں کچھ پیدا نہیں دیرینہ روزی کے نشاں
تو جواں ہے گردشِ شام و سحر کے درمیاں

ایک جلوہ تھا کلیمِ طورِ سینا کے لیے
تو تجلی ہے سراپا چشمِ بینا کے لیے

امتحانِ دیدۂ ظاہر میں کوہستاں ہے تو
پاسباں اپنا ہے تو، دیوارِ ہندستاں ہے تو
مطلعِ اول فلک جس کا ہو وہ دیواں ہے تو
سوئے خلوت گاہِ دل دامن کشِ انساں ہے تو

برف نے باندھی ہے دستارِ فضیلت تیرے سر
خندہ زن ہے جو کلاہِ مہرِ عالم تاب پر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیری عمرِ رفتہ کی اک آن ہے عہدِ کہن   وادیوں میں ہیں تری کالی گھٹائیں خیمہ زن
چوٹیاں تیری ثریا سے ہیں سرگرمِ سخن   تو زمیں پر اور پہنائے فلک تیرا وطن

چشمۂ دامن ترا آئینۂ سیّال ہے
دامنِ موجِ ہوا جس کے لیے رومال ہے

ابر کے ہاتھوں میں رہوارِ ہوا کے واسطے   تازیانہ دے دیا برقِ سرِ کہسار نے
اے ہمالہ کوئی بازی گاہ ہے تو بھی، جسے   دستِ قدرت نے بنایا ہے عناصر کے لیے

ہائے کیا فرطِ طرب میں جھومتا جاتا ہے ابر
فیلِ بے زنجیر کی صورت اڑا جاتا ہے ابر

جنبشِ موجِ نسیمِ صبح گہوارہ بنی   جھومتی ہے نشّۂ ہستی میں ہر گل کی کلی
یوں زبانِ برگ سے گویا ہے اس کی خامشی   دستِ گلچیں کی جھٹک میں نے نہیں دیکھی کبھی

کہہ رہی ہے میری خاموشی ہی افسانہ مرا
کنجِ خلوت خانۂ قدرت ہے کاشانہ مرا

آتی ہے ندی فرازِ کوہ سے گاتی ہوئی   کوثر و تسنیم کی موجوں کو شرماتی ہوئی
آئنہ سا شاہدِ قدرت کو دکھلاتی ہوئی   سنگِ رہ سے گاہ بچتی گاہ ٹکراتی ہوئی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھیڑتی جا اس عراقِ دل نشیں کے ساز کو
اے مسافر دل سمجھتا ہے تری آواز کو

لیلیٰ شب کھولتی ہے آ کے جب زلفِ رسا
دامنِ دل کھینچتی ہے آبشاروں کی صدا

وہ خموشی شام کی جس پر تکلم ہو فدا
وہ درختوں پر تفکر کا سماں چھایا ہوا

کانپتا پھرتا ہے کیا رنگِ شفق کہسار پر
خوشنما لگتا ہے یہ غازہ ترے رخسار پر

اے ہمالہ! داستاں اُس وقت کی کوئی سنا
مسکنِ آبائے انساں جب بنا دامن ترا

کچھ بتا اُس سیدھی سادی زندگی کا ماجرا
داغ جس پر غازۂ رنگِ تکلّف کا نہ تھا

ہاں دکھا دے اے تصوّر پھر وہ صبح و شام تو
دوڑ پیچھے کی طرف اے گردشِ ایّام تو

گُلِ رنگیں

تُو شناسائے خراشِ عُقدۂ مشکل نہیں
اے گُلِ رنگیں ترے پہلو میں شاید دل نہیں

زیبِ محفل ہے شریکِ شورشِ محفل نہیں
یہ فراغت بزمِ ہستی میں مجھے حاصل نہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس چمن میں میں سراپا سوز و سازِ آرزو
اور تیری زندگانی بے گدازِ آرزو

توڑ لینا شاخ سے تجھ کو مرا آئیں نہیں
یہ نظر غیر از نگاہِ چشمِ صورت بیں نہیں
آہ! یہ دستِ جفا جو اے گُلِ رنگیں نہیں
کس طرح تجھ کو یہ سمجھاؤں کہ میں گلچیں نہیں
کام مجھ کو دیدۂ حکمت کے اُلجھیڑوں سے کیا
دیدۂ بلبل سے میں کرتا ہوں نظّارہ ترا

سو زبانوں پر بھی خاموشی تجھے منظور ہے
راز وہ کیا ہے ترے سینے میں جو مستور ہے
میری صورت تُو بھی اک برگِ ریاضِ طُور ہے
مَیں چمن سے دُور ہوں تُو بھی چمن سے دُور ہے
مُطمئن ہے تُو، پریشاں مثلِ بُو رہتا ہوں میں
زخمیِ شمشیرِ ذوقِ جُستجو رہتا ہوں میں

یہ پریشانی مری سامانِ جمعیت نہ ہو
یہ جگر سوزی چراغِ خانۂ حکمت نہ ہو
ناتوانی ہی مری سرمایۂ قوّت نہ ہو
رشکِ جامِ جم مرا آئینۂ حیرت نہ ہو
یہ تلاشِ مُتّصل شمعِ جہاں افروز ہے
تَوسنِ ادراکِ انساں کو خرام آموز ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عہدِ طفلی

تھے دیارِ نو زمین و آسماں میرے لیے　　وسعتِ آغوشِ مادر اک جہاں میرے لیے

تھی ہر اک جنبش نشانِ لطفِ جاں میرے لیے　　حرفِ بے مطلب تھی خود میری زباں میرے لیے

دردِ طفلی میں اگر کوئی رُلاتا تھا مجھے

شورشِ زنجیرِ در میں لطف آتا تھا مجھے

تکتے رہنا ہائے! وہ پہروں تلک سُوئے قمر　　وہ پھٹے بادل میں بے آوازِ پا اُس کا سفر

پُوچھنا رہ رہ کے اُس کے کوہ و صحرا کی خبر　　اور وہ حیرت دروغِ مصلحت آمیز پر

آنکھ وقفِ دید تھی، لب مائلِ گُفتار تھا

دل نہ تھا میرا، سراپا ذوقِ استفسار تھا

مرزا غالب

فکرِ انساں پر تری ہستی سے یہ روشن ہُوا　　ہے پرِ مرغِ تخیّل کی رسائی تا کُجا

تھا سراپا رُوح تُو، بزمِ سخن پیکر ترا　　زیبِ محفل بھی رہا محفل سے پنہاں بھی رہا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیدہ تیری آنکھ کو اُس حسن کی منظور ہے
بن کے سوزِ زندگی ہر شے میں جو مستور ہے

محفلِ ہستی تری بربط سے ہے سرمایہ دار
جس طرح ندی کے نغموں سے سکوتِ کوہسار
تیرے فردوسِ تخیّل سے ہے قدرت کی بہار
تیری کشتِ فکر سے اُگتے ہیں عالم سبزہ وار

زندگی مضمر ہے تیری شوخیِ تحریر میں
تابِ گویائی سے جنبش ہے لبِ تصویر میں

نطق کو سو ناز ہیں تیرے لبِ اعجاز پر
محوِ حیرت ہے ثریا رفعتِ پرواز پر
شاہدِ مضموں تصدّق ہے ترے انداز پر
خندہ زن ہے غنچۂ دلّی گلِ شیراز پر

آہ! تو اُجڑی ہوئی دلّی میں آرامیدہ ہے
گلشنِ ویمر* میں تیرا ہم نوا خوابیدہ ہے

لطفِ گویائی میں تیری ہمسری ممکن نہیں
ہو تخیّل کا نہ جب تک فکرِ کامل ہم نشیں
ہائے! اب کیا ہو گئی ہندوستاں کی سرزمیں
آہ! اے نظّارہ آموزِ نگاہِ نکتہ بیں

---

* ویمر: جرمنی کا مشہور شاعر گوئٹے اس جگہ مدفون ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گیسوئے اُردو ابھی منّت پذیرِ شانہ ہے
شمع یہ سودائیِ دلسوزیِ پروانہ ہے

اے جہان آباد، اے گہوارۂ علم و ہنر
ہیں سراپا نالۂ خاموش تیرے بام و در
ذرّے ذرّے میں ترے خوابیدہ ہیں شمس و قمر
یوں تو پوشیدہ ہیں تیری خاک میں لاکھوں گہر
دفن تجھ میں کوئی فخرِ روزگار ایسا بھی ہے؟
تجھ میں پنہاں کوئی موتی آبدار ایسا بھی ہے؟

ابرِ کوہسار

ہے بلندی سے فلک بوس نشیمن میرا
ابرِ کُہسار ہوں گُل پاش ہے دامن میرا
کبھی صحرا، کبھی گلزار ہے مسکن میرا
شہر و ویرانہ مرا، بحر مرا، بن میرا
کسی وادی میں جو منظور ہو سونا مجھ کو
سبزۂ کوہ ہے مخمل کا بچھونا مجھ کو
مجھ کو قدرت نے سکھایا ہے دُرافشاں ہونا
ناقۂ شاہدِ رحمت کا حُدی خواں ہونا
غم زدائے دلِ افسردۂ دہقاں ہونا
رونقِ بزمِ جوانانِ گلستاں ہونا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن کے گیسوئے رخِ ہستی پہ بکھر جاتا ہوں
شانۂ موجۂ صرصر سے سنور جاتا ہوں

دور سے دیدۂ امید کو ترساتا ہوں
کسی بستی سے جو خاموش گزر جاتا ہوں

سیر کرتا ہوا جس دم لبِ جو آتا ہوں
بالیاں نہر کو گرداب کی پہناتا ہوں

سبزۂ مزرعِ نوخیز کی امید ہوں میں
زادۂ بحر ہوں، پروردۂ خورشید ہوں میں

چشمۂ کوہ کو دی شورشِ قلزم میں نے
اور پرندوں کو کیا محوِ ترنم میں نے

سر پہ سبزے کے کھڑے ہو کے کہا قم میں نے
غنچۂ گل کو دیا ذوقِ تبسم میں نے

فیض سے میرے نمونے ہیں شبستانوں کے
جھونپڑے دامنِ کہسار میں دہقانوں کے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک مکڑا اور مکھی

(ماخوذ)

بچوں کے لیے

اک دن کسی مکھی سے یہ کہنے لگا مکڑا
اس راہ سے ہوتا ہے گزر روز تمھارا
لیکن مری کٹیا کی نہ جاگی کبھی قسمت
بھولے سے کبھی تم نے یہاں پاؤں نہ رکھا
غیروں سے نہ ملیے تو کوئی بات نہیں ہے
اپنوں سے مگر چاہیے یوں کھنچ کے نہ رہنا
آؤ جو مرے گھر میں تو عزت ہے یہ میری
وہ سامنے سیڑھی ہے جو منظور ہو آنا
مکھی نے سنی بات جو مکڑے کی تو بولی
حضرت! کسی نادان کو دیجے گا یہ دھوکا

اس جال میں مکھی کبھی آنے کی نہیں ہے
جو آپ کی سیڑھی پہ چڑھا پھر نہیں اترا

مکڑے نے کہا واہ! فریبی مجھے سمجھے
تم سا کوئی نادان زمانے میں نہ ہوگا
منظور تمھاری مجھے خاطر تھی وگرنہ
کچھ فائدہ اپنا تو مرا اس میں نہیں تھا
اڑتی ہوئی آئی ہو خدا جانے کہاں سے
ٹھہرو جو مرے گھر میں تو ہے اس میں برا کیا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس گھر میں کئی تم کو دکھانے کی ہیں چیزیں
باہر سے نظر آتا ہے چھوٹی سی یہ کُٹیا

لٹکے ہوئے دروازوں پہ باریک ہیں پردے
دیواروں کو آئینوں سے ہے میں نے سجایا

مہمانوں کے آرام کو حاضر ہیں بچھونے
ہر شخص کو ساماں یہ میسّر نہیں ہوتا

مکھی نے کہا خیر، یہ سب ٹھیک ہے لیکن
میں آپ کے گھر آؤں، یہ اُمید نہ رکھنا

ان نرم بچھونوں سے خدا مجھ کو بچائے
سو جائے کوئی ان پہ تو پھر اُٹھ نہیں سکتا

مکڑے نے کہا دل میں سُنی بات جو اُس کی
پھانسوں اسے کس طرح یہ کم بخت ہے دانا

سو کام خوشامد سے نکلتے ہیں جہاں میں
دیکھو جسے دُنیا میں خوشامد کا ہے بندا

یہ سوچ کے مکھی سے کہا اُس نے بڑی بی!
اللہ نے بخشا ہے بڑا آپ کو رُتبا

ہوتی ہے اُسے آپ کی صورت سے محبت
ہو جس نے کبھی ایک نظر آپ کو دیکھا

آنکھیں ہیں کہ ہیرے کی چمکتی ہوئی کنیاں
سر آپ کا اللہ نے کلغی سے سجایا

یہ حُسن، یہ پوشاک، یہ خوبی، یہ صفائی
پھر اس پہ قیامت ہے یہ اُڑتے ہوئے گانا

مکھی نے سُنی جب یہ خوشامد تو پسیجی
بولی کہ نہیں آپ سے مجھ کو کوئی کھٹکا

انکار کی عادت کو سمجھتی ہوں بُرا میں
سچ یہ ہے کہ دل توڑنا اچھا نہیں ہوتا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ بات کہی اور اُڑی اپنی جگہ سے — پاس آئی تو مکڑے نے اُچھل کر اسے پکڑا
بھوکا تھا کئی روز سے اب ہاتھ جو آئی
آرام سے گھر بیٹھ کے مکھی کو اُڑایا

ایک پہاڑ اور گلہری

(ماخوذ از ایمرسن)

بچوں کے لیے

کوئی پہاڑ یہ کہتا تھا اک گلہری سے — تجھے ہو شرم تو پانی میں جا کے ڈوب مرے
ذرا سی چیز ہے اس پر غرور! کیا کہنا — یہ عقل اور یہ سمجھ یہ شعور! کیا کہنا!
خدا کی شان ہے ناچیز چیز بن بیٹھیں — جو بے شعور ہوں یوں باتمیز بن بیٹھیں
تری بساط ہے کیا میری شان کے آگے — زمیں ہے پست مری آن بان کے آگے
جو بات مجھ میں ہے تجھ کو وہ ہے نصیب کہاں
بھلا پہاڑ کہاں جانور غریب کہاں!
کہا یہ سن کے گلہری نے مُنہ سنبھال ذرا — یہ کچی باتیں ہیں دل سے انھیں نکال ذرا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو میں بڑی نہیں تیری طرح تو کیا پروا
نہیں ہے تو بھی تو آخر مری طرح چھوٹا

ہر ایک چیز سے پیدا خدا کی قدرت ہے
کوئی بڑا کوئی چھوٹا، یہ اُس کی حکمت ہے

بڑا جہان میں تجھ کو بنا دیا اُس نے
مجھے درخت پہ چڑھنا سکھا دیا اُس نے

قدم اُٹھانے کی طاقت نہیں ذرا تجھ میں
نِری بڑائی ہے، خوبی ہے اور کیا تجھ میں

جو تُو بڑا ہے تو مجھ سا ہُنر دِکھا مجھ کو
یہ چھالیا ہی ذرا توڑ کر دکھا مجھ کو

نہیں ہے چیز نکمّی کوئی زمانے میں
کوئی بُرا نہیں قُدرت کے کارخانے میں

ایک گائے اور بکری

(ماخوذ)

بچّوں کے لیے

اک چراگہ ہری بھری تھی کہیں
تھی سراپا بہار جس کی زمیں

کیا سماں اُس بہار کا ہو بیاں
ہر طرف صاف ندیاں تھیں رواں

تھے اناروں کے بے شمار درخت
اور پیپل کے سایہ دار درخت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں آتی تھیں
طائروں کی صدائیں آتی تھیں

کسی ندی کے پاس اک بکری
چرتے چرتے کہیں سے آ نکلی

جب ٹھہر کر اِدھر اُدھر دیکھا
پاس اک گائے کو کھڑے پایا

پہلے جھک کر اُسے سلام کیا
پھر سلیقے سے یوں کلام کیا

کیوں بڑی بی! مزاج کیسے ہیں
گائے بولی کہ خیر اچھے ہیں

کٹ رہی ہے بُری بھلی اپنی
ہے مصیبت میں زندگی اپنی

جان پر آ بنی ہے، کیا کہیے
اپنی قسمت بُری ہے، کیا کہیے

دیکھتی ہوں خدا کی شان کو میں
رو رہی ہوں بُروں کی جان کو میں

زور چلتا نہیں غریبوں کا
پیش آیا لکھا نصیبوں کا

آدمی سے کوئی بھلا نہ کرے
اس سے پالا پڑے، خدا نہ کرے

دُودھ کم دوں تو بڑبڑاتا ہے
ہوں جو دُبلی تو بیچ کھاتا ہے

ہتھکنڈوں سے غلام کرتا ہے
کِن فریبوں سے رام کرتا ہے

اس کے بچّوں کو پالتی ہوں میں
دُودھ سے جان ڈالتی ہوں میں

بدلے نیکی کے یہ بُرائی ہے
میرے اللہ! تری دُہائی ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سُن کے بکری یہ ماجرا سارا
بولی، ایسا گِلہ نہیں اچھا

بات سچی ہے بے مزا لگتی
مَیں کہوں گی مگر خدا لگتی

یہ چراگہ، یہ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا
یہ ہری گھاس اور یہ سایا

ایسی خوشیاں ہمیں نصیب کہاں
یہ کہاں، بے زباں غریب کہاں!

یہ مزے آدمی کے دَم سے ہیں
لُطف سارے اسی کے دَم سے ہیں

اس کے دَم سے ہے اپنی آبادی
قید ہم کو بھلی کہ آزادی!

سَو طرح کا بنوں میں ہے کھٹکا
واں کی گُزران سے بچائے خُدا

ہم پہ احسان ہے بڑا اس کا
ہم کو زیبا نہیں گِلا اس کا

قدر آرام کی اگر سمجھو
آدمی کا کبھی گِلہ نہ کرو

گائے سُن کر یہ بات شرمائی
آدمی کے گِلے سے پچھتائی

دل میں پرکھا بھلا بُرا اُس نے
اور کچھ سوچ کر کہا اُس نے

یوں تو چھوٹی ہے ذات بکری کی
دل کو لگتی ہے بات بکری کی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٦٥
بانگِ درا
٤٩

بچّے کی دُعا

(ماخوذ)

بچّوں کے لیے

لب پہ آتی ہے دُعا بن کے تمنّا میری
زندگی شمع کی صورت ہو خدایا میری

دُور دنیا کا مرے دَم سے اندھیرا ہو جائے
ہر جگہ میرے چمکنے سے اُجالا ہو جائے

ہو مرے دَم سے یونہی میرے وطن کی زینت
جس طرح پھُول سے ہوتی ہے چمن کی زینت

زندگی ہو مری پروانے کی صورت یارب
علم کی شمع سے ہو مجھ کو محبّت یارب!

ہو مرا کام غریبوں کی حمایت کرنا
دردمندوں سے ضعیفوں سے محبّت کرنا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرے اللہ! برائی سے بچانا مجھ کو
نیک جو راہ ہو اُس رہ پہ چلانا مجھ کو

ہمدردی

(ماخوذ از ولیم کوپر)

بچوں کے لیے

ٹہنی پہ کسی شجر کی تنہا
بلبل تھا کوئی اداس بیٹھا

کہتا تھا کہ رات سر پہ آئی
اُڑنے چُگنے میں دن گزارا

پہنچوں کس طرح آشیاں تک
ہر چیز پہ چھا گیا اندھیرا

سُن کر بلبل کی آہ و زاری
جگنو کوئی پاس ہی سے بولا

حاضر ہوں مدد کو جان و دل سے
کیڑا ہوں اگرچہ میں ذرا سا

کیا غم ہے جو رات ہے اندھیری
میں راہ میں روشنی کروں گا

اللہ نے دی ہے مجھ کو مشعل
چمکا کے مجھے دیا بنایا

ہیں لوگ وہی جہاں میں اچھے
آتے ہیں جو کام دوسروں کے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماں کا خواب

(ماخوذ)

بچّوں کے لیے

میں سوئی جو اک شب تو دیکھا یہ خواب
بڑھا اور جس سے مرا اضطراب

یہ دیکھا کہ مَیں جا رہی ہوں کہیں
اندھیرا ہے اور راہ ملتی نہیں

لرزتا تھا ڈر سے مرا بال بال
قدم کا تھا دہشت سے اُٹھنا محال

جو کچھ حوصلہ پا کے آگے بڑھی
تو دیکھا قطار ایک لڑکوں کی تھی

زمرّد سی پوشاک پہنے ہوئے
دِیے سب کے ہاتھوں میں جلتے ہوئے

وہ چُپ چاپ تھے آگے پیچھے رواں
خدا جانے جانا تھا اُن کو کہاں

اسی سوچ میں تھی کہ میرا پسر
مجھے اُس جماعت میں آیا نظر

وہ پیچھے تھا اور تیز چلتا نہ تھا
دِیا اُس کے ہاتھوں میں جلتا نہ تھا

کہا مَیں نے پہچان کر، میری جاں!
مجھے چھوڑ کر آ گئے تم کہاں؟

جُدائی میں رہتی ہوں مَیں بے قرار
پروتی ہوں ہر روز اشکوں کے ہار

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ پروا ہماری ذرا تم نے کی
گئے چھوڑ، اچھی وفا تم نے کی!

جو بچے نے دیکھا مرا پیچ و تاب
دیا اس نے منہ پھیر کر یوں جواب

رلاتی ہے تجھ کو جدائی مری
نہیں اس میں کچھ بھی بھلائی مری

یہ کہہ کر وہ کچھ دیر تک چپ رہا
دیا پھر دکھا کر یہ کہنے لگا

سمجھتی ہے تو ہو گیا کیا اسے؟
ترے آنسوؤں نے بجھایا اسے!

پرندے کی فریاد

بچوں کے لیے

آتا ہے یاد مجھ کو گزرا ہوا زمانا
وہ باغ کی بہاریں وہ سب کا چہچہانا

آزادیاں کہاں وہ اب اپنے گھونسلے کی
اپنی خوشی سے آنا اپنی خوشی سے جانا

لگتی ہے چوٹ دل پر آتا ہے یاد جس دم
شبنم کے آنسوؤں پر کلیوں کا مسکرانا

وہ پیاری پیاری صورت، وہ کامنی سی مورت
آباد جس کے دم سے تھا میرا آشیانا

آتی نہیں صدائیں اس کی مرے قفس میں
ہوتی مری رہائی اے کاش میرے بس میں!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا بدنصیب ہوں میں گھر کو ترس رہا ہوں
ساتھی تو ہیں وطن میں، میں قید میں پڑا ہوں

آئی بہار، کلیاں پھولوں کی ہنس رہی ہیں
میں اس اندھیرے گھر میں قسمت کو رو رہا ہوں

اس قید کا الٰہی! دُکھڑا کسے سُناؤں
ڈر ہے یہیں قفس میں، میں غم سے مر نہ جاؤں

جب سے چمن چھُٹا ہے، یہ حال ہو گیا ہے
دل غم کو کھا رہا ہے، غم دل کو کھا رہا ہے

گانا اسے سمجھ کر خوش ہوں نہ سُننے والے
دُکھے ہوئے دلوں کی فریاد یہ صدا ہے

آزاد مجھ کو کر دے، او قید کرنے والے!
میں بے زباں ہوں قیدی، تو چھوڑ کر دعا لے

خفتگانِ خاک سے استفسار

مہرِ روشن چھُپ گیا، اُٹھی نقابِ رُوئے شام
شانۂ ہستی پہ ہے بکھرا ہوا گیسوئے شام

یہ سیہ پوشی کی تیاری کسی کے غم میں ہے
محفلِ قُدرت مگر خورشید کے ماتم میں ہے

کر رہا ہے آسماں جادُو لبِ گُفتار پر
ساحرِ شب کی نظر ہے دیدۂ بیدار پر

غوطہ زن دریائے خاموشی میں ہے موجِ ہوا
ہاں، مگر اک دُور سے آتی ہے آوازِ درا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دل کہ ہے بے تابیِ اُلفت میں دنیا سے نفُور
کھینچ لایا ہے مجھے ہنگامۂ عالم سے دُور

منظرِ حرماں نصیبی کا تماشائی ہوں میں
ہم نشینِ خُفتگانِ کُنجِ تنہائی ہوں میں

تھم ذرا بے تابیِ دل! بیٹھ جانے دے مجھے
اور اس بستی پہ چار آنسو گرانے دے مجھے

اے مےِ غفلت کے سرمستو! کہاں رہتے ہو تم؟
کچھ کہو اُس دیس کی آخر، جہاں رہتے ہو تم

وہ بھی حیرت خانۂ امروز و فردا ہے کوئی؟
اور پیکارِ عناصر کا تماشا ہے کوئی؟

آدمی واں بھی حصارِ غم میں ہے محصُور کیا؟
اُس ولایت میں بھی ہے انساں کا دل مجبور کیا؟

واں بھی جل مرتا ہے سوزِ شمع پر پروانہ کیا؟
اُس چمن میں بھی گُل و بُلبل کا ہے افسانہ کیا؟

یاں تو اک مصرع میں پہلو سے نکل جاتا ہے دل
شعر کی گرمی سے کیا واں بھی پگھل جاتا ہے دل؟

رشتہ و پیوند یاں کے جان کا آزار ہیں
اُس گُلستاں میں بھی کیا ایسے نُکیلے خار ہیں؟

اس جہاں میں اک معیشت اور سَو اُفتاد ہے
رُوح کیا اُس دیس میں اس فکر سے آزاد ہے؟

کیا وہاں بجلی بھی ہے، دہقان بھی ہے، خرمن بھی ہے؟
قافلے والے بھی ہیں، اندیشۂ رہزن بھی ہے؟

تنکے چُنتے ہیں وہاں بھی آشیاں کے واسطے؟
خشت و گِل کی فکر ہوتی ہے مکاں کے واسطے؟

واں بھی انساں اپنی اصلیّت سے بیگانے ہیں کیا؟
امتیازِ ملّت و آئیں کے دیوانے ہیں کیا؟

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واں بھی کیا فریادِ بلبل پر چمن روتا نہیں؟
اس جہاں کی طرح واں بھی دردِ دل ہوتا نہیں؟

باغ ہے فردوس یا اک منزلِ آرام ہے؟
یا رخِ بے پردۂ حُسنِ ازل کا نام ہے؟

کیا جہنم معصیت سوزی کی اک ترکیب ہے؟
آگ کے شعلوں میں پنہاں مقصدِ تادیب ہے؟

کیا عوض رفتار کے اُس دیس میں پرواز ہے؟
موت کہتے ہیں جسے اہلِ زمیں کیا راز ہے؟

اضطرابِ دل کا ساماں یاں کی ہست و بود ہے
علمِ انساں اُس ولایت میں بھی کیا محدود ہے؟

دید سے تسکین پاتا ہے دلِ مہجور بھی؟
'لن ترانی' کہہ رہے ہیں یا وہاں کے طور بھی؟

جستجو میں ہے وہاں بھی رُوح کو آرام کیا؟
واں بھی انساں ہے قتیلِ ذوقِ استفہام کیا؟

آہ! وہ کشور بھی تاریکی سے کیا معمور ہے؟
یا محبت کی تجلّی سے سراپا نور ہے؟

تم بتا دو راز جو اس گنبدِ گرداں میں ہے
موت اک چُبھتا ہُوا کانٹا دلِ انساں میں ہے

شمع و پروانہ

پروانہ تجھ سے کرتا ہے اے شمع پیار کیوں
یہ جانِ بے قرار ہے تجھ پر نثار کیوں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیماب وار رکھتی ہے تیری ادا اسے — آدابِ عشق تُو نے سکھائے ہیں کیا اسے؟
کرتا ہے یہ طواف تری جلوہ گاہ کا — پھونکا ہوا ہے کیا تری برقِ نگاہ کا؟
آزارِ موت میں اسے آرامِ جاں ہے کیا؟ — شعلے میں تیرے زندگیِ جاوداں ہے کیا؟
غم خانۂ جہاں میں جو تیری ضیا نہ ہو — اس تفتۂ دل کا نخلِ تمنّا ہرا نہ ہو
گرنا ترے حضور میں اس کی نماز ہے — ننھے سے دل میں لذتِ سوز و گداز ہے
کچھ اس میں جوشِ عاشقِ حُسنِ قدیم ہے — چھوٹا سا طُور تُو، یہ ذرا سا کلیم ہے

پروانہ، اور ذوقِ تماشائے روشنی
کیڑا ذرا سا، اور تمنّائے روشنی!

عقل و دل

عقل نے ایک دن یہ دل سے کہا — بھولے بھٹکے کی رہنما ہُوں میں
ہوں زمیں پر، گزر فلک پہ مرا — دیکھ تو کس قدر رسا ہوں میں
کام دنیا میں رہبری ہے مرا — مثلِ خضرِ خجستہ پا ہوں میں
ہوں مفسّر کتابِ ہستی کی — مظہرِ شانِ کبریا ہوں میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بوند اک خون کی ہے تو لیکن — غیرتِ لعلِ بے بہا ہوں میں
دل نے سن کر کہا یہ سب سچ ہے — پر مجھے بھی تو دیکھ کیا ہوں میں
رازِ ہستی کو تو سمجھتی ہے — اور آنکھوں سے دیکھتا ہوں میں!
ہے تجھے واسطہ مظاہر سے — اور باطن سے آشنا ہوں میں
علم تجھ سے تو معرفت مجھ سے — تو خدا جُو، خدا نما ہوں میں
علم کی انتہا ہے بے تابی — اس مرض کی مگر دوا ہوں میں
شمع تو محفلِ صداقت کی — حُسن کی بزم کا دیا ہوں میں
تُو زمان و مکاں سے رشتہ بپا — طائرِ سِدرہ آشنا ہوں میں
کس بلندی پہ ہے مقام مرا
عرش ربِّ جلیل کا ہوں میں!

صدائے درد

جل رہا ہوں کل نہیں پڑتی کسی پہلو مجھے — ہاں ڈبو دے اے محیطِ آبِ گنگا تو مجھے
سرزمیں اپنی قیامت کی نفاق انگیز ہے — وصل کیسا، یاں تو اک قُربِ فراق انگیز ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدلے یک رنگی کے یہ ناآشنائی ہے غضب
ایک ہی خرمن کے دانوں میں جدائی ہے غضب

جس کے پھولوں میں اخوت کی ہوا آئی نہیں
اُس چمن میں کوئی لطفِ نغمہ پیرائی نہیں

لذتِ قُربِ حقیقی پر مٹا جاتا ہوں میں
اختلاطِ موجہ و ساحل سے گھبراتا ہوں میں

دانۂ خرمن نما ہے شاعرِ معجز بیاں
ہو نہ خرمن ہی تو اس دانے کی ہستی پھر کہاں

حُسن ہو کیا خود نما جب کوئی مائل ہی نہ ہو
شمع کو جلنے سے کیا مطلب جو محفل ہی نہ ہو

ذوقِ گویائی خموشی سے بدلتا کیوں نہیں
میرے آئینے سے یہ جوہر نکلتا کیوں نہیں

کب زباں کھولی ہماری لذتِ گفتار نے!
پھونک ڈالا جب چمن کو آتشِ پیکار نے

آفتاب

(ترجمہ گایتری)

اے آفتاب! رُوح و روانِ جہاں ہے تُو
شیرازہ بندِ دفترِ کون و مکاں ہے تُو

باعث ہے تُو وجود و عدم کی نمود کا
ہے سبز تیرے دم سے چمن ہست و بود کا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قائم یہ عنصروں کا تماشا تجھی سے ہے — ہر شے میں زندگی کا تقاضا تجھی سے ہے
ہر شے کو تیری جلوہ گری سے ثبات ہے — تیرا یہ سوز و ساز سراپا حیات ہے
وہ آفتاب جس سے زمانے میں نور ہے — دل ہے، خرد ہے، روحِ رواں ہے، شعور ہے
اے آفتاب! ہم کو ضیائے شعور دے — چشمِ خرد کو اپنی تجلّی سے نور دے
ہے محفلِ وجود کا ساماں طراز تُو — یزدانِ ساکنانِ نشیب و فراز تُو
تیرا کمال ہستیِ ہر جاندار میں — تیری نمود سلسلۂ کوہسار میں
ہر چیز کی حیات کا پروردگار تُو — زائیدگانِ نُور کا ہے تاجدار تُو
نے ابتدا کوئی نہ کوئی انتہا تری — آزادِ قیدِ اوّل و آخر ضیا تری

شمع

بزمِ جہاں میں میں بھی ہُوں اے شمع! دردمند — فریاد در گرہ صفَتِ دانۂ سپند
دی عشق نے حرارتِ سوزِ دروں تجھے — اور گُل فروشِ اشکِ شفق گوں کیا مجھے

ہو شمعِ بزمِ عیش کہ شمعِ مزار تُو
ہر حال اشکِ غم سے رہی ہمکنار تُو

یک بیں تری نظر صفَتِ عاشقانِ راز — میری نگاہ مایۂ آشوبِ امتیاز

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کعبے میں بت کدے میں ہے یکساں تری ضیا　　میں امتیازِ دیر و حرم میں پھنسا ہوا

ہے شان آہ کی ترے دودِ سیاہ میں

پوشیدہ کوئی دل ہے تری جلوہ گاہ میں؟

جلتی ہے تو کہ برقِ تجلّی سے دُور ہے　　بے درد تیرے سوز کو سمجھے کہ نُور ہے

تُو جل رہی ہے اور تجھے کچھ خبر نہیں　　بینا ہے اور سوزِ درُوں پر نظر نہیں

میں جوشِ اضطراب میں سیماب وار بھی　　آگاہِ اضطرابِ دلِ بے قرار بھی

تھا یہ بھی کوئی ناز کسی بے نیاز کا

احساس دے دیا مجھے اپنے گداز کا

یہ آگہی مری مجھے رکھتی ہے بے قرار　　خوابیدہ اس شرر میں ہیں آتش کدے ہزار

یہ امتیازِ رفعت و پستی اسی سے ہے　　گُل میں مہک، شراب میں مستی اسی سے ہے

بُستان و بُلبل و گُل و بُو ہے یہ آگہی

اصلِ کشاکشِ من و تُو ہے یہ آگہی

صبحِ ازل جو حُسن ہوا دلستانِ عشق　　آوازِ کُن ہوئی تپش آموزِ جانِ عشق

یہ حکم تھا کہ گلشنِ کُن کی بہار دیکھ　　ایک آنکھ لے کے خوابِ پریشاں ہزار دیکھ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھ سے خبر نہ پوچھ حبابِ وجود کی
شامِ فراق صبح تھی میری نمود کی

وہ دن گئے کہ قید سے مَیں آشنا نہ تھا
زیبِ درختِ طُور مرا آشیانہ تھا

قیدی ہُوں اور قفس کو چمن جانتا ہوں میں
غربت کے غم کدے کو وطن جانتا ہوں میں

یادِ وطن فسُردگیِ بے سبب بنی
شوقِ نظر کبھی، کبھی ذوقِ طلب بنی

اے شمع! انتہائے فریبِ خیال دیکھ
مسجودِ ساکنانِ فلک کا مآل دیکھ

مضموں فراق کا ہوں، ثریّا نشاں ہُوں میں
آہنگِ طبعِ ناظمِ کون و مکاں ہُوں میں

باندھا مجھے جو اُس نے تو چاہی مری نمود
تحریر کر دیا سرِ دیوانِ ہست و بود

گوہر کو مشتِ خاک میں رہنا پسند ہے
بندش اگرچہ سُست ہے، مضموں بلند ہے

چشمِ غلط نگر کا یہ سارا قصور ہے
عالم ظہورِ جلوۂ ذوقِ شعور ہے

یہ سلسلہ زمان و مکاں کا، کمند ہے
طوقِ گلوئے حُسنِ تماشا پسند ہے

منزل کا اشتیاق ہے، گم کردہ راہ ہوں
اے شمع! مَیں اسیرِ فریبِ نگاہ ہوں

صیّاد آپ، حلقۂ دامِ ستم بھی آپ
بامِ حرم بھی، طائرِ بامِ حرم بھی آپ!

مَیں حُسن ہُوں کہ عشقِ سراپا گداز ہوں
کھُلتا نہیں کہ ناز ہوں مَیں یا نیاز ہوں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہاں آشنائے لب ہو نہ رازِ کُہن کہیں
پھر چھڑ نہ جائے قصّۂ دار و رسن کہیں

ایک آرزو

دُنیا کی محفلوں سے اُکتا گیا ہوں یا رب! کیا لُطف انجمن کا جب دل ہی بُجھ گیا ہو
شورش سے بھاگتا ہوں، دل ڈھونڈتا ہے میرا ایسا سکوت جس پر تقریر بھی فدا ہو
مرتا ہوں خامشی پر، یہ آرزو ہے میری دامن میں کوہ کے اک چھوٹا سا جھونپڑا ہو
آزاد فکر سے ہوں، عُزلت میں دن گزاروں دنیا کے غم کا دل سے کانٹا نکل گیا ہو
لذّت سرود کی ہو چڑیوں کے چہچہوں میں چشمے کی شورشوں میں باجا سا بج رہا ہو
گُل کی کلی چٹک کر پیغام دے کسی کا ساغر ذرا سا گویا مجھ کو جہاں نما ہو
ہو ہاتھ کا سرھانا، سبزے کا ہو بچھونا شرمائے جس سے جلوت، خلوت میں وہ ادا ہو
مانوس اس قدر ہو صورت سے میری بُلبل ننّھے سے دل میں اُس کے کھٹکا نہ کچھ مرا ہو
صف باندھے دونوں جانب بُوٹے ہرے ہرے ہوں ندی کا صاف پانی تصویر لے رہا ہو
ہو دل فریب ایسا کُہسار کا نظارہ پانی بھی موج بن کر اُٹھ اُٹھ کے دیکھتا ہو

www.KitaboSunnat.com

آغوش میں زمیں کی سویا ہوا ہو سبزہ
پھر پھر کے جھاڑیوں میں پانی چمک رہا ہو

پانی کو چھو رہی ہو جھک جھک کے گل کی ٹہنی
جیسے حسین کوئی آئینہ دیکھتا ہو

مہندی لگائے سورج جب شام کی دلھن کو
سُرخی لیے سنہری ہر پھول کی قبا ہو

راتوں کو چلنے والے رہ جائیں تھک کے جس دم
اُمید اُن کی میرا ٹُوٹا ہوا دیا ہو

بجلی چمک کے اُن کو کُٹیا مری دکھا دے
جب آسماں پہ ہر سُو بادل گھرا ہوا ہو

پچھلے پہر کی کوئل، وہ صبح کی مؤذّن
مَیں اُس کا ہم نوا ہوں، وہ میری ہم نوا ہو

کانوں پہ ہو نہ میرے دَیر و حرم کا احساں
روزن ہی جھونپڑی کا مجھ کو سحر نما ہو

پھولوں کو آئے جس دم شبنم وضو کرانے
رونا مرا وضو ہو، نالہ مری دُعا ہو

اس خامشی میں جائیں اتنے بلند نالے
تاروں کے قافلے کو میری صدا درا ہو

ہر دردمند دل کو رونا مرا رُلا دے
بے ہوش جو پڑے ہیں شاید انھیں جگا دے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آفتابِ صبح

شورشِ میخانۂ انساں سے بالاتر ہے تو ‌ ‌ ‌ زینتِ بزمِ فلک ہو جس سے وہ ساغر ہے تو
ہو دُرِ گوشِ عروسِ صبح وہ گوہر ہے تو ‌ ‌ ‌ جس پہ سیمائے افق نازاں ہو وہ زیور ہے تو

صفحۂ ایّام سے داغِ مدادِ شب مٹا
آسماں سے نقشِ باطل کی طرح کوکب مٹا

حُسن تیرا جب ہُوا بامِ فلک سے جلوہ گر ‌ ‌ ‌ آنکھ سے اُڑتا ہے یک دم خواب کی مے کا اثر
نور سے معمور ہو جاتا ہے دامانِ نظر ‌ ‌ ‌ کھولتی ہے چشمِ ظاہر کو ضیا تیری مگر

ڈھونڈتی ہیں جس کو آنکھیں وہ تماشا چاہیے
چشمِ باطن جس سے کھُل جائے وہ جلوا چاہیے

شوقِ آزادی کے دنیا میں نہ نکلے حوصلے ‌ ‌ ‌ زندگی بھر قیدِ زنجیرِ تعلّق میں رہے
زیر و بالا ایک ہیں تیری نگاہوں کے لیے ‌ ‌ ‌ آرزو ہے کچھ اسی چشمِ تماشا کی مجھے

آنکھ میری اور کے غم میں سرشک آباد ہو
امتیازِ ملّت و آئیں سے دل آزاد ہو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بستۂ رنگِ خصوصیت نہ ہو میری زباں ۔۔۔ نوعِ انساں قوم ہو میری، وطن میرا جہاں
دیدۂ باطن پہ رازِ نظمِ قدرت ہو عیاں ۔۔۔ ہو شناسائے فلک شمعِ تخیل کا دھواں

عقدۂ اضداد کی کاوش نہ تڑپائے مجھے
حُسنِ عشق انگیز ہر شے میں نظر آئے مجھے

صدمہ آ جائے ہوا سے گُل کی پتّی کو اگر ۔۔۔ اشک بن کر میری آنکھوں سے ٹپک جائے اثر
دل میں ہو سوزِ محبت کا وہ چھوٹا سا شرر ۔۔۔ نور سے جس کے ملے رازِ حقیقت کی خبر

شاہدِ قُدرت کا آئینہ ہو، دل میرا نہ ہو
سر میں جُز ہمدردیِ انساں کوئی سودا نہ ہو

تُو اگر زحمت کشِ ہنگامۂ عالم نہیں ۔۔۔ یہ فضیلت کا نشاں اے نیّرِ اعظم نہیں
اپنے حُسنِ عالم آرا سے جو تُو محرم نہیں ۔۔۔ ہمسرِ یک ذرّۂ خاکِ درِ آدم نہیں

نورِ مسجودِ مَلک گرمِ تماشا ہی رہا
اور تُو منّت پذیرِ صبحِ فردا ہی رہا

آرزو نورِ حقیقت کی ہمارے دل میں ہے ۔۔۔ لیلیِ ذوقِ طلب کا گھر اسی محمل میں ہے
کس قدر لذّت کشودِ عقدۂ مشکل میں ہے ۔۔۔ لُطفِ صد حاصل ہماری سعیِ بے حاصل میں ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درد استفہام سے واقف ترا پہلو نہیں
جستجوئے رازِ قدرت کا شناسا تو نہیں

دردِ عشق

اے دردِ عشق! ہے گہرِ آب دار تو
نامحرموں میں دیکھ نہ ہو آشکار تو!
پنہاں تہِ نقاب تری جلوہ گاہ ہے
ظاہر پرست محفلِ نو کی نگاہ ہے
آئی نئی ہوا چمنِ ہست و بود میں
اے دردِ عشق! اب نہیں لذت نمود میں
ہاں، خود نمائیوں کی تجھے جستجو نہ ہو
منت پذیر نالۂ بلبل کا تو نہ ہو!
خالی شرابِ عشق سے لالے کا جام ہو
پانی کی بوند گریۂ شبنم کا نام ہو
پنہاں درونِ سینہ کہیں راز ہو ترا
اشکِ جگر گداز نہ غماز ہو ترا
گویا زبانِ شاعرِ رنگیں بیاں نہ ہو
آوازِ نے میں شکوۂ فرقت نہاں نہ ہو
یہ دور نکتہ چیں ہے، کہیں چھپ کے بیٹھ رہ
جس دل میں تو مکیں ہے، وہیں چھپ کے بیٹھ رہ
غافل ہے تجھ سے حیرتِ علم آفریدہ دیکھ!
جویا نہیں تری نگہِ نارسیدہ دیکھ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہنے دے جستجو میں خیالِ بلند کو — حیرت میں چھوڑ دیدۂ حکمت پسند کو
جس کی بہار تو ہو یہ ایسا چمن نہیں — قابل تری نمود کے یہ انجمن نہیں
یہ انجمن ہے کشتۂ نظّارۂ مجاز — مقصد تری نگاہ کا خلوت سرائے راز

ہر دل مئے خیال کی مستی سے چور ہے
کچھ اور آجکل کے کلیموں کا طور ہے

گُلِ پژمُردہ

کس زباں سے اے گُلِ پژمُردہ تجھ کو گُل کہوں — کس طرح تجھ کو تمنّائے دلِ بُلبل کہوں
تھی کبھی موجِ صبا گہوارۂ جُنباں ترا — نام تھا صحنِ گُلستاں میں گُلِ خنداں ترا

تیرے احساں کا نسیمِ صُبح کو اقرار تھا
باغ تیرے دم سے گویا طبلۂ عطّار تھا

تجھ پہ برساتا ہے شبنم دیدۂ گریاں مرا — ہے نہاں تیری اُداسی میں دلِ ویراں مرا
میری بربادی کی ہے چھوٹی سی اک تصویر تُو — خواب میری زندگی تھی جس کی ہے تعبیر تُو
ہمچو نے از نیستانِ خود حکایت می کنم — بشنو اے گُل! از جُدائی ہا شکایت می کنم

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سید کی لوحِ تربت

اے کہ تیرا مرغِ جاں تارِ نفس میں ہے اسیر
اے کہ تیری روح کا طائر قفس میں ہے اسیر

اس چمن کے نغمہ پیراؤں کی آزادی تو دیکھ
شہر جو اُجڑا ہوا تھا اُس کی آبادی تو دیکھ

فکر رہتی تھی مجھے جس کی وہ محفل ہے یہی
صبر و استقلال کی کھیتی کا حاصل ہے یہی

سنگِ تربت ہے مرا گرویدۂ تقریر دیکھ
چشمِ باطن سے ذرا اس لوح کی تحریر دیکھ

مدعا تیرا اگر دنیا میں ہے تعلیمِ دیں
ترکِ دنیا قوم کو اپنی نہ سکھلانا کہیں

وا نہ کرنا فرقہ بندی کے لیے اپنی زباں
چھپ کے ہے بیٹھا ہوا ہنگامۂ محشر یہاں

وصل کے اسباب پیدا ہوں تری تحریر سے
دیکھ! کوئی دل نہ دُکھ جائے تری تقریر سے

محفلِ نَو میں پرانی داستانوں کو نہ چھیڑ
رنگ پر جو اَب نہ آئیں اُن فسانوں کو نہ چھیڑ

تُو اگر کوئی مدبر ہے تو سن میری صدا
ہے دلیری دستِ اربابِ سیاست کا عصا

عرضِ مطلب سے جھجک جانا نہیں زیبا تجھے
نیک ہے نیت اگر تیری تو کیا پروا تجھے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بندۂ مومن کا دل بیم و ریا سے پاک ہے
قوتِ فرماں روا کے سامنے بے باک ہے

ہو اگر ہاتھوں میں تیرے خامۂ معجز رقم
شیشۂ دل ہو اگر تیرا مثالِ جامِ جم

پاک رکھ اپنی زباں تلمیذِ رحمانی ہے تو
ہو نہ جائے دیکھنا تیری صدا بے آبرو!

سونے والوں کو جگا دے شعر کے اعجاز سے
خرمنِ باطل جلا دے شعلۂ آواز سے

ماہِ نو

ٹوٹ کر خورشید کی کشتی ہوئی غرقابِ نیل
ایک ٹکڑا تیرتا پھرتا ہے روئے آبِ نیل

طشتِ گردوں میں ٹپکتا ہے شفق کا خونِ ناب
نشترِ قدرت نے کیا کھولی ہے فصدِ آفتاب

چرخ نے بالی چرا لی ہے عروسِ شام کی
نیل کے پانی میں یا مچھلی ہے سیمِ خام کی

قافلہ تیرا رواں بے منتِ بانگِ درا
گوشِ انساں سن نہیں سکتا تری آوازِ پا

گھٹنے بڑھنے کا سماں آنکھوں کو دکھلاتا ہے تو
ہے وطن تیرا کدھر کس دیس کو جاتا ہے تو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ اے سیارۂ ثابت نما لے چل مجھے		خارِ حسرت کی خلش رکھتی ہے اب بے کل مجھے
نور کا طالب ہوں، گھبراتا ہوں اس بستی میں مَیں
طفلکِ سیماب پا ہوں مکتبِ ہستی میں مَیں

اِنسان اور بزمِ قُدرت

صبح خورشیدِ درُخشاں کو جو دیکھا میں نے		بزمِ معمورۂ ہستی سے یہ پُوچھا میں نے
پرتوِ مہر کے دم سے ہے اُجالا تیرا		سیمِ سیّال ہے پانی ترے دریاؤں کا
مہر نے نور کا زیور تجھے پہنایا ہے		تیری محفل کو اسی شمع نے چمکایا ہے
گُل و گُلزار ترے خُلد کی تصویریں ہیں		یہ سبھی سُورۂ "وَالشّمس" کی تفسیریں ہیں
سُرخ پوشاک ہے پُھولوں کی، درختوں کی ہری		تیری محفل میں کوئی سبز، کوئی لال پری
ہے ترے خیمۂ گردُوں کی طِلائی جھالر		بدلیاں لال سی آتی ہیں اُفق پر جو نظر
کیا بھلی لگتی ہے آنکھوں کو شفق کی لالی		مئے گلرنگ خُمِ شام میں تُو نے ڈالی
رُتبہ تیرا ہے بڑا، شان بڑی ہے تیری		پردۂ نور میں مستور ہے ہر شے تیری
صبح اک گیت سراپا ہے تری سطوت کا		زیرِ خورشید نشاں تک بھی نہیں ظلمت کا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں بھی آباد ہوں اس نور کی بستی میں مگر
جل گیا پھر مری تقدیر کا اختر کیونکر؟

نور سے دُور ہوں ظلمت میں گرفتار ہوں میں
کیوں سیہ روز، سیہ بخت، سیہ کار ہوں میں؟

میں یہ کہتا تھا کہ آواز کہیں سے آئی
بامِ گردوں سے و یا صحنِ زمیں سے آئی

ہے ترے نور سے وابستہ مری بود و نبود
باغباں ہے تری ہستی پئے گلزارِ وجود

انجمن حسن کی ہے تُو، تری تصویر ہوں میں
عشق کا تُو ہے صحیفہ، تری تفسیر ہوں میں

میرے بگڑے ہوئے کاموں کو بنایا تُو نے
بار جو مجھ سے نہ اُٹھا وہ اُٹھایا تُو نے

نورِ خورشید کی محتاج ہے ہستی میری
اور بے منتِ خورشید چمک ہے تیری

ہو نہ خورشید تو ویراں ہو گلستاں میرا
منزلِ عیش کی جا نام ہو زنداں میرا

آہ، اے رازِ عیاں کے نہ سمجھنے والے!
حلقۂ دامِ تمنا میں اُلجھنے والے

ہائے غفلت کہ تری آنکھ ہے پابندِ مجاز
ناز زیبا تھا تجھے، تُو ہے مگر گرمِ نیاز

تُو اگر اپنی حقیقت سے خبردار رہے
نہ سیہ روز رہے پھر نہ سیہ کار رہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیامِ صبح

(ماخوذ از لانگ فیلو)

اُجالا جب ہُوا رخصت جبینِ شب کی افشاں کا
نسیمِ زندگی پیغام لائی صبحِ خنداں کا

جگایا بُلبلِ رنگیں نوا کو آشیانے میں
کنارے کھیت کے شانہ ہلایا اُس نے دہقاں کا

طلسمِ ظلمتِ شب سُورۂ والنّور سے توڑا
اندھیرے میں اُڑایا تاجِ زر شمعِ شبستاں کا

پڑھا خوابیدگانِ دَیر پر افسونِ بیداری
برہمن کو دیا پیغام خورشیدِ درخشاں کا

ہُوئی بامِ حرم پر آ کے یوں گویا مؤذّن سے
نہیں کھٹکا ترے دل میں نمودِ مہرِ تاباں کا؟

پُکاری اس طرح دیوارِ گلشن پر کھڑے ہو کر
چٹک او غنچۂ گُل! تُو مؤذّن ہے گُلستاں کا

دیا یہ حکم صحرا میں چلو اے قافلے والو!
چمکنے کو ہے جُگنو بن کے ہر ذرّہ بیاباں کا

سوئے گورِ غریباں جب گئی زندوں کی بستی سے
تو یوں بولی نظارہ دیکھ کر شہرِ خموشاں کا

ابھی آرام سے لیٹے رہو، میں پھر بھی آؤں گی
سُلا دوں گی جہاں کو، خواب سے تم کو جگاؤں گی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عشق اور موت

(ماخوذ از ٹینی سن)

سہانی نمودِ جہاں کی گھڑی تھی — تبسّم فشاں زندگی کی کلی تھی
کہیں مہر کو تاجِ زر مل رہا تھا — عطا چاند کو چاندنی ہو رہی تھی
سیہ پیرہن شام کو دے رہے تھے — ستاروں کو تعلیمِ تابندگی تھی
کہیں شاخِ ہستی کو لگتے تھے پتّے — کہیں زندگی کی کلی پھُوٹتی تھی
فرشتے سکھاتے تھے شبنم کو رونا — ہنسی گُل کو پہلے پہل آ رہی تھی
عطا درد ہوتا تھا شاعر کے دل کو — خودی تشنہ کامِ مئے بے خودی تھی
اُٹھی اوّل اوّل گھٹا کالی کالی — کوئی حُور چوٹی کو کھولے کھڑی تھی

زمیں کو تھا دعویٰ کہ میں آسماں ہوں
مکاں کہہ رہا تھا کہ میں لامکاں ہوں

غرض اس قدر یہ نظارہ تھا پیارا — کہ نظّارگی ہو سراپا نظارا
ملک آزماتے تھے پرواز اپنی — جبینوں سے نُورِ ازل آشکارا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرشتہ تھا اک، عشق تھا نام جس کا　　کہ تھی رہبری اُس کی سب کا سہارا
فرشتہ کہ پُتلا تھا بے تابیوں کا　　ملک کا ملک اور پارے کا پارا
پے سیرِ فردوس کو جا رہا تھا　　قضا سے ملا راہ میں وہ قضارا
یہ پُوچھا ترا نام کیا، کام کیا ہے　　نہیں آنکھ کو دید تیری گوارا
ہُوا سُن کے گویا قضا کا فرشتہ　　اجل ہوں، مرا کام ہے آشکارا
اُڑاتی ہوں مَیں رختِ ہستی کے پُرزے　　بُجھاتی ہوں میں زندگی کا شرارا
مری آنکھ میں جادوئے نیستی ہے　　پیامِ فنا ہے اسی کا اشارا
مگر ایک ہستی ہے دنیا میں ایسی　　وہ آتش ہے مَیں سامنے اُس کے پارا
شرر بن کے رہتی ہے انساں کے دل میں　　وہ ہے نورِ مطلق کی آنکھوں کا تارا
ٹپکتی ہے آنکھوں سے بن بن کے آنسو　　وہ آنسو کہ ہو جن کی تلخی گوارا
سُنی عشق نے گفتگو جب قضا کی　　ہنسی اُس کے لب پر ہوئی آشکارا
گری اُس تبسّم کی بجلی اجل پر　　اندھیرے کا ہو نور میں کیا گزارا

بقا کو جو دیکھا فنا ہو گئی وہ
قضا تھی شکارِ قضا ہو گئی وہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زُہد اور رندی

اک مولوی صاحب کی سُناتا ہوں کہانی　　تیزی نہیں منظور طبیعت کی دکھانی
شہرہ تھا بہت آپ کی صُوفی منشی کا　　کرتے تھے ادب اُن کا اعالی و ادانی
کہتے تھے کہ پنہاں ہے تصوّف میں شریعت　　جس طرح کہ الفاظ میں مضمر ہوں معانی
لبریز مئے زُہد سے تھی دل کی صراحی　　تھی تہ میں کہیں دُردِ خیالِ ہمہ دانی
کرتے تھے بیاں آپ کرامات کا اپنی　　منظور تھی تعداد مُریدوں کی بڑھانی
مُدّت سے رہا کرتے تھے ہمسائے میں میرے　　تھی رند سے زاہد کی ملاقات پُرانی
حضرت نے مرے ایک شناسا سے یہ پُوچھا　　اقبالؔ کہ ہے قُمریِ شمشادِ معانی
پابندیِ احکامِ شریعت میں ہے کیسا؟　　گو شعر میں ہے رشکِ کلیمِ ہمدانی
سُنتا ہوں کہ کافر نہیں ہندو کو سمجھتا　　ہے ایسا عقیدہ اثرِ فلسفہ دانی
ہے اس کی طبیعت میں تشیّع بھی ذرا سا　　تفضیلِ علیؓ ہم نے سُنی اس کی زبانی
سمجھا ہے کہ ہے راگ عبادات میں داخل　　مقصود ہے مذہب کی مگر خاک اُڑانی
کچھ عار اسے حُسن فروشوں سے نہیں ہے　　عادت یہ ہمارے شُعرا کی ہے پُرانی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گانا جو ہے شب کو تو سحر کو ہے تلاوت	اس رمز کے اب تک نہ کھلے ہم پہ معانی
لیکن یہ سنا اپنے مریدوں سے ہے مَیں نے	بے داغ ہے مانندِ سحر اس کی جوانی
مجموعۂ اضداد ہے، اقبال نہیں ہے	دل دفترِ حکمت ہے، طبیعت خفقانی
رِندی سے بھی آگاہ، شریعت سے بھی واقف	پُوچھو جو تصوّف کی تو منصور کا ثانی
اس شخص کی ہم پر تو حقیقت نہیں کھُلتی	ہو گا یہ کسی اور ہی اسلام کا بانی
القصّہ بہت طول دیا وعظ کو اپنے	تا دیر رہی آپ کی یہ نغز بیانی
اس شہر میں جو بات ہو اُڑ جاتی ہے سب میں	مَیں نے بھی سُنی اپنے اَحبّا کی زبانی
اک دن جو سرِ راہ ملے حضرتِ زاہد	پھر چھِڑ گئی باتوں میں وہی بات پُرانی
فرمایا، شکایت وہ محبّت کے سبب تھی	تھا فرض مرا راہ شریعت کی دِکھانی
مَیں نے یہ کہا کوئی گِلہ مجھ کو نہیں ہے	یہ آپ کا حق تھا زرہِ قُربِ مکانی
خم ہے سرِ تسلیم مرا آپ کے آگے	پیری ہے تواضع کے سبب میری جوانی
گر آپ کو معلوم نہیں میری حقیقت	پیدا نہیں کچھ اس سے قصورِ ہمہ دانی
مَیں خود بھی نہیں اپنی حقیقت کا شناسا	گہرا ہے مرے بحرِ خیالات کا پانی
مجھ کو بھی تمنّا ہے کہ اقبال کو دیکھوں	کی اس کی جُدائی میں بہت اشک فشانی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقبال بھی اقبال سے آگاہ نہیں ہے
کچھ اس میں تمسخر نہیں واللہ نہیں ہے

شاعر

قوم گویا جسم ہے، افراد ہیں اعضائے قوم — منزلِ صنعت کے رہ پیما ہیں دست و پائے قوم
محفلِ نظمِ حکومت، چہرۂ زیبائے قوم — شاعرِ رنگیں نوا ہے دیدۂ بینائے قوم
مبتلائے درد کوئی عضو ہو روتی ہے آنکھ
کس قدر ہمدرد سارے جسم کی ہوتی ہے آنکھ

دل

قصۂ دار و رسن بازیِ طفلانۂ دل — التجائے اَرِنی سرخیِ افسانۂ دل
یا رب اس ساغرِ لبریز کی مے کیا ہوگی — جادۂ مُلکِ بقا ہے خطِ پیمانۂ دل
ابرِ رحمت تھا کہ تھی عشق کی بجلی یا رب! — جل گئی مزرعِ ہستی تو اُگا دانۂ دل
حُسن کا گنجِ گراں مایہ تجھے مل جاتا — تُو نے فرہاد! نہ کھودا کبھی ویرانۂ دل
عرش کا ہے کبھی کعبے کا ہے دھوکا اس پر — کس کی منزل ہے الٰہی! مرا کاشانۂ دل

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کو اپنا ہے جُنوں اور مجھے سودا اپنا — دل کسی اور کا دیوانہ، میں دیوانۂ دل
تُو سمجھتا نہیں اے زاہدِ ناداں اس کو — رشکِ صد سجدہ ہے اک لغزشِ مستانۂ دل
خاک کے ڈھیر کو اکسیر بنا دیتی ہے — وہ اثر رکھتی ہے خاکسترِ پروانۂ دل
عشق کے دام میں پھنس کر یہ رِہا ہوتا ہے — برق گرتی ہے تو یہ نخل ہرا ہوتا ہے

موجِ دریا

مضطرب رکھتا ہے میرا دلِ بے تاب مجھے — عینِ ہستی ہے تڑپ صورتِ سیماب مجھے
موج ہے نام مرا، بحر ہے پایاب مجھے — ہو نہ زنجیر کبھی حلقۂ گرداب مجھے

آب میں مثلِ ہوا جاتا ہے توسن میرا
خارِ ماہی سے نہ اٹکا کبھی دامن میرا

مَیں اُچھلتی ہوں کبھی جذبِ مہِ کامل سے — جوش میں سر کو پٹکتی ہوں کبھی ساحل سے
ہُوں وہ رہرو کہ محبّت ہے مجھے منزل سے — کیوں تڑپتی ہوں، یہ پُوچھے کوئی میرے دل سے

زحمتِ تنگیِ دریا سے گریزاں ہوں مَیں
وسعتِ بحر کی فُرقت میں پریشاں ہوں مَیں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رخصت اے بزمِ جہاں!

(ماخوذ از ایمرسن)

رخصت اے بزمِ جہاں! سوئے وطن جاتا ہوں میں
آہ! اس آباد ویرانے میں گھبراتا ہوں میں

بسکہ میں افسردہ دل ہوں، درخورِ محفل نہیں
تو مرے قابل نہیں ہے، میں ترے قابل نہیں

قید ہے، دربارِ سلطان و شبستانِ وزیر
توڑ کر نکلے گا زنجیرِ طلائی کا اسیر

گو بڑی لذت تری ہنگامہ آرائی میں ہے
اجنبیت سی مگر تیری شناسائی میں ہے

مدتوں تیرے خود آراؤں سے ہم صحبت رہا
مدتوں بے تاب موجِ بحر کی صورت رہا

مدتوں بیٹھا ترے ہنگامۂ عشرت میں میں
روشنی کی جستجو کرتا رہا ظلمت میں میں

مدتوں ڈھونڈا کیا نظارۂ گل، خار میں
آہ، وہ یوسف نہ ہاتھ آیا ترے بازار میں

چشمِ حیراں ڈھونڈتی اب اور نظارے کو ہے
آرزو ساحل کی مجھ طوفان کے مارے کو ہے

چھوڑ کر مانندِ بو تیرا چمن جاتا ہوں میں
رخصت اے بزمِ جہاں! سوئے وطن جاتا ہوں میں

گھر بنایا ہے سکوتِ دامنِ کہسار میں
آہ! یہ لذت کہاں موسیقیِ گفتار میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم نشینِ نرگسِ شہلا، رفیقِ گُل ہوں مَیں
ہے چمن میرا وطن، ہمسایۂ بُلبل ہوں مَیں

شام کو آوازِ چشموں کی سُلاتی ہے مجھے
صبح فرشِ سبز سے کوئل جگاتی ہے مجھے

بزمِ ہستی میں ہے سب کو محفل آرائی پسند
ہے دلِ شاعر کو لیکن کُنجِ تنہائی پسند

ہے جُنوں مجھ کو کہ گھبراتا ہوں آبادی میں مَیں
ڈھُونڈتا پھرتا ہوں کس کو کوہ کی وادی میں مَیں؟

شوق کس کا سبزہ زاروں میں پھِراتا ہے مجھے
اور چشموں کے کناروں پر سُلاتا ہے مجھے؟

طعنہ زن ہے تُو کہ شیدا کُنجِ عُزلت کا ہوں مَیں
دیکھ اے غافل! پیامی بزمِ قُدرت کا ہوں مَیں

ہم وطن شمشاد کا، قُمری کا مَیں ہم راز ہوں
اس چمن کی خامشی میں گوش بر آواز ہوں

کچھ جو سُنتا ہوں تو اوروں کو سُنانے کے لیے
دیکھتا ہوں کچھ تو اوروں کو دِکھانے کے لیے

عاشقِ عُزلت ہے دل، نازاں ہوں اپنے گھر پہ مَیں
خندہ زن ہوں مسندِ دارا و اسکندر پہ مَیں

لیٹنا زیرِ شجر رکھتا ہے جادُو کا اثر
شام کے تارے پہ جب پڑتی ہو رہ رہ کر نظر

عِلم کے حیرت کدے میں ہے کہاں اس کی نمود!
گُل کی پتّی میں نظر آتا ہے رازِ ہست و بود

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طفلِ شیر خوار

میں نے چاقو تجھ سے چھینا ہے تو چلاتا ہے تو
مہرباں ہوں میں، مجھے نامہرباں سمجھا ہے تو

پھر پڑا روئے گا اے نو واردِ اقلیمِ غم
چبھ نہ جائے دیکھنا! باریک ہے نوکِ قلم

آہ! کیوں دکھ دینے والی شے سے تجھ کو پیار ہے
کھیل اس کاغذ کے ٹکڑے سے، یہ بے آزار ہے

گیند ہے تیری کہاں، چینی کی بلی ہے کدھر؟
وہ ذرا سا جانور ٹوٹا ہوا ہے جس کا سر

تیرا آئینہ تھا آزادِ غبارِ آرزو
آنکھ کھلتے ہی چمک اٹھا شرارِ آرزو

ہاتھ کی جنبش میں، طرزِ دید میں پوشیدہ ہے
تیری صورت آرزو بھی تیری نوزائیدہ ہے

زندگانی ہے تری آزادِ قیدِ امتیاز
تیری آنکھوں پر ہویدا ہے مگر قدرت کا راز

جب کسی شے پر بگڑ کر مجھ سے چلاتا ہے تو
کیا تماشا ہے ردی کاغذ سے من جاتا ہے تو

آہ! اس عادت میں ہم آہنگ ہوں میں بھی ترا
تو تلون آشنا، میں بھی تلون آشنا

عارضی لذت کا شیدائی ہوں، چلاتا ہوں میں
جلد آ جاتا ہے غصہ، جلد من جاتا ہوں میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میری آنکھوں کو لُبھا لیتا ہے حُسنِ ظاہری — کم نہیں کچھ تیری نادانی سے نادانی مری

تیری صورت گاہ گریاں گاہ خنداں میں بھی ہوں

دیکھنے کو نوجواں ہوں طفلِ ناداں میں بھی ہوں

تصویرِ درد

نہیں منت کشِ تابِ شنیدن داستاں میری — خموشی گفتگو ہے بے زبانی ہے زباں میری

یہ دستورِ زباں بندی ہے کیسا تیری محفل میں — یہاں تو بات کرنے کو ترستی ہے زباں میری

اُٹھائے کچھ وَرق لالے نے کچھ نرگس نے کچھ گُل نے — چمن میں ہر طرف بکھری ہوئی ہے داستاں میری

اُڑا لی قُمریوں نے طُوطیوں نے عندلیبوں نے — چمن والوں نے مل کر لُوٹ لی طرزِ فغاں میری

ٹپک اے شمع آنسو بن کے پروانے کی آنکھوں سے — سراپا درد ہوں حسرت بھری ہے داستاں میری

الٰہی! پھر مزا کیا ہے یہاں دنیا میں رہنے کا — حیاتِ جاوداں میری نہ مرگِ ناگہاں میری!

مرا رونا نہیں رونا ہے یہ سارے گلستاں کا — وہ گُل ہوں مَیں خزاں ہر گُل کی ہے گویا خزاں میری

"دریں حسرت سرا عمریست افسونِ جرس دارم

ز فیضِ دل تپیدن ہا خروشِ بے نفس دارم"

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ریاضِ دہر میں ناآشنائے بزمِ عشرت ہوں
خوشی روتی ہے جس کو، میں وہ محرومِ مسرت ہوں

مری بگڑی ہوئی تقدیر کو روتی ہے گویائی
میں حرفِ زیرِ لب، شرمندۂ گوشِ سماعت ہوں

پریشاں ہوں میں مشتِ خاک، لیکن کچھ نہیں کھلتا
سکندر ہوں کہ آئینہ ہوں یا گردِ کدورت ہوں

یہ سب کچھ ہے مگر ہستی مری مقصد ہے قدرت کا
سراپا نور ہو جس کی حقیقت، میں وہ ظلمت ہوں

خزینہ ہوں، چھپایا مجھ کو مشتِ خاکِ صحرا نے
کسی کو کیا خبر ہے میں کہاں ہوں کس کی دولت ہوں!

نظر میری نہیں ممنونِ سیرِ عرصۂ ہستی
میں وہ چھوٹی سی دنیا ہوں کہ آپ اپنی ولایت ہوں

نہ صہبا ہوں نہ ساقی ہوں نہ مستی ہوں نہ پیمانہ
میں اس میخانۂ ہستی میں ہر شے کی حقیقت ہوں

مجھے رازِ دو عالم دل کا آئینہ دکھاتا ہے
وہی کہتا ہوں جو کچھ سامنے آنکھوں کے آتا ہے

عطا ایسا بیاں مجھ کو ہوا رنگیں بیانوں میں
کہ بامِ عرش کے طائر ہیں میرے ہم زبانوں میں

اثر یہ بھی ہے اک میرے جنونِ فتنہ ساماں کا
مرا آئینۂ دل ہے قضا کے رازدانوں میں

رلاتا ہے ترا نظارہ اے ہندوستاں! مجھ کو
کہ عبرت خیز ہے تیرا فسانہ سب فسانوں میں

دیا رونا مجھے ایسا کہ سب کچھ دے دیا گویا
لکھا کلکِ ازل نے مجھ کو تیرے نوحہ خوانوں میں

نشانِ برگِ گل تک بھی نہ چھوڑ اس باغ میں گلچیں!
تری قسمت سے رزم آرائیاں ہیں باغبانوں میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھپا کر آستیں میں بجلیاں رکھی ہیں گردوں نے / عنادل باغ کے غافل نہ بیٹھیں آشیانوں میں
سُن اے غافل صدا میری، یہ ایسی چیز ہے جس کو / وظیفہ جان کر پڑھتے ہیں طائر بوستانوں میں
وطن کی فکر کر ناداں! مصیبت آنے والی ہے / تری بربادیوں کے مشورے ہیں آسمانوں میں
ذرا دیکھ اس کو جو کچھ ہو رہا ہے، ہونے والا ہے / دھرا کیا ہے بھلا عہدِ کہُن کی داستانوں میں
یہ خاموشی کہاں تک؟ لذتِ فریاد پیدا کر / زمیں پر تُو ہو اور تیری صدا ہو آسمانوں میں
نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے ہندوستاں والو! / تمھاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

یہی آئینِ قدرت ہے، یہی اسلوبِ فطرت ہے
جو ہے راہِ عمل میں گام زن، محبوبِ فطرت ہے

ہویدا آج اپنے زخمِ پنہاں کر کے چھوڑوں گا / لہُو رو کے محفل کو گُلستاں کر کے چھوڑوں گا
جلانا ہے مجھے ہر شمعِ دل کو سوزِ پنہاں سے / تری تاریک راتوں میں چراغاں کر کے چھوڑوں گا
مگر غنچوں کی صورت ہوں دلِ درد آشنا پیدا / چمن میں مُشتِ خاک اپنی پریشاں کر کے چھوڑوں گا
پرونا ایک ہی تسبیح میں ان بکھرے دانوں کو / جو مشکل ہے، تو اس مشکل کو آساں کر کے چھوڑوں گا
مجھے اے ہم نشیں رہنے دے شغلِ سینہ کاوی میں / کہ میں داغِ محبت کو نمایاں کر کے چھوڑوں گا
دکھا دوں گا جہاں کو جو مری آنکھوں نے دیکھا ہے / تجھے بھی صورتِ آئینہ حیراں کر کے چھوڑوں گا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو ہے پردوں میں پنہاں، چشمِ بینا دیکھ لیتی ہے
زمانے کی طبیعت کا تقاضا دیکھ لیتی ہے

کیا رفعت کی لذت سے نہ دل کو آشنا تو نے
گزاری عمر پستی میں مثالِ نقشِ پا تو نے

رہا دل بستۂ محفل، مگر اپنی نگاہوں کو
کیا بیرونِ محفل سے نہ حیرت آشنا تو نے

فدا کرتا رہا دل کو حسینوں کی اداؤں پر
مگر دیکھی نہ اس آئینے میں اپنی ادا تو نے

تعصب چھوڑ ناداں! دہر کے آئینہ خانے میں
یہ تصویریں ہیں تیری جن کو سمجھا ہے بُرا تو نے

سراپا نالۂ بیدادِ سوزِ زندگی ہو جا
سپند آسا گرہ میں باندھ رکھی ہے صدا تو نے

صفائے دل کو کیا آرائشِ رنگِ تعلق سے
کفِ آئینہ پر باندھی ہے او ناداں حنا تو نے

زمیں کیا، آسماں بھی تیری کج بینی پہ روتا ہے
غضب ہے سطرِ قرآں کو چلیپا کر دیا تو نے!

زباں سے گر کیا توحید کا دعویٰ تو کیا حاصل!
بنایا ہے بُتِ پندار کو اپنا خدا تو نے

کنوئیں میں تُو نے یوسف کو جو دیکھا بھی تو کیا دیکھا
ارے غافل! جو مطلق تھا مقید کر دیا تو نے

ہوس بالائے منبر ہے تجھے رنگیں بیانی کی
نصیحت بھی تری صورت ہے اک افسانہ خوانی کی

دکھا وہ حُسنِ عالم سوز اپنی چشمِ پُرنم کو
جو تڑپاتا ہے پروانے کو، رُلواتا ہے شبنم کو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نرا نظارہ ہی اے بوالہوس مقصد نہیں اس کا
بنایا ہے کسی نے کچھ سمجھ کر چشمِ آدم کو

اگر دیکھا بھی اُس نے سارے عالم کو تو کیا دیکھا
نظر آئی نہ کچھ اپنی حقیقت جام سے جم کو

شجر ہے فرقہ آرائی تعصب ہے ثمر اس کا
یہ وہ پھل ہے کہ جنت سے نکلواتا ہے آدم کو

نہ اُٹھا جذبۂ خورشید سے اک برگِ گُل تک بھی
یہ رفعت کی تمنا ہے کہ لے اُڑتی ہے شبنم کو

پھرا کرتے نہیں مجروحِ اُلفت فکرِ درماں میں
یہ زخمی آپ کر لیتے ہیں پیدا اپنے مرہم کو

محبت کے شرر سے دل سراپا نور ہوتا ہے
ذرا سے بیج سے پیدا ریاضِ طُور ہوتا ہے

دوا ہر دُکھ کی ہے مجروحِ تیغِ آرزو رہنا
علاجِ زخم ہے آزادِ احسانِ رفو رہنا

شرابِ بے خودی سے تا فلک پرواز ہے میری
شکستِ رنگ سے سیکھا ہے میں نے بن کے بُو رہنا

تھمے کیا دیدۂ گریاں وطن کی نوحہ خوانی میں
عبادت چشمِ شاعر کی ہے ہر دم باوضو رہنا

بنائیں کیا سمجھ کر شاخِ گُل پر آشیاں اپنا
چمن میں آہ! کیا رہنا جو ہو بے آبرو رہنا

جو تُو سمجھے تو آزادی ہے پوشیدہ محبت میں
غلامی ہے اسیرِ امتیازِ ما و تو رہنا

یہ استغنا ہے، پانی میں نگوں رکھتا ہے ساغر کو
تجھے بھی چاہیے مثلِ حبابِ آبجو رہنا

نہ رہ اپنوں سے بے پروا، اسی میں خیر ہے تیری
اگر منظور ہے دنیا میں او بیگانہ خو رہنا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شراب روح پرور ہے محبت نوع انساں کی
سکھایا اس نے مجھ کو مست بے جام و سبو رہنا

محبت ہی سے پائی ہے شفا بیمار قوموں نے
کیا ہے اپنے بخت خفتہ کو بیدار قوموں نے

بیابان محبت دشت غربت بھی وطن بھی ہے
یہ ویرانہ قفس بھی آشیانہ بھی چمن بھی ہے

محبت ہی وہ منزل ہے کہ منزل بھی ہے صحرا بھی
جرس بھی کارواں بھی راہبر بھی راہزن بھی ہے

مرض کہتے ہیں سب اس کو یہ ہے لیکن مرض ایسا
چھپا جس میں علاج گردش چرخ کہن بھی ہے

جلانا دل کا ہے گویا سراپا نور ہو جانا
یہ پروانہ جو سوزاں ہو تو شمع انجمن بھی ہے

وہی اک حسن ہے لیکن نظر آتا ہے ہر شے میں
یہ شیریں بھی ہے گویا بیستوں بھی، کوہکن بھی ہے

اجاڑا ہے تمیز ملت و آئیں نے قوموں کو
مرے اہل وطن کے دل میں کچھ فکر وطن بھی ہے؟

سکوت آموز طول داستان درد ہے ورنہ
زباں بھی ہے ہمارے منہ میں اور تاب سخن بھی ہے

"نمی گردید کوتہ رشتہ معنی رہا کردم
حکایت بود بے پایاں بخاموشی ادا کردم"

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نالۂ فراق

(آرنلڈ کی یاد میں)

جا بسا مغرب میں آخر اے مکاں تیرا مکیں
آہ! مشرق کی پسند آئی نہ اس کو سر زمیں

آ گیا آج اس صداقت کا مرے دل کو یقیں
ظلمتِ شب سے ضیائے روزِ فرقت کم نہیں

"تا ز آغوشِ وداعش داغِ حیرت چیدہ است
ہمچو شمعِ کشتہ در چشمم نگہ خوابیدہ است"

کشتۂ عزلت ہوں، آبادی میں گھبراتا ہوں میں
شہر سے سودا کی شدت میں نکل جاتا ہوں میں

یادِ ایامِ سلف سے دل کو تڑپاتا ہوں میں
بہرِ تسکیں تیری جانب دوڑتا آتا ہوں میں

آنکھ گو مانوس ہے تیرے در و دیوار سے
اجنبیت ہے مگر پیدا مری رفتار سے

ذرہ میرے دل کا خورشید آشنا ہونے کو تھا
آئنہ ٹوٹا ہوا عالم نما ہونے کو تھا

نخل میری آرزوؤں کا ہرا ہونے کو تھا
آہ! کیا جانے کوئی میں کیا سے کیا ہونے کو تھا

ابرِ رحمت دامن از گلزارِ من برچید و رفت
اندکے بر غنچہ ہائے آرزو بارید و رفت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو کہاں ہے اے کلیمِ ذروۂ سینائے علم
تھی تری موجِ نفس بادِ نشاط افزائے علم

اب کہاں وہ شوقِ رہ پیمائیِ صحرائے علم
تیرے دم سے تھا ہمارے سر میں بھی سودائے علم

"شورِ لیلیٰ کو کہ باز آرایشِ سودا کند
خاکِ مجنوں را غبارِ خاطرِ صحرا کند"

کھول دے گا دشتِ وحشت عقدۂ تقدیر کو
توڑ کر پہنچوں گا میں پنجاب کی زنجیر کو

دیکھتا ہے دیدۂ حیراں تری تصویر کو
کیا تسلی ہو مگر گرویدۂ تقریر کو

"تابِ گویائی نہیں رکھتا دہن تصویر کا
خامشی کہتے ہیں جس کو ہے سخن تصویر کا"

چاند

میرے ویرانے سے کوسوں دور ہے تیرا وطن
ہے مگر دریائے دل تیری کشش سے موجزن

قصد کس محفل کا ہے؟ آتا ہے کس محفل سے تو؟
زرد رو شاید ہوا رنجِ رہِ منزل سے تو

آفرینش میں سراپا نور تو ظلمت ہوں میں
اس سیہ روزی پہ لیکن تیرا ہم قسمت ہوں میں

آہ! میں جلتا ہوں سوزِ اشتیاقِ دید سے
تو سراپا سوز داغِ منتِ خورشید سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک حلقے پر اگر قائم تری رفتار ہے
میری گردش بھی مثالِ گردشِ پرکار ہے

زندگی کی رہ میں سرگرداں ہے تو، حیراں ہوں میں
تو فروزاں محفلِ ہستی میں ہے، سوزاں ہوں میں

میں رہِ منزل میں ہوں، تو بھی رہِ منزل میں ہے
تیری محفل میں جو خاموشی ہے، میرے دل میں ہے

تو طلب خو ہے تو میرا بھی یہی دستور ہے
چاندنی ہے نور تیرا، عشق میرا نور ہے

انجمن ہے ایک میری بھی جہاں رہتا ہوں میں
بزم میں اپنی اگر یکتا ہے تو، تنہا ہوں میں

مہر کا پرتو ترے حق میں ہے پیغامِ اجل
محو کر دیتا ہے مجھ کو جلوۂ حسنِ ازل

پھر بھی اے ماہِ مبیں! میں اور ہوں تو اور ہے
درد جس پہلو میں اٹھتا ہو، وہ پہلو اور ہے

گرچہ میں ظلمت سراپا ہوں، سراپا نور تو
سینکڑوں منزل ہے ذوقِ آگہی سے دور تو

جو مری ہستی کا مقصد ہے، مجھے معلوم ہے
یہ چمک وہ ہے، جبیں جس سے تری محروم ہے

بلالؓ

چمک اٹھا جو ستارہ ترے مقدّر کا
حبش سے تجھ کو اٹھا کر حجاز میں لایا

ہوئی اسی سے ترے غم کدے کی آبادی
تری غلامی کے صدقے ہزار آزادی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ آستاں نہ چھٹا تجھ سے ایک دم کے لیے　　کسی کے شوق میں تو نے مزے ستم کے لیے

جفا جو عشق میں ہوتی ہے وہ جفا ہی نہیں
ستم نہ ہو تو محبت میں کچھ مزا ہی نہیں

نظر تھی صورتِ سلماںؓ ادا شناس تری　　شرابِ دید سے بڑھتی تھی اور پیاس تری
تجھے نظارے کا مثلِ کلیم سودا تھا　　اویسؓ طاقتِ دیدار کو ترستا تھا
مدینہ تیری نگاہوں کا نور تھا گویا　　ترے لیے تو یہ صحرا ہی طور تھا گویا
تری نظر کو رہی دید میں بھی حسرتِ دید　　خنک دلے کہ تپید و دمے نیاسائید
گری وہ برق تری جانِ ناشکیبا پر　　کہ خندہ زن تری ظلمت تھی دستِ موسیٰ پر

تپش ز شعلہ گرفتند و بر دلِ تو زدند
چہ برقِ جلوہ بخاشاکِ حاصلِ تو زدند!

ادائے دید سراپا نیاز تھی تیری　　کسی کو دیکھتے رہنا نماز تھی تیری
اذاں ازل سے ترے عشق کا ترانہ بنی　　نماز اس کے نظارے کا اک بہانہ بنی

خوشا وہ وقت کہ یثرب مقام تھا اس کا
خوشا وہ دور کہ دیدارِ عام تھا اس کا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سرگزشتِ آدم

سُنے کوئی مری غربت کی داستاں مجھ سے
بُھلایا قصّۂ پیمانِ اوّلیں میں نے

لگی نہ میری طبیعت ریاضِ جنّت میں
پیا شعُور کا جب جامِ آتشیں میں نے

رہی حقیقتِ عالم کی جُستجو مجھ کو
دِکھایا اوجِ خیالِ فلک نشیں میں نے

مِلا مزاج تغیّر پسند کچھ ایسا
کِیا قرار نہ زیرِ فلک کہیں میں نے

نکالا کعبے سے پتّھر کی مورتوں کو کبھی
کبھی بُتوں کو بنایا حرم نشیں میں نے

کبھی میں ذوقِ تکلّم میں طُور پر پہنچا
چُھپایا نورِ ازل زیرِ آستیں میں نے

کبھی صلیب پہ اپنوں نے مجھ کو لٹکایا
کِیا فلک کو سفر، چھوڑ کر زمیں میں نے

کبھی میں غارِ حرا میں چُھپا رہا برسوں
دیا جہاں کو کبھی جامِ آخریں میں نے

سُنایا ہند میں آ کر سرودِ ربّانی
پسند کی کبھی یُوناں کی سرزمیں میں نے

دیارِ ہند نے جس دم مری صدا نہ سُنی
بسایا خطّۂ جاپان و مُلکِ چیں میں نے

بنایا ذرّوں کی ترکیب سے کبھی عالم
خلافِ معنیِ تعلیمِ اہلِ دیں میں نے

لہُو سے لال کیا سیکڑوں زمینوں کو
جہاں میں چھیڑ کے پیکارِ عقل و دیں میں نے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمجھ میں آئی حقیقت نہ جب ستاروں کی
اسی خیال میں راتیں گزار دیں میں نے
ڈرا سکیں نہ کلیسا کی مجھ کو تلواریں
سکھایا مسئلۂ گردشِ زمیں میں نے
کشش کا راز ہویدا کیا زمانے پر
لگا کے آئنۂ عقلِ دُوربیں میں نے
کیا اسیر شعاعوں کو، برقِ مضطر کو
بنا دی غیرتِ جنت یہ سرزمیں میں نے
مگر خبر نہ ملی آہ! رازِ ہستی کی
کیا خرد سے جہاں کو تہِ نگیں میں نے
ہُوئی جو چشمِ مظاہر پرست وا آخر
تو پایا خانۂ دل میں اُسے مکیں میں نے

ترانۂ ہندی

سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا
ہم بلبلیں ہیں اس کی، یہ گلستاں ہمارا
غربت میں ہوں اگر ہم، رہتا ہے دل وطن میں
سمجھو وہیں ہمیں بھی، دل ہو جہاں ہمارا
پربت وہ سب سے اونچا، ہمسایہ آسماں کا
وہ سنتری ہمارا، وہ پاسباں ہمارا
گودی میں کھیلتی ہیں اس کی ہزاروں ندیاں
گلشن ہے جن کے دم سے رشکِ جناں ہمارا
اے آبِ رودِ گنگا! وہ دن ہیں یاد تجھ کو؟
اُترا ترے کنارے جب کارواں ہمارا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا
ہندی ہیں ہم وطن ہے ہندوستاں ہمارا

یونان و مصر و روما سب مٹ گئے جہاں سے
اب تک مگر ہے باقی نام و نشاں ہمارا

کچھ بات ہے کہ ہستی مٹتی نہیں ہماری
صدیوں رہا ہے دشمن دورِ زماں ہمارا

اقبالؔ! کوئی محرم اپنا نہیں جہاں میں
معلوم کیا کسی کو دردِ نہاں ہمارا

جُگنو

جُگنو کی روشنی ہے کاشانۂ چمن میں
یا شمع جل رہی ہے پھولوں کی انجمن میں

آیا ہے آسماں سے اُڑ کر کوئی ستارہ
یا جان پڑ گئی ہے مہتاب کی کرن میں

یا شب کی سلطنت میں دن کا سفیر آیا
غربت میں آکے چمکا گمنام تھا وطن میں

تکمہ کوئی گرا ہے مہتاب کی قبا کا
ذرہ ہے یا نمایاں سورج کے پیرہن میں

حُسنِ قدیم کی یہ پوشیدہ اک جھلک تھی
لے آئی جس کو قدرت خلوت سے انجمن میں

چھوٹے سے چاند میں ہے ظلمت بھی روشنی بھی
نکلا کبھی گہن سے آیا کبھی گہن میں

پروانہ اک پتنگا جگنو بھی اک پتنگا
وہ روشنی کا طالب یہ روشنی سراپا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر چیز کو جہاں میں قدرت نے دلبری دی — پروانے کو تپش دی جگنو کو روشنی دی
رنگیں نوا بنایا مرغانِ بے زباں کو — گل کو زباں دے کر تعلیمِ خامشی دی
نظارۂ شفق کی خوبی زوال میں تھی — چمکا کے اس پری کو تھوڑی سی زندگی دی
رنگیں کیا سحر کو بانکی دُلھن کی صورت — پہنا کے لال جوڑا شبنم کی آرسی دی
سایہ دیا شجر کو، پرواز دی ہوا کو — پانی کو دی روانی، موجوں کو بے کلی دی

یہ امتیاز لیکن اک بات ہے ہماری
جگنو کا دن وہی ہے جو رات ہے ہماری

حُسنِ ازل کی پیدا ہر چیز میں جھلک ہے — انساں میں وہ سخن ہے غنچے میں وہ چٹک ہے
یہ چاند آسماں کا شاعر کا دل ہے گویا — واں چاندنی ہے جو کچھ، یاں درد کی کسک ہے
اندازِ گفتگو نے دھوکے دیے ہیں ورنہ — نغمہ ہے بوئے بلبل، بُو پھول کی چہک ہے
کثرت میں ہو گیا ہے وحدت کا راز مخفی — جگنو میں جو چمک ہے، وہ پھول میں مہک ہے

یہ اختلاف پھر کیوں ہنگاموں کا محل ہو
ہر شے میں جبکہ پنہاں خاموشیِ ازل ہو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صبح کا ستارہ

لطفِ ہمسایگیِ شمس و قمر کو چھوڑوں
اور اس خدمتِ پیغامِ سحر کو چھوڑوں

میرے حق میں تو نہیں تاروں کی بستی اچھی
اس بلندی سے زمیں والوں کی پستی اچھی

آسماں کیا، عدم آباد وطن ہے میرا
صبح کا دامنِ صد چاک کفن ہے میرا

میری قسمت میں ہے ہر روز کا مرنا جینا
ساقیِ موت کے ہاتھوں سے صبوحی پینا

نہ یہ خدمت، نہ یہ عزت، نہ یہ رفعت اچھی
اس گھڑی بھر کے چمکنے سے تو ظلمت اچھی

میری قدرت میں جو ہوتا تو نہ اختر بنتا
قعرِ دریا میں چمکتا ہوا گوہر بنتا

واں بھی موجوں کی کشاکش سے جو دل گھبراتا
چھوڑ کر بحر کہیں زیبِ گلو ہو جاتا

ہے چمکنے میں مزا حسن کا زیور بن کر
زینتِ تاجِ سرِ بانوئے قیصر بن کر

ایک پتھر کے جو ٹکڑے کا نصیبا جاگا
خاتمِ دستِ سلیماں کا نگیں بن کے رہا

ایسی چیزوں کا مگر دہر میں ہے کام شکست
ہے گہر ہائے گراں مایہ کا انجام شکست

زندگی وہ ہے کہ جو ہو نہ شناسائے اجل
کیا وہ جینا ہے کہ ہو جس میں تقاضائے اجل

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے یہ انجام اگر زینتِ عالم ہو کر
کیوں نہ گر جاؤں کسی پھول پہ شبنم ہو کر!

کسی پیشانی کے افشاں کے ستاروں میں نہیں — کسی مظلوم کی آہوں کے شراروں میں نہیں
اشک بن کر سرِ مژگاں سے اٹک جاؤں میں — کیوں نہ اُس بیوی کی آنکھوں سے ٹپک جاؤں میں
ق
جس کا شوہر ہو رواں ہو کے زرہ میں مستور — سُوئے میدانِ وغا، حُبِّ وطن سے مجبور
یاس و اُمید کا نظّارہ جو دِکھلاتی ہو — جس کی خاموشی سے تقریر بھی شرماتی ہو
جس کو شوہر کی رضا تابِ شکیبائی دے — اور نگاہوں کو حیا طاقتِ گویائی دے
زرد، رُخصت کی گھڑی، عارضِ گلگوں ہو جائے — کششِ حُسن غمِ ہجر سے افزوں ہو جائے
لاکھ وہ ضبط کرے پر میں ٹپک ہی جاؤں — ساغرِ دیدۂ پُرنم سے چھلک ہی جاؤں

خاک میں مل کے حیاتِ ابدی پا جاؤں
عشق کا سوز زمانے کو دکھاتا جاؤں

ہندوستانی بچّوں کا قومی گیت

چشتیؒ نے جس زمیں میں پیغامِ حق سُنایا — نانک نے جس چمن میں وحدت کا گیت گایا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاتاریوں نے جس کو اپنا وطن بنایا — جس نے حجازیوں سے دشتِ عرب چھڑایا

میرا وطن وہی ہے میرا وطن وہی ہے

یُونانیوں کو جس نے حیران کر دیا تھا — سارے جہاں کو جس نے علم و ہُنر دیا تھا

مٹی کو جس کی حق نے زر کا اثر دیا تھا — تُرکوں کا جس نے دامن ہیروں سے بھر دیا تھا

میرا وطن وہی ہے میرا وطن وہی ہے

ٹُوٹے تھے جو ستارے فارس کے آسماں سے — پھر تاب دے کے جس نے چمکائے کہکشاں سے

وحدت کی لے سُنی تھی دنیا نے جس مکاں سے — میرِعربؐ کو آئی ٹھنڈی ہوا جہاں سے

میرا وطن وہی ہے میرا وطن وہی ہے

بندے کلیم جس کے، پربت جہاں کے سینا — نوحِ نبیؑ کا آکر ٹھہرا جہاں سفینا

رفعت ہے جس زمیں کی بامِ فلک کا زینا — جنّت کی زندگی ہے جس کی فضا میں جینا

میرا وطن وہی ہے میرا وطن وہی ہے

نیا شوالا

سچ کہہ دوں اے برہمن! گر تو بُرا نہ مانے — تیرے صنم کدوں کے بُت ہو گئے پُرانے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنوں سے بیر رکھنا تو نے بتوں سے سیکھا
جنگ و جدل سکھایا واعظ کو بھی خدا نے

تنگ آ کے میں نے آخر دیر و حرم کو چھوڑا
واعظ کا وعظ چھوڑا چھوڑے ترے فسانے

پتھر کی مورتوں میں سمجھا ہے تو خدا ہے
خاکِ وطن کا مجھ کو ہر ذرہ دیوتا ہے

آ غیریت کے پردے اک بار پھر اٹھا دیں
بچھڑوں کو پھر ملا دیں نقشِ دوئی مٹا دیں

سونی پڑی ہوئی ہے مدت سے دل کی بستی
آ اک نیا شوالا اس دیس میں بنا دیں

دنیا کے تیرتھوں سے اونچا ہو اپنا تیرتھ
دامانِ آسماں سے اس کا کلس ملا دیں

ہر صبح اٹھ کے گائیں منتر وہ میٹھے میٹھے
سارے پجاریوں کو مے پیت کی پلا دیں

شکتی بھی شانتی بھی بھگتوں کے گیت میں ہے
دھرتی کے باسیوں کی مکتی پریت میں ہے

داغ

عظمتِ غالب ہے اک مدت سے پیوندِ زمیں
مہدیِ مجروح ہے شہرِ خموشاں کا مکیں

توڑ ڈالی موت نے غربت میں مینائے امیر
چشمِ محفل میں ہے اب تک کیفِ صہبائے امیر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آج لیکن ہمنوا! سارا چمن ماتم میں ہے
شمعِ روشن بُجھ گئی بزمِ سخن ماتم میں ہے

بلبلِ دلّی نے باندھا اس چمن میں آشیاں
ہم نوا ہیں سب عنادِل باغِ ہستی کے جہاں

چل بسا داغؔ آہ! میّت اس کی زیبِ دوش ہے
آخری شاعر جہان آباد کا خاموش ہے

اب کہاں وہ بانکپن، وہ شوخیِ طرزِ بیاں
آگ تھی کافورِ پیری میں جوانی کی نہاں

تھی زبانِ داغؔ پر جو آرزو ہر دل میں ہے
لیلیِ معنی وہاں بے پردہ، یاں محمل میں ہے

اب صبا سے کون پوچھے گا سکوتِ گُل کا راز
کون سمجھے گا چمن میں نالۂ بلبل کا راز

تھی حقیقت سے نہ غفلت فکر کی پرواز میں
آنکھ طائر کی نشیمن پر رہی پرواز میں

اور دکھلائیں گے مضموں کی ہمیں باریکیاں
اپنے فکرِ نکتہ آرا کی فلک پیمائیاں

تلخیِ دوراں کے نقشے کھینچ کر رُلوائیں گے
یا تخیّل کی نئی دنیا ہمیں دکھلائیں گے

اس چمن میں ہوں گے پیدا بلبلِ شیراز بھی
سیکڑوں ساحر بھی ہوں گے صاحبِ اعجاز بھی

اُٹھیں گے آزر ہزاروں شعر کے بُت خانے سے
مے پلائیں گے نئے ساقی نئے پیمانے سے

لکھی جائیں گی کتابِ دل کی تفسیریں بہت
ہوں گی اے خوابِ جوانی! تیری تعبیریں بہت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو بہو کھینچے گا لیکن عشق کی تصویر کون؟
اُٹھ گیا ناوک فگن، مارے گا دل پر تیر کون؟

اشک کے دانے زمینِ شعر میں بوتا ہوں میں
تُو بھی رو اے خاکِ دِلّی! داغ کو روتا ہوں میں

اے جہان آباد، اے سرمایۂ بزمِ سخن!
ہو گیا پھر آج پامالِ خزاں تیرا چمن

وہ گُلِ رنگیں ترا رخصت مثالِ بُو ہوا
آہ! خالی داغ سے کاشانۂ اُردو ہوا

تھی نہ شاید کچھ کشش ایسی وطن کی خاک میں
وہ مہِ کامل ہوا پنہاں دکن کی خاک میں

اُٹھ گئے ساقی جو تھے، مے خانہ خالی رہ گیا
یادگارِ بزمِ دہلی ایک حالی رہ گیا

آرزو کو خون رُلواتی ہے بیدادِ اجل
مارتا ہے تیر تاریکی میں صیادِ اجل

کھُل نہیں سکتی شکایت کے لیے لیکن زباں
ہے خزاں کا رنگ بھی وجہِ قیامِ گلستاں

ایک ہی قانونِ عالم گیر کے ہیں سب اثر
بُوئے گل کا باغ سے، گُلچیں کا دنیا سے سفر

ابر

اُٹھی پھر آج وہ پُورب سے کالی کالی گھٹا
سیاہ پوش ہُوا پھر پہاڑ سرمن کا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہاں ہوا جو رخِ مہر زیرِ دامنِ ابر — ہوائے سرد بھی آئی سوارِ توسنِ ابر
گرج کا شور نہیں ہے، خموش ہے یہ گھٹا — عجیب مے کدۂ بے خروش ہے یہ گھٹا
چمن میں حکمِ نشاطِ مدام لائی ہے — قبائے گل میں گہر ٹانکنے کو آئی ہے
جو پھول مہر کی گرمی سے سو چلے تھے، اٹھے — زمیں کی گود میں جو پڑ کے سو رہے تھے، اٹھے
ہوا کے زور سے ابھرا، بڑھا، اڑا بادل — اٹھی وہ اور گھٹا، لو! برس پڑا بادل

عجیب خیمہ ہے کہسار کے نہالوں کا
یہیں قیام ہو وادی میں پھرنے والوں کا

ایک پرندہ اور جگنو

سرِ شام ایک مرغِ نغمہ پیرا — کسی ٹہنی پہ بیٹھا گا رہا تھا
چمکتی چیز اک دیکھی زمیں پر — اڑا طائر اسے جگنو سمجھ کر
کہا جگنو نے او مرغِ نوا ریز! — نہ کر بے کس پہ منقارِ ہوس تیز
تجھے جس نے چہک، گل کو مہک دی — اسی اللہ نے مجھ کو چمک دی
لباسِ نور میں مستور ہوں میں — پتنگوں کے جہاں کا طور ہوں میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چمک تیری بہشتِ گوش اگر ہے — چمک میری بھی فردوسِ نظر ہے
پروں کو میرے قدرت نے ضیا دی — تجھے اس نے صدائے دل ربا دی
تری منقار کو گانا سکھایا — مجھے گلزار کی مشعل بنایا
چمک بخشی مجھے، آواز تجھ کو — دیا ہے سوز مجھ کو، ساز تجھ کو
مخالف ساز کا ہوتا نہیں سوز — جہاں میں ساز کا ہے ہم نشیں سوز
قیامِ بزمِ ہستی ہے انھی سے — ظہورِ اوج و پستی ہے انھی سے

ہم آہنگی سے ہے محفل جہاں کی
اسی سے ہے بہار اس بوستاں کی

بچّہ اور شمع

کیسی حیرانی ہے یہ اے طفلکِ پروانہ خو! — شمع کے شعلوں کو گھڑیوں دیکھتا رہتا ہے تو
یہ مری آغوش میں بیٹھے ہوئے جنبش ہے کیا — روشنی سے کیا بغل گیری ہے تیرا مدعا؟

اس نظارے سے ترا ننھا سا دل حیران ہے
یہ کسی دیکھی ہوئی شے کی مگر پہچان ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شمع اک شعلہ ہے لیکن تو سراپا نور ہے   آہ! اس محفل میں یہ عریاں ہے تو مستور ہے

دستِ قدرت نے اسے کیا جانے کیوں عریاں کیا!   تجھ کو خاکِ تیرہ کے فانوس میں پنہاں کیا

نور تیرا چھپ گیا زیرِ نقابِ آگہی   ہے غبارِ دیدۂ بینا حجابِ آگہی

زندگانی جس کو کہتے ہیں فراموشی ہے یہ
خواب ہے، غفلت ہے، سرمستی ہے، بے ہوشی ہے یہ

محفلِ قدرت ہے اک دریائے بے پایانِ حسن   آنکھ اگر دیکھے تو ہر قطرے میں ہے طوفانِ حسن

حسن، کوہستاں کی ہیبت ناک خاموشی میں ہے   مہر کی ضو گستری، شب کی سیہ پوشی میں ہے

آسمانِ صبح کی آئینہ پوشی میں ہے یہ   شام کی ظلمت، شفق کی گل فروشی میں ہے یہ

عظمتِ دیرینہ کے مٹتے ہوئے آثار میں   طفلکِ ناآشنا کی کوششِ گفتار میں

ساکنانِ صحنِ گلشن کی ہم آوازی میں ہے   ننھے ننھے طائروں کی آشیاں سازی میں ہے

چشمۂ کہسار میں، دریا کی آزادی میں حسن   شہر میں، صحرا میں، ویرانے میں، آبادی میں حسن

روح کو لیکن کسی گم گشتہ شے کی ہے ہوس   ورنہ اس صحرا میں کیوں نالاں ہے یہ مثلِ جرس!

حسن کے اس عام جلوے میں بھی یہ بے تاب ہے
زندگی اس کی مثالِ ماہیِ بے آب ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کنارِ راوی

سکوتِ شام میں محوِ سرود ہے راوی — نہ پوچھ مجھ سے جو ہے کیفیت مرے دل کی
پیام سجدے کا یہ زیر و بم ہوا مجھ کو — جہاں تمام سوادِ حرم ہوا مجھ کو
سرِ کنارۂ آبِ رواں کھڑا ہوں میں — خبر نہیں مجھے لیکن کہاں کھڑا ہوں میں
شرابِ سرخ سے رنگیں ہوا ہے دامنِ شام — لیے ہے پیرِ فلک دستِ رعشہ دار میں جام
عدم کو قافلۂ روز تیز گام چلا — شفق نہیں ہے یہ سورج کے پھول ہیں گویا
کھڑے ہیں دور وہ عظمت فزائے تنہائی — منارِ خواب گہِ شہسوارِ چغتائی
فسانۂ ستمِ انقلاب ہے یہ محل — کوئی زمانِ سلف کی کتاب ہے یہ محل
مقام کیا ہے سرودِ خموش ہے گویا — شجر یہ انجمنِ بے خروش ہے گویا
رواں ہے سینۂ دریا پہ اک سفینۂ تیز — ہوا ہے موج سے ملاح جس کا گرمِ ستیز
سبک روی میں ہے مثلِ نگاہ یہ کشتی — نکل کے حلقۂ حدِ نظر سے دور گئی
جہازِ زندگیِ آدمی رواں ہے یونہی — ابد کے بحر میں پیدا یونہی نہاں ہے یونہی

شکست سے یہ کبھی آشنا نہیں ہوتا
نظر سے چھپتا ہے لیکن فنا نہیں ہوتا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

التجائے مسافر

(بہ درگاہِ حضرت محبوبِ الٰہیؒ دہلی)

فرشتے پڑھتے ہیں جس کو وہ نام ہے تیرا
بڑی جناب تری، فیض عام ہے تیرا

ستارے عشق کے تیری کشش سے ہیں قائم
نظام مہر کی صورت نظام ہے تیرا

تری لحد کی زیارت ہے زندگی دل کی
مسیح و خضر سے اونچا مقام ہے تیرا

نہاں ہے تیری محبت میں رنگِ محبوبی
بڑی ہے شان، بڑا احترام ہے تیرا

اگر سیاہ دلم، داغِ لالہ زارِ تو ام
وگر کشادہ جبینم، گلِ بہارِ تو ام

چمن کو چھوڑ کے نکلا ہوں مثلِ نکہتِ گل
ہوا ہے صبر کا منظور امتحاں مجھ کو

چلی ہے لے کے وطن کے نگار خانے سے
شرابِ علم کی لذت کشاں کشاں مجھ کو

نظر ہے ابرِ کرم پر، درختِ صحرا ہوں
کیا خدا نے نہ محتاجِ باغباں مجھ کو

فلک نشیں صفتِ مہر ہوں زمانے میں
تری دعا سے عطا ہو وہ نردباں مجھ کو

مقام ہم سفروں سے ہو اس قدر آگے
کہ سمجھے منزلِ مقصود کارواں مجھ کو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مری زبانِ قلم سے کسی کا دل نہ دکھے
کسی سے شکوہ نہ ہو زیرِ آسماں مجھ کو

دلوں کو چاک کرے مثلِ شانہ جس کا اثر
تری جناب سے ایسی ملے فغاں مجھ کو

بنایا تھا جسے چن چن کے خار و خس میں نے
چمن میں پھر نظر آئے وہ آشیاں مجھ کو

پھر آ رکھوں قدمِ مادر و پدر پہ جبیں
کیا جنھوں نے محبت کا رازداں مجھ کو

وہ شمعِ بارگہِ خاندانِ مرتضوی
رہے گا مثلِ حرم جس کا آستاں مجھ کو

نفس سے جس کے کھلی میری آرزو کی کلی
بنایا جس کی مروت نے نکتہ داں مجھ کو

دعا یہ کر کہ خداوندِ آسمان و زمیں
کرے پھر اس کی زیارت سے شادماں مجھ کو

وہ میرا یوسفِ ثانی، وہ شمعِ محفلِ عشق
ہوئی ہے جس کی اخوت قرارِ جاں مجھ کو

جلا کے جس کی محبت نے دفترِ من و تو
ہوائے عیش میں پالا، کیا جواں مجھ کو

ریاضِ دہر میں مانندِ گل رہے خنداں
کہ ہے عزیز تر از جاں وہ جانِ جاں مجھ کو

شگفتہ ہو کے کلی دل کی پھول ہو جائے!
یہ التجائے مسافر قبول ہو جائے!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غزلیات

گلزارِ ہست و بود نہ بیگانہ وار دیکھ
ہے دیکھنے کی چیز اسے بار بار دیکھ

آیا ہے تو جہاں میں مثالِ شرار دیکھ
دم دے نہ جائے ہستیِ ناپائدار دیکھ

مانا کہ تیری دید کے قابل نہیں ہوں میں
تو میرا شوق دیکھ مرا انتظار دیکھ

کھولی ہیں ذوقِ دید نے آنکھیں تری اگر
ہر رہ گزر میں نقشِ کفِ پائے یار دیکھ

نہ آتے ہمیں اس میں تکرار کیا تھی
مگر وعدہ کرتے ہوئے عار کیا تھی

تمھارے پیامی نے سب راز کھولا
خطا اس میں بندے کی سرکار کیا تھی

بھری بزم میں اپنے عاشق کو تاڑا
تری آنکھ مستی میں ہشیار کیا تھی!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تامل تو تھا اُن کو آنے میں قاصد　　مگر یہ بتا طرزِ انکار کیا تھی
کھنچے خود بخود جانبِ طور موسیٰ　　کشش تیری اے شوقِ دیدار کیا تھی!

کہیں ذکر رہتا ہے اقبال تیرا
فسوں تھا کوئی تیری گُفتار کیا تھی

عجب واعظ کی دینداری ہے یا ربّ　　عداوت ہے اسے سارے جہاں سے
کوئی اب تک نہ یہ سمجھا کہ انساں　　کہاں جاتا ہے آتا ہے کہاں سے
وہیں سے رات کو ظلمت ملی ہے　　چمک تارے نے پائی ہے جہاں سے
ہم اپنی دردمندی کا فسانہ　　سُنا کرتے ہیں اپنے رازداں سے

بڑی باریک ہیں واعظ کی چالیں
لرز جاتا ہے آوازِ اذاں سے

لاؤں وہ تنکے کہیں سے آشیانے کے لیے　　بجلیاں بے تاب ہوں جن کو جلانے کے لیے
وائے ناکامی فلک نے تاک کر توڑا اُسے　　میں نے جس ڈالی کو تاڑا آشیانے کے لیے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنکھ مل جاتی ہے ہفتاد و دو ملت سے تری
ایک پیمانہ ترا سارے زمانے کے لیے

دل میں کوئی اس طرح کی آرزو پیدا کروں
لوٹ جائے آسماں میرے مٹانے کے لیے

جمع کر خرمن تو پہلے دانہ دانہ چن کے تو
آ ہی نکلے گی کوئی بجلی جلانے کے لیے

پاس تھا ناکامیِ صیاد کا اے ہم صفیر
ورنہ میں اور اُڑ کے آتا ایک دانے کے لیے!

اس چمن میں مرغِ دل گائے نہ آزادی کا گیت
آہ! یہ گلشن نہیں ایسے ترانے کے لیے

کیا کہوں اپنے چمن سے مَیں جُدا کیونکر ہوا
اور اسیرِ حلقۂ دامِ ہوا کیونکر ہوا

جائے حیرت ہے بُرا سارے زمانے کا ہوں میں
مجھ کو یہ خلعت شرافت کا عطا کیونکر ہوا

کچھ دکھانے دیکھنے کا تھا تقاضا طُور پر
کیا خبر ہے تجھ کو اے دل فیصلا کیونکر ہوا

ہے طلب بے مدعا ہونے کی بھی اک مدعا
مرغِ دل دامِ تمنّا سے رہا کیونکر ہوا

دیکھنے والے یہاں بھی دیکھ لیتے ہیں تجھے
پھر یہ وعدہ حشر کا صبر آزما کیونکر ہوا

حُسنِ کامل ہی نہ ہو اس بے حجابی کا سبب
وہ جو تھا پردوں میں پنہاں خود نما کیونکر ہوا

موت کا نسخہ ابھی باقی ہے اے دردِ فراق!
چارہ گر دیوانہ ہے مَیں لا دوا کیونکر ہوا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو نے دیکھا ہے کبھی اے دیدۂ عبرت کہ گل
ہو کے پیدا خاک سے رنگیں قبا کیونکر ہوا

پرسشِ اعمال سے مقصد تھا رسوائی مری
ورنہ ظاہر تھا سبھی کچھ، کیا ہوا کیونکر ہوا

میرے مٹنے کا تماشا دیکھنے کی چیز تھی
کیا بتاؤں اُن کا میرا سامنا کیونکر ہوا

انوکھی وضع ہے، سارے زمانے سے نرالے ہیں
یہ عاشق کون سی بستی کے یارب رہنے والے ہیں

علاجِ درد میں بھی درد کی لذت پہ مرتا ہوں
جو تھے چھالوں میں کانٹے نوکِ سوزن سے نکالے ہیں

پھلا پھولا رہے یارب! چمن میری امیدوں کا
جگر کا خون دے دے کر یہ بوٹے میں نے پالے ہیں

رُلاتی ہے مجھے راتوں کو خاموشی ستاروں کی
نرالا عشق ہے میرا، نرالے میرے نالے ہیں

نہ پوچھو مجھ سے لذت خانماں برباد رہنے کی
نشیمن سیکڑوں میں نے بنا کر پھونک ڈالے ہیں

نہیں بیگانگی اچھی رفیقِ راہِ منزل سے
ٹھہر جا اے شرر، ہم بھی تو آخر مٹنے والے ہیں

اُمیدِ حور نے سب کچھ سکھا رکھا ہے واعظ کو
یہ حضرت دیکھنے میں سیدھے سادے بھولے بھالے ہیں

مرے اشعار اے اقبال! کیوں پیارے نہ ہوں مجھ کو
مرے ٹوٹے ہوئے دل کے یہ درد انگیز نالے ہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظاہر کی آنکھ سے نہ تماشا کرے کوئی
ہو دیکھنا تو دیدۂ دل وا کرے کوئی

منصور کو ہوا لبِ گویا پیامِ موت
اب کیا کسی کے عشق کا دعویٰ کرے کوئی

ہو دید کا جو شوق تو آنکھوں کو بند کر
ہے دیکھنا یہی کہ نہ دیکھا کرے کوئی

میں انتہائے عشق ہوں، تو انتہائے حُسن
دیکھے مجھے کہ تجھ کو تماشا کرے کوئی

عذر آفرینِ جرمِ محبت ہے حُسنِ دوست
محشر میں عذرِ تازہ نہ پیدا کرے کوئی

چھُپتی نہیں ہے یہ نگہِ شوق ہم نشیں!
پھر اور کس طرح اُنھیں دیکھا کرے کوئی

اَڑ بیٹھے کیا سمجھ کے بھلا طُور پر کلیم
طاقت ہو دید کی تو تقاضا کرے کوئی

نظّارے کو یہ جُنبشِ مژگاں بھی بار ہے
نرگس کی آنکھ سے تجھے دیکھا کرے کوئی

کھُل جائیں، کیا مزے ہیں تمنّائے شوق میں
دو چار دن جو میری تمنّا کرے کوئی

کہوں کیا آرزوئے بے دلی مجھ کو کہاں تک ہے
مرے بازار کی رونق ہی سودائے زیاں تک ہے

وہ مے کش ہوں فروغِ مے سے خود گُلزار بن جاؤں
ہوائے گُل فراقِ ساقیِ نامہرباں تک ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چمن افروز ہے صیّاد میری خوش نوائی تک	رہی بجلی کی بے تابی، سو میرے آشیاں تک ہے
وہ مشتِ خاک ہوں، فیضِ پریشانی سے صحرا ہوں	نہ پوچھو میری وسعت کی، زمیں سے آسماں تک ہے
جرَس ہوں، نالہ خوابیدہ ہے میرے ہر رگ و پے میں	یہ خاموشی مری وقتِ رحیلِ کارواں تک ہے
سکونِ دل سے سامانِ کشودِ کار پیدا کر	کہ عقدہ خاطرِ گرداب کا آبِ رواں تک ہے
چمن زارِ محبت میں خموشی موت ہے بلبل!	یہاں کی زندگی پابندیِ رسمِ فغاں تک ہے
جوانی ہے تو ذوقِ دید بھی، لطفِ تمنّا بھی	ہمارے گھر کی آبادی قیامِ میہماں تک ہے

زمانے بھر میں رسوا ہوں، مگر اے وائے نادانی!
سمجھتا ہوں کہ میرا عشق میرے رازداں تک ہے

جنھیں میں ڈھونڈتا تھا آسمانوں میں زمینوں میں	وہ نکلے میرے ظلمت خانۂ دل کے مکینوں میں
حقیقت اپنی آنکھوں پر نمایاں جب ہوئی اپنی	مکاں نکلا ہمارے خانۂ دل کے مکینوں میں
اگر کچھ آشنا ہوتا مذاقِ جبہہ سائی سے	تو سنگِ آستانِ کعبہ جا ملتا جبینوں میں
کبھی اپنا بھی نظّارہ کیا ہے تو نے اے مجنوں	کہ لیلیٰ کی طرح تو خود بھی ہے محمل نشینوں میں
مہینے وصل کے گھڑیوں کی صورت اُڑتے جاتے ہیں	مگر گھڑیاں جدائی کی گزرتی ہیں مہینوں میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھے روکے گا تو اے ناخدا کیا غرق ہونے سے / کہ جن کو ڈوبنا ہو ڈوب جاتے ہیں سفینوں میں

چھپایا حسن کو اپنے کلیم اللہ سے جس نے / وہی ناز آفریں ہے جلوہ پیرا نازنینوں میں

جلا سکتی ہے شمعِ کشتہ کو موجِ نفس ان کی / الٰہی کیا چھپا ہوتا ہے اہلِ دل کے سینوں میں

تمنا دردِ دل کی ہو تو کر خدمت فقیروں کی / نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزینوں میں

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی ارادت ہو تو دیکھ ان کو / یدِ بیضا لیے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

ترستی ہے نگاہِ نارسا جس کے نظارے کو / وہ رونق انجمن کی ہے انھی خلوت گزینوں میں

کسی ایسے شرر سے پھونک اپنے خرمنِ دل کو / کہ خورشیدِ قیامت بھی ہو تیرے خوشہ چینوں میں

محبت کے لیے دل ڈھونڈ کوئی ٹوٹنے والا / یہ وہ مے ہے جسے رکھتے ہیں نازک آبگینوں میں

سراپا حسن بن جاتا ہے جس کے حسن کا عاشق / بھلا اے دل حسیں ایسا بھی ہے کوئی حسینوں میں

پھڑک اٹھا کوئی تیری ادائے ما عرفنا پر / ترا رتبہ رہا بڑھ چڑھ کے سب ناز آفرینوں میں

نمایاں ہو کے دکھلا دے کبھی ان کو جمال اپنا / بہت مدت سے چرچے ہیں ترے باریک بینوں میں

خموش اے دل! بھری محفل میں چلانا نہیں اچھا / ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں

برا سمجھوں انھیں مجھ سے تو ایسا ہو نہیں سکتا / کہ میں خود بھی تو ہوں اقبال اپنے نکتہ چینوں میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترے عشق کی انتہا چاہتا ہوں
مری سادگی دیکھ کیا چاہتا ہوں

ستم ہو کہ ہو وعدۂ بے حجابی
کوئی بات صبر آزما چاہتا ہوں

یہ جنّت مبارک رہے زاہدوں کو
کہ میں آپ کا سامنا چاہتا ہوں

ذرا سا تو دل ہوں مگر شوخ اتنا
وہی لن ترانی سُنا چاہتا ہوں

کوئی دم کا مہماں ہوں اے اہلِ محفل
چراغِ سحر ہوں بُجھا چاہتا ہوں

بھری بزم میں راز کی بات کہہ دی
بڑا بے ادب ہوں، سزا چاہتا ہوں

کُشادہ دستِ کرم جب وہ بے نیاز کرے
نیاز مند نہ کیوں عاجزی پہ ناز کرے

بِٹھا کے عرش پہ رکھا ہے تو نے اے واعظ!
خدا وہ کیا ہے جو بندوں سے احتراز کرے

مری نگاہ میں وہ رند ہی نہیں ساقی
جو ہوشیاری و مستی میں امتیاز کرے

مدام گوش بہ دل رہ، یہ ساز ہے ایسا
جو ہو شکستہ تو پیدا نوائے راز کرے

کوئی یہ پُوچھے کہ واعظ کا کیا بگڑتا ہے
جو بے عمل پہ بھی رحمت وہ بے نیاز کرے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سخن میں سوز، الٰہی کہاں سے آتا ہے یہ چیز وہ ہے کہ پتھر کو بھی گداز کرے

تمیزِ لالہ و گل سے ہے نالۂ بلبل جہاں میں وا نہ کوئی چشمِ امتیاز کرے

غرورِ زہد نے سکھلا دیا ہے واعظ کو کہ بندگانِ خدا پر زباں دراز کرے

ہوا ہو ایسی کہ ہندوستاں سے اے اقبال
اُڑا کے مجھ کو غبارِ رہِ حجاز کرے

سختیاں کرتا ہوں دل پر غیر سے غافل ہوں میں ہائے کیا اچھی کہی ظالم ہوں میں جاہل ہوں میں

میں جبھی تک تھا کہ تیری جلوہ پیرائی نہ تھی جو نمودِ حق سے مٹ جاتا ہے وہ باطل ہوں میں

علم کے دریا سے نکلے غوطہ زن گوہر بدست وائے محرومی! خزف چینِ لبِ ساحل ہوں میں

ہے مری ذلت ہی کچھ میری شرافت کی دلیل جس کی غفلت کو ملک روتے ہیں وہ غافل ہوں میں

بزمِ ہستی! اپنی آرائش پہ تُو نازاں نہ ہو تُو تو اک تصویر ہے محفل کی اور محفل ہوں میں

ڈھونڈتا پھرتا ہوں اے اقبال اپنے آپ کو
آپ ہی گویا مسافر، آپ ہی منزل ہوں میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجنوں نے شہر چھوڑا تو صحرا بھی چھوڑ دے
نظّارے کی ہوس ہو تو لیلیٰ بھی چھوڑ دے

واعظ! کمالِ ترک سے ملتی ہے یاں مراد
دنیا جو چھوڑ دی ہے تو عقبیٰ بھی چھوڑ دے

تقلید کی روش سے تو بہتر ہے خودکشی
رستہ بھی ڈھونڈ، خضر کا سودا بھی چھوڑ دے

مانندِ خامہ تیری زباں پر ہے حرفِ غیر
بیگانہ شے پہ نازشِ بے جا بھی چھوڑ دے

لطفِ کلام کیا جو نہ ہو دل میں دردِ عشق
بسمل نہیں ہے تو تو تڑپنا بھی چھوڑ دے

شبنم کی طرح پھولوں پہ رو، اور چمن سے چل
اس باغ میں قیام کا سودا بھی چھوڑ دے

ہے عاشقی میں رسم الگ سب سے بیٹھنا
بُت خانہ بھی، حرم بھی، کلیسا بھی چھوڑ دے

سوداگری نہیں، یہ عبادت خدا کی ہے
اے بے خبر! جزا کی تمنّا بھی چھوڑ دے

اچھا ہے دل کے ساتھ رہے پاسبانِ عقل
لیکن کبھی کبھی اسے تنہا بھی چھوڑ دے

جینا وہ کیا جو ہو نفَسِ غیر پر مدار
شہرت کی زندگی کا بھروسا بھی چھوڑ دے

شوخی سی ہے سوالِ مکرّر میں اے کلیم!
شرطِ رضا یہ ہے کہ تقاضا بھی چھوڑ دے

واعظ ثبوت لائے جو مے کے جواز میں
اقبالؔ کو یہ ضد ہے کہ پینا بھی چھوڑ دے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

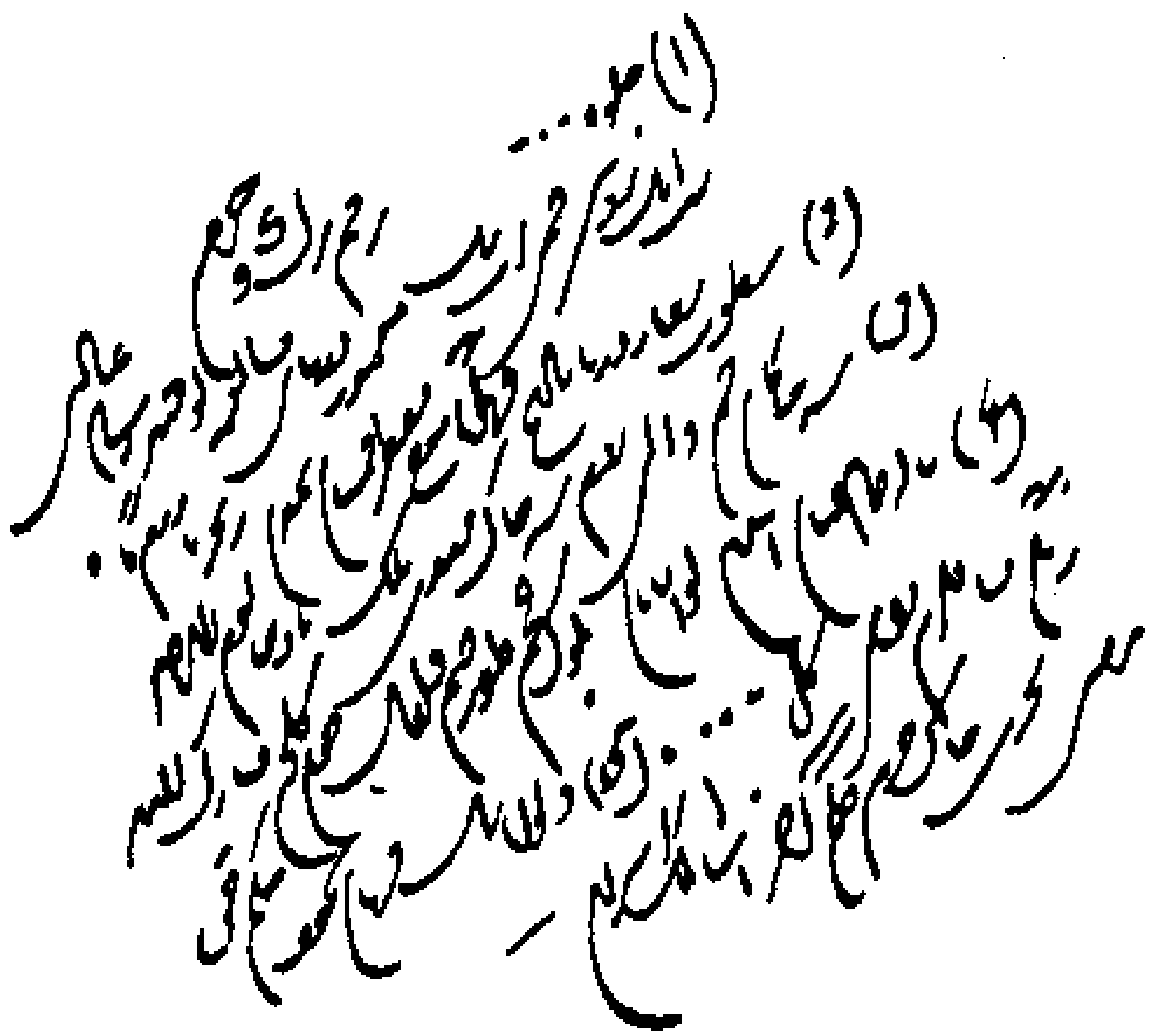

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حصّہ دوم

(۱۹۰۵ء سے ۱۹۰۸ء تک)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[illegible]

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محبت

عروسِ شب کی زلفیں تھیں ابھی نا آشنا خم سے ستارے آسماں کے بے خبر تھے لذتِ رم سے
قمر اپنے لباسِ نو میں بیگانہ سا لگتا تھا نہ تھا واقف ابھی گردش کے آئینِ مسلم سے
ابھی امکاں کے ظلمت خانے سے ابھری ہی تھی دنیا مذاقِ زندگی پوشیدہ تھا پہنائے عالم سے
کمالِ نظمِ ہستی کی ابھی تھی ابتدا گویا ہویدا تھی نگینے کی تمنا چشمِ خاتم سے
سنا ہے عالمِ بالا میں کوئی کیمیا گر تھا صفا تھی جس کی خاکِ پا میں بڑھ کر ساغرِ جم سے
لکھا تھا عرش کے پائے پہ اک اکسیر کا نسخہ چھپاتے تھے فرشتے جس کو چشمِ روحِ آدم سے
نگاہیں تاک میں رہتی تھیں لیکن کیمیا گر کی وہ اس نسخے کو بڑھ کر جانتا تھا اسمِ اعظم سے
بڑھا تسبیح خوانی کے بہانے عرش کی جانب تمنائے دلی آخر بر آئی سعیِ پیہم سے
پھرایا فکرِ اجزا نے اسے میدانِ امکاں میں چھپے گی کیا کوئی شے بارگاہِ حق کے محرم سے
چمک تارے سے مانگی چاند سے داغِ جگر مانگا اڑائی تیرگی تھوڑی سی شب کی زلفِ برہم سے
تڑپ بجلی سے پائی حور سے پاکیزگی پائی حرارت لی نفس ہائے مسیحِ ابنِ مریم سے
ذرا سی پھر ربوبیت سے شانِ بے نیازی لی ملک سے عاجزی افتادگی تقدیرِ شبنم سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر ان اجزا کو گھولا چشمۂ حیواں کے پانی میں
مرکب نے محبت نام پایا عرشِ اعظم سے

مہوس نے یہ پانی ہستیِ نوخیز پر چھڑکا
گرہ کھولی ہنر نے اس کے گویا کارِ عالم سے

ہوئی جنبش عیاں، ذروں نے لطفِ خواب کو چھوڑا
گلے ملنے لگے اٹھ اٹھ کے اپنے اپنے ہمدم سے

خرامِ ناز پایا آفتابوں نے ستاروں نے
چٹک غنچوں نے پائی داغ پائے لالہ زاروں نے

حقیقتِ حسن

خدا سے حسن نے اک روز یہ سوال کیا
جہاں میں کیوں نہ مجھے تو نے لازوال کیا

ملا جواب کہ تصویر خانہ ہے دنیا
شبِ درازِ عدم کا فسانہ ہے دنیا

ہوئی ہے رنگِ تغیر سے جب نمود اس کی
وہی حسیں ہے حقیقت زوال ہے جس کی

کہیں قریب تھا، یہ گفتگو قمر نے سنی
فلک پہ عام ہوئی، اخترِ سحر نے سنی

سحر نے تارے سے سن کر سنائی شبنم کو
فلک کی بات بتا دی زمیں کے محرم کو

بھر آئے پھول کے آنسو پیامِ شبنم سے
کلی کا ننھا سا دل خون ہو گیا غم سے

چمن سے روتا ہوا موسمِ بہار گیا
شباب سیر کو آیا تھا سوگوار گیا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیام

عشق نے کر دیا تجھے ذوقِ تپش سے آشنا
بزم کو مثلِ شمعِ بزم حاصلِ سوز و ساز دے

شانِ کرم پہ ہے مدار عشقِ گرہ کشاے کا
دیر و حرم کی قید کیا! جس کو وہ بے نیاز دے

صورتِ شمع نور کی ملتی نہیں قبا اُسے
جس کو خدا نہ دہر میں گریۂ جاں گداز دے

تارے میں وہ، قمر میں وہ، جلوہ گہِ سحر میں وہ
چشمِ نظارہ میں نہ تُو سُرمۂ امتیاز دے

عشق بلند بال ہے رسم و رہِ نیاز سے
حُسن ہے مستِ ناز اگر تُو بھی جوابِ ناز دے

پیرِ مغانِ فرنگ کی مے کا نشاط ہے اثر
اس میں وہ کیفِ غم نہیں، مجھ کو تو خانہ ساز دے

تجھ کو خبر نہیں ہے کیا! بزمِ کہن بدل گئی
اب نہ خدا کے واسطے ان کو مئے مجاز دے

سوامی رام تیرتھ

ہم بغل دریا سے ہے اے قطرۂ بے تاب تو
پہلے گوہر تھا، بنا اب گوہرِ نایاب تو

آہ! کھولا کس ادا سے تو نے رازِ رنگ و بو
میں ابھی تک ہوں اسیرِ امتیازِ رنگ و بو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مٹ کے غوغا زندگی کا شورشِ محشر بنا
یہ شرارہ بجھ کے آتش خانۂ آزر بنا

نفیِ ہستی اک کرشمہ ہے دلِ آگاہ کا
'لا' کے دریا میں نہاں موتی ہے 'اِلّا اللہ' کا

چشمِ نابینا سے مخفی معنیِ انجام ہے
تھم گئی جس دم تڑپ، سیماب سیمِ خام ہے

توڑ دیتا ہے بتِ ہستی کو ابراہیمِ عشق
ہوش کا دارو ہے گویا مستیِ تسنیمِ عشق

طلبۂ علی گڑھ کالج کے نام

اوروں کا ہے پیام اور، میرا پیام اور ہے
عشق کے دردمند کا طرزِ کلام اور ہے

طائرِ زیرِ دام کے نالے تو سن چکے ہو تم
یہ بھی سنو کہ نالۂ طائرِ بام اور ہے

آتی تھی کوہ سے صدا رازِ حیات ہے سکوں
کہتا تھا مورِ ناتواں لطفِ خرام اور ہے

جذبِ حرم سے ہے فروغ انجمنِ حجاز کا
اس کا مقام اور ہے، اس کا نظام اور ہے

موت ہے عیشِ جاوداں، ذوقِ طلب اگر نہ ہو
گردشِ آدمی ہے اور، گردشِ جام اور ہے

شمعِ سحر یہ کہہ گئی سوز ہے زندگی کا ساز
غم کدۂ نمود میں شرطِ دوام اور ہے

بادہ ہے نیم رس ابھی، شوق ہے نارسا ابھی
رہنے دو خُم کے سر پہ تم خشتِ کلیسا ابھی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اخترِ صبح

ستارہ صبح کا روتا تھا اور یہ کہتا تھا
ملی نگاہ مگر فرصتِ نظر نہ ملی
ہوئی ہے زندہ دمِ آفتاب سے ہر شے
اماں مجھی کو تہِ دامنِ سحر نہ ملی
بساط کیا ہے بھلا صبح کے ستارے کی
نفس حباب کا، تابندگی شرارے کی

کہا یہ میں نے کہ اے زیورِ جبینِ سحر!
غمِ فنا ہے تجھے! گنبدِ فلک سے اتر
ٹپک بلندیِ گردوں سے ہمرہِ شبنم
مرے ریاضِ سخن کی فضا ہے جاں پرور
میں باغباں ہوں، محبت بہار ہے اس کی
بنا مثالِ ابد پائدار ہے اس کی

حُسن و عشق

جس طرح ڈوبتی ہے کشتیِ سیمینِ قمر
نورِ خورشید کے طوفان میں ہنگامِ سحر
جیسے ہو جاتا ہے گم نور کا لے کر آنچل
چاندنی رات میں مہتاب کا ہم رنگ کنول

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جلوۂ طور میں جیسے یدِ بیضائے کلیم
موجۂ نکہتِ گلزار میں غنچے کی شمیم
ہے ترے سیلِ محبت میں یونہی دل میرا

تو جو محفل ہے تو ہنگامۂ محفل ہوں میں
حسن کی برق ہے تو عشق کا حاصل ہوں میں
تو سحر ہے تو مرے اشک میں شبنم تیری
شامِ غربت ہوں اگر میں تو شفق تو میری
مرے دل میں تری زلفوں کی پریشانی ہے
تری تصویر سے پیدا مری حیرانی ہے
حسن کامل ہے ترا عشق ہے کامل میرا

ہے مرے باغِ سخن کے لیے تو بادِ بہار
میرے بے تاب تخیّل کو دیا تو نے قرار
جب سے آباد ترا عشق ہوا سینے میں
نئے جوہر ہوئے پیدا مرے آئینے میں
حسن سے عشق کی فطرت کو ہے تحریکِ کمال
تجھ سے سرسبز ہوئے میری امیدوں کے نہال
قافلہ ہو گیا آسودۂ منزل میرا

....کی گود میں بلی دیکھ کر

تجھ کو دزدیدہ نگاہی یہ سکھا دی کس نے
رمز آغازِ محبت کی بتا دی کس نے
ہر ادا سے تری پیدا ہے محبت کیسی
نیلی آنکھوں سے ٹپکتی ہے ذکاوت کیسی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھتی ہے کبھی ان کو، کبھی شرماتی ہے
کبھی اُٹھتی ہے، کبھی لیٹ کے سو جاتی ہے

آنکھ تیری صفتِ آئنہ حیران ہے کیا
نُورِ آگاہی سے روشن تری پہچان ہے کیا

مارتی ہے انھیں پونچوں سے، عجب ناز ہے یہ
چھیڑ ہے، غصہ ہے یا پیار کا انداز ہے یہ؟

شوخ تُو ہوگی تو گودی سے اُتاریں گے تجھے
گر گیا پھول جو سینے کا تو ماریں گے تجھے

کیا تجسس ہے تجھے، کس کی تمنائی ہے
آہ! کیا تُو بھی اسی چیز کی سودائی ہے

خاص انسان سے کچھ حُسن کا احساس نہیں
صُورتِ دل ہے یہ ہر چیز کے باطن میں مکیں

شیشۂ دہر میں مانندِ مئے ناب ہے عشق
رُوحِ خورشید ہے، خونِ رگِ مہتاب ہے عشق

دلِ ہر ذرہ میں پوشیدہ کسک ہے اس کی
نور یہ وہ ہے کہ ہر شے میں جھلک ہے اس کی

کہیں سامانِ مسرت، کہیں سازِ غم ہے
کہیں گوہر ہے، کہیں اشک، کہیں شبنم ہے

کلی

جب دکھاتی ہے سحر عارضِ رنگیں اپنا
کھول دیتی ہے کلی سینۂ زریں اپنا

جلوہ آشام ہے یہ صبح کے مے خانے میں
زندگی اس کی ہے خورشید کے پیمانے میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سامنے مہر کے دل چیر کے رکھ دیتی ہے
کس قدر سینہ شگافی کے مزے لیتی ہے

میرے خورشید کبھی تو بھی اٹھا اپنی نقاب — بہرِ نظارہ تڑپتی ہے نگاہِ بے تاب
تیرے جلوے کا نشیمن ہو مرے سینے میں — عکس آباد ہو تیرا مرے آئینے میں
زندگی ہو ترا نظارہ مرے دل کے لیے — روشنی ہو تری گہوارہ مرے دل کے لیے
ذرہ ذرہ ہو مرا پھر طرب اندوزِ حیات — ہو عیاں جوہرِ اندیشہ میں پھر سوزِ حیات
اپنے خورشید کا نظارہ کروں دور سے میں — صفتِ غنچہ ہم آغوش رہوں نور سے میں

جانِ مضطر کی حقیقت کو نمایاں کر دوں
دل کے پوشیدہ خیالوں کو بھی عریاں کر دوں

چاند اور تارے

ڈرتے ڈرتے دمِ سحر سے — تارے کہنے لگے قمر سے
نظارے رہے وہی فلک پر — ہم تھک بھی گئے چمک چمک کر
کام اپنا ہے صبح و شام چلنا — چلنا، چلنا، مدام چلنا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے تاب ہے اس جہاں کی ہر شے کہتے ہیں جسے سکوں، نہیں ہے
رہتے ہیں ستم کشِ سفر سب تارے، انساں، شجر، حجر سب
ہوگا کبھی ختم یہ سفر کیا
منزل کبھی آئے گی نظر کیا
کہنے لگا چاند، ہم نشینو اے مزرعِ شب کے خوشہ چینو!
جُنبش سے ہے زندگی جہاں کی یہ رسم قدیم ہے یہاں کی
ہے دوڑتا اشہبِ زمانہ کھا کھا کے طلب کا تازیانہ
اس رہ میں مقام بے محل ہے پوشیدہ قرار میں اجل ہے
چلنے والے نکل گئے ہیں جو ٹھہرے ذرا، کچل گئے ہیں
انجام ہے اس خرام کا حُسن آغاز ہے عشق، انتہا حُسن

وِصال

جُستجو جس گُل کی تڑپاتی تھی اے بُلبل مجھے خوبیِ قسمت سے آخر مل گیا وہ گُل مجھے
خود تڑپتا تھا، چمن والوں کو تڑپاتا تھا میں تجھ کو جب رنگیں نوا پاتا تھا، شرماتا تھا میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے پہلو میں دلِ مضطر نہ تھا سیماب تھا — ارتکابِ جرمِ الفت کے لیے بے تاب تھا
نامرادی محفلِ گل میں مری مشہور تھی — صبح میری آئنہ دارِ شبِ دیجور تھی

از نفس در سینۂ خوں گشتہ نشتر داشتم
زیرِ خاموشی نہاں غوغائے محشر داشتم

اب تاثر کے جہاں میں وہ پریشانی نہیں — اہلِ گلشن پر گراں میری غزل خوانی نہیں
عشق کی گرمی سے شعلے بن گئے چھالے مرے — کھیلتے ہیں بجلیوں کے ساتھ اب نالے مرے
غازۂ الفت سے یہ خاکِ سیہ آئینہ ہے — اور آئینے میں عکسِ ہمدمِ دیرینہ ہے
قید میں آیا تو حاصل مجھ کو آزادی ہوئی — دل کے لٹ جانے سے میرے گھر کی آبادی ہوئی
ضو سے اس خورشید کی اختر مرا تابندہ ہے — چاندنی جس کے غبارِ راہ سے شرمندہ ہے

یک نظر کردی و آدابِ فنا آموختی
اے خنک روزے کہ خاشاکِ مرا وا سوختی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سُلیمیٰ

جس کی نمود دیکھی چشمِ ستارہ بیں نے
خورشید میں، قمر میں، تاروں کی انجمن میں
صُوفی نے جس کو دل کے ظلمت کدے میں پایا
شاعر نے جس کو دیکھا قُدرت کے بانکپن میں
جس کی چمک ہے پیدا، جس کی مہک ہویدا
شبنم کے موتیوں میں، پھولوں کے پیرہن میں
صحرا کو ہے بسایا جس نے سکُوت بن کر
ہنگامہ جس کے دم سے کاشانۂ چمن میں
ہر شے میں ہے نمایاں یوں تو جمال اس کا
آنکھوں میں ہے سُلیمیٰ! تیری کمال اس کا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عاشقِ ہرجائی

۱

ہے عجب مجموعۂ اضداد اے اقبال تو
رونقِ ہنگامۂ محفل بھی ہے، تنہا بھی ہے

تیرے ہنگاموں سے اے دیوانۂ رنگیں نوا!
زینتِ گلشن بھی ہے، آرائشِ صحرا بھی ہے

ہم نشیں تاروں کا ہے تو رفعتِ پرواز سے
اے زمیں فرسا، قدم تیرا فلک پیما بھی ہے

عینِ شغلِ مے میں پیشانی ہے تیری سجدہ ریز
کچھ ترے مسلک میں رنگِ مشربِ مینا بھی ہے

مثلِ بوئے گل لباسِ رنگ سے عریاں ہے تو
ہے تو حکمت آفریں، لیکن تجھے سودا بھی ہے

جانبِ منزل رواں بے نقشِ پا مانندِ موج
اور پھر افتادہ مثلِ ساحلِ دریا بھی ہے

حسنِ نسوانی ہے بجلی تیری فطرت کے لیے
پھر عجب یہ ہے کہ تیرا عشق بے پروا بھی ہے

تیری ہستی کا ہے آئینِ تفنن پر مدار
تو کبھی ایک آستانے پر جبیں فرسا بھی ہے؟

ہے حسینوں میں وفا نا آشنا تیرا خطاب
اے تلون کیش! تو مشہور بھی، رسوا بھی ہے

لے کے آیا ہے جہاں میں عادتِ سیماب تو
تیری بے تابی کے صدقے، ہے عجب بے تاب تو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲

عشق کی آشفتگی نے کر دیا صحرا جسے
مُشتِ خاک ایسی نہاں زیرِ قبا رکھتا ہوں میں

ہیں ہزاروں اس کے پہلو، رنگ ہر پہلو کا اور
سینے میں ہیرا کوئی ترشا ہوا رکھتا ہوں میں

دل نہیں شاعر کا، ہے کیفیتوں کی رستخیز
کیا خبر تجھ کو درونِ سینہ کیا رکھتا ہوں میں

آرزو ہر کیفیت میں اک نئے جلوے کی ہے
مضطرب ہوں، دل سکوں ناآشنا رکھتا ہوں میں

گو حسینِ تازہ ہے ہر لحظہ مقصودِ نظر
حُسن سے مضبوط پیمانِ وفا رکھتا ہوں میں

بے نیازی سے ہے پیدا میری فطرت کا نیاز
سوز و سازِ جستجو مثلِ صبا رکھتا ہوں میں

موجبِ تسکیں تماشائے شرارِ جستہ اے
ہو نہیں سکتا کہ دل برق آشنا رکھتا ہوں میں

ہر تقاضا عشق کی فطرت کا ہو جس سے خموش
آہ! وہ کامل تجلّی مدّعا رکھتا ہوں میں

جستجو کُل کی لیے پھرتی ہے اجزا میں مجھے
حُسن بے پایاں ہے، دردِ لادوا رکھتا ہوں میں

زندگی اُلفت کی درد انجامیوں سے ہے مری
عشق کو آزادِ دستورِ وفا رکھتا ہوں میں

سچ اگر پُوچھے تو افلاسِ تخیّل ہے وفا
دل میں ہر دم اک نیا محشر بپا رکھتا ہوں میں

فیضِ ساقی شبنم آسا، ظرفِ دل دریا طلب
تشنۂ دائم ہوں آتش زیرِ پا رکھتا ہوں میں

مجھ کو پیدا کر کے اپنا نکتہ چیں پیدا کیا
نقش ہوں، اپنے مصوّر سے گلا رکھتا ہوں میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محفلِ ہستی میں جب ایسا تنک جلوہ تھا حُسن — پھر تخیّل کس لیے لا انتہا رکھتا ہوں میں

در بیابانِ طلب پیوستہ می کوشیم ما
موجِ بحریم و شکستِ خویش بر دوشیم ما

کوششِ ناتمام

فُرقتِ آفتاب میں کھاتی ہے پیچ و تاب صُبح — چشمِ شفق ہے خوں فشاں اخترِ شام کے لیے
رہتی ہے قیسِ روز کو لیلیِ شام کی ہوس — اخترِ صبح مضطرب تابِ دوام کے لیے
کہتا تھا قطبِ آسماں قافلۂ نجوم سے — ہمرہو، میں ترس گیا لُطفِ خرام کے لیے
سوتوں کو ندیوں کا شوق، بحر کا ندیوں کو عشق — موجۂ بحر کو تپش ماہِ تمام کے لیے
حُسنِ ازل کہ پردۂ لالہ و گُل میں ہے نہاں — کہتے ہیں بے قرار ہے جلوۂ عام کے لیے

رازِ حیات پُوچھ لے خضرِ خجستہ گام سے
زندہ ہر ایک چیز ہے کوششِ ناتمام سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوائے غم

زندگانی ہے مری مثلِ ربابِ خاموش
جس کی ہر رنگ کے نغموں سے ہے لبریز آغوش

بربطِ کون و مکاں جس کی خموشی پہ نثار
جس کے ہر تار میں ہیں سیکڑوں نغموں کے مزار

محشرستانِ نوا کا ہے امیں جس کا سکوت
اور منت کشِ ہنگامہ نہیں جس کا سکوت

آہ! امیدِ محبت کی بر آئی نہ کبھی
چوٹ مضراب کی اس ساز نے کھائی نہ کبھی

مگر آتی ہے نسیمِ چمنِ طور کبھی
سمتِ گردوں سے ہوائے نفسِ حور کبھی

چھیڑ آہستہ سے دیتی ہے مرا تارِ حیات
جس سے ہوتی ہے رہا روحِ گرفتارِ حیات

نغمۂ یاس کی دھیمی سی صدا اٹھتی ہے
اشک کے قافلے کو بانگِ درا اٹھتی ہے

جس طرح رفعتِ شبنم ہے مذاقِ رم سے
میری فطرت کی بلندی ہے نوائے غم سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عشرتِ امروز

نہ مجھ سے کہہ کہ اجل ہے پیامِ عیش و سرور　　نہ کھینچ نقشۂ کیفیتِ شرابِ طہور
فراقِ حور میں ہو غم سے ہمکنار نہ تو　　پری کو شیشۂ الفاظ میں اُتار نہ تو
مجھے فریفتۂ ساقیِ جمیل نہ کر　　بیانِ حور نہ کر، ذکرِ سلسبیل نہ کر
مقامِ امن ہے جنّت، مجھے کلام نہیں　　شباب کے لیے موزُوں ترا پیام نہیں
شباب، آہ! کہاں تک اُمیدوار رہے　　وہ عیش، عیش نہیں جس کا انتظار رہے
وہ حُسن کیا کہ جو محتاجِ چشمِ بینا ہو　　نمُود کے لیے منّت پذیرِ فردا ہو

عجیب چیز ہے احساس زندگانی کا
عقیدہ 'عشرتِ امروز' ہے جوانی کا

اِنسان

قُدرت کا عجیب یہ ستم ہے!
انسان کو راز جو بنایا　　راز اس کی نگاہ سے چھُپایا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے تاب ہے ذوقِ آگہی کا — کھلتا نہیں بھید زندگی کا
حیرت آغاز و انتہا ہے
آئینے کے گھر میں اور کیا ہے

ہے گرمِ خرام موجِ دریا — دریا سوئے بحر جادہ پیما
بادل کو ہوا اُڑا رہی ہے — شانوں پہ اُٹھائے لا رہی ہے
تارے مستِ شرابِ تقدیر — زندانِ فلک میں پا بہ زنجیر
خورشید، وہ عابدِ سحر خیز — لانے والا پیامِ 'برخیز'
مغرب کی پہاڑیوں میں چھپ کر — پیتا ہے مے شفق کا ساغر
لذت گیرِ وجود ہر شے — سرمستِ مےِ نمود ہر شے
کوئی نہیں غم گسارِ انساں
کیا تلخ ہے روزگارِ انساں!

جلوۂ حسن

جلوۂ حسن کہ ہے جس سے تمنا بے تاب — پالتا ہے جسے آغوشِ تخیل میں شباب

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابدی بنتا ہے یہ عالمِ فانی جس سے — ایک افسانۂ رنگیں ہے جوانی جس سے
جو سکھاتا ہے ہمیں سر بہ گریباں ہونا — منظرِ عالمِ حاضر سے گریزاں ہونا
دُور ہو جاتی ہے ادراک کی خامی جس سے — عقل کرتی ہے تاثّر کی غلامی جس سے

آہ! موجود بھی وہ حُسن کہیں ہے کہ نہیں
خاتمِ دہر میں یارب وہ نگیں ہے کہ نہیں

ایک شام

(دریائے نیکر، ہائیڈل برگ، کے کنارے پر)

خاموش ہے چاندنی قمر کی — شاخیں ہیں خموش ہر شجر کی
وادی کے نوا فروش خاموش — کُہسار کے سبز پوش خاموش
فطرت بے ہوش ہو گئی ہے — آغوش میں شب کے سو گئی ہے
کچھ ایسا سکُوت کا فسُوں ہے — نیکر کا خرام بھی سکُوں ہے
تاروں کا خموش کارواں ہے — یہ قافلہ بے درا رواں ہے
خاموش ہیں کوہ و دشت و دریا — قُدرت ہے مراقبے میں گویا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے دل! تو بھی خموش ہو جا
آغوش میں غم کو لے کے سو جا

تنہائی

تنہائیِ شب میں ہے حزیں کیا
انجم نہیں تیرے ہم نشیں کیا!
یہ رفعتِ آسمانِ خاموش
خوابیدہ زمیں، جہانِ خاموش
یہ چاند، یہ دشت و در، یہ کہسار
فطرت ہے تمام نسترن زار
موتی خوش رنگ، پیارے پیارے
یعنی ترے آنسوؤں کے تارے
کس شے کی تجھے ہوس ہے اے دل!
قدرت تری ہم نفس ہے اے دل!

پیامِ عشق

سُن اے طلب گارِ دردِ پہلو! میں ناز ہوں، تُو نیاز ہو جا
میں غزنویِ سومناتِ دل ہوں، تُو سراپا ایاز ہو جا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہے وابستہ زیرِ گردوں کمالِ شانِ سکندری سے
تمام ساماں ہے تیرے سینے میں، تُو بھی آئینہ ساز ہو جا

غرض ہے پیکارِ زندگی سے کمال پائے ہلال تیرا
جہاں کا فرضِ قدیم ہے تُو، ادا مثالِ نماز ہو جا

نہ ہو قناعت شعار گلچیں! اسی سے قائم ہے شان تیری
وفورِ گُل ہے اگر چمن میں تو اور دامن دراز ہو جا

گئے وہ ایّام، اب زمانہ نہیں ہے صحرا نوردیوں کا
جہاں میں مانندِ شمعِ سوزاں میانِ محفل گداز ہو جا

وُجودِ افراد کا مجازی ہے، ہستیِ قوم ہے حقیقی
فدا ہو ملّت پہ یعنی آتش زنِ طلسمِ مجاز ہو جا

یہ ہند کے فرقہ ساز اقبال آزری کر رہے ہیں گویا
بچا کے دامن بُتوں سے اپنا غبارِ راہِ حجاز ہو جا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فراق

تلاشِ گوشۂ عزلت میں پھر رہا ہوں میں
یہاں پہاڑ کے دامن میں آ چھپا ہوں میں
شکستہ گیت میں چشموں کے دلبری ہے کمال
دعائے طفلکِ گفتار آزما کی مثال
ہے تختِ لعلِ شفق پر جلوسِ اخترِ شام
بہشتِ دیدۂ بینا ہے حسنِ منظرِ شام
سکوتِ شامِ جدائی ہوا بہانہ مجھے
کسی کی یاد نے سکھلا دیا ترانہ مجھے
یہ کیفیت ہے مری جانِ ناشکیبا کی
مری مثال ہے طفلِ صغیرِ تنہا کی
اندھیری رات میں کرتا ہے وہ سرود آغاز
صدا کو اپنی سمجھتا ہے غیر کی آواز
یونہی میں دل کو پیامِ شکیب دیتا ہوں
شبِ فراق کو گویا فریب دیتا ہوں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبدالقادر کے نام

اٹھ کہ ظلمت ہوئی پیدا افقِ خاور پر
بزم میں شعلہ نوائی سے اُجالا کر دیں

ایک فریاد ہے مانندِ سپند اپنی بساط
اسی ہنگامے سے محفل تہ و بالا کر دیں

اہلِ محفل کو دکھا دیں اثرِ صیقلِ عشق
سنگِ امروز کو آئینۂ فردا کر دیں

جلوۂ یوسفِ گم گشتہ دکھا کر ان کو
تپش آمادہ تر از خونِ زلیخا کر دیں

اس چمن کو سبق آئینِ نمو کا دے کر
قطرۂ شبنمِ بے مایہ کو دریا کر دیں

رختِ جاں بت کدۂ چیں سے اٹھا لیں اپنا
سب کو محوِ رخِ سعدیٰ و سلیمیٰ کر دیں

دیکھ یثرب میں ہوا ناقۂ لیلیٰ بیکار
قیس کو آرزوئے نو سے شناسا کر دیں

بادہ دیرینہ ہو اور گرم ہو ایسا کہ گداز
جگرِ شیشہ و پیمانہ و مینا کر دیں

گرم رکھتا تھا ہمیں سردیِ مغرب میں جو داغ
چیر کر سینہ اسے وقفِ تماشا کر دیں

شمع کی طرح جییں بزم گہِ عالم میں
خود جلیں دیدۂ اغیار کو بینا کر دیں

"ہر چہ در دل گذرد وقفِ زباں دارد شمع
سوختن نیست خیالے کہ نہاں دارد شمع"

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صقلیہ

(جزیرۂ سسلی)

رو لے اب دل کھول کر اے دیدۂ خوننابہ بار	وہ نظر آتا ہے تہذیبِ حجازی کا مزار
تھا یہاں ہنگامہ ان صحرا نشینوں کا کبھی	بحر بازی گاہ تھا جن کے سفینوں کا کبھی
زلزلے جن سے شہنشاہوں کے درباروں میں تھے	بجلیوں کے آشیانے جن کی تلواروں میں تھے
اک جہانِ تازہ کا پیغام تھا جن کا ظہور	کھا گئی عصرِ کہن کو جن کی تیغِ ناصبور
مُردہ عالم زندہ جن کی شورشِ قُم سے ہُوا	آدمی آزاد زنجیرِ توہم سے ہُوا

غلغلوں سے جس کے لذت گیر اب تک گوش ہے
کیا وہ تکبیر اب ہمیشہ کے لیے خاموش ہے؟

آہ اے سسلی! سمندر کی ہے تجھ سے آبرو	رہنما کی طرح اس پانی کے صحرا میں ہے تو
زیب تیرے خال سے رُخسارِ دریا کو رہے	تیری شمعوں سے تسلی بحر پیما کو رہے
ہو سُبک چشمِ مسافر پر ترا منظر مدام	موج رقصاں تیرے ساحل کی چٹانوں پر مدام

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو کبھی اُس قوم کی تہذیب کا گہوارہ تھا
حُسنِ عالم سوز جس کا آتشِ نظّارہ تھا

نالہ کش شیراز کا بُلبل ہُوا بغداد پر
داغ رویا خُون کے آنسو جہان آباد پر

آسماں نے دولتِ غرناطہ جب برباد کی
ابنِ بدروں کے دلِ ناشاد نے فریاد کی

غم نصیبِ اقبال کو بخشا گیا ماتم ترا
چُن لیا تقدیر نے وہ دل کہ تھا محرم ترا

ہے ترے آثار میں پوشیدہ کس کی داستاں
تیرے ساحل کی خموشی میں ہے اندازِ بیاں

درد اپنا مجھ سے کہہ میں بھی سراپا درد ہوں
جس کی تو منزل تھا میں اُس کارواں کی گرد ہوں

رنگ تصویرِ کہن میں بھر کے دِکھلا دے مجھے
قصّۂ ایّامِ سلف کا کہہ کے تڑپا دے مجھے

میں ترا تحفہ سوئے ہندوستاں لے جاؤں گا
خود یہاں روتا ہوں اوروں کو وہاں رُلواؤں گا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غزلیات

زندگی انساں کی اک دم کے سوا کچھ بھی نہیں
دم ہوا کی موج ہے، رم کے سوا کچھ بھی نہیں

گل تبسم کہہ رہا تھا زندگانی کو مگر
شمع بولی، گریۂ غم کے سوا کچھ بھی نہیں

رازِ ہستی راز ہے جب تک کوئی محرم نہ ہو
کھل گیا جس دم تو محرم کے سوا کچھ بھی نہیں

زائرانِ کعبہ سے اقبال یہ پوچھے کوئی
کیا حرم کا تحفہ زمزم کے سوا کچھ بھی نہیں

الٰہی عقلِ خجستہ پے کو ذرا سی دیوانگی سکھا دے
اسے ہے سودائے بخیہ کاری، مجھے سرِ پیرہن نہیں ہے

ملا محبت کا سوز مجھ کو تو بولے صبحِ ازل فرشتے
مثالِ شمعِ مزار ہے تو، تری کوئی انجمن نہیں ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں کہاں ہم نفس میسّر، یہ دیس نا آشنا ہے اے دل!
وہ چیز تو مانگتا ہے مجھ سے کہ زیرِ چرخِ کہن نہیں ہے

نرالا سارے جہاں سے اس کو عرب کے معمار نے بنایا
بنا ہمارے حصارِ ملّت کی اتحادِ وطن نہیں ہے

کہاں کا آنا، کہاں کا جانا، فریب ہے امتیازِ عقبیٰ
نمود ہر شے میں ہے ہماری، کہیں ہمارا وطن نہیں ہے

مُدیرِ مخزن سے کوئی اقبال جا کے میرا پیام کہہ دے
جو کام کچھ کر رہی ہیں قومیں، انھیں مذاقِ سخن نہیں ہے

زمانہ دیکھے گا جب مرے دل سے محشر اٹھّے گا گفتگو کا
مری خموشی نہیں ہے، گویا مزار ہے حرفِ آرزو کا

جو موجِ دریا لگی یہ کہنے، سفر سے قائم ہے شان میری
گُہر یہ بولا صدف نشینی ہے مجھ کو سامان آبرو کا

نہ ہو طبیعت ہی جن کی قابل، وہ تربیت سے نہیں سنورتے
ہُوا نہ سرسبز رہ کے پانی میں عکسِ سروِ کنارِ جو کا

کوئی دل ایسا نظر نہ آیا نہ جس میں خوابیدہ ہو تمنّا
الٰہی تیرا جہان کیا ہے، نگار خانہ ہے آرزو کا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھلا یہ مر کر کہ زندگی اپنی تھی طلسمِ ہوس سراپا
جسے سمجھتے تھے جسمِ خاکی غبار تھا کوئے آرزو کا

اگر کوئی شے نہیں ہے پنہاں تو کیوں سراپا تلاش ہوں میں
نگہ کو نظّارے کی تمنّا ہے، دل کو سودا ہے جستجو کا

چمن میں گلچیں سے غنچہ کہتا تھا، اتنا بیدرد کیوں ہے انساں
تری نگاہوں میں ہے تبسّم شکستہ ہونا مرے سبو کا

ریاضِ ہستی کے ذرّے ذرّے سے ہے محبّت کا جلوہ پیدا
حقیقتِ گل کو تو جو سمجھے تو یہ بھی پیماں ہے رنگ و بو کا

تمام مضموں مرے پرانے، کلام میرا خطا سراپا
ہنر کوئی دیکھتا ہے مجھ میں تو عیب ہے میرے عیب جُو کا

سپاس شرطِ ادب ہے ورنہ کرم ترا ہے ستم سے بڑھ کر
ذرا سا اک دل دیا ہے، وہ بھی فریب خوردہ ہے آرزو کا

کمالِ وحدت عیاں ہے ایسا کہ نوکِ نشتر سے تو جو چھیڑے
یقیں ہے مجھ کو گرے رگِ گل سے قطرہ انسان کے لہو کا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گیا ہے تقلید کا زمانہ مجاز رختِ سفر اُٹھائے
ہوئی حقیقت ہی جب نمایاں تو کس کو یارا ہے گفتگو کا

جو گھر سے اقبال دور ہوں میں، تو ہوں نہ محزوں عزیز میرے
مثالِ گوہر وطن کی فرقت کمال ہے میری آبرو کا

چمک تیری عیاں بجلی میں، آتش میں، شرارے میں — جھلک تیری ہویدا چاند میں، سورج میں، تارے میں

بلندی آسمانوں میں، زمینوں میں تری پستی — روانی بحر میں، افتادگی تیری کنارے میں

شریعت کیوں گریباں گیر ہو ذوقِ تکلم کی — چھپا جاتا ہوں اپنے دل کا مطلب استعارے میں

جو ہے بیدار انساں میں وہ گہری نیند سوتا ہے — شجر میں، پھول میں، حیواں میں، پتھر میں، ستارے میں

مجھے پھونکا ہے سوزِ قطرۂ اشکِ محبت نے — غضب کی آگ تھی پانی کے چھوٹے سے شرارے میں

نہیں جنسِ ثوابِ آخرت کی آرزو مجھ کو — وہ سوداگر ہوں، میں نے نفع دیکھا ہے خسارے میں

سکوں ناآشنا رہنا اسے سامانِ ہستی ہے — تڑپ کس دل کی یا رب چھپ کے آ بیٹھی ہے پارے میں

صدائے لن ترانی سن کے اے اقبال میں چپ ہوں
تقاضوں کی کہاں طاقت ہے مجھ فرقت کے مارے میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یوں تو اے بزمِ جہاں! دلکش تھے ہنگامے ترے
اک ذرا افسردگی تیرے تماشاؤں میں تھی

پا گئی آسودگی کوئے محبت میں وہ خاک
مدتوں آوارہ جو حکمت کے صحراؤں میں تھی

کس قدر اے مے! تجھے رسمِ حجاب آئی پسند
پردۂ انگور سے نکلی تو میناؤں میں تھی

حسن کی تاثیر پر غالب نہ آسکتا تھا علم
اتنی نادانی جہاں کے سارے داناؤں میں تھی

میں نے اے اقبال یورپ میں اسے ڈھونڈا عبث
بات جو ہندوستاں کے ماہ سیماؤں میں تھی

مثالِ پرتوِ مے طوفِ جام کرتے ہیں
یہی نماز ادا صبح و شام کرتے ہیں

خصوصیت نہیں کچھ اس میں اے کلیم تری
شجر حجر بھی خدا سے کلام کرتے ہیں

نیا جہاں کوئی اے شمع ڈھونڈیے کہ یہاں
ستم کشِ تپشِ ناتمام کرتے ہیں

بھلی ہے ہم نفسو اس چمن میں خاموشی
کہ خوشنواؤں کو پابندِ دام کرتے ہیں

غرض نشاط ہے شغلِ شراب سے جن کی
حلال چیز کو گویا حرام کرتے ہیں

بھلا نبھے گی تری ہم سے کیونکر اے واعظ!
کہ ہم تو رسمِ محبت کو عام کرتے ہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الٰہی سحر ہے پیرانِ خرقہ پوش میں کیا!
کہ اک نظر سے جوانوں کو رام کرتے ہیں

میں اُن کی محفلِ عشرت سے کانپ جاتا ہوں
جو گھر کو پھونک کے دنیا میں نام کرتے ہیں

ہرے رہو وطنِ مازنی کے میدانو!
جہاز پر سے تمھیں ہم سلام کرتے ہیں

جو بے نماز کبھی پڑھتے ہیں نماز اقبالؔ
بُلا کے دیر سے مجھ کو امام کرتے ہیں

مارچ ۱۹۰۷ء

زمانہ آیا ہے بے حجابی کا، عام دیدارِ یار ہو گا
سکوت تھا پردہ دار جس کا، وہ راز اب آشکار ہو گا

گزر گیا اب وہ دَور ساقی کہ چھُپ کے پیتے تھے پینے والے
بنے گا سارا جہان مے خانہ، ہر کوئی بادہ خوار ہو گا

کبھی جو آوارۂ جُنوں تھے، وہ بستیوں میں پھر آ بسیں گے
برہنہ پائی وہی رہے گی، مگر نیا خارزار ہو گا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سُنا دیا گوشِ منتظر کو حجاز کی خامشی نے آخر
جو عہد صحرائیوں سے باندھا گیا تھا، پھر اُستوار ہوگا

نکل کے صحرا سے جس نے روما کی سلطنت کو اُلٹ دیا تھا
سُنا ہے یہ قدسیوں سے میں نے، وہ شیر پھر ہوشیار ہوگا

کیا مرا تذکرہ جو ساقی نے بادہ خواروں کی انجمن میں
تو پیرِ میخانہ سُن کے کہنے لگا کہ منہ پھٹ ہے، خوار ہوگا

دیارِ مغرب کے رہنے والو! خدا کی بستی دکاں نہیں ہے
کھرا جسے تم سمجھ رہے ہو، وہ اب زرِ کم عیار ہوگا

تمھاری تہذیب اپنے خنجر سے آپ ہی خودکشی کرے گی
جو شاخِ نازک پہ آشیانہ بنے گا، ناپایدار ہوگا

سفینۂ برگِ گل بنا لے گا قافلہ مُورِ ناتواں کا
ہزار موجوں کی ہو کشاکش مگر یہ دریا سے پار ہوگا

چمن میں لالہ دِکھاتا پھرتا ہے داغ اپنا کلی کلی کو
یہ جانتا ہے کہ اس دِکھاوے سے دل جلوں میں شمار ہوگا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو ایک تھا اے نگاہ تُو نے ہزار کر کے ہمیں دکھایا
یہی اگر کیفیت ہے تیری تو پھر کسے اعتبار ہوگا

کہا جو قمری سے میں نے اک دن، یہاں کے آزاد پا بہ گِل ہیں
تو غنچے کہنے لگے، ہمارے چمن کا یہ رازدار ہوگا

خدا کے عاشق تو ہیں ہزاروں، بنوں میں پھرتے ہیں مارے مارے
میں اُس کا بندہ بنوں گا جس کو خدا کے بندوں سے پیار ہوگا

یہ رسمِ بزمِ فنا ہے اے دل! گناہ ہے جنبشِ نظر بھی
رہے گی کیا آبرو ہماری جو تُو یہاں بے قرار ہوگا

میں ظلمتِ شب میں لے کے نکلوں گا اپنے درماندہ کارواں کو
شرر فشاں ہوگی آہ میری، نفَس مرا شعلہ بار ہوگا

نہیں ہے غیر از نمود کچھ بھی جو مدعا تیری زندگی کا
تو اک نفَس میں جہاں سے مٹنا تجھے مثالِ شرار ہوگا

نہ پُوچھ اقبال کا ٹھکانا، ابھی وہی کیفیت ہے اُس کی
کہیں سرِ رہ گزار بیٹھا ستم کشِ انتظار ہوگا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حصّہ سوم

(۱۹۰۸ء سے ....)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۶ [illegible]

۱

۲ سرزمیں دلی کی مسجودِ دلِ غم دیدہ ہے - ذرے ذرے میں لہو اسلاف کا خوابیدہ ہے
پاک اس اجڑے گلستاں کی نہ ہو کیونکر زمیں - خانقاہِ عظمتِ اسلام ہے یہ سرزمیں
سوتے ہیں اس خاک میں خیر الامم کے تاجدار - نظمِ عالم کا رہا جن کی حکومت پر مدار
دل کو تڑپاتی ہے اب تک گرمیِ محفل کی یاد
جل چکا حاصل مگر محفوظ ہے حاصل کی یاد

۳ ہے زیارت گاہِ مسلم گو جہان آباد بھی (اس کرامت کا مگر حقدار ہے بغداد بھی)
یہ چمن وہ ہے کہ تھا جس کے لیے سامانِ ناز - لالۂ صحرا جسے کہتے ہیں تہذیبِ حجاز
خاک اس بستی کی ہو کیونکر نہ ہمدوشِ ارم - جس نے دیکھے جانشینانِ پیمبر کے قدم
جس کے غنچے تھے چمن ساماں وہ گلشن ہے یہی
کانپتا تھا جن سے روما ان کا مدفن ہے یہی

۴ ہے زمینِ [illegible] بھی دیدۂ مسلم کا نور - [illegible]
بجھ کے بزمِ ملتِ بیضا پریشاں کر گئی - اور دیا تہذیبِ حاضر کا فروزاں کر گئی
[illegible] - [illegible]
قبر اس تہذیب کی یہ سرزمینِ پاک ہے
جس سے تاکِ گلشنِ یورپ کی رگ نم ناک ہے

۱۵

۱۷۰
بانگِ درا
۱۵۴

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلادِ اسلامیہ

سرزمیں دلی کی مسجودِ دلِ غم دیدہ ہے
ذرے ذرے میں لہو اسلاف کا خوابیدہ ہے

پاک اس اجڑے گلستاں کی نہ ہو کیونکر زمیں
خانقاہِ عظمتِ اسلام ہے یہ سرزمیں

سوتے ہیں اس خاک میں خیر الامم کے تاجدار
نظمِ عالم کا رہا جن کی حکومت پر مدار

دل کو تڑپاتی ہے اب تک گرمیِ محفل کی یاد
جل چکا حاصل مگر محفوظ ہے حاصل کی یاد

ہے زیارت گاہِ مسلم گو جہان آباد بھی
اس کرامت کا مگر حق دار ہے بغداد بھی

یہ چمن وہ ہے کہ تھا جس کے لیے سامانِ ناز
لالۂ صحرا جسے کہتے ہیں تہذیبِ حجاز

خاک اس بستی کی ہو کیونکر نہ ہمدوشِ ارم
جس نے دیکھے جانشینانِ پیمبرؐ کے قدم

جس کے غنچے تھے چمن ساماں، وہ گلشن ہے یہی
کانپتا تھا جن سے روما، اُن کا مدفن ہے یہی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے زمینِ قرطبہ بھی دیدۂ مسلم کا نور ظلمتِ مغرب میں جو روشن تھی مثلِ شمعِ طور

بجھ کے بزمِ ملّتِ بیضا پریشاں کر گئی اور دیا تہذیبِ حاضر کا فروزاں کر گئی

قبر اُس تہذیب کی یہ سرزمینِ پاک ہے
جس سے تاکِ گلشنِ یورپ کی رگ نم ناک ہے

خطۂ قسطنطنیہ یعنی قیصر کا دیار مہدیِ اُمّت کی سطوت کا نشانِ پائدار

صورتِ خاکِ حرم یہ سرزمیں بھی پاک ہے آستانِ مسند آرائے شہِ لولاک ہے

نکہتِ گُل کی طرح پاکیزہ ہے اس کی ہوا تُربتِ ایوب انصاریؓ سے آتی ہے صدا

اے مسلماں! ملّتِ اسلام کا دل ہے یہ شہر
سیکڑوں صدیوں کی کُشت و خُوں کا حاصل ہے یہ شہر

وہ زمیں ہے تُو مگر اے خواب گاہِ مصطفیٰؐ دید ہے کعبے کو تیری حجِّ اکبر سے سوا

خاتمِ ہستی میں تُو تاباں ہے مانندِ نگیں اپنی عظمت کی ولادت گاہ تھی تیری زمیں

تجھ میں راحت اُس شہنشاہِ معظّمؐ کو ملی جس کے دامن میں اماں اقوامِ عالم کو ملی

نام لیوا جس کے شاہنشاہِ عالم کے ہوئے جانشیں قیصر کے، وارث مسندِ جم کے ہوئے

ہے اگر قومیتِ اسلام پابندِ مقام ہند ہی بنیاد ہے اس کی، نہ فارس ہے، نہ شام

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آہ یثرب! دیس ہے مسلم کا تو، ماویٰ ہے تو
نقطۂ جاذب تاثّر کی شعاعوں کا ہے تو

جب تلک باقی ہے تو دنیا میں، باقی ہم بھی ہیں
صُبح ہے تو اس چمن میں گوہرِ شبنم بھی ہیں

ستارہ

قمر کا خوف کہ ہے خطرۂ سحر تجھ کو
مآلِ حُسن کی کیا مل گئی خبر تجھ کو؟
متاعِ نُور کے لُٹ جانے کا ہے ڈر تجھ کو
ہے کیا ہراسِ فنا صورتِ شرر تجھ کو؟
زمیں سے دُور دیا آسماں نے گھر تجھ کو
مثالِ ماہ اُڑھائی قبائے زر تجھ کو

غضب ہے پھر تری ننھی سی جان ڈرتی ہے!
تمام رات تری کانپتے گزرتی ہے

چمکنے والے مسافر! عجب یہ بستی ہے
جو اوج ایک کا ہے، دوسرے کی پستی ہے
اجل ہے لاکھوں ستاروں کی اک ولادتِ مہر
فنا کی نیند مےِ زندگی کی مستی ہے
وداعِ غنچہ میں ہے رازِ آفرینشِ گُل
عدم، عدم ہے کہ آئینہ دارِ ہستی ہے!
سکُوں محال ہے قدرت کے کارخانے میں
ثبات ایک تغیّر کو ہے زمانے میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دو ستارے

آئے جو قِراں میں دو ستارے
کہنے لگا ایک دوسرے سے

یہ وصل مدام ہو تو کیا خوب
انجامِ خرام ہو تو کیا خوب

تھوڑا سا جو مہرباں فلک ہو
ہم دونوں کی ایک ہی چمک ہو

لیکن یہ وصال کی تمنّا
پیغامِ فراق تھی سراپا

گردش تاروں کا ہے مقدّر
ہر ایک کی راہ ہے مقرّر

ہے خواب ثباتِ آشنائی
آئینِ جہاں کا ہے جُدائی

گورستانِ شاہی

آسماں بادل کا پہنے خرقۂ دیرینہ ہے
کچھ مکدّر سا جبینِ ماہ کا آئینہ ہے

چاندنی پھیکی ہے اس نظّارۂ خاموش میں
صبحِ صادق سو رہی ہے رات کی آغوش میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کس قدر اشجار کی حیرت فزا ہے خامشی
بربطِ قدرت کی دھیمی سی نوا ہے خامشی

باطنِ ہر ذرۂ عالم سراپا درد ہے
اور خاموشی لبِ ہستی پہ آہِ سرد ہے

آہ! جولاں گاہِ عالم گیر یعنی وہ حصار
دوش پر اپنے اٹھائے سیکڑوں صدیوں کا بار

زندگی سے تھا کبھی معمور اب سنسان ہے
یہ خموشی اس کے ہنگاموں کا گورستان ہے

اپنے سکانِ کہن کی خاک کا دلدادہ ہے
کوہ کے سر پر مثالِ پاسباں استادہ ہے

ابر کے روزن سے وہ بالائے بامِ آسماں
ناظرِ عالم ہے نجمِ سبز فامِ آسماں

خاک بازی وسعتِ دنیا کا ہے منظر اسے
داستاں ناکامیِ انساں کی ہے ازبر اسے

ہے ازل سے یہ مسافر سوئے منزل جا رہا
آسماں سے انقلابوں کا تماشا دیکھتا

گو سکوں ممکن نہیں عالم میں اختر کے لیے
فاتحہ خوانی کو یہ ٹھہرا ہے دم بھر کے لیے

رنگ و آبِ زندگی سے گل بدامن ہے زمیں
سیکڑوں خوں گشتہ تہذیبوں کا مدفن ہے زمیں

خوابگہ شاہوں کی ہے یہ منزلِ حسرت فزا
دیدۂ عبرت! خراجِ اشکِ گلگوں کر ادا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے تو گورستاں مگر یہ خاک گردوں پایہ ہے
آہ! اک برگشتہ قسمت قوم کا سرمایہ ہے

مقبروں کی شان حیرت آفریں ہے اس قدر
جنبشِ مژگاں سے ہے چشمِ تماشا کو حذر

کیفیت ایسی ہے ناکامی کی اس تصویر میں
جو اتر سکتی نہیں آئینۂ تحریر میں

سوتے ہیں خاموش، آبادی کے ہنگاموں سے دور
مضطرب رکھتی تھی جن کو آرزوئے ناصبور

قبر کی ظلمت میں ہے اُن آفتابوں کی چمک
جن کے دروازوں پہ رہتا تھا جبیں گستر فلک

کیا یہی ہے اُن شہنشاہوں کی عظمت کا مآل
جن کی تدبیرِ جہاں بانی سے ڈرتا تھا زوال

رعبِ فغفوری ہو دنیا میں کہ شانِ قیصری
ٹل نہیں سکتی غنیمِ موت کی یورش کبھی

بادشاہوں کی بھی کشتِ عمر کا حاصل ہے گور
جادۂ عظمت کی گویا آخری منزل ہے گور

شورشِ بزمِ طرب کیا، عود کی تقریر کیا
دردمندانِ جہاں کا نالۂ شب گیر کیا

عرصۂ پیکار میں ہنگامۂ شمشیر کیا
خون کو گرمانے والا نعرۂ تکبیر کیا

اب کوئی آواز سوتوں کو جگا سکتی نہیں
سینۂ ویراں میں جانِ رفتہ آ سکتی نہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوچہ گردِ نے ہوا جس دم نفس فریاد ہے   روح مُشتِ خاک میں زحمت کشِ بیداد ہے
شاخ پر بیٹھا، کوئی دم چہچہایا، اُڑ گیا   زندگی انساں کی ہے مانندِ مرغِ خوش نوا
زندگی کی شاخ سے پُھوٹے، کِھلے، مُرجھا گئے   آہ! کیا آئے ریاضِ دہر میں ہم، کیا گئے!

موت ہر شاہ و گدا کے خواب کی تعبیر ہے
اس ستم گر کا ستم انصاف کی تصویر ہے

اور اس دریائے بے پایاں کی موجیں ہیں مزار   سلسلہ ہستی کا ہے اک بحرِ ناپیدا کنار
یہ شرارے کا تبسم یہ خسِ آتش سوار   اے ہوس! خوں رو کہ ہے یہ زندگی بے اعتبار
پہنے سیمابی قبا محوِ خرامِ ناز ہے   چاند جو صورت گرِ ہستی کا اک اعجاز ہے
بے کسی اس کی کوئی دیکھے ذرا وقتِ سحر   چرخِ بے انجم کی دہشت ناک وسعت میں مگر

اک ذرا سا ابر کا ٹکڑا ہے، جو مہتاب تھا
آخری آنسو ٹپک جانے میں ہو جس کی فنا

رنگ ہائے رفتہ کی تصویر ہے ان کی بہار   زندگی اقوام کی بھی ہے یونہی بے اعتبار
رہ نہیں سکتی ابد تک بارِ دوشِ روزگار   اس زیاں خانے میں کوئی ملتِ گردوں وقار
دیکھتا ہے اعتنائی سے ہے یہ منظر جہاں   اس قدر قوموں کی بربادی سے ہے خُوگر جہاں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک صورت پر نہیں رہتا کسی شے کو قرار ذوقِ جدت سے ہے ترکیبِ مزاجِ روزگار

ہے نگینِ دہر کی زینت ہمیشہ نامِ نو
مادرِ گیتی رہی آبستنِ اقوامِ نو

ہے ہزاروں قافلوں سے آشنا یہ رہ گزر چشمِ کوہِ نور نے دیکھے ہیں کتنے تاجور
مصر و بابل مٹ گئے، باقی نشاں تک بھی نہیں دفترِ ہستی میں ان کی داستاں تک بھی نہیں
آ دبایا مہرِ ایراں کو اجل کی شام نے عظمتِ یونان و روما لوٹ لی ایام نے

آہ! مسلم بھی زمانے سے یونہی رخصت ہوا
آسماں سے ابرِ آزاری اٹھا، برسا، گیا

ہے رگِ گل صبح کے اشکوں سے موتی کی لڑی کوئی سورج کی کرن شبنم میں ہے الجھی ہوئی
سینۂ دریا شعاعوں کے لیے گہوارہ ہے کس قدر پیارا لبِ جو مہر کا نظارہ ہے
محوِ زینت ہے صنوبر، جوئبار آئینہ ہے غنچۂ گل کے لیے بادِ بہار آئینہ ہے
نعرہ زن رہتی ہے کوئل باغ کے کاشانے میں چشمِ انساں سے نہاں، پتوں کے عزلت خانے میں
اور بلبل، مطربِ رنگیں نوائے گلستاں جس کے دم سے زندہ ہے گویا ہوائے گلستاں
عشق کے ہنگاموں کی اڑتی ہوئی تصویر ہے خامۂ قدرت کی کیسی شوخ یہ تحریر ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باغ میں خاموش جلسے گُلستاں زادوں کے ہیں　　وادیِ کُہسار میں نعرے شباں زادوں کے ہیں

زندگی سے یہ پُرانا خاکداں معمور ہے　　موت میں بھی زندگانی کی تڑپ مستور ہے

پتّیاں پھُولوں کی گرتی ہیں خزاں میں اس طرح　　دستِ طفلِ خُفتہ سے رنگیں کھلونے جس طرح

اس نشاط آباد میں گو عیش بے اندازہ ہے
ایک غم، یعنی غمِ ملّت ہمیشہ تازہ ہے

دل ہمارے یادِ عہدِ رفتہ سے خالی نہیں　　اپنے شاہوں کو یہ اُمّت بھُولنے والی نہیں

اشک باری کے بہانے ہیں یہ اُجڑے بام و در　　گریۂ پیہم سے بینا ہے ہماری چشمِ تر

دہر کو دیتے ہیں موتی دیدۂ گریاں کے ہم　　آخری بادل ہیں اک گزرے ہوئے طوفاں کے ہم

ہیں ابھی صدہا گُہر اس ابر کی آغوش میں　　برق ابھی باقی ہے اس کے سینۂ خاموش میں

وادیِ گُل خاکِ صحرا کو بنا سکتا ہے یہ　　خواب سے اُمیدِ دہقاں کو جگا سکتا ہے یہ

ہو چُکا گو قوم کی شانِ جلالی کا ظہور
ہے مگر باقی ابھی شانِ جمالی کا ظہور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمودِ صبح

ہو رہی ہے زیرِ دامانِ افق سے آشکار
صبح یعنی دخترِ دوشیزۂ لیل و نہار

پا چکا فرصت درودِ فصلِ انجم سے سپہر
کشتِ خاور میں ہوا ہے آفتاب آئینہ کار

آسماں نے آمدِ خورشید کی پا کر خبر
محملِ پروازِ شب باندھا سرِ دوشِ غبار

شعلۂ خورشید گویا حاصل اس کھیتی کا ہے
بوئے تھے دہقانِ گردوں نے جو تاروں کے شرار

ہے رواں نجمِ سحر، جیسے عبادت خانے سے
سب سے پیچھے جائے کوئی عابدِ شب زندہ دار

کیا سماں ہے جس طرح آہستہ آہستہ کوئی
کھینچتا ہو میان کی ظلمت سے تیغِ آبدار

مطلعِ خورشید میں مضمر ہے یوں مضمونِ صبح
جیسے خلوت گاہِ مینا میں شرابِ خوش گوار

ہے تہِ دامانِ بادِ اختلاط انگیزِ صبح
شورشِ ناقوس، آوازِ اذاں سے ہمکنار

جاگے کوئل کی اذاں سے طائرانِ نغمہ سنج
ہے ترنم ریزِ قانونِ سحر کا تار تار

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تضمین بر شعرِ انیسی شاملو

ہمیشہ صورتِ بادِ سحر آوارہ رہتا ہوں
محبت میں ہے منزل سے بھی خوشتر جادہ پیمائی

دلِ بیتاب جا پہنچا دیارِ پیرِ سنجر میں
میسر ہے جہاں درمانِ دردِ ناشکیبائی

ابھی نا آشنائے لب تھا حرفِ آرزو میرا
زباں ہونے کو تھی منت پذیرِ تابِ گویائی

یہ مرقد سے صدا آئی حرم کے رہنے والوں کو
شکایت تجھ سے ہے اے تارکِ آئینِ آبائی!

ترا اے قیس کیونکر ہو گیا سوزِ دروں ٹھنڈا
کہ لیلیٰ میں تو ہیں اب تک وہی اندازِ لیلائی

نہ تخمِ لا الہٰ تیری زمینِ شور سے پھوٹا
زمانے بھر میں رسوا ہے تری فطرت کی نازائی

تجھے معلوم ہے غافل کہ تیری زندگی کیا ہے
کنشتی ساز، معمورِ نواہائے کلیسائی

ہوئی ہے تربیت آغوشِ بیت اللہ میں تیری
دلِ شوریدہ ہے لیکن صنم خانے کا سودائی

"وفا آموختی از ما، بکارِ دیگراں کردی
ربودی گوہرے از ما نثارِ دیگراں کردی"

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فلسفۂ غم

(میاں فضل حسین صاحب بیرسٹر ایٹ لا، لاہور کے نام)

گو سراپا کیفِ عشرت ہے شرابِ زندگی
اشک بھی رکھتا ہے دامن میں سحابِ زندگی

موجِ غم پر رقص کرتا ہے حبابِ زندگی
ہے 'الم' کا سورہ بھی جزوِ کتابِ زندگی

ایک بھی پتی اگر کم ہو تو وہ گل ہی نہیں
جو خزاں نادیدہ ہو بلبل، وہ بلبل ہی نہیں

آرزو کے خون سے رنگیں ہے دل کی داستاں
نغمۂ انسانیت کامل نہیں غیر از فغاں

دیدۂ بینا میں داغِ غم چراغِ سینہ ہے
روح کو سامانِ زینت آہ کا آئینہ ہے

حادثاتِ غم سے ہے انساں کی فطرت کو کمال
غازہ ہے آئینۂ دل کے لیے گردِ ملال

غم جوانی کو جگا دیتا ہے لطفِ خواب سے
ساز یہ بیدار ہوتا ہے اسی مضراب سے

طائرِ دل کے لیے غم شہپرِ پرواز ہے
راز ہے انساں کا دل غم انکشافِ راز ہے

غم نہیں غم، روح کا اک نغمۂ خاموش ہے
جو سرودِ بربطِ ہستی سے ہم آغوش ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شام جس کی آشنائے نالۂ یارب نہیں
جلوہ پیرا جس کی شب میں اشک کے کوکب نہیں

جس کا جامِ دل شکستِ غم سے ہے ناآشنا
جو سدا مستِ شرابِ عیش و عشرت ہی رہا

ہاتھ جس گلچیں کا ہے محفوظ نوکِ خار سے
عشق جس کا بے خبر ہے ہجر کے آزار سے

کلفتِ غم گرچہ اس کے روز و شب سے دور ہے
زندگی کا راز اس کی آنکھ سے مستور ہے

اے کہ نظمِ دہر کا ادراک ہے حاصل تجھے
کیوں نہ آساں ہو غم و اندوہ کی منزل تجھے

ہے ابد کے نسخۂ دیرینہ کی تمہید عشق
عقلِ انسانی ہے فانی، زندۂ جاوید عشق

عشق کے خورشید سے شامِ اجل شرمندہ ہے
عشق سوزِ زندگی ہے، تا ابد پائندہ ہے

رخصتِ محبوب کا مقصد فنا ہوتا اگر
جوشِ الفت بھی دلِ عاشق سے کر جاتا سفر

عشق کچھ محبوب کے مرنے سے مر جاتا نہیں
روح میں غم بن کے رہتا ہے، مگر جاتا نہیں

ہے بقائے عشق سے پیدا بقا محبوب کی
زندگانی ہے عدم ناآشنا محبوب کی

آتی ہے ندی جبینِ کوہ سے گاتی ہوئی
آسماں کے طائروں کو نغمہ سکھلاتی ہوئی

آئنہ روشن ہے اس کا صورتِ رخسارِ حور
گر کے وادی کی چٹانوں پر یہ ہو جاتا ہے چور

محكم دلائل سے مزين متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مكتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہر جو تھی اُس کے گوہر پیارے پیارے بن گئے   یعنی اس اُفتاد سے پانی کے تارے بن گئے
جوئے سیماب رواں پھٹ کر پریشاں ہو گئی   مضطرب بوندوں کی اک دنیا نمایاں ہو گئی
ہجر اِن قطروں کو لیکن وصل کی تعلیم ہے   دو قدم پر پھر وہی جُو مثلِ تارِ سیم ہے
ایک اصلیت میں ہے نہرِ روانِ زندگی   گر کے رفعت سے ہجومِ نوعِ انساں بن گئی

پستیِ عالم میں ملنے کو جُدا ہوتے ہیں ہم
عارضی فُرقت کو دائم جان کر روتے ہیں ہم

مرنے والے مرتے ہیں لیکن فنا ہوتے نہیں   یہ حقیقت میں کبھی ہم سے جُدا ہوتے نہیں
عقل جس دم دہر کی آفات میں محصور ہو   یا جوانی کی اندھیری رات میں مستور ہو
دامنِ دل بن گیا ہو رزم گاہِ خیر و شر   راہ کی ظلمت سے ہو مشکل سوئے منزل سفر
خضرِ ہمت ہو گیا ہو آرزو سے گوشہ گیر   فکر جب عاجز ہو اور خاموش آوازِ ضمیر
وادیِ ہستی میں کوئی ہم سفر تک بھی نہ ہو   جادہ دکھلانے کو جگنو کا شرر تک بھی نہ ہو

مرنے والوں کی جبیں روشن ہے اس ظلمات میں
جس طرح تارے چمکتے ہیں اندھیری رات میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھول کا تحفہ عطا ہونے پر

وہ مستِ ناز جو گلشن میں جا نکلتی ہے — کلی کلی کی زباں سے دعا نکلتی ہے

"الٰہی! پھولوں میں وہ انتخاب مجھ کو کرے
کلی سے رشکِ گلِ آفتاب مجھ کو کرے"

تجھے وہ شاخ سے توڑیں! زہے نصیب ترے — تڑپتے رہ گئے گلزار میں رقیب ترے
اُٹھا کے صدمۂ فرقت وصال تک پہنچا — تری حیات کا جوہر کمال تک پہنچا
مرا کنول کہ تصدق ہیں جس پہ اہلِ نظر — مرے شباب کے گلشن کو ناز ہے جس پر
کبھی یہ پھول ہم آغوشِ مدعا نہ ہوا — کسی کے دامنِ رنگیں سے آشنا نہ ہوا

شگفتہ کر نہ سکے گی کبھی بہار اسے
فسردہ رکھتا ہے گلچیں کا انتظار اسے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترانۂ ملّی

چین و عرب ہمارا ہندوستاں ہمارا
مسلم ہیں ہم وطن ہے سارا جہاں ہمارا

توحید کی امانت سینوں میں ہے ہمارے
آساں نہیں مٹانا نام و نشاں ہمارا

دنیا کے بُت کدوں میں پہلا وہ گھر خدا کا
ہم اُس کے پاسباں ہیں وہ پاسباں ہمارا

تیغوں کے سائے میں ہم پل کر جواں ہوئے ہیں
خنجر ہلال کا ہے قومی نشاں ہمارا

مغرب کی وادیوں میں گونجی اذاں ہماری
تھمتا نہ تھا کسی سے سیلِ رواں ہمارا

باطل سے دبنے والے اے آسماں نہیں ہم
سو بار کر چکا ہے تو امتحاں ہمارا

اے گلستانِ اندلس! وہ دن ہیں یاد تجھ کو
تھا تیری ڈالیوں پر جب آشیاں ہمارا

اے موجِ دجلہ! تُو بھی پہچانتی ہے ہم کو
اب تک ہے تیرا دریا افسانہ خواں ہمارا

اے ارضِ پاک! تیری حُرمت پہ کٹ مرے ہم
ہے خُوں تری رگوں میں اب تک رواں ہمارا

سالارِ کارواں ہے میرِ حجاز اپنا
اس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

اقبال کا ترانہ بانگِ درا ہے گویا
ہوتا ہے جادہ پیما پھر کارواں ہمارا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وطنیّت

(یعنی وطن بحیثیت ایک سیاسی تصوّر کے)

اس دور میں مے اور ہے، جام اور ہے جم اور
ساقی نے بنا کی روشِ لطف و ستم اور
مسلم نے بھی تعمیر کیا اپنا حرم اور
تہذیب کے آزر نے ترشوائے صنم اور
ان تازہ خداؤں میں بڑا سب سے وطن ہے
جو پیرہن اس کا ہے، وہ مذہب کا کفن ہے

یہ بت کہ تراشیدۂ تہذیبِ نوی ہے
غارت گرِ کاشانۂ دینِ نبوی ہے
بازو ترا توحید کی قوت سے قوی ہے
اسلام ترا دیس ہے، تو مصطفوی ہے
نظّارۂ دیرینہ زمانے کو دکھا دے
اے مصطفوی خاک میں اس بت کو ملا دے!

ہو قیدِ مقامی تو نتیجہ ہے تباہی
رہ بحر میں آزادِ وطن صورتِ ماہی
ہے ترکِ وطن سنّتِ محبوبِ الٰہی
دے تو بھی نبوّت کی صداقت پہ گواہی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گفتارِ سیاست میں وطن اور ہی کچھ ہے
ارشادِ نبوت میں وطن اور ہی کچھ ہے

اقوامِ جہاں میں ہے رقابت تو اسی سے
تسخیر ہے مقصودِ تجارت تو اسی سے
خالی ہے صداقت سے سیاست تو اسی سے
کمزور کا گھر ہوتا ہے غارت تو اسی سے

اقوام میں مخلوقِ خدا بٹتی ہے اس سے
قومیّتِ اسلام کی جڑ کٹتی ہے اس سے

ایک حاجی مدینے کے راستے میں

قافلہ لُوٹا گیا صحرا میں اور منزل ہے دُور
اس بیاباں یعنی بحرِ خشک کا ساحل ہے دُور
ہم سفر میرے شکارِ دشنۂ رہزن ہوئے
بچ گئے جو، ہو کے بے دل سُوئے بیت اللہ پھرے
اُس بخاری نوجواں نے کس خوشی سے جان دی!
موت کے زہراب میں پائی ہے اُس نے زندگی
خنجرِ رہزن اُسے گویا ہلالِ عید تھا
'ہائے یثرب' دل میں، لب پر نعرۂ توحید تھا
خوف کہتا ہے کہ یثرب کی طرف تنہا نہ چل
شوق کہتا ہے کہ تُو مسلم ہے، بے باکانہ چل
بے زیارت سُوئے بیت اللہ پھر جاؤں گا کیا
عاشقوں کو روزِ محشر منہ نہ دکھلاؤں گا کیا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوفِ جاں رکھتا نہیں کچھ دشت پیمائے حجاز
ہجرتِ مدفونِ یثربؐ میں یہی مخفی ہے راز

گو سلامت محملِ شامی کی ہمراہی میں ہے
عشق کی لذت مگر خطروں کی جاں کاہی میں ہے

آہ! یہ عقلِ زیاں اندیش کیا چالاک ہے
اور تاثر آدمی کا کس قدر بے باک ہے

قطعہ

کل ایک شوریدہ خواب گاہِ نبیؐ پہ رو رو کے کہہ رہا تھا
کہ مصر و ہندوستاں کے مسلم بنائے ملت مٹا رہے ہیں

یہ زائرانِ حریمِ مغرب ہزار رہبر بنیں ہمارے
ہمیں بھلا ان سے واسطہ کیا جو تجھ سے ناآشنا رہے ہیں

غضب ہیں یہ 'مرشدانِ خود بیں'، خدا تری قوم کو بچائے!
بگاڑ کر تیرے مسلموں کو یہ اپنی عزت بنا رہے ہیں

سنے گا اقبال کون ان کو، یہ انجمن ہی بدل گئی ہے
نئے زمانے میں آپ ہم کو پرانی باتیں سنا رہے ہیں!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شکوہ

کیوں زیاں کار بنوں سود فراموش رہوں
فکرِ فردا نہ کروں محوِ غمِ دوش رہوں
نالے بلبل کے سنوں اور ہمہ تن گوش رہوں
ہم نوا میں بھی کوئی گل ہوں کہ خاموش رہوں
جرأت آموز مری تابِ سخن ہے مجھ کو
شکوہ اللہ سے خاکم بدہن ہے مجھ کو

ہے بجا شیوۂ تسلیم میں مشہور ہیں ہم
قصۂ درد سناتے ہیں کہ مجبور ہیں ہم
سازِ خاموش ہیں فریاد سے معمور ہیں ہم
نالہ آتا ہے اگر لب پہ تو معذور ہیں ہم
اے خدا! شکوۂ اربابِ وفا بھی سن لے
خوگرِ حمد سے تھوڑا سا گلہ بھی سن لے

تھی تو موجود ازل سے ہی تری ذاتِ قدیم
پھول تھا زیبِ چمن پر نہ پریشاں تھی شمیم
شرطِ انصاف ہے اے صاحبِ الطافِ عمیم
بوئے گل پھیلتی کس طرح جو ہوتی نہ نسیم

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم کو جمعیتِ خاطر یہ پریشانی تھی
ورنہ اُمت ترے محبوب کی دیوانی تھی؟

ہم سے پہلے تھا عجب تیرے جہاں کا منظر — کہیں مسجود تھے پتھر، کہیں معبود شجر
خوگرِ پیکرِ محسوس تھی انساں کی نظر — مانتا پھر کوئی اَن دیکھے خدا کو کیونکر
تجھ کو معلوم ہے لیتا تھا کوئی نام ترا؟
قوتِ بازوئے مسلم نے کیا کام ترا

بس رہے تھے یہیں سلجوق بھی، تُورانی بھی — اہلِ چیں چین میں، ایران میں ساسانی بھی
اسی معمورے میں آباد تھے یونانی بھی — اسی دنیا میں یہودی بھی تھے، نصرانی بھی
پر ترے نام پہ تلوار اُٹھائی کس نے
بات جو بگڑی ہوئی تھی، وہ بنائی کس نے

تھے ہمیں ایک ترے معرکہ آراؤں میں — خشکیوں میں کبھی لڑتے، کبھی دریاؤں میں
دیں اذانیں کبھی یورپ کے کلیساؤں میں — کبھی افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں میں
شان آنکھوں میں نہ جچتی تھی جہاں داروں کی
کلمہ پڑھتے تھے ہم چھاؤں میں تلواروں کی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم جو جیتے تھے تو جنگوں کی مصیبت کے لیے
اور مرتے تھے ترے نام کی عظمت کے لیے
تھی نہ کچھ تیغ زنی اپنی حکومت کے لیے
سر بکف پھرتے تھے کیا دہر میں دولت کے لیے؟
قوم اپنی جو زر و مالِ جہاں پر مرتی
بُت فروشی کے عوض بُت شکنی کیوں کرتی!

ٹل نہ سکتے تھے اگر جنگ میں اَڑ جاتے تھے
پاؤں شیروں کے بھی میداں سے اُکھڑ جاتے تھے
تجھ سے سرکش ہوا کوئی تو بگڑ جاتے تھے
تیغ کیا چیز ہے، ہم توپ سے لڑ جاتے تھے
نقشِ توحید کا ہر دل پہ بٹھایا ہم نے
زیرِ خنجر بھی یہ پیغام سُنایا ہم نے

تُو ہی کہہ دے کہ اُکھاڑا درِ خیبر کس نے
شہر قیصر کا جو تھا اُس کو کیا سر کس نے
توڑے مخلوق خداوندوں کے پیکر کس نے
کاٹ کر رکھ دیے کُفّار کے لشکر کس نے
کس نے ٹھنڈا کیا آتشکدۂ ایراں کو؟
کس نے پھر زندہ کیا تذکرۂ یزداں کو؟

کون سی قوم فقط تیری طلبگار ہوئی
اور تیرے لیے زحمت کشِ پیکار ہوئی
کس کی شمشیر جہاں گیر جہاں دار ہوئی
کس کی تکبیر سے دنیا تری بیدار ہوئی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کس کی ہیبت سے صنم سہمے ہوئے رہتے تھے
مُنہ کے بل گر کے ھُوَ اللّٰہُ اَحَد کہتے تھے

آگیا عین لڑائی میں اگر وقتِ نماز
قبلہ رُو ہو کے زمیں بوس ہوئی قومِ حجاز
ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز
بندہ و صاحب و محتاج و غنی ایک ہوئے
تیری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

محفلِ کون و مکاں میں سحر و شام پھرے
مئے توحید کو لے کر صفتِ جام پھرے
کوہ میں، دشت میں لے کر ترا پیغام پھرے
اور معلوم ہے تجھ کو، کبھی ناکام پھرے!
دشت تو دشت ہیں، دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحرِ ظلمات میں دوڑا دیے گھوڑے ہم نے

صفحۂ دہر سے باطل کو مٹایا ہم نے
نوعِ انساں کو غلامی سے چھڑایا ہم نے
تیرے کعبے کو جبینوں سے بسایا ہم نے
تیرے قرآں کو سینوں سے لگایا ہم نے
پھر بھی ہم سے یہ گلہ ہے کہ وفادار نہیں
ہم وفادار نہیں، تُو بھی تو دلدار نہیں!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امتیں اور بھی ہیں، ان میں گنہگار بھی ہیں — عجز والے بھی ہیں، مستِ مئے پندار بھی ہیں
ان میں کاہل بھی ہیں، غافل بھی ہیں، ہشیار بھی ہیں — سیکڑوں ہیں کہ ترے نام سے بیزار بھی ہیں
رحمتیں ہیں تری اغیار کے کاشانوں پر
برق گرتی ہے تو بیچارے مسلمانوں پر

بت صنم خانوں میں کہتے ہیں، مسلمان گئے — ہے خوشی ان کو کہ کعبے کے نگہبان گئے
منزلِ دہر سے اونٹوں کے حُدی خوان گئے — اپنی بغلوں میں دبائے ہوئے قرآن گئے
خندہ زن کُفر ہے، احساس تجھے ہے کہ نہیں
اپنی توحید کا کچھ پاس تجھے ہے کہ نہیں

یہ شکایت نہیں، ہیں اُن کے خزانے معمور — نہیں محفل میں جنھیں بات بھی کرنے کا شعور
قہر تو یہ ہے کہ کافر کو ملیں حور و قصور — اور بیچارے مسلماں کو فقط وعدۂ حور
اب وہ الطاف نہیں، ہم پہ عنایات نہیں
بات یہ کیا ہے کہ پہلی سی مدارات نہیں

کیوں مسلمانوں میں ہے دولتِ دنیا نایاب — تیری قُدرت تو ہے وہ جس کی نہ حد ہے نہ حساب
تُو جو چاہے تو اُٹھے سینۂ صحرا سے حباب — رہروِ دشت ہو سیلی زدۂ موجِ سراب

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طعنِ اغیار ہے، رُسوائی ہے، ناداری ہے
کیا ترے نام پہ مرنے کا عوض خواری ہے؟

بنی اغیار کی اب چاہنے والی دنیا — رہ گئی اپنے لیے ایک خیالی دنیا
ہم تو رخصت ہوئے، اوروں نے سنبھالی دنیا — پھر نہ کہنا ہوئی توحید سے خالی دنیا

ہم تو جیتے ہیں کہ دنیا میں ترا نام رہے
کہیں ممکن ہے کہ ساقی نہ رہے، جام رہے!

تیری محفل بھی گئی، چاہنے والے بھی گئے — شب کی آہیں بھی گئیں، صبح کے نالے بھی گئے
دل تجھے دے بھی گئے، اپنا صلا لے بھی گئے — آ کے بیٹھے بھی نہ تھے اور نکالے بھی گئے

آئے عُشّاق، گئے وعدۂ فردا لے کر
اب اُنھیں ڈھونڈ چراغِ رُخِ زیبا لے کر

دردِ لیلیٰ بھی وہی، قیس کا پہلو بھی وہی — نجد کے دشت و جبل میں رمِ آہو بھی وہی
عشق کا دل بھی وہی، حسن کا جادو بھی وہی — اُمتِ احمدِ مرسل بھی وہی، تو بھی وہی

پھر یہ آزردگیِ غیر سبب کیا معنی
اپنے شیداؤں پہ یہ چشمِ غضب کیا معنی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تجھ کو چھوڑا کہ رسولِ عربیؐ کو چھوڑا؟ — بت گری پیشہ کیا، بت شکنی کو چھوڑا؟
عشق کو، عشق کی آشفتہ سری کو چھوڑا؟ — رسمِ سلمانؓ و اویسِ قرنیؓ کو چھوڑا؟
آگ تکبیر کی سینوں میں دبی رکھتے ہیں
زندگی مثلِ بلالِ حبشیؓ رکھتے ہیں

عشق کی خیر وہ پہلی سی ادا بھی نہ سہی — جادہ پیمائیِ تسلیم و رضا بھی نہ سہی
مضطرب دل صفتِ قبلہ نما بھی نہ سہی — اور پابندیِ آئینِ وفا بھی نہ سہی
کبھی ہم سے، کبھی غیروں سے شناسائی ہے
بات کہنے کی نہیں، تو بھی تو ہرجائی ہے!

سرِ فاراں پہ کیا دین کو کامل تو نے — اک اشارے میں ہزاروں کے لیے دل تو نے
آتش اندوز کیا عشق کا حاصل تو نے — پھونک دی گرمیِ رخسار سے محفل تو نے
آج کیوں سینے ہمارے شرر آباد نہیں
ہم وہی سوختہ ساماں ہیں، تجھے یاد نہیں؟

وادیِ نجد میں وہ شورِ سلاسل نہ رہا — قیسِ دیوانۂ نظارۂ محمل نہ رہا
حوصلے وہ نہ رہے، ہم نہ رہے، دل نہ رہا — گھر یہ اجڑا ہے کہ تو رونقِ محفل نہ رہا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے خوش آں روز کہ آئی و بصد ناز آئی
بے حجابانہ سوئے محفلِ ما باز آئی

بادہ کش غیر ہیں گلشن میں لبِ جُو بیٹھے
سُنتے ہیں جام بکف نغمۂ کُو کُو بیٹھے
دُور ہنگامۂ گلزار سے یک سُو بیٹھے
تیرے دیوانے بھی ہیں منتظرِ ھُو بیٹھے
اپنے پروانوں کو پھر ذوقِ خود افروزی دے
برقِ دیرینہ کو فرمانِ جگر سوزی دے

قومِ آوارہ عناں تاب ہے پھر سُوئے حجاز
لے اُڑا بُلبلِ بے پر کو مذاقِ پرواز
مضطرب باغ کے ہر غنچے میں ہے بُوئے نیاز
تُو ذرا چھیڑ تو دے، تشنۂ مضراب ہے ساز
نغمے بیتاب ہیں تاروں سے نکلنے کے لیے
طُور مضطر ہے اُسی آگ میں جلنے کے لیے

مُشکلیں اُمّتِ مرحُوم کی آساں کر دے
مُورِ بے مایہ کو ہمدوشِ سلیماں کر دے
جنسِ نایابِ محبّت کو پھر ارزاں کر دے
ہند کے دَیر نشینوں کو مسلماں کر دے
جُوئے خوں می چکد از حسرتِ دیرینۂ ما
می تپد نالہ بہ نشتر کدۂ سینۂ ما

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بوئے گُل لے گئی بیرونِ چمن رازِ چمن ۔۔۔ کیا قیامت ہے کہ خود پھول ہیں غمّازِ چمن!
عہدِ گُل ختم ہوا ٹوٹ گیا سازِ چمن ۔۔۔ اُڑ گئے ڈالیوں سے زمزمہ پردازِ چمن

ایک بُلبل ہے کہ ہے محوِ ترنّم اب تک
اس کے سینے میں ہے نغموں کا تلاطم اب تک

قُمریاں شاخِ صنوبر سے گُریزاں بھی ہوئیں ۔۔۔ پتّیاں پھول کی جھڑ جھڑ کے پریشاں بھی ہوئیں
وہ پُرانی روِشیں باغ کی ویراں بھی ہوئیں ۔۔۔ ڈالیاں پیرہنِ برگ سے عُریاں بھی ہوئیں

قیدِ موسم سے طبیعت رہی آزاد اس کی
کاش گُلشن میں سمجھتا کوئی فریاد اس کی!

لُطف مرنے میں ہے باقی، نہ مزا جینے میں ۔۔۔ کچھ مزا ہے تو یہی خُونِ جگر پینے میں
کتنے بے تاب ہیں جوہر مرے آئینے میں ۔۔۔ کس قدر جلوے تڑپتے ہیں مرے سینے میں

اس گُلستاں میں مگر دیکھنے والے ہی نہیں
داغ جو سینے میں رکھتے ہوں وہ لالے ہی نہیں

چاک اس بُلبلِ تنہا کی نوا سے دل ہوں ۔۔۔ جاگنے والے اسی بانگِ درا سے دل ہوں
یعنی پھر زندہ نئے عہدِ وفا سے دل ہوں ۔۔۔ پھر اسی بادۂ دیرینہ کے پیاسے دل ہوں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عجمی خُم ہے تو کیا، مے تو حجازی ہے مری

نغمہ ہندی ہے تو کیا، لَے تو حجازی ہے مری!

چاند

اے چاند! حُسن تیرا فطرت کی آبرو ہے
طوفِ حریمِ خاکی تیری قدیم خو ہے

یہ داغ سا جو تیرے سینے میں ہے نمایاں
عاشق ہے تو کسی کا، یہ داغِ آرزو ہے؟

میں مضطرب زمیں پر، بیتاب تو فلک پر
تجھ کو بھی جستجو ہے، مجھ کو بھی جستجو ہے

انساں ہے شمع جس کی، محفل وہی ہے تیری؟

میں جس طرف رواں ہوں، منزل وہی ہے تیری؟

تو ڈھونڈتا ہے جس کو تاروں کی خامشی میں
پوشیدہ ہے وہ شاید غوغائے زندگی میں

استادہ سرو میں ہے، سبزے میں سو رہا ہے
بلبل میں نغمہ زن ہے، خاموش ہے کلی میں

آ! میں تجھے دکھاؤں رخسارِ روشن اس کا
نہروں کے آئنے میں، شبنم کی آرسی میں

صحرا و دشت و در میں، کہسار میں وہی ہے

انساں کے دل میں، تیرے رخسار میں وہی ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رات اور شاعر

(۱)

رات

کیوں میری چاندنی میں پھرتا ہے تو پریشاں
خاموش صورتِ گل، مانندِ بو پریشاں

تاروں کے موتیوں کا شاید ہے جوہری تو
مچھلی ہے کوئی میرے دریائے نور کی تو

یا تو مری جبیں کا تارا گرا ہوا ہے
رفعت کو چھوڑ کر جو بستی میں جا بسا ہے

خاموش ہو گیا ہے تارِ ربابِ ہستی
ہے میرے آئنے میں تصویرِ خوابِ ہستی

دریا کی تہ میں چشمِ گرداب سو گئی ہے
ساحل سے لگ کے موجِ بیتاب سو گئی ہے

بستی زمیں کی کیسی ہنگامہ آفریں ہے
یوں سو گئی ہے جیسے آباد ہی نہیں ہے

شاعر کا دل ہے لیکن ناآشنا سکوں سے
آزاد رہ گیا تو کیونکر مرے فسوں سے؟

(۲)

شاعر

میں ترے چاند کی کھیتی میں گہر بوتا ہوں
چھپ کے انسانوں سے مانندِ سحر روتا ہوں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دن کی شورش میں نکلتے ہوئے گھبراتے ہیں
عزلتِ شب میں مرے اشک ٹپک جاتے ہیں

مجھ میں فریاد جو پنہاں ہے، سناؤں کس کو
تپشِ شوق کا نظارہ دکھاؤں کس کو

برقِ ایمن مرے سینے پہ پڑی روتی ہے
دیکھنے والی ہے جو آنکھ، کہاں سوتی ہے!

صفتِ شمعِ لحد مُردہ ہے محفل میری
آہ، اے رات! بڑی دور ہے منزل میری

عہدِ حاضر کی ہوا راس نہیں ہے اس کو
اپنے نقصان کا احساس نہیں ہے اس کو

ضبطِ پیغامِ محبت سے جو گھبراتا ہوں
تیرے تابندہ ستاروں کو سنا جاتا ہوں

بزمِ انجم

سورج نے جاتے جاتے شامِ سیہ قبا کو
طشتِ افق سے لے کر لالے کے پھول مارے

پہنا دیا شفق نے سونے کا سارا زیور
قدرت نے اپنے گہنے چاندی کے سب اتارے

محمل میں خامشی کے لیلائے ظلمت آئی
چمکے عروسِ شب کے موتی وہ پیارے پیارے

وہ دور رہنے والے ہنگامۂ جہاں سے
کہتا ہے جن کو انساں اپنی زباں میں تارے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محوِ فلک فروزی تھی انجمن فلک کی
عرشِ بریں سے آئی آواز اک مَلک کی

اے شب کے پاسبانو، اے آسماں کے تارو!
تابندہ قوم ساری گردُوں نشیں تمھاری

چھیڑو سرود ایسا، جاگ اٹھیں سونے والے
رہبر ہے قافلوں کی تابِ جبیں تمھاری

آئینے قسمتوں کے تم کو یہ جانتے ہیں
شاید سُنیں صدائیں اہلِ زمیں تمھاری

رُخصت ہوئی خموشی تاروں بھری فضا سے
وسعت تھی آسماں کی معمور اس نوا سے

"حُسنِ ازل ہے پیدا تاروں کی دلبری میں
جس طرح عکسِ گُل ہو شبنم کی آرسی میں

آئینِ نو سے ڈرنا، طرزِ کُہن پہ اڑنا
منزل یہی کٹھن ہے قوموں کی زندگی میں

یہ کاروانِ ہستی ہے تیز گام ایسا
قومیں کُچل گئی ہیں جس کی رواروی میں

آنکھوں سے ہیں ہماری غائب ہزاروں انجم
داخل ہیں وہ بھی لیکن اپنی برادری میں

اک عمر میں نہ سمجھے اس کو زمین والے
جو بات پا گئے ہم تھوڑی سی زندگی میں

ہیں جذبِ باہمی سے قائم نظام سارے
پوشیدہ ہے یہ نکتہ تاروں کی زندگی میں"

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیرِ فلک

تھا تخیّل جو ہم سفر میرا
آسماں پر ہُوا گزر میرا

اُڑتا جاتا تھا اور نہ تھا کوئی
جاننے والا چرخ پر میرا

تارے حیرت سے دیکھتے تھے مجھے
رازِ سربستہ تھا سفر میرا

حلقۂ صبح و شام سے نکلا
اس پُرانے نظام سے نکلا

کیا سناؤں تمھیں ارم کیا ہے
خاتمِ آرزوئے دیدہ و گوش

شاخِ طُوبیٰ پہ نغمہ ریز طیور
بے حجابانہ حُور جلوہ فروش

ساقیانِ جمیل جام بدست
پینے والوں میں شورِ نوشا نوش

دُور جنّت سے آنکھ نے دیکھا
ایک تاریک خانہ سرد و خموش

طالعِ قیس و گیسوئے لیلیٰ
اُس کی تاریکیوں سے دوش بدوش

خُنک ایسا کہ جس سے شرما کر
کُرۂ زمہریر ہو رُوپوش

مَیں نے پوچھی جو کیفیت اُس کی
حیرت انگیز تھا جوابِ سروش

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ مقامِ خنک جہنم ہے   نار سے، نور سے تہی آغوش
شعلے ہوتے ہیں مستعار اس کے   جن سے لرزاں ہیں مردِ عبرت کوش

اہلِ دنیا یہاں جو آتے ہیں
اپنے انگار ساتھ لاتے ہیں

نصیحت

میں نے اقبالؔ سے از راہِ نصیحت یہ کہا   عاملِ روزہ ہے تو اور نہ پابندِ نماز
تو بھی ہے شیوۂ اربابِ ریا میں کامل   دل میں لندن کی ہوس، لب پہ ترے ذکرِ حجاز
جھوٹ بھی مصلحت آمیز ترا ہوتا ہے   تیرا اندازِ تملق بھی سراپا اعجاز
ختم تقریر تری مدحتِ سرکار پہ ہے   فکرِ روشن ہے ترا موجدِ آئینِ نیاز
درِ حکام بھی ہے تجھ کو مقامِ محمود   پالسی بھی تری پیچیدہ تر از زلفِ ایاز
اور لوگوں کی طرح تو بھی چھپا سکتا ہے   پردۂ خدمتِ دیں میں ہوسِ جاہ کا راز
نظر آجاتا ہے مسجد میں بھی تو عید کے دن   اثرِ وعظ سے ہوتی ہے طبیعت بھی گداز
دست پرورد ترے ملک کے اخبار بھی ہیں   چھیڑنا فرض ہے جن پر تری تشہیر کا ساز

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس پہ طرّہ ہے کہ تُو شعر بھی کہہ سکتا ہے — تیری مینائے سخن میں ہے شرابِ شیراز
جتنے اوصاف ہیں لیڈر کے، وہ ہیں تجھ میں سبھی — تجھ کو لازم ہے کہ ہو اُٹھ کے شریکِ تگ و تاز
غمِ صیّاد نہیں، اور پر و بال بھی ہیں — پھر سبب کیا ہے، نہیں تجھ کو دماغِ پرواز

"عاقبت منزلِ ما وادیِ خاموشان است
حالیا غلغلہ در گنبدِ افلاک انداز"

رام

لبریز ہے شرابِ حقیقت سے جامِ ہند — سب فلسفی ہیں خطّۂ مغرب کے رامِ ہند
یہ ہندیوں کے فکرِ فلک رس کا ہے اثر — رفعت میں آسماں سے بھی اونچا ہے بامِ ہند
اس دیس میں ہوئے ہیں ہزاروں مَلک سرشت — مشہور جن کے دم سے ہے دنیا میں نامِ ہند
ہے رام کے وجود پہ ہندوستاں کو ناز — اہلِ نظر سمجھتے ہیں اس کو امامِ ہند
اعجاز اس چراغِ ہدایت کا ہے یہی — روشن تر از سحر ہے زمانے میں شامِ ہند

تلوار کا دھنی تھا، شجاعت میں فرد تھا
پاکیزگی میں، جوشِ محبت میں فرد تھا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موٹر

کیسی پتے کی بات جگندر نے کل کہی
موٹر ہے ذوالفقار علی خاں کا کیا خموش

ہنگامہ آفریں نہیں اس کا خرامِ ناز
مانندِ برق تیز، مثالِ ہوا خموش

میں نے کہا نہیں ہے یہ موٹر پہ منحصر
ہے جادۂ حیات میں ہر تیز پا خموش

ہے پا شکستہ شیوۂ فریاد سے جرس
نکہت کا کارواں ہے مثالِ صبا خموش

مینا مدام شورشِ قلقل سے پا بہ گِل
لیکن مزاجِ جامِ خرام آشنا خموش

شاعر کے فکر کو پرِ پرواز خامشی
سرمایہ دارِ گرمیِ آواز خامشی!

انسان

منظر چمنستاں کے زیبا ہوں کہ نازیبا
محرومِ عمل نرگس مجبورِ تماشا ہے

رفتار کی لذت کا احساس نہیں اس کو
فطرت ہی صنوبر کی محرومِ تمنا ہے

تسلیم کی خوگر ہے جو چیز ہے دنیا میں
انسان کی ہر قوت سرگرمِ تقاضا ہے

اس ذرے کو رہتی ہے وسعت کی ہوس ہر دم
یہ ذرہ نہیں، شاید سمٹا ہوا صحرا ہے

چاہے تو بدل ڈالے ہیئت چمنستاں کی
یہ ہستیِ دانا ہے، بینا ہے، توانا ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطاب بہ جوانانِ اسلام

کبھی اے نوجواں مسلم! تدبّر بھی کیا تو نے
وہ کیا گردوں تھا تو جس کا ہے اک ٹوٹا ہوا تارا

تجھے اس قوم نے پالا ہے آغوشِ محبّت میں
کچل ڈالا تھا جس نے پاؤں میں تاجِ سرِ دارا

تمدّن آفریں خلّاقِ آئینِ جہاں داری
وہ صحرائے عرب یعنی شتربانوں کا گہوارا

سماں 'الفقر فخری' کا رہا شانِ امارت میں
"بآب و رنگ و خال و خط چہ حاجت روے زیبا را"

گدائی میں بھی وہ اللہ والے تھے غیور اتنے
کہ منعم کو گدا کے ڈر سے بخشش کا نہ تھا یارا

غرض میں کیا کہوں تجھ سے کہ وہ صحرا نشیں کیا تھے
جہاں گیر و جہاں دار و جہاں بان و جہاں آرا

اگر چاہوں تو نقشہ کھینچ کر الفاظ میں رکھ دوں
مگر تیرے تخیّل سے فزوں تر ہے وہ نظّارا

تجھے آبا سے اپنے کوئی نسبت ہو نہیں سکتی
کہ تو گفتار وہ کردار، تو ثابت وہ سیّارا

گنوا دی ہم نے جو اسلاف سے میراث پائی تھی
ثریّا سے زمیں پر آسماں نے ہم کو دے مارا

حکومت کا تو کیا رونا کہ وہ اک عارضی شے تھی
نہیں دنیا کے آئینِ مسلَّم سے کوئی چارا

مگر وہ علم کے موتی، کتابیں اپنے آبا کی
جو دیکھیں ان کو یورپ میں تو دل ہوتا ہے سیپارا

"غنی! روزِ سیاہِ پیرِ کنعاں را تماشا کن
کہ نورِ دیدہ اش روشن کند چشمِ زلیخا را"

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غرۂ شوال

یا

ہلالِ عید

غرۂ شوال! اے نورِ نگاہِ روزہ دار / آ کہ تھے تیرے لیے مسلم سراپا انتظار
تیری پیشانی پہ تحریرِ پیامِ عید ہے / شام تیری کیا ہے، صبحِ عیش کی تمہید ہے
سرگزشتِ ملتِ بیضا کا تو آئینہ ہے / اے مہِ نو! ہم کو تجھ سے اُلفتِ دیرینہ ہے
جس علم کے سائے میں تیغ آزما ہوتے تھے ہم / دشمنوں کے خون سے رنگیں قبا ہوتے تھے ہم
تیری قسمت میں ہم آغوشی اُسی رایت کی ہے / حُسنِ روز افزوں سے تیرے آبرو ملت کی ہے
آشنا پرور ہے قوم اپنی، وفا آئیں ترا / ہے محبت خیز یہ پیراہنِ سیمیں ترا

اوجِ گردوں سے ذرا دنیا کی بستی دیکھ لے
اپنی رفعت سے ہمارے گھر کی پستی دیکھ لے!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قافلے دیکھ اور اُن کی برق رفتاری بھی دیکھ
رہروِ درماندہ کی منزل سے بیزاری بھی دیکھ

دیکھ کر تجھ کو اُفق پر ہم لُٹاتے تھے گہر
اے تہی ساغر! ہماری آج ناداری بھی دیکھ

فرقہ آرائی کی زنجیروں میں ہیں مسلم اسیر
اپنی آزادی بھی دیکھ، اُن کی گرفتاری بھی دیکھ

دیکھ مسجد میں شکستِ رشتۂ تسبیحِ شیخ
بُت کدے میں برہمن کی پختہ زُنّاری بھی دیکھ

کافروں کی مسلم آئینی کا بھی نظّارہ کر
اور اپنے مسلموں کی مسلم آزاری بھی دیکھ

بارشِ سنگِ حوادث کا تماشائی بھی ہو
اُمّتِ مرحوم کی آئینہ دیواری بھی دیکھ

ہاں، تملّق پیشگی دیکھ آبرو والوں کی تُو
اور جو بے آبرو تھے، اُن کی خودداری بھی دیکھ

جس کو ہم نے آشنا لطفِ تکلّم سے کیا
اُس حریفِ بے زباں کی گرم گفتاری بھی دیکھ

سازِ عشرت کی صدا مغرب کے ایوانوں میں سُن
اور ایراں میں ذرا ماتم کی تیاری بھی دیکھ

چاک کر دی تُرکِ ناداں نے خلافت کی قبا
سادگی مسلم کی دیکھ، اوروں کی عیّاری بھی دیکھ

صُورتِ آئینہ سب کچھ دیکھ اور خاموش رہ
شورشِ امروز میں محوِ سرودِ دوش رہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شمع اور شاعر

(فروری ۱۹۱۲ء)

شاعر

دوش می گفتم بہ شمعِ منزلِ ویرانِ خویش
گیسوے تو از پرِ پروانہ دارد شانہ اے

در جہاں مثلِ چراغِ لالۂ صحرا استم
نے نصیبِ محفلے، نے قسمتِ کاشانہ اے

مدتے مانندِ تو من ہم نفس می سوختم
در طوافِ شعلہ ام بالے نہ زد پروانہ اے

می تپد صد جلوہ در جانِ امل فرسودِ من
بر نمی خیزد ازیں محفل دلِ دیوانہ اے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ازکجا ایں آتشِ عالم فروز اندوختی
کرمکِ بے مایہ را سوزِ کلیم آموختی

شمع

مجھ کو جو موجِ نفس دیتی ہے پیغامِ اجل
لب اسی موجِ نفس سے ہے نوا پیرا ترا
میں تو جلتی ہوں کہ ہے مضمر مری فطرت میں سوز
تُو فروزاں ہے کہ پروانوں کو ہو سودا ترا
گریہ ساماں میں کہ میرے دل میں ہے طوفانِ اشک
شبنم افشاں تُو کہ بزمِ گُل میں ہو چرچا ترا
گُل بہ دامن ہے مری شب کے لہُو سے میری صبح
ہے ترے امروز سے نا آشنا فردا ترا
یوں تو روشن ہے مگر سوزِ دروں رکھتا نہیں
شُعلہ ہے مثلِ چراغِ لالۂ صحرا ترا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوچ تو دل میں، لقب ساقی کا ہے زیبا تجھے؟
انجمن پیاسی ہے اور پیمانہ بے صہبا ترا!

اور ہے تیرا شعار، آئینِ ملّت اور ہے
زشت رُوئی سے تری آئینہ ہے رُسوا ترا

کعبہ پہلو میں ہے اور سودائیِ بُت خانہ ہے
کس قدر شوریدہ سر ہے شوقِ بے پروا ترا

قیس پیدا ہوں تری محفل میں! یہ ممکن نہیں
تنگ ہے صحرا ترا، محمل ہے بے لیلا ترا

اے دُرِ تابندہ، اے پروردۂ آغوشِ موج!
لذّتِ طوفاں سے ہے نا آشنا دریا ترا

اب نوا پیرا ہے کیا، گُلشن ہُوا برہم ترا
بے محل تیرا ترنّم، نغمہ بے موسم ترا

تھا جنھیں ذوقِ تماشا، وہ تو رخصت ہو گئے
لے کے اب تُو وعدۂ دیدارِ عام آیا تو کیا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انجمن سے وہ پُرانے شعلہ آشام اُٹھ گئے
ساقیا! محفل میں تُو آتش بجام آیا تو کیا

آہ، جب گُلشن کی جمعیت پریشاں ہو چکی
پُھول کو بادِ بہاری کا پیام آیا تو کیا

آخرِ شب دید کے قابل تھی بِسمل کی تڑپ
صبحدم کوئی اگر بالائے بام آیا تو کیا

بُجھ گیا وہ شعلہ جو مقصودِ ہر پروانہ تھا
اب کوئی سودائیِ سوزِ تمام آیا تو کیا

پُھول بے پروا ہیں، تُو گرمِ نوا ہو یا نہ ہو
کارواں بے حِس ہے، آوازِ درا ہو یا نہ ہو

شمعِ محفل ہو کے تُو جب سوز سے خالی رہا
تیرے پروانے بھی اس لذّت سے بیگانے رہے

رشتۂ اُلفت میں جب ان کو پرو سکتا تھا تُو
پھر پریشاں کیوں تری تسبیح کے دانے رہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شوقِ بے پروا گیا، فکرِ فلک پیما گیا
تیری محفل میں نہ دیوانے نہ فرزانے رہے
وہ جگر سوزی نہیں، وہ شعلہ آشامی نہیں
فائدہ پھر کیا جو گردِ شمع پروانے رہے
خیر، تو ساقی سہی لیکن پلائے گا کسے
اب نہ وہ مے کش رہے باقی نہ میخانے رہے
رو رہی ہے آج اک ٹوٹی ہوئی مینا اُسے
کل تلک گردش میں جس ساقی کے پیمانے رہے
آج ہیں خاموش وہ دشتِ جنوں پرور جہاں
رقص میں لیلیٰ رہی، لیلیٰ کے دیوانے رہے
وائے ناکامی! متاعِ کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا
جن کے ہنگاموں سے تھے آباد ویرانے کبھی
شہر اُن کے مِٹ گئے آبادیاں بَن ہو گئیں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سطوتِ توحید قائم جن نمازوں سے ہوئی
وہ نمازیں ہند میں نذرِ برہمن ہو گئیں
دہر میں عیشِ دوام آئیں کی پابندی سے ہے
موج کو آزادیاں سامانِ شیون ہو گئیں
خود تجلی کو تمنا جن کے نظاروں کی تھی
وہ نگاہیں نا امیدِ نورِ ایمن ہو گئیں
اُڑتی پھرتی تھیں ہزاروں بُلبلیں گلزار میں
دل میں کیا آئی کہ پابندِ نشیمن ہو گئیں
وسعتِ گردُوں میں تھی ان کی تڑپ نظّارہ سوز
بجلیاں آسودۂ دامانِ خرمن ہو گئیں
دیدۂ خُونبار ہو منّت کشِ گُلزار کیوں
اشکِ پیہم سے نگاہیں گُل بہ دامن ہو گئیں
شامِ غم لیکن خبر دیتی ہے صبحِ عید کی
ظُلمتِ شب میں نظر آئی کرن اُمّید کی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مژدہ اے پیمانہ بردارِ خمستانِ حجاز!
بعد مدت کے ترے رندوں کو پھر آیا ہے ہوش
نقدِ خودداری بہائے بادۂ اغیار تھی
پھر دکاں تیری ہے لبریزِ صدائے ناو نوش
ٹوٹنے کو ہے طلسمِ ماہ سیمایانِ ہند
پھر سلیمیٰ کی نظر دیتی ہے پیغامِ خروش
پھر یہ غوغا ہے کہ لا ساقی شرابِ خانہ ساز
دل کے ہنگامے مئے مغرب نے کر ڈالے خموش
نغمہ پیرا ہو کہ یہ ہنگامِ خاموشی نہیں
ہے سحر کا آسماں خورشید سے مینا بدوش
در غمِ دیگر بسوز و دیگراں را ہم بسوز
گفتمت روشن حدیثے گر توانی دار گوش!
کہہ گئے ہیں شاعری جزویست از پیغمبری
ہاں سنا دے محفلِ ملت کو پیغامِ سروش

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنکھ کو بیدار کر دے وعدۂ دیدار سے
زندہ کر دے دل کو سوزِ جوہرِ گفتار سے

رہزنِ ہمّت ہُوا ذوقِ تن آسانی ترا
بحر تھا صحرا میں تُو، گلشن میں مثلِ جُو ہوا

اپنی اصلیّت پہ قائم تھا تو جمعیّت بھی تھی
چھوڑ کر گُل کو پریشاں کاروانِ بُو ہوا

زندگی قطرے کی سکھلاتی ہے اسرارِ حیات
یہ کبھی گوہر، کبھی شبنم، کبھی آنسو ہُوا

پھر کہیں سے اس کو پیدا کر، بڑی دولت ہے یہ
زندگی کیسی جو دل بیگانۂ پہلو ہوا

آبرو باقی تری ملّت کی جمعیّت سے تھی
جب یہ جمعیّت گئی، دنیا میں رُسوا تُو ہوا

فرد قائم ربطِ ملّت سے ہے، تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں اور بیرونِ دریا کچھ نہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پردۂ دل میں محبت کو ابھی مستور رکھ
یعنی اپنی مے کو رُسوا صُورتِ مینا نہ کر

خیمہ زن ہو وادیِ سینا میں مانندِ کلیم
شعلۂ تحقیق کو غارت گرِ کاشانہ کر

شمع کو بھی ہو ذرا معلوم انجامِ ستم
صَرفِ تعمیرِ سحَر خاکسترِ پروانہ کر

تُو اگر خوددار ہے منّت کشِ ساقی نہ ہو
عین دریا میں حباب آسا نگُوں پیمانہ کر

کیفیت باقی پُرانے کوہ و صحرا میں نہیں
ہے جُنوں تیرا نیا، پیدا نیا ویرانہ کر

خاک میں تجھ کو مُقدّر نے مِلایا ہے اگر
تو عصا اُفتاد سے پیدا مثالِ دانہ کر

ہاں، اسی شاخِ کُہن پر پھر بنا لے آشیاں
اہلِ گلشن کو شہیدِ نغمۂ مستانہ کر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس چمن میں پیروِ بلبل ہو یا تلمیذِ گل
یا سراپا نالہ بن جا یا نوا پیدا نہ کر

کیوں چمن میں بے صدا مثلِ رمِ شبنم ہے تو
لب کُشا ہو جا، سرودِ بربطِ عالم ہے تو

آشنا اپنی حقیقت سے ہو اے دہقاں ذرا
دانہ تو، کھیتی بھی تو، باراں بھی تو، حاصل بھی تو

آہ، کس کی جُستجو آوارہ رکھتی ہے تجھے
راہ تو، رہرو بھی تو، رہبر بھی تو، منزل بھی تو

کانپتا ہے دل ترا اندیشۂ طوفاں سے کیا
ناخدا تو، بحر تو، کشتی بھی تو، ساحل بھی تو

دیکھ آکر کوچۂ چاکِ گریباں میں کبھی
قیس تو، لیلیٰ بھی تو، صحرا بھی تو، محمل بھی تو

وائے نادانی کہ تو محتاجِ ساقی ہو گیا
مے بھی تو، مینا بھی تو، ساقی بھی تو، محفل بھی تو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شعلہ بن کر پھونک دے خاشاکِ غیر اللہ کو
خوفِ باطل کیا کہ ہے غارت گرِ باطل بھی تو

بے خبر! تو جوہرِ آئینۂ ایام ہے
تو زمانے میں خدا کا آخری پیغام ہے

اپنی اصلیت سے ہو آگاہ اے غافل کہ تو
قطرہ ہے لیکن مثالِ بحرِ بے پایاں بھی ہے

کیوں گرفتارِ طلسمِ ہیچ مقداری ہے تو
دیکھ تو پوشیدہ تجھ میں شوکتِ طوفاں بھی ہے

سینہ ہے تیرا امیں اُس کے پیامِ ناز کا
جو نظامِ دہر میں پیدا بھی ہے پنہاں بھی ہے

ہفت کشور جس سے ہو تسخیر بے تیغ و تفنگ
تو اگر سمجھے تو تیرے پاس وہ ساماں بھی ہے

اب تلک شاہد ہے جس پر کوہِ فاراں کا سکوت
اے تغافل پیشہ! تجھ کو یاد وہ پیماں بھی ہے؟

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تُو ہی ناداں چند کلیوں پر قناعت کر گیا
ورنہ گُلشن میں علاجِ تنگیِ داماں بھی ہے

دل کی کیفیّت ہے پیدا پردۂ تقریر میں
کِسوتِ مِینا میں مے مستُور بھی، عُریاں بھی ہے

پھُونک ڈالا ہے مری آتش نوائی نے مجھے
اور میری زندگانی کا یہی ساماں بھی ہے

راز اس آتش نوائی کا مرے سینے میں دیکھ
جلوۂ تقدیر میرے دل کے آئینے میں دیکھ!

آسماں ہوگا سحَر کے نُور سے آئینہ پوش
اور ظُلمت رات کی سیماب پا ہو جائے گی

اس قدر ہوگی ترنّم آفریں بادِ بہار
نکہتِ خوابیدہ غنچے کی نوا ہو جائے گی

آ ملیں گے سینہ چاکانِ چمن سے سینہ چاک
بزمِ گُل کی ہم نفَس بادِ صبا ہو جائے گی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شبنم افشانی مری پیدا کرے گی سوز و ساز
اس چمن کی ہر کلی درد آشنا ہو جائے گی

دیکھ لو گے سطوتِ رفتارِ دریا کا مآل
موجِ مضطر ہی اسے زنجیرِ پا ہو جائے گی

پھر دلوں کو یاد آ جائے گا پیغامِ سجود
پھر جبیں خاکِ حرم سے آشنا ہو جائے گی

نالۂ صیاد سے ہوں گے نوا ساماں طیور
خونِ گلچیں سے کلی رنگیں قبا ہو جائے گی

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آ سکتا نہیں
محوِ حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی

شب گریزاں ہو گی آخر جلوۂ خورشید سے
یہ چمن معمور ہو گا نغمۂ توحید سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلم

(جون ۱۹۱۲ء)

ہر نفس اقبال تیرا آہ میں مستور ہے
سینۂ سوزاں ترا فریاد سے معمور ہے

نغمۂ امید تیری بربطِ دل میں نہیں
ہم سمجھتے ہیں یہ لیلیٰ تیرے محمل میں نہیں

گوشِ آوازِ سرودِ رفتہ کا جویا ترا
اور دل ہنگامۂ حاضر سے بے پروا ترا

قصۂ گل ہم نوایانِ چمن سنتے نہیں
اہلِ محفل تیرا پیغامِ کہن سنتے نہیں

اے درائے کاروانِ خفتہ پا! خاموش رہ
ہے بہت یاس آفریں تیری صدا خاموش رہ

زندہ پھر وہ محفلِ دیرینہ ہو سکتی نہیں
شمع سے روشن شبِ دوشینہ ہو سکتی نہیں

ہم نشیں! مسلم ہوں میں، توحید کا حامل ہوں میں
اس صداقت پر ازل سے شاہدِ عادل ہوں میں

نبضِ موجودات میں پیدا حرارت اس سے ہے
اور مسلم کے تخیّل میں جسارت اس سے ہے

حق نے عالم اس صداقت کے لیے پیدا کیا
اور مجھے اس کی حفاظت کے لیے پیدا کیا

دہر میں غارت گرِ باطل پرستی میں ہوا
حق تو یہ ہے حافظِ ناموسِ ہستی میں ہوا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میری ہستی پیرہنِ عریانیِ عالم کی ہے — میرے مٹ جانے سے رسوائی بنی آدم کی ہے
قسمتِ عالم کا مسلم کوکبِ تابندہ ہے — جس کی تابانی سے افسونِ سحر شرمندہ ہے
آشکارا ہیں مری آنکھوں پہ اسرارِ حیات — کہہ نہیں سکتے مجھے نومیدِ پیکارِ حیات
کب ڈرا سکتا ہے غم کا عارضی منظر مجھے — ہے بھروسا اپنی ملّت کے مقدّر پر مجھے
یاس کے عنصر سے ہے آزاد میرا روزگار — فتحِ کامل کی خبر دیتا ہے جوشِ کارزار
ہاں یہ سچ ہے چشم بر عہدِ کہن رہتا ہوں میں — اہلِ محفل سے پُرانی داستاں کہتا ہوں میں
یادِ عہدِ رفتہ میری خاک کو اکسیر ہے — میرا ماضی میرے استقبال کی تفسیر ہے
سامنے رکھتا ہوں اُس دورِ نشاط افزا کو میں
دیکھتا ہوں دوش کے آئینے میں فردا کو میں

حضورِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں

گراں جو مجھ پہ یہ ہنگامۂ زمانہ ہُوا — جہاں سے باندھ کے رختِ سفر روانہ ہُوا
قیودِ شام و سحر میں بسر تو کی لیکن — نظامِ کہنۂ عالم سے آشنا نہ ہُوا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرشتے بزمِ رسالت میں لے گئے مجھ کو
حضورِ آیۂ رحمت میں لے گئے مجھ کو

کہا حضورؐ نے، اے عندلیبِ باغِ حجاز!
کلی کلی ہے تری گرمیِ نوا سے گداز

ہمیشہ سرخوشِ جامِ ولا ہے دل تیرا
فتادگی ہے تری غیرتِ سجودِ نیاز

اڑا جو پستیِ دنیا سے تو سوئے گردوں
سکھائی تجھ کو ملائک نے رفعتِ پرواز

نکل کے باغِ جہاں سے برنگِ بو آیا
ہمارے واسطے کیا تحفہ لے کے تو آیا؟

"حضور! دہر میں آسودگی نہیں ملتی
تلاش جس کی ہے وہ زندگی نہیں ملتی

ہزاروں لالہ و گل ہیں ریاضِ ہستی میں
وفا کی جس میں ہو بو، وہ کلی نہیں ملتی

مگر میں نذر کو اک آبگینہ لایا ہوں
جو چیز اس میں ہے، جنت میں بھی نہیں ملتی

جھلکتی ہے تری امت کی آبرو اس میں
طرابلس کے شہیدوں کا ہے لہو اس میں"

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شفاخانۂ حجاز

اک پیشوائے قوم نے اقبال سے کہا
کھُلنے کو جدہ میں ہے شفاخانۂ حجاز
ہوتا ہے تیری خاک کا ہر ذرّہ بے قرار
سُنتا ہے تو کسی سے جو افسانۂ حجاز
دستِ جُنوں کو اپنے بڑھا جیب کی طرف
مشہور تُو جہاں میں ہے دیوانۂ حجاز
دارالشّفا حوالیِ بطحا میں چاہیے
نبضِ مریض پنجۂ عیسیٰ میں چاہیے

میں نے کہا کہ موت کے پردے میں ہے حیات
پوشیدہ جس طرح ہو حقیقت مجاز میں
تلخابۂ اجل میں جو عاشق کو مِل گیا
پایا نہ خضر نے مئے عمرِ دراز میں
اوروں کو دیں حضور! یہ پیغامِ زندگی
میں موت ڈھُونڈتا ہوں زمینِ حجاز میں
آئے ہیں آپ لے کے شفا کا پیام کیا
رکھتے ہیں اہلِ درد مسیحا سے کام کیا!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جوابِ شکوہ

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پر نہیں، طاقتِ پرواز مگر رکھتی ہے
قدسی الاصل ہے، رفعت پہ نظر رکھتی ہے
خاک سے اُٹھتی ہے، گردوں پہ گزر رکھتی ہے
عشق تھا فتنہ گر و سرکش و چالاک مرا
آسماں چیر گیا نالۂ بے باک مرا

پیرِ گردوں نے کہا سُن کے، کہیں ہے کوئی
بولے سیارے، سرِ عرشِ بریں ہے کوئی
چاند کہتا تھا، نہیں! اہلِ زمیں ہے کوئی
کہکشاں کہتی تھی، پوشیدہ یہیں ہے کوئی
کچھ جو سمجھا مرے شکوے کو تو رِضواں سمجھا
مجھے جنّت سے نکالا ہوا انساں سمجھا

تھی فرشتوں کو بھی حیرت کہ یہ آواز ہے کیا
عرش والوں پہ بھی کھُلتا نہیں یہ راز ہے کیا!
تا سرِ عرش بھی انساں کی تگ و تاز ہے کیا!
آ گئی خاک کی چٹکی کو بھی پرواز ہے کیا!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غافل آداب سے سکانِ زمیں کیسے ہیں
شوخ و گستاخ یہ پستی کے مکیں کیسے ہیں!
اس قدر شوخ کہ اللہ سے بھی برہم ہے — تھا جو مسجودِ ملائک، یہ وہی آدم ہے!
عالمِ کیف ہے، دانائے رموزِ کم ہے — ہاں مگر عجز کے اسرار سے نامحرم ہے
ناز ہے طاقتِ گفتار پہ انسانوں کو
بات کرنے کا سلیقہ نہیں نادانوں کو

آئی آواز، غم انگیز ہے افسانہ ترا — اشکِ بیتاب سے لبریز ہے پیمانہ ترا
آسماں گیر ہوا نعرۂ مستانہ ترا — کس قدر شوخ زباں ہے دلِ دیوانہ ترا
شکر شکوے کو کیا حسنِ ادا سے تو نے
ہم سخن کر دیا بندوں کو خدا سے تو نے

ہم تو مائل بہ کرم ہیں، کوئی سائل ہی نہیں — راہ دکھلائیں کسے، رہروِ منزل ہی نہیں
تربیت عام تو ہے، جوہرِ قابل ہی نہیں — جس سے تعمیر ہو آدم کی یہ وہ گِل ہی نہیں
کوئی قابل ہو تو ہم شانِ کئی دیتے ہیں
ڈھونڈنے والوں کو دنیا بھی نئی دیتے ہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاتھ بے زور ہیں، الحاد سے دل خوگر ہیں — اُمّتی باعثِ رسوائیِ پیغمبر ہیں
بُت شکن اُٹھ گئے، باقی جو رہے بُت گر ہیں — تھا براہیم پدر اور پسر آزر ہیں

بادہ آشام نئے، بادہ نیا، خُم بھی نئے
حرمِ کعبہ نیا، بُت بھی نئے، تم بھی نئے

وہ بھی دن تھے کہ یہی مایۂ رعنائی تھا — نازشِ موسمِ گُل لالۂ صحرائی تھا
جو مسلمان تھا اللہ کا سودائی تھا — کبھی محبوب تمھارا یہی ہرجائی تھا

کسی یکجائی سے اب عہدِ غلامی کر لو
ملّتِ احمدِ مرسل کو مقامی کر لو!

کس قدر تم پہ گراں صبح کی بیداری ہے — ہم سے کب پیار ہے! ہاں نیند تمھیں پیاری ہے
طبعِ آزاد پہ قیدِ رمضاں بھاری ہے — تمھی کہہ دو یہی آئینِ وفاداری ہے؟

قوم مذہب سے ہے، مذہب جو نہیں، تم بھی نہیں
جذبِ باہم جو نہیں، محفلِ انجم بھی نہیں

جن کو آتا نہیں دنیا میں کوئی فن، تم ہو — نہیں جس قوم کو پروائے نشیمن، تم ہو
بجلیاں جس میں ہوں آسودہ، وہ خرمن تم ہو — بیچ کھاتے ہیں جو اسلاف کے مدفن، تم ہو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو نِکو نام جو قبروں کی تجارت کر کے
کیا نہ بیچو گے جو مل جائیں صنم پتھر کے

صفحۂ دہر سے باطل کو مٹایا کس نے؟ — نوعِ انساں کو غلامی سے چھڑایا کس نے؟
میرے کعبے کو جبینوں سے بسایا کس نے؟ — میرے قرآن کو سینوں سے لگایا کس نے؟
تھے تو آبا وہ تمھارے ہی، مگر تم کیا ہو
ہاتھ پر ہاتھ دھرے منتظرِ فردا ہو!

کیا کہا! بہرِ مسلماں ہے فقط وعدۂ حور — شکوہ بے جا بھی کرے کوئی تو لازم ہے شعور
عدل ہے فاطرِ ہستی کا ازل سے دستور — مسلم آئیں ہوا کافر تو ملے حور و قصور
تم میں حوروں کا کوئی چاہنے والا ہی نہیں
جلوۂ طور تو موجود ہے موسیٰ ہی نہیں

منفعت ایک ہے اس قوم کی، نقصان بھی ایک — ایک ہی سب کا نبی، دین بھی، ایمان بھی ایک
حرمِ پاک بھی، اللہ بھی، قرآن بھی ایک — کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک
فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں
کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کون ہے تارکِ آئینِ رسولِ مختار؟ — مصلحت وقت کی ہے کس کے عمل کا معیار؟
کس کی آنکھوں میں سمایا ہے شعارِ اغیار؟ — ہو گئی کس کی نگہ طرزِ سلف سے بیزار؟
قلب میں سوز نہیں رُوح میں احساس نہیں
کچھ بھی پیغامِ محمدؐ کا تمھیں پاس نہیں

جا کے ہوتے ہیں مساجد میں صف آرا، تو غریب — زحمتِ روزہ جو کرتے ہیں گوارا، تو غریب
نام لیتا ہے اگر کوئی ہمارا، تو غریب — پردہ رکھتا ہے اگر کوئی تمھارا، تو غریب
اُمَرا نشۂ دولت میں ہیں غافل ہم سے
زندہ ہے ملّتِ بیضا غُربا کے دم سے

واعظِ قوم کی وہ پُختہ خیالی نہ رہی — برق طبعی نہ رہی، شُعلہ مقالی نہ رہی
رہ گئی رسمِ اذاں رُوحِ بلالی نہ رہی — فلسفہ رہ گیا، تلقینِ غزالی نہ رہی
مسجدیں مرثیہ خواں ہیں کہ نمازی نہ رہے
یعنی وہ صاحبِ اوصافِ حجازی نہ رہے

شور ہے، ہو گئے دنیا سے مسلماں نابود — ہم یہ کہتے ہیں کہ تھے بھی کہیں مسلم موجود!
وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود — یہ مسلماں ہیں! جنھیں دیکھ کے شرمائیں یہود

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یوں تو سید بھی ہو، مرزا بھی ہو، افغان بھی ہو
تم سبھی کچھ ہو، بتاؤ تو مسلمان بھی ہو!

دمِ تقریر تھی مسلم کی صداقت بے باک
عدل اس کا تھا قوی، لوثِ مراعات سے پاک
شجرِ فطرتِ مسلم تھا حیا سے نم ناک
تھا شجاعت میں وہ اک ہستیِ فوق الادراک

خود گدازی نمِ کیفیتِ صہبایش بود
خالی از خویش شدن صورتِ مینایش بود

ہر مسلماں رگِ باطل کے لیے نشتر تھا
اس کے آئینۂ ہستی میں عمل جوہر تھا
جو بھروسا تھا اسے قوّتِ بازو پر تھا
ہے تمھیں موت کا ڈر، اس کو خدا کا ڈر تھا

باپ کا علم نہ بیٹے کو اگر ازبر ہو
پھر پسر قابلِ میراثِ پدر کیونکر ہو!

ہر کوئی مستِ مئے ذوقِ تن آسانی ہے
تم مسلماں ہو! یہ اندازِ مسلمانی ہے!
حیدری فقر ہے نے دولتِ عثمانی ہے
تم کو اسلاف سے کیا نسبتِ روحانی ہے؟

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تم ہو آپس میں غضب ناک، وہ آپس میں رحیم
تم خطاکار و خطابیں، وہ خطاپوش و کریم

چاہتے سب ہیں کہ ہوں اوجِ ثریا پہ مقیم
پہلے ویسا کوئی پیدا تو کرے قلبِ سلیم

تختِ فغفور بھی اُن کا تھا، سریرِ کَے بھی
یونہی باتیں ہیں کہ تم میں وہ حمیت ہے بھی؟

خودکشی شیوہ تمھارا، وہ غیور و خوددار
تم اخوت سے گریزاں، وہ اخوت پہ نثار

تم ہو گفتار سراپا، وہ سراپا کردار
تم ترستے ہو کلی کو، وہ گلستاں بہ کنار

اب تلک یاد ہے قوموں کو حکایت اُن کی
نقش ہے صفحۂ ہستی پہ صداقت اُن کی

مثلِ انجم افقِ قوم پہ روشن بھی ہوئے
بتِ ہندی کی محبت میں برہمن بھی ہوئے

شوقِ پرواز میں مہجورِ نشیمن بھی ہوئے
بے عمل تھے ہی جواں، دین سے بدظن بھی ہوئے

ان کو تہذیب نے ہر بند سے آزاد کیا
لا کے کعبے سے صنم خانے میں آباد کیا

قیس زحمت کشِ تنہائیِ صحرا نہ رہے
شہر کی کھائے ہوا، بادیہ پیما نہ رہے

وہ تو دیوانہ ہے، بستی میں رہے یا نہ رہے
یہ ضروری ہے حجابِ رخِ لیلا نہ رہے!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گلۂ جور نہ ہو، شکوۂ بیداد نہ ہو
عشق آزاد ہے، کیوں حسن بھی آزاد نہ ہو!

عہدِ نو برق ہے، آتش زنِ ہر خرمن ہے
ایمن اس سے کوئی صحرا نہ کوئی گلشن ہے
اس نئی آگ کا اقوامِ کہن ایندھن ہے
ملتِ ختمِ رسل شعلہ بہ پیراہن ہے

آج بھی ہو جو براہیم کا ایماں پیدا
آگ کر سکتی ہے اندازِ گلستاں پیدا

دیکھ کر رنگِ چمن ہو نہ پریشاں مالی
کوکبِ غنچہ سے شاخیں ہیں چمکنے والی
خس و خاشاک سے ہوتا ہے گلستاں خالی
گل بر انداز ہے خونِ شہدا کی لالی

رنگ گردوں کا ذرا دیکھ تو عنابی ہے
یہ نکلتے ہوئے سورج کی افق تابی ہے

امتیں گلشنِ ہستی میں ثمر چیدہ بھی ہیں
اور محرومِ ثمر بھی ہیں، خزاں دیدہ بھی ہیں
سیکڑوں نخل ہیں، کاہیدہ بھی، بالیدہ بھی ہیں
سیکڑوں بطنِ چمن میں ابھی پوشیدہ بھی ہیں

نخلِ اسلام نمونہ ہے برومندی کا
پھل ہے یہ سیکڑوں صدیوں کی چمن بندی کا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاک ہے گردِ وطن سے سرِ داماں تیرا | تو وہ یوسف ہے کہ ہر مصر ہے کنعاں تیرا
قافلہ ہو نہ سکے گا کبھی ویراں تیرا | غیرِ یک بانگِ درا کچھ نہیں ساماں تیرا

نخلِ شمع استی و در شعلہ دود ریشۂ تو
عاقبت سوز بود سایۂ اندیشۂ تو

تو نہ مٹ جائے گا ایران کے مٹ جانے سے | نشۂ مے کو تعلق نہیں پیمانے سے
ہے عیاں یورشِ تاتار کے افسانے سے | پاسباں مل گئے کعبے کو صنم خانے سے

کشتیِ حق کا زمانے میں سہارا تو ہے
عصرِ نو رات ہے، دھندلا سا ستارا تو ہے

ہے جو ہنگامہ بپا یورشِ بلغاری کا | غافلوں کے لیے پیغام ہے بیداری کا
تو سمجھتا ہے یہ ساماں ہے دل آزاری کا | امتحاں ہے ترے ایثار کا، خودداری کا

کیوں ہراساں ہے صہیلِ فرسِ اعدا سے
نورِ حق بجھ نہ سکے گا نفسِ اعدا سے

چشمِ اقوام سے مخفی ہے حقیقت تیری | ہے ابھی محفلِ ہستی کو ضرورت تیری
زندہ رکھتی ہے زمانے کو حرارت تیری | کوکبِ قسمتِ امکاں ہے خلافت تیری

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقتِ فرصت ہے کہاں، کام ابھی باقی ہے
نورِ توحید کا اتمام ابھی باقی ہے

مثلِ بو قید ہے غنچے میں، پریشاں ہو جا
رخت بردوش ہوائے چمنستاں ہو جا
ہے تنک مایہ تو ذرّے سے بیاباں ہو جا
نغمۂ موج ہے، ہنگامۂ طوفاں ہو جا!
قوّتِ عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسمِ محمّد سے اُجالا کر دے

ہو نہ یہ پھول تو بلبل کا ترنّم بھی نہ ہو
چمنِ دہر میں کلیوں کا تبسّم بھی نہ ہو
یہ نہ ساقی ہو تو پھر مے بھی نہ ہو، خُم بھی نہ ہو
بزمِ توحید بھی دنیا میں نہ ہو، تم بھی نہ ہو
خیمۂ افلاک کا اِستادہ اسی نام سے ہے
نبضِ ہستی تپش آمادہ اسی نام سے ہے

دشت میں، دامنِ کہسار میں، میدان میں ہے
بحر میں، موج کی آغوش میں، طوفان میں ہے
چین کے شہر، مراقش کے بیابان میں ہے
اور پوشیدہ مسلمان کے ایمان میں ہے
چشمِ اقوام یہ نظّارہ ابد تک دیکھے
رفعتِ شانِ رَفَعنَا لَکَ ذِکرَک دیکھے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مردمِ چشمِ زمیں یعنی وہ کالی دنیا وہ تمھارے شہدا پالنے والی دنیا
گرمیِ مہر کی پروردہ ہلالی دنیا عشق والے جسے کہتے ہیں بلالی دنیا
تپش اندوز ہے اس نام سے پارے کی طرح
غوطہ زن نور میں ہے آنکھ کے تارے کی طرح

عقل ہے تیری سپر عشق ہے شمشیر تری مرے درویش! خلافت ہے جہاں گیر تری
ماسوی اللہ کے لیے آگ ہے تکبیر تری تو مسلماں ہو تو تقدیر ہے تدبیر تری
کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

ساقی

نشہ پلا کے گرانا تو سب کو آتا ہے مزا تو جب ہے کہ گرتوں کو تھام لے ساقی
جو بادہ کش تھے پرانے وہ اٹھتے جاتے ہیں کہیں سے آبِ بقائے دوام لے ساقی!
کٹی ہے رات تو ہنگامہ گستری میں تری
سحر قریب ہے اللہ کا نام لے ساقی!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعلیم اور اس کے نتائج

(تضمین بر شعرِ مُلّا عرشی)

خوش تو ہیں ہم بھی جوانوں کی ترقی سے مگر
لبِ خنداں سے نکل جاتی ہے فریاد بھی ساتھ

ہم سمجھتے تھے کہ لائے گی فراغت تعلیم
کیا خبر تھی کہ چلا آئے گا الحاد بھی ساتھ

گھر میں پرویز کے شیریں تو ہوئی جلوہ نما
لے کے آئی ہے مگر تیشۂ فرہاد بھی ساتھ

"تخمِ دیگر بکف آریم و بکاریم ز نو
کانچہ کشتیم ز خجلت نتواں کرد درو"

قُربِ سُلطاں

تمیزِ حاکم و محکوم مٹ نہیں سکتی
مجال کیا کہ گداگر ہو شاہ کا ہمدوش

جہاں میں خواجہ پرستی ہے بندگی کا کمال
رضائے خواجہ طلب کن قبائے رنگیں پوش

مگر غرض جو حصولِ رضائے حاکم ہو
خطاب ملتا ہے منصب پرست و قوم فروش

پرانے طرزِ عمل میں ہزار مشکل ہے
نئے اصول سے خالی ہے فکر کی آغوش

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مزا تو یہ ہے کہ یوں زیرِ آسماں رہیے — "ہزار گونہ سخن در دہان و لب خاموش"
یہی اصول ہے سرمایۂ سکونِ حیات — "گدائے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش"
مگر خروش پہ مائل ہے تو تو بسم اللہ — "بگیر بادۂ صافی، ببانگِ چنگ بنوش"
شریکِ بزمِ امیر و وزیر و سلطاں ہو — لڑا کے توڑ دے سنگِ ہوس سے شیشۂ ہوش
پیامِ مرشدِ شیراز بھی مگر سُن لے — کہ ہے یہ سرِّ نہاں خانۂ ضمیرِ سروش

"محلِ نورِ تجلّی ست رائے انور شاہ
چو قربِ او طلبی در صفائے نیت کوش"

شاعر

جوئے سرود آفریں آتی ہے کوہسار سے — پی کے شرابِ لالہ گوں مے کدۂ بہار سے
مستِ مئے خرام کا سُن تو ذرا پیام تو — زندہ وہی ہے کام کچھ جس کو نہیں قرار سے
پھرتی ہے وادیوں میں کیا دخترِ خوش خرامِ ابر — کرتی ہے عشق بازیاں سبزۂ مرغزار سے

جامِ شراب کوہ کے خم کدے سے اڑاتی ہے
پست و بلند کر کے طے کھیتوں کو جا پلاتی ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاعرِ دل نواز بھی بات اگر کہے کھری
ہوتی ہے اُس کے فیض سے مزرعِ زندگی ہری

شانِ خلیل ہوتی ہے اُس کے کلام سے عیاں
کرتی ہے اُس کی قوم جب اپنا شعار آزری

اہلِ زمیں کو نسخۂ زندگیِ دوام ہے
خونِ جگر سے تربیت پاتی ہے جو سخنوری

گلشنِ دہر میں اگر جوئے مئے سخن نہ ہو
پھول نہ ہو، کلی نہ ہو، سبزہ نہ ہو، چمن نہ ہو

نویدِ صبح

۱۹۱۲ء

آتی ہے مشرق سے جب ہنگامہ در دامن سحر
منزلِ ہستی سے کر جاتی ہے خاموشی سفر

محفلِ قدرت کا آخر ٹوٹ جاتا ہے سکوت
دیتی ہے ہر چیز اپنی زندگانی کا ثبوت

چہچہاتے ہیں پرندے پا کے پیغامِ حیات
باندھتے ہیں پھول بھی گلشن میں احرامِ حیات

مسلمِ خوابیدہ اُٹھ، ہنگامہ آرا تو بھی ہو
وہ چمک اُٹھا اُفق، گرمِ تقاضا تو بھی ہو

وسعتِ عالم میں رہ پیما ہو مثلِ آفتاب
دامنِ گردوں سے ناپیدا ہوں یہ داغِ سحاب

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھینچ کر خنجر کرن کا، پھر ہو سرگرمِ ستیز — پھر سکھا تاریکیِ باطل کو آدابِ گریز
تو سراپا نور ہے، خوشتر ہے عریانی تجھے — اور عریاں ہو کے لازم ہے خود افشانی تجھے
ہاں، نمایاں ہو کے برقِ دیدۂ خفاش ہو
اے دلِ کون و مکاں کے رازِ مضمر! فاش ہو

دُعا

یا رب! دلِ مسلم کو وہ زندہ تمنا دے — جو قلب کو گرما دے، جو روح کو تڑپا دے
پھر وادیِ فاراں کے ہر ذرے کو چمکا دے — پھر شوقِ تماشا دے، پھر ذوقِ تقاضا دے
محرومِ تماشا کو پھر دیدۂ بینا دے — دیکھا ہے جو کچھ میں نے اوروں کو بھی دکھلا دے
بھٹکے ہوئے آہو کو پھر سوئے حرم لے چل — اس شہر کے خوگر کو پھر وسعتِ صحرا دے
پیدا دلِ ویراں میں پھر شورشِ محشر کر — اس محملِ خالی کو پھر شاہدِ لیلا دے
اس دور کی ظلمت میں ہر قلبِ پریشاں کو — وہ داغِ محبت دے جو چاند کو شرما دے
رفعت میں مقاصد کو ہمدوشِ ثریا کر — خودداریِ ساحل دے، آزادیِ دریا دے
بے لوث محبت ہو، بے باک صداقت ہو — سینوں میں اجالا کر، دل صورتِ مینا دے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احساسِ عنایت کر آثارِ مصیبت کا — امروز کی شورش میں اندیشۂ فردا دے

میں بلبلِ نالاں ہوں اک اُجڑے گلستاں کا
تاثیر کا سائل ہوں محتاج کو داتا دے!

عید پر شعر لکھنے کی فرمائش کے جواب میں

یہ شالامار میں اک برگِ زرد کہتا تھا — گیا وہ موسمِ گل جس کا راز دار ہوں میں
نہ پائمال کریں مجھ کو زائرانِ چمن — انھی کی شاخِ نشیمن کی یادگار ہوں میں
ذرا سے پتّے نے بیتاب کر دیا دل کو — چمن میں آکے سراپا غمِ بہار ہوں میں
خزاں میں مجھ کو رُلاتی ہے یادِ فصلِ بہار — خوشی ہو عید کی کیونکر کہ سوگوار ہوں میں
اُجاڑ ہو گئے عہدِ کہن کے میخانے — گزشتہ بادہ پرستوں کی یادگار ہوں میں

پیامِ عیش و مسرت ہمیں سُناتا ہے
ہلالِ عید ہماری ہنسی اُڑاتا ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فاطمہ بنت عبداللہ

عرب لڑکی جو طرابلس کی جنگ میں غازیوں کو پانی پلاتی ہوئی شہید ہوئی

۱۹۱۲ء

فاطمہ! تو آبروئے اُمّتِ مرحوم ہے
ذرّہ ذرّہ تیری مُشتِ خاک کا معصوم ہے

یہ سعادت، حُورِ صحرائی! تری قسمت میں تھی
غازیانِ دیں کی سقّائی تری قسمت میں تھی

یہ جہاد اللہ کے رستے میں بے تیغ و سپر
ہے جسارت آفریں شوقِ شہادت کس قدر

یہ کلی بھی اس گُلستانِ خزاں منظر میں تھی
ایسی چنگاری بھی یا رب، اپنی خاکستر میں تھی!

اپنے صحرا میں بہت آہُو ابھی پوشیدہ ہیں
بجلیاں برسے ہُوئے بادل میں بھی خوابیدہ ہیں!

فاطمہ! گو شبنم افشاں آنکھ تیرے غم میں ہے
نغمۂ عشرت بھی اپنے نالۂ ماتم میں ہے

رقص تیری خاک کا کتنا نشاط انگیز ہے
ذرّہ ذرّہ زندگی کے سوز سے لبریز ہے

ہے کوئی ہنگامہ تیری تُربتِ خاموش میں
پل رہی ہے ایک قومِ تازہ اس آغوش میں

بے خبر ہوں گرچہ اُن کی وسعتِ مقصد سے میں
آفرینش دیکھتا ہوں اُن کی اس مرقد سے میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تازہ انجم کا فضائے آسماں میں ہے ظہور — دیدۂ انساں سے نامحرم ہے جن کی موجِ نور
جو ابھی اُبھرے ہیں ظلمت خانۂ ایام سے — جن کی ضَو ناآشنا ہے قیدِ صبح و شام سے
جن کی تابانی میں اندازِ کُہن بھی، نَو بھی ہے
اور تیرے کوکبِ تقدیر کا پرتَو بھی ہے

شبنم اور ستارے

اک رات یہ کہنے لگے شبنم سے ستارے — ہر صبح نئے تجھ کو میسر ہیں نظارے
کیا جانیے، تُو کتنے جہاں دیکھ چکی ہے — جو بن کے مٹے، اُن کے نشاں دیکھ چکی ہے
زُہرہ نے سُنی ہے یہ خبر ایک مَلک سے — انسانوں کی بستی ہے بہت دُور فلک سے
کہہ ہم سے بھی اُس کشورِ دلکش کا فسانہ
گاتا ہے قمر جس کی محبت کا ترانہ
اے تارو نہ پُوچھو چمنستانِ جہاں کی — گُلشن نہیں، اک بستی ہے وہ آہ و فغاں کی
آتی ہے صبا واں سے پلٹ جانے کی خاطر — بے چاری کلی کھلتی ہے مُرجھانے کی خاطر
کیا تم سے کہوں کیا چمن افروز کلی ہے — ننھا سا کوئی شُعلۂ بے سوز کلی ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گل نالۂ بلبل کی صدا سن نہیں سکتا
دامن سے مرے موتیوں کو چن نہیں سکتا

ہیں مرغِ نوا ریز گرفتار، غضب ہے
اگتے ہیں تہِ سایۂ گل خار، غضب ہے

رہتی ہے سدا نرگسِ بیمار کی تر آنکھ
دل طالبِ نظّارہ ہے، محرومِ نظر آنکھ

دل سوختۂ گرمیِ فریاد ہے شمشاد
زندانی ہے اور نام کو آزاد ہے شمشاد

تارے شررِ آہ ہیں انساں کی زباں میں
میں گریۂ گردوں ہوں گلستاں کی زباں میں

نادانی ہے یہ گردِ زمیں طوف قمر کا
سمجھا ہے کہ درماں ہے وہاں داغِ جگر کا

بنیاد ہے کاشانۂ عالم کی ہوا پر
فریاد کی تصویر ہے قرطاسِ فضا پر

محاصرۂ ادرنہ

یورپ میں جس گھڑی حق و باطل کی چھڑ گئی
حق خنجر آزمائی پہ مجبور ہو گیا

گردِ صلیب گردِ قمر حلقہ زن ہوئی
شکری حصارِ درنہ میں محصور ہو گیا

مسلم سپاہیوں کے ذخیرے ہوئے تمام
روئے امید آنکھ سے مستور ہو گیا

آخر امیرِ عسکرِ ترکی کے حکم سے
آئینِ جنگ شہر کا دستور ہو گیا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر شے ہوئی ذخیرۂ لشکر میں منتقل — شاہیں گدائے دانۂ عصفور ہو گیا
لیکن فقیہِ شہر نے جس دم سُنی یہ بات — گرما کے مثلِ صاعقۂ طُور ہو گیا
'ذِمّی کا مال لشکرِ مسلم پہ ہے حرام' — فتویٰ تمام شہر میں مشہور ہو گیا

چھوتی نہ تھی یہود و نصاریٰ کا مال فوج
مسلم، خدا کے حکم سے مجبور ہو گیا

غلام قادر رُہیلہ

رُہیلہ کس قدر ظالم، جفا جُو، کینہ پرور تھا — نکالیں شاہِ تیموری کی آنکھیں نوکِ خنجر سے
دیا اہلِ حرم کو رقص کا فرماں ستم گر نے — یہ اندازِ ستم کچھ کم نہ تھا آثارِ محشر سے
بھلا تعمیل اس فرمانِ غیرت کُش کی ممکن تھی! — شہنشاہی حرم کی نازنینانِ سمن بر سے
بنایا آہ! سامانِ طرب بیدرد نے اُن کو — نہاں تھا حُسن جن کا چشمِ مہر و ماہ و اختر سے
لرزتے تھے دلِ نازک، قدم مجبورِ جُنبش تھے — رواں دریائے خُوں، شہزادیوں کے دیدۂ تر سے
یونہی کچھ دیر تک محوِ نظر آنکھیں رہیں اُس کی — کیا گھبرا کے پھر آزاد سر کو بارِ مغفر سے
کمر سے، اُٹھ کے تیغِ جاں ستاں، آتش فشاں کھولی — سبق آموزِ تابانی ہوں انجم جس کے جوہر سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھا خنجر کو آگے اور پھر کچھ سوچ کر لیٹا — تقاضا کر رہی تھی نیند گویا چشمِ احمر سے
بجھائے خواب کے پانی نے اخگر اس کی آنکھوں کے — نظر شرما گئی ظالم کی دردانگیز منظر سے
پھر اُٹھا اور تیموری حرم سے یوں لگا کہنے — شکایت چاہیے تم کو نہ کچھ اپنے مقدر سے
مرا مسند پہ سو جانا بناوٹ تھی تکلف تھا — کہ غفلت دور ہے شانِ صف آرایانِ لشکر سے
یہ مقصد تھا مرا اس سے کوئی تیمور کی بیٹی — مجھے غافل سمجھ کر مار ڈالے میرے خنجر سے

مگر یہ راز آخر کھل گیا سارے زمانے پر
حمیت نام ہے جس کا، گئی تیمور کے گھر سے

ایک مکالمہ

اک مُرغِ سرا نے یہ کہا مُرغِ ہوا سے — پردار اگر تُو ہے تو کیا مَیں نہیں پردار!
گر تُو ہے ہوا گیر تو ہُوں مَیں بھی ہوا گیر — آزاد اگر تُو ہے، نہیں مَیں بھی گرفتار
پرواز، خصوصیت ہر صاحبِ پَر ہے — کیوں رہتے ہیں مُرغانِ ہوا مائلِ پندار؟
مجروح حمیت جو ہوئی مُرغِ ہوا کی — یوں کہنے لگا سُن کے یہ گفتارِ دل آزار
کچھ شک نہیں پرواز میں آزاد ہے تُو بھی — حد ہے تری پرواز کی لیکن سرِ دیوار

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واقف نہیں تو ہمتِ مرغانِ ہوا سے
تو خاک نشیمن، اُنھیں گردُوں سے سروکار
تو مُرغِ سرائی، خورش از خاک بجُوئی
ما در صددِ دانہ بہ انجم زدہ منقار

مَیں اور تُو

مذاقِ دید سے ناآشنا نظر ہے مری
تری نگاہ ہے فطرت کی راز داں، پھر کیا
رہینِ شکوۂ ایّام ہے زباں مری
تری مراد پہ ہے دَورِ آسماں، پھر کیا
رکھا مجھے چمن آوارہ مثلِ موجِ نسیم
عطا فلک نے کیا تجھ کو آشیاں، پھر کیا
فزوں ہے سُود سے سرمایۂ حیات ترا
مرے نصیب میں ہے کاوشِ زیاں، پھر کیا
ہوا میں تیرتے پھرتے ہیں تیرے طیّارے
مرا جہاز ہے محرومِ بادباں، پھر کیا

قوی شدیم چہ شد، ناتواں شدیم چہ شد
چنیں شدیم چہ شد یا چناں شدیم چہ شد
بہیچ گونہ دریں گُلستاں قرارے نیست
تو گر بہار شدی، ما خزاں شدیم، چہ شد

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تضمین بر شعرِ ابوطالب کلیم

خوب ہے تجھ کو شعارِ صاحبِ یثربؐ کا پاس
کہہ رہی ہے زندگی تیری کہ تُو مسلم نہیں

جس سے تیرے حلقۂ خاتم میں گردُوں تھا اسیر
اے سلیماں! تیری غفلت نے گنوایا وہ نگیں

وہ نشانِ سجدہ جو روشن تھا کوکب کی طرح
ہو گئی ہے اُس سے اب ناآشنا تیری جبیں

دیکھ تو اپنا عمل، تجھ کو نظر آتی ہے کیا
وہ صداقت جس کی بے باکی تھی حیرت آفریں

تیرے آبا کی نگہ بجلی تھی جس کے واسطے
ہے وہی باطل ترے کاشانۂ دل میں مکیں

غافل! اپنے آشیاں کو آ کے پھر آباد کر
نغمہ زن ہے طُورِ معنی پر کلیمِ نکتہ بیں

"سرکشی با ہر کہ کردی رام او باید شدن
شعلہ ساں از ہر کجا برخاستی آنجا نشیں"

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شبلی و حالی

مسلم سے ایک روز یہ اقبال نے کہا
دیوانِ جُزو و کُل میں ہے تیرا وجود فرد

تیرے سرودِ رفتہ کے نغمے علومِ نَو
تہذیب تیرے قافلہ ہائے کہن کی گرد

پتھر ہے اس کے واسطے موجِ نسیم بھی
نازک بہت ہے آئنۂ آبروئے مرد

مردانِ کار ڈھونڈ کے اسبابِ حادثات
کرتے ہیں چارۂ ستمِ چرخِ لاجورد

پُوچھ اُن سے جو چمن کے ہیں دیرینہ رازدار
کیونکر ہوئی خزاں ترے گلشن سے ہم نبرد

مسلم مرے کلام سے بے تاب ہو گیا
غمّاز ہو گئی غمِ پنہاں کی آہِ سرد

کہنے لگا کہ دیکھ تو کیفیتِ خزاں
اوراق ہو گئے شجرِ زندگی کے زرد

خاموش ہو گئے چمنستاں کے رازدار
سرمایۂ گداز تھی جن کی نوائے درد

شبلی کو رو رہے تھے ابھی اہلِ گلستاں
حالی بھی ہو گیا سوئے فردوس رہ نورد

"اکنوں کرا دماغ کہ پرسد ز باغباں
بُلبل چہ گفت و گُل چہ شنید و صبا چہ کرد"

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِرتقا

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغِ مصطفویؐ سے شرارِ بولہبی

حیات شعلہ مزاج و غیور و شور انگیز
سرشت اس کی ہے مشکل کشی، جفا طلبی

سکوتِ شام سے تا نغمۂ سحرگاہی
ہزار مرحلہ ہائے فغانِ نیم شبی

کشاکشِ زم و گرما، تپ و تراش و خراش
ز خاکِ تیرہ دروں تا بہ شیشۂ حلبی

مقامِ بست و شکست و فشار و سوز و کشید
میانِ قطرۂ نیسان و آتشِ عنبی

اسی کشاکشِ پیہم سے زندہ ہیں اقوام
یہی ہے رازِ تب و تابِ ملّتِ عربی

"مغاں کہ دانۂ انگور آب می سازند
ستارہ می شکنند، آفتاب می سازند"

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صدیقؓ

اک دن رسولِ پاکؐ نے اصحابؓ سے کہا
دیں مال راہِ حق میں جو ہوں تم میں مالدار

ارشاد سن کے فرطِ طرب سے عمرؓ اُٹھے
اُس روز اُن کے پاس تھے درہم کئی ہزار

دل میں یہ کہہ رہے تھے کہ صدیقؓ سے ضرور
بڑھ کر رکھے گا آج قدم میرا راہوار

لائے غرضکہ مال رسولِ امیںؐ کے پاس
ایثار کی ہے دست نگر ابتدائے کار

پوچھا حضورِ سرورِ عالمؐ نے، اے عمرؓ!
اے وہ کہ جوشِ حق سے ترے دل کو ہے قرار

رکھا ہے کچھ عیال کی خاطر بھی تُو نے کیا؟
مسلم ہے اپنے خویش و اقارب کا حق گزار

کی عرض نصف مال ہے فرزند و زن کا حق
باقی جو ہے وہ ملّتِ بیضا پہ ہے نثار

اتنے میں وہ رفیقِ نبوّت بھی آگیا
جس سے بنائے عشق و محبّت ہے اُستوار

لے آیا اپنے ساتھ وہ مردِ وفا سرشت
ہر چیز، جس سے چشمِ جہاں میں ہو اعتبار

مِلکِ یمین و درہم و دینار و رخت و جنس
اسپِ قمر سُم و شتر و قاطر و حمار

بولے حضورؐ، چاہیے فکرِ عیال بھی
کہنے لگا وہ عشق و محبّت کا رازدار

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے تجھ سے دیدۂ مہ و انجم فروغ گیر! | اے تیری ذات باعثِ تکوینِ روزگار!

پروانے کو چراغ ہے، بلبل کو پھول بس
صدیق کے لیے ہے خدا کا رسولؐ بس

تہذیبِ حاضر

تضمین بر شعرِ فیضی

حرارت ہے بلا کی بادۂ تہذیبِ حاضر میں | بھڑک اٹھا بھبوکا بن کے مسلم کا تنِ خاکی
کیا ذرّے کو جگنو دے کے تابِ مستعار اس نے | کوئی دیکھے تو شوخی آفتابِ جلوہ فرما کی
نئے انداز پائے نوجوانوں کی طبیعت نے | یہ رعنائی، یہ بیداری، یہ آزادی، یہ بیباکی
تغیّر آگیا ایسا تدبّر میں، تخیّل میں | ہنسی سمجھی گئی گلشن میں غنچوں کی جگر چاکی
کیا گم تازہ پروازوں نے اپنا آشیاں لیکن | مناظر دل کشا دکھلا گئی ساحر کی چالاکی
حیاتِ تازہ اپنے ساتھ لائی لذّتیں کیا کیا | رقابت، خود فراموشی، ناشکیبائی، ہوسناکی
فروغِ شمعِ نو سے بزمِ مسلم جگمگا اٹھی | مگر کہتی ہے پروانوں سے میری کُہنہ ادراکی
"تو اے پروانہ! ایں گرمی ز شمعِ محفلے داری | چو من در آتشِ خود سوز اگر سوزِ دلے داری"

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والدہ مرحومہ کی یاد میں

ذرّہ ذرّہ دہر کا زندانیِ تقدیر ہے
پردۂ مجبوری و بے چارگی تدبیر ہے
آسماں مجبور ہے، شمس و قمر مجبور ہیں
انجمِ سیماب پا رفتار پر مجبور ہیں
ہے شکست انجامِ غنچے کا سبو گلزار میں
سبزہ و گُل بھی ہیں مجبورِ نمُو گلزار میں
نغمۂ بلبل ہو یا آوازِ خاموشِ ضمیر
ہے اسی زنجیرِ عالم گیر میں ہر شے اسیر
آنکھ پر ہوتا ہے جب یہ سِرِّ مجبوری عیاں
خشک ہو جاتا ہے دل میں اشک کا سیلِ رواں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قلبِ انسانی میں رقصِ عیش و غم رہتا نہیں
نغمہ رہ جاتا ہے، لطفِ زیر و بم رہتا نہیں
علم و حکمت رہزنِ سامانِ اشک و آہ ہے
یعنی اک الماس کا ٹکڑا دلِ آگاہ ہے
گرچہ میرے باغ میں شبنم کی شادابی نہیں
آنکھ میری مایہ دارِ اشکِ عنّابی نہیں
جانتا ہوں آہ، میں آلامِ انسانی کا راز
ہے نوائے شکوہ سے خالی مری فطرت کا ساز
میرے لب پر قصۂ نیرنگیِ دوراں نہیں
دل مرا حیراں نہیں، خنداں نہیں، گریاں نہیں
پر تری تصویر قاصد گریۂ پیہم کی ہے
آہ! یہ تردید میری حکمتِ محکم کی ہے
گریۂ سرشار سے بنیادِ جاں پائندہ ہے
درد کے عرفاں سے عقلِ سنگدل شرمندہ ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موجِ دُودِ آہ سے آئینہ ہے روشن مرا
گنجِ آب آورد سے معمور ہے دامن مرا

حیرتی ہوں میں تری تصویر کے اعجاز کا
رُخ بدل ڈالا ہے جس نے وقت کی پرواز کا

رفتہ و حاضر کو گویا پاپا اس نے کیا
عہدِ طفلی سے مجھے پھر آشنا اس نے کیا

جب ترے دامن میں پلتی تھی وہ جانِ ناتواں
بات سے اچھی طرح محرم نہ تھی جس کی زباں

اور اب چرچے ہیں جس کی شوخیِ گُفتار کے
بے بہا موتی ہیں جس کی چشمِ گوہر بار کے

عِلم کی سنجیدہ گُفتاری، بُڑھاپے کا شعور
دُنیوی اعزاز کی شوکت، جوانی کا غرور

زندگی کی اَوج گاہوں سے اُتر آتے ہیں ہم
صُحبتِ مادر میں طفلِ سادہ رہ جاتے ہیں ہم

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بے تکلف خندہ زن ہیں، فکر سے آزاد ہیں
پھر اُسی کھوئے ہوئے فردوس میں آباد ہیں

کس کو اب ہوگا وطن میں آہ! میرا انتظار
کون میرا خط نہ آنے سے رہے گا بے قرار
خاکِ مرقد پر تری لے کر یہ فریاد آؤں گا
اب دُعائے نیم شب میں کس کو مَیں یاد آؤں گا!
تربیت سے تیری مَیں انجم کا ہم قسمت ہُوا
گھر مرے اجداد کا سرمایۂ عزت ہُوا
دفترِ ہستی میں تھی زرّیں ورق تیری حیات
تھی سراپا دین و دُنیا کا سبق تیری حیات
عمر بھر تیری محبت میری خدمت گر رہی
مَیں تری خدمت کے قابل جب ہُوا تو چل بسی
وہ جواں، قامت میں ہے جو صُورتِ سروِ بلند
تیری خدمت سے ہُوا جو مجھ سے بڑھ کر بہرہ مند

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کاروبارِ زندگانی میں وہ ہم پہلو مرا
وہ محبت میں تری تصویر، وہ بازو مرا

تجھ کو مثلِ طفلکِ بے دست و پا روتا ہے وہ
صبر سے ناآشنا صبح و مسا روتا ہے وہ

تخم جس کا تُو ہماری کشتِ جاں میں بو گئی
شرکتِ غم سے وہ اُلفت اور محکم ہو گئی

آہ! یہ دُنیا، یہ ماتم خانۂ برنا و پیر
آدمی ہے کس طلسمِ دوش و فردا میں اسیر!

کتنی مشکل زندگی ہے، کس قدر آساں ہے موت
گلشنِ ہستی میں مانندِ نسیم ارزاں ہے موت

زلزلے ہیں، بجلیاں ہیں، قحط ہیں، آلام ہیں
کیسی کیسی دُخترانِ مادرِ ایّام ہیں!

کُلبۂ افلاس میں، دولت کے کاشانے میں موت
دشت و در میں، شہر میں، گلشن میں، ویرانے میں موت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موت ہے ہنگامہ آرا قُلزمِ خاموش میں
ڈُوب جاتے ہیں سفینے موج کی آغوش میں
نَے مجالِ شکوہ ہے، نَے طاقتِ گُفتار ہے
زندگانی کیا ہے، اک طوقِ گلو افشار ہے!

قافلے میں غیرِ فریادِ درا کچھ بھی نہیں
اک متاعِ دیدۂ تر کے سوا کچھ بھی نہیں

ختم ہو جائے گا لیکن امتحاں کا دَور بھی
ہیں پسِ نُہ پردۂ گردُوں ابھی دَور اور بھی
سینہ چاک اس گُلستاں میں لالہ و گُل ہیں تو کیا
نالہ و فریاد پر مجبور بُلبل ہیں تو کیا
جھاڑیاں، جن کے قفس میں قید ہے آہِ خزاں
سبز کر دے گی اُنھیں بادِ بہارِ جاوداں
خُفتہ خاکِ پے سپر میں ہے شرار اپنا تو کیا
عارضی محمل ہے یہ مُشتِ غبار اپنا تو کیا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندگی کی آگ کا انجام خاکستر نہیں
ٹوٹنا جس کا مقدر ہو یہ وہ گوہر نہیں

زندگی محبوب ایسی دیدۂ قدرت میں ہے
ذوقِ حفظِ زندگی ہر چیز کی فطرت میں ہے
موت کے ہاتھوں سے مِٹ سکتا اگر نقشِ حیات
عام یوں اس کو نہ کر دیتا نظامِ کائنات
ہے اگر ارزاں تو یہ سمجھو اجل کچھ بھی نہیں
جس طرح سونے سے جینے میں خلل کچھ بھی نہیں
آہ غافل! موت کا رازِ نہاں کچھ اور ہے
نقش کی ناپائداری سے عیاں کچھ اور ہے
جنّتِ نظّارہ ہے نقشِ ہوا بالائے آب
موجِ مُضطر توڑ کر تعمیر کرتی ہے حباب
موج کے دامن میں پھر اُس کو چُھپا دیتی ہے یہ
کتنی بیدردی سے نقش اپنا مٹا دیتی ہے یہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر نہ کر سکتی حباب اپنا اگر پیدا ہوا
توڑنے میں اُس کے یوں ہوتی نہ بے پروا ہوا
اس روش کا کیا اثر ہے ہیئتِ تعمیر پر
یہ تو حجّت ہے ہوا کی قوّتِ تعمیر پر

فطرتِ ہستی شہیدِ آرزو رہتی نہ ہو
خوب تر پیکر کی اس کو جستجو رہتی نہ ہو

آہ سیمابِ پریشاں، انجمِ گردُوں فروز
شوخ یہ چنگاریاں، ممنونِ شب ہے جن کا سوز
عقل جس سے سر بہ زانو ہے وہ مدّت ان کی ہے
سر گزشتِ نوعِ انساں ایک ساعت ان کی ہے
پھر یہ انساں، آں سوئے افلاک ہے جس کی نظر
قدسیوں سے بھی مقاصد میں ہے جو پاکیزہ تر
جو مثالِ شمع روشن محفلِ قدرت میں ہے
آسماں اک نقطہ جس کی وسعتِ فطرت میں ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کی نادانی صداقت کے لیے بیتاب ہے
جس کا ناخن سازِ ہستی کے لیے مضراب ہے
شعلہ یہ کمتر ہے گردُوں کے شراروں سے بھی کیا
کم بہا ہے آفتاب اپنا ستاروں سے بھی کیا
تخمِ گُل کی آنکھ زیرِ خاک بھی بے خواب ہے
کس قدر نشو و نما کے واسطے بے تاب ہے
زندگی کا شُعلہ اس دانے میں جو مستور ہے
خود نُمائی، خود فزائی کے لیے مجبور ہے
سردیِ مرقد سے بھی افسردہ ہو سکتا نہیں
خاک میں دب کر بھی اپنا سوز کھو سکتا نہیں
پُھول بن کر اپنی تُربت سے نکل آتا ہے یہ
موت سے گویا قبائے زندگی پاتا ہے یہ
ہے لحد اُس قُوّتِ آشُفتہ کی شیرازہ بند
ڈالتی ہے گردنِ گردُوں میں جو اپنی کمند

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موت، تجدیدِ مذاقِ زندگی کا نام ہے
خواب کے پردے میں بیداری کا اک پیغام ہے

خوگرِ پرواز کو پرواز میں ڈر کچھ نہیں
موت اس گلشن میں جُز سنجیدنِ پَر کچھ نہیں

کہتے ہیں اہلِ جہاں دردِ اجل ہے لادوا
زخمِ فُرقت وقت کے مرہم سے پاتا ہے شفا
دل مگر، غم مرنے والوں کا جہاں آباد ہے
حلقۂ زنجیرِ صبح و شام سے آزاد ہے
وقت کے افسوں سے تھمتا نالۂ ماتم نہیں
وقت زخمِ تیغِ فُرقت کا کوئی مرہم نہیں
سر پہ آجاتی ہے جب کوئی مصیبت ناگہاں
اشکِ پیہم دیدۂ انساں سے ہوتے ہیں رواں
ربط ہو جاتا ہے دل کو نالہ و فریاد سے
خونِ دل بہتا ہے آنکھوں کی سرشک آباد سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آدمی تابِ شکیبائی سے گو محروم ہے
اس کی فطرت میں یہ اک احساسِ نامعلوم ہے
ق
جوہرِ انساں عدم سے آشنا ہوتا نہیں
آنکھ سے غائب تو ہوتا ہے فنا ہوتا نہیں
رختِ ہستی خاک، غم کی شُعلہ افشانی سے ہے
سرد یہ آگ اس لطیف احساس کے پانی سے ہے
آہ، یہ ضبطِ فغاں غفلت کی خاموشی نہیں
آگہی ہے یہ دل آسائی، فراموشی نہیں
پردۂ مشرق سے جس دم جلوہ گر ہوتی ہے صبح
داغ شب کا دامنِ آفاق سے دھوتی ہے صبح
لالۂ افسردہ کو آتش قبا کرتی ہے یہ
بے زباں طائر کو سرمستِ نوا کرتی ہے یہ
سینۂ بُلبل کے زنداں سے سرود آزاد ہے
سیکڑوں نغموں سے بادِ صبحدم آباد ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خفتگانِ لالہ زار و کوہسار و رُودبار
ہوتے ہیں آخر عروسِ زندگی سے ہمکنار

یہ اگر آئینِ ہستی ہے کہ ہو ہر شام صبح
مرقدِ انساں کی شب کا کیوں نہ ہو انجام صبح

دامِ سیمینِ تخیّل ہے مرا آفاق گیر
کر لیا ہے جس سے تیری یاد کو میں نے اسیر

یاد سے تیری دلِ درد آشنا معمور ہے
جیسے کعبے میں دُعاؤں سے فضا معمور ہے

وہ فرائض کا تسلسل نام ہے جس کا حیات
جلوہ گاہیں اُس کی ہیں لاکھوں جہانِ بے ثبات

مختلف ہر منزلِ ہستی کی رسم و راہ ہے
آخرت بھی زندگی کی ایک جولاں گاہ ہے

ہے وہاں بے حاصلی کشتِ اجل کے واسطے
سازگار آب و ہوا تخمِ عمل کے واسطے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نورِ فطرت ظلمتِ پیکر کا زندانی نہیں
تنگ ایسا حلقۂ افکارِ انسانی نہیں
زندگانی تھی تری مہتاب سے تابندہ تر
خوب تر تھا صبح کے تارے سے بھی تیرا سفر
مثلِ ایوانِ سحر مرقد فروزاں ہو ترا
نور سے معمور یہ خاکی شبستاں ہو ترا
آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

شعاعِ آفتاب

صبح جب میری نگہ سودائیِ نظّارہ تھی
آسماں پر اک شعاعِ آفتاب آوارہ تھی
میں نے پوچھا اس کرن سے "اے سراپا اضطراب!
تیری جانِ ناشکیبا میں ہے کیسا اضطراب
تو کوئی چھوٹی سی بجلی ہے کہ جس کو آسماں
کر رہا ہے خرمنِ اقوام کی خاطر جواں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ تڑپ ہے یا ازل سے تیری خو ہے، کیا ہے یہ
رقص ہے، آوارگی ہے، جستجو ہے، کیا ہے یہ؟

خفتہ ہنگامے ہیں میری ہستیِ خاموش میں
پرورش پائی ہے میں نے صبح کی آغوش میں

مضطرب ہر دم مری تقدیر رکھتی ہے مجھے
جستجو میں لذتِ تنویر رکھتی ہے مجھے

برقِ آتش خو نہیں، فطرت میں گو ناری ہوں میں
مہرِ عالم تاب کا پیغامِ بیداری ہوں میں

سرمہ بن کر چشمِ انساں میں سما جاؤں گی میں
رات نے جو کچھ چھپا رکھا تھا، دکھلاؤں گی میں

تیرے مستوں میں کوئی جویائے ہشیاری بھی ہے
سونے والوں میں کسی کو ذوقِ بیداری بھی ہے؟

عُرفی

محل ایسا کیا تعمیر عرفی کے تخیل نے
تصدق جس پہ حیرت خانۂ سینا و فارابی

فضائے عشق پر تحریر کی اُس نے نوا ایسی
میسر جس سے ہیں آنکھوں کو اب تک اشکِ عنابی

مرے دل نے یہ اک دن اُس کی تُربت سے شکایت کی
نہیں ہنگامۂ عالم میں اب سامانِ بیتابی

مزاجِ اہلِ عالم میں تغیر آ گیا ایسا
کہ رخصت ہو گئی دنیا سے کیفیت وہ سیمابی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فغانِ نیمِ شب شاعر کی بارِ گوش ہوتی ہے
نہ ہو جب چشمِ محفل آشنائے لطفِ بے خوابی

کسی کا شعلۂ فریاد ہو ظلمت رُبا کیونکر
گراں ہے شب پرستوں پر سحر کی آسماں تابی

صدا تُربت سے آئی "شکوۂ اہلِ جہاں کم گو
نوا را تلخ تر می زن چو ذوقِ نغمہ کم یابی

حُدی را تیز تر می خواں چو محمل را گراں بینی"

ایک خط کے جواب میں

ہوس بھی ہو تو نہیں مجھ میں ہمتِ تگ و تاز
حصولِ جاہ ہے وابستۂ مذاقِ تلاش

ہزار شُکر، طبیعت ہے ریزہ کار مری
ہزار شُکر، نہیں ہے دماغِ فتنہ تراش

مرے سخن سے دلوں کی ہیں کھیتیاں سرسبز
جہاں میں ہوں میں مثالِ سحاب دریا پاش

یہ عُقدہ ہائے سیاست تجھے مبارک ہوں
کہ فیضِ عشق سے ناخن مرا ہے سینہ خراش

ہوائے بزمِ سلاطیں دلیلِ مُردہ دلی
کیا ہے حافظِ رنگیں نوا نے راز یہ فاش

"گرت ہواست کہ با خضر ہم نشیں باشی
نہاں ز چشمِ سکندر چو آبِ حیواں باش"

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نانک

قوم نے پیغامِ گوتم کی ذرا پروا نہ کی
قدر پہچانی نہ اپنے گوہرِ یک دانہ کی

آہ! بدقسمت رہے آوازِ حق سے بے خبر
غافل اپنے پھل کی شیرینی سے ہوتا ہے شجر

آشکار اُس نے کیا جو زندگی کا راز تھا
ہند کو لیکن خیالی فلسفے پر ناز تھا

شمعِ حق سے جو منور ہو یہ وہ محفل نہ تھی
بارشِ رحمت ہوئی لیکن زمیں قابل نہ تھی

آہ! شودر کے لیے ہندوستاں غم خانہ ہے
دردِ انسانی سے اس بستی کا دل بیگانہ ہے

برہمن سرشار ہے اب تک مئے پندار میں
شمعِ گوتم جل رہی ہے محفلِ اغیار میں

بُت کدہ پھر بعد مدت کے مگر روشن ہُوا
نورِ ابراہیم سے آزر کا گھر روشن ہُوا

پھر اُٹھی آخر صدا توحید کی پنجاب سے
ہند کو اک مردِ کامل نے جگایا خواب سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کُفر و اِسلام

تضمین بر شعرِ میر رضی دانش

ایک دن اقبالؔ نے پُوچھا کلیمِ طُور سے
اے کہ تیرے نقشِ پا سے وادیِ سینا چمن

آتشِ نمرُود ہے اب تک جہاں میں شُعلہ ریز
ہوگیا آنکھوں سے پنہاں کیوں ترا سوزِ کُہن

تھا جوابِ صاحبِ سینا کہ مسلم ہے اگر
چھوڑ کر غائب کو تُو حاضر کا شیدائی نہ بن

ذوقِ حاضر ہے تو پھر لازم ہے ایمانِ خلیلؑ
ورنہ خاکستر ہے تیری زندگی کا پیرہن

ہے اگر دیوانۂ غائب تو کچھ پروا نہ کر
منتظر رہ وادیِ فاراں میں ہو کر خیمہ زن

عارضی ہے شانِ حاضر، سطوتِ غائب مدام
اس صداقت کو محبت سے ہے ربطِ جان و تن

شُعلۂ نمرُود ہے روشن زمانے میں تو کیا
"شمع خود را می گدازد درمیانِ انجمن

نُورِ ما چوں آتشِ سنگ از نظر پنہاں خوش است"

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلالؓ

لکھا ہے ایک مغربی حق شناس نے / اہلِ قلم میں جس کا بہت احترام تھا
جولاں گہِ سکندرِ رومی تھا ایشیا / گردوں سے بھی بلند تر اُس کا مقام تھا
تاریخ کہہ رہی ہے کہ رومی کے سامنے / دعویٰ کیا جو پورس و دارا نے خام تھا
دنیا کے اُس شہنشہِ انجم سپاہ کو / حیرت سے دیکھتا فلکِ نیل فام تھا

آج ایشیا میں اُس کو کوئی جانتا نہیں
تاریخ دان بھی اُسے پہچانتا نہیں

لیکن بلالؓ، وہ حبشی زادۂ حقیر / فطرت تھی جس کی نورِ نبوت سے مستنیر
جس کا امیں ازل سے ہوا سینۂ بلالؓ / محکوم اُس صدا کے ہیں شاہنشہ و فقیر
ہوتا ہے جس سے اسود و احمر میں اختلاط / کرتی ہے جو غریب کو ہم پہلوئے امیر
ہے تازہ آج تک وہ نوائے جگر گداز / صدیوں سے سُن رہا ہے جسے گوشِ چرخِ پیر

اقبال اُس کے عشق کا یہ فیضِ عام ہے
رُومی فنا ہُوا، حبشی کو دوام ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمان اور تعلیمِ جدید

تضمین بر شعرِ ملک قمی

مُرشد کی یہ تعلیم تھی اے مسلمِ شوریدہ سر
لازم ہے رہرو کے لیے دُنیا میں سامانِ سفر

بدلی زمانے کی ہوا، ایسا تغیّر آگیا
تھے جو گراں قیمت کبھی، اب ہیں متاعِ کس مخر

وہ شعلۂ روشن ترا، ظلمت گریزاں جس سے تھی
گھٹ کر ہُوا مثلِ شرر تارے سے بھی کم نور تر

شیدائیِ غائب نہ رہ، دیوانۂ موجود ہو
غالب ہے اب اقوام پر معبودِ حاضر کا اثر

ممکن نہیں اس باغ میں کوشش ہو بار آور تری
فرسودہ ہے پھندا ترا، زیرک ہے مُرغِ تیز پر

اس دَور میں تعلیم ہے امراضِ مِلّت کی دوا
ہے خُونِ فاسد کے لیے تعلیم مثلِ نیشتر

رہبر کے ایما سے ہُوا تعلیم کا سودا مجھے
واجب ہے صحرا گرد پر تعمیلِ فرمانِ خضَر

لیکن نگاہِ نکتہ بیں دیکھے زبُوں بختی مری
"رفتم کہ خار از پا کشم، محمل نہاں شد از نظر

یک لحظہ غافل گشتم و صد سالہ راہم دُور شد"

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھُولوں کی شہزادی

کلی سے کہہ رہی تھی ایک دن شبنم گُلستاں میں
رہی میں ایک مدّت غنچہ ہائے باغِ رضواں میں

تمھارے گُلستاں کی کیفیت سرشار ہے ایسی
نگہ فردوس در دامن ہے میری چشمِ حیراں میں

سُنا ہے کوئی شہزادی ہے حاکم اس گُلستاں کی
کہ جس کے نقشِ پا سے پھول ہوں پیدا بیاباں میں

کبھی ساتھ اپنے اُس کے آستاں تک مجھ کو تُو لے چل
چھُپا کر اپنے دامن میں برنگِ موجِ بُو لے چل

کلی بولی، سریر آرا ہماری ہے وہ شہزادی
درخشاں جس کی ٹھوکر سے ہوں پتھر بھی نگیں بن کر

مگر فطرت تری افتندہ اور بیگم کی شاں اونچی
نہیں ممکن کہ تُو پہنچے ہماری ہم نشیں بن کر

پہنچ سکتی ہے تُو لیکن ہماری شاہزادی تک
کسی دُکھ درد کے مارے کا اشکِ آتشیں بن کر

نظر اُس کی پیامِ عید ہے اہلِ محرّم کو
بنا دیتی ہے گوہر غم زدوں کے اشکِ پیہم کو

تضمین بر شعرِ صائب

کہاں اقبالؔ تُو نے آ بنایا آشیاں اپنا
نوا اس باغ میں بُلبل کو ہے سامانِ رُسوائی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرارے وادیِ ایمن کے تو بوتا تو ہے لیکن
نہیں ممکن کہ پھُوٹے اس زمیں سے تخمِ سینائی

کلی زورِ نفس سے بھی وہاں گُل ہو نہیں سکتی
جہاں ہر شے ہو محرومِ تقاضائے خود افزائی

قیامت ہے کہ فطرت سو گئی اہلِ گُلستاں کی
نہ ہے بیدار دل پیری، نہ ہمت خواہ برنائی

دلِ آگاہ جب خوابیدہ ہو جاتے ہیں سینوں میں
نوا گر کے لیے زہراب ہوتی ہے شکر خائی

نہیں ضبطِ نوا ممکن تو اُڑ جا اس گُلستاں سے
کہ اس محفل سے خوشتر ہے کسی صحرا کی تنہائی

"ہماں بہتر کہ لیلیٰ در بیاباں جلوہ گر باشد
ندارد تنگنائے شہر تابِ حُسنِ صحرائی"

فردوس میں ایک مکالمہ

ہاتف نے کہا مجھ سے کہ فردوس میں اک روز
حالی سے مخاطب ہوئے یوں سعدیِ شیراز

اے آنکہ ز نورِ گہرِ نظمِ فلک تاب
دامن بہ چراغِ مہ و اختر زدہ ای باز!

کچھ کیفیتِ مسلمِ ہندی تو بیاں کر
واماندۂ منزل ہے کہ مصروفِ تگ و تاز

مذہب کی حرارت بھی ہے کچھ اس کی رگوں میں؟
تھی جس کی فلک سوز کبھی گرمیِ آواز

باتوں سے ہوا شیخ کی حالی متاثر
رو رو کے لگا کہنے کہ "اے صاحبِ اعجاز

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب پیرِ فلک نے ورق ایام کا اُلٹا
آئی یہ صدا، پاؤ گے تعلیم سے اعزاز

آیا ہے مگر اس سے عقیدوں میں تزلزل
دنیا تو ملی، طائرِ دیں کر گیا پرواز

دیں ہو تو مقاصد میں بھی پیدا ہو بلندی
فطرت ہے جوانوں کی زمیں گیر، زمیں تاز

مذہب سے ہم آہنگیِ افراد ہے باقی
دیں زخمہ ہے، جمعیتِ ملت ہے اگر ساز

بنیاد لرز جائے جو دیوارِ چمن کی
ظاہر ہے کہ انجامِ گلستاں کا ہے آغاز

پانی نہ ملا زمزمِ ملت سے جو اس کو
پیدا ہیں نئی پود میں الحاد کے انداز

یہ ذکر حضورِ شہِ یثرب میں نہ کرنا
سمجھیں نہ کہیں ہند کے مسلم مجھے غماز

"خرما نتواں یافت ازاں خار کہ کشتیم
دیبا نتواں بافت ازاں پشم کہ رشتیم"
(سعدی)

مذہب
تضمین بر شعرِ میرزا بیدل

تعلیمِ پیرِ فلسفۂ مغربی ہے یہ
ناداں ہیں جن کو ہستیِ غائب کی ہے تلاش

پیکر اگر نظر سے نہ ہو آشنا تو کیا
ہے شیخ بھی مثالِ برہمن صنم تراش

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محسوس پر بنا ہے علومِ جدید کی
اس دور میں ہے شیشہ عقائد کا پاش پاش

مذہب ہے جس کا نام وہ ہے اک جنونِ خام
ہے جس سے آدمی کے تخیّل کو انتعاش

کہتا مگر ہے فلسفۂ زندگی کچھ اور
مجھ پر کیا یہ مرشدِ کامل نے راز فاش

"با ہر کمال اندکے آشفتگی خوش است
ہر چند عقلِ کُل شدہ ای بے جنوں مباش"

جنگِ یرموک کا ایک واقعہ

صف بستہ تھے عرب کے جوانانِ تیغ بند
تھی منتظر حنا کی عروسِ زمینِ شام

اک نوجوان صورتِ سیماب مضطرب
آ کر ہوا امیرِ عساکر سے ہم کلام

اے بوعبیدہؓ رخصتِ پیکار دے مجھے
لبریز ہو گیا مرے صبر و سکوں کا جام

بے تاب ہو رہا ہوں فراقِ رسولؐ میں
اک دم کی زندگی بھی محبت میں ہے حرام

جاتا ہوں میں حضورِ رسالت پناہؐ میں
لے جاؤں گا خوشی سے اگر ہو کوئی پیام

یہ ذوق و شوق دیکھ کے پُرنم ہوئی وہ آنکھ
جس کی نگاہ تھی صفتِ تیغِ بے نیام

بولا امیرِ فوج کہ "وہ نوجواں ہے تو
پیروں پہ تیرے عشق کا واجب ہے احترام

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پوری کرے خدائے محمدؐ تری مراد   کتنا بلند تیری محبت کا ہے مقام!
پہنچے جو بارگاہِ رسولِ امیںؐ میں تو   کرنا یہ عرض میری طرف سے پس از سلام

ہم پر کرم کیا ہے خدائے غیور نے
پورے ہوئے جو وعدے کیے تھے حضورؐ نے"

مذہب

اپنی ملت پر قیاس اقوامِ مغرب سے نہ کر   خاص ہے ترکیب میں قومِ رسولِ ہاشمی
اُن کی جمعیت کا ہے ملک و نسب پر انحصار   قوتِ مذہب سے مستحکم ہے جمعیت تری

دامنِ دیں ہاتھ سے چھوٹا تو جمعیت کہاں
اور جمعیت ہوئی رخصت تو ملت بھی گئی

پیوستہ رہ شجر سے امیدِ بہار رکھ

ڈالی گئی جو فصلِ خزاں میں شجر سے ٹوٹ   ممکن نہیں ہری ہو سحابِ بہار سے
ہے لازوال عہدِ خزاں اُس کے واسطے   کچھ واسطہ نہیں ہے اُسے برگ و بار سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے تیرے گلستاں میں بھی فصلِ خزاں کا دور
خالی ہے جیبِ گل زرِ کامل عیار سے

جو نغمہ زن تھے خلوتِ اوراق میں طیور
رخصت ہوئے ترے شجرِ سایہ دار سے

شاخِ بریدہ سے سبق اندوز ہو کہ تو
ناآشنا ہے قاعدۂ روزگار سے

ملّت کے ساتھ رابطۂ استوار رکھ
پیوستہ رہ شجر سے، امیدِ بہار رکھ!

شبِ معراج

اخترِ شام کی آتی ہے فلک سے آواز
سجدہ کرتی ہے سحر جس کو، وہ ہے آج کی رات

رہِ یک گام ہے ہمّت کے لیے عرشِ بریں
کہہ رہی ہے یہ مسلمان سے معراج کی رات

پھُول

تجھے کیوں فکر ہے اے گُل دلِ صد چاکِ بُلبل کی
تُو اپنے پیرہن کے چاک تو پہلے رفو کر لے

تمنّا آبرو کی ہو اگر گلزارِ ہستی میں
تو کانٹوں میں اُلجھ کر زندگی کرنے کی خو کر لے

صنوبر باغ میں آزاد بھی ہے، پا بہ گِل بھی ہے
انھی پابندیوں میں حاصل آزادی کو تُو کر لے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تنگ بخشی کو استغنا سے پیغامِ خجالت دے
نہ رہ منت کشِ شبنم نگوں جام و سبو کر لے

نہیں یہ شانِ خود داری، چمن سے توڑ کر تجھ کو
کوئی دستار میں رکھ لے، کوئی زیبِ گلو کر لے

چمن میں غنچۂ گل سے یہ کہہ کر اڑ گئی شبنم
مذاقِ جورِ گلچیں ہو تو پیدا رنگ و بو کر لے

اگر منظور ہو تجھ کو خزاں نا آشنا رہنا
جہانِ رنگ و بو سے پہلے قطعِ آرزو کر لے

اسی میں دیکھ، مضمر ہے کمالِ زندگی تیرا
جو تجھ کو زینتِ دامن کوئی آئینہ رو کر لے

شیکسپیئر

شفقِ صبح کو دریا کا خرام آئینہ
نغمۂ شام کو خاموشیِ شام آئینہ

برگِ گل آئنہ عارضِ زیبائے بہار
شاہدِ مے کے لیے حجلۂ جام آئینہ

حسن آئینۂ حق اور دل آئینۂ حسن
دلِ انساں کو ترا حسنِ کلام آئینہ

ہے ترے فکرِ فلک رس سے کمالِ ہستی
کیا تری فطرتِ روشن تھی مآلِ ہستی

تجھ کو جب دیدۂ دیدار طلب نے ڈھونڈا
تابِ خورشید میں خورشید کو پنہاں دیکھا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چشمِ عالم سے تو ہستی رہی مستور تری　　اور عالم کو تری آنکھ نے عریاں دیکھا

حفظِ اسرار کا فطرت کو ہے سودا ایسا

رازداں پھر نہ کرے گی کوئی پیدا ایسا

میں اور تُو

نہ سلیقہ مجھ میں کلیم کا نہ قرینہ تجھ میں خلیل کا　　میں ہلاکِ جادوئے سامری، تُو قتیلِ شیوۂ آزری

میں نوائے سوختہ در گلو، تو پریدہ رنگ، رمیدہ بُو　　میں حکایتِ غمِ آرزو، تُو حدیثِ ماتمِ دلبری

مرا عیش غم، مرا شہد سم، مری بود ہم نفسِ عدم　　ترا دل حرم، گروِ عجم، ترا دیں خریدۂ کافری

دمِ زندگی رمِ زندگی، غمِ زندگی سمِ زندگی　　غمِ رم نہ کر، سمِ غم نہ کھا کہ یہی ہے شانِ قلندری

تری خاک میں ہے اگر شرر تو خیالِ فقر و غنا نہ کر　　کہ جہاں میں نانِ شعیر پر ہے مدارِ قوتِ حیدری

کوئی ایسی طرزِ طواف تُو مجھے اے چراغِ حرم بتا!　　کہ ترے پتنگ کو پھر عطا ہو وہی سرشتِ سمندری

گلۂ جفائے وفا نما کہ حرم کو اہلِ حرم سے ہے　　کسی بُتکدے میں بیاں کروں تو کہے صنم بھی 'ہری ہری'

نہ ستیزہ گاہِ جہاں نئی نہ حریفِ پنجہ فگن نئے　　وہی فطرتِ اسد اللّہی، وہی مرحبی، وہی عنتری

کرم اے شہِ عرب و عجم کہ کھڑے ہیں منتظرِ کرم　　وہ گدا کہ تُو نے عطا کیا ہے جنھیں دماغِ سکندری

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسیری

ہے اسیری اعتبار افزا جو ہو فطرت بلند
قطرۂ نیساں ہے زندانِ صدف سے ارجمند

مشکِ اذفر چیز کیا ہے، اک لہو کی بوند ہے
مشک بن جاتی ہے ہو کر نافۂ آہو میں بند

ہر کسی کی تربیت کرتی نہیں قدرت، مگر
کم ہیں وہ طائر کہ ہیں دام و قفس سے بہرہ مند

"شہپرِ زاغ و زغن در بندِ قید و صید نیست
ایں سعادت قسمتِ شہباز و شاہیں کردہ اند"

دریوزۂ خلافت

اگر ملک ہاتھوں سے جاتا ہے، جائے
تو احکامِ حق سے نہ کر بے وفائی

نہیں تجھ کو تاریخ سے آگہی کیا
خلافت کی کرنے لگا تو گدائی

خریدیں نہ جس کو ہم اپنے لہو سے
مسلماں کو ہے ننگ وہ پادشائی

"مرا از شکستن چناں عار ناید
کہ از دیگراں خواستن مومیائی"

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمایوں

(مسٹر جسٹس شاہ دین مرحوم)

اے ہمایوں! زندگی تیری سراپا سوز تھی
تیری چنگاری چراغِ انجمن افروز تھی

گرچہ تھا تیرا تنِ خاکی نزار و دردمند
تھی ستارے کی طرح روشن تری طبعِ بلند

کس قدر بے باک دل اس ناتواں پیکر میں تھا
شعلۂ گردوں نورد اک مشتِ خاکستر میں تھا

موت کی لیکن دلِ دانا کو کچھ پروا نہیں
شب کی خاموشی میں جز ہنگامۂ فردا نہیں

موت کو سمجھے ہیں غافل اختتامِ زندگی
ہے یہ شامِ زندگی صبحِ دوامِ زندگی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خضرِ راہ

شاعر

ساحلِ دریا پہ میں اک رات تھا محوِ نظر
گوشۂ دل میں چھپائے اک جہانِ اضطراب
شب سکُوت افزا، ہوا آسودہ، دریا نرم سیر
تھی نظر حیراں کہ یہ دریا ہے یا تصویرِ آب
جیسے گہوارے میں سو جاتا ہے طفلِ شیر خوار
موجِ مُضطر تھی کہیں گہرائیوں میں مستِ خواب

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رات کے افسوں سے طائر آشیانوں میں اسیر
انجمِ کم ضَو گرفتارِ طلسمِ ماہتاب
دیکھتا کیا ہوں کہ وہ پیکِ جہاں پیما خضَر
جس کی پیری میں ہے مانندِ سحَر رنگِ شباب
کہہ رہا ہے مجھ سے، اے جویائے اسرارِ ازل!
چشمِ دل وا ہو تو ہے تقدیرِ عالم بے حجاب

دل میں یہ سُن کر بپا ہنگامۂ محشر ہُوا
مَیں شہیدِ جستجو تھا، یوں سخن گستر ہُوا

اے تری چشمِ جہاں بیں پر وہ طوفاں آشکار
جن کے ہنگامے ابھی دریا میں سوتے ہیں خموش
'کشتیِ مسکین'، و 'جانِ پاک'، و 'دیوارِ یتیم'،
علمِ مُوسیٰ بھی ہے تیرے سامنے حیرت فروش
چھوڑ کر آبادیاں رہتا ہے تُو صحرا نَوَرد
زندگی تیری ہے بے روز و شب و فردا و دوش

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندگی کا راز کیا ہے، سلطنت کیا چیز ہے
اور یہ سرمایہ و محنت میں ہے کیسا خروش
ہو رہا ہے ایشیا کا خرقۂ دیرینہ چاک
نوجواں اقوامِ نَو دولت کے ہیں پیرایہ پوش
گرچہ اسکندر رہا محرومِ آبِ زندگی
فطرتِ اسکندری اب تک ہے گرمِ ناؤ نوش
بیچتا ہے ہاشمی ناموسِ دینِ مصطفیؐ
خاک و خوں میں مل رہا ہے ترکمانِ سخت کوش
آگ ہے، اولادِ ابراہیمؑ ہے، نمرُود ہے
کیا کسی کو پھر کسی کا امتحاں مقصُود ہے!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جوابِ خضر

صحرا نوردی

کیوں تعجب ہے مری صحرا نوردی پر تجھے
یہ تگا پوئے دمادم زندگی کی ہے دلیل
اے رہینِ خانہ تُو نے وہ سماں دیکھا نہیں
گونجتی ہے جب فضائے دشت میں بانگِ رحیل
ریت کے ٹیلے پہ وہ آہُو کا بے پروا خرام
وہ حضر بے برگ و ساماں، وہ سفر بے سنگ و میل
وہ نمودِ اخترِ سیماب پا ہنگامِ صبح
یا نمایاں بامِ گردُوں سے جبینِ جبرئیلؑ
وہ سکُوتِ شامِ صحرا میں غروبِ آفتاب
جس سے روشن تر ہُوئی چشمِ جہاں بینِ خلیلؑ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور وہ پانی کے چشمے پر مقامِ کارواں
اہلِ ایماں جس طرح جنّت میں گردِ سلسبیل
تازہ ویرانے کی سودائے محبّت کو تلاش
اور آبادی میں تُو زنجیریِ کشت و نخیل
پُختہ تر ہے گردشِ پیہم سے جامِ زندگی
ہے یہی اے بے خبر رازِ دوامِ زندگی

زندگی

برتر از اندیشۂ سُود و زیاں ہے زندگی
ہے کبھی جاں اور کبھی تسلیمِ جاں ہے زندگی
تُو اسے پیمانۂ امروز و فردا سے نہ ناپ
جاوداں، پیہم دواں، ہر دم جواں ہے زندگی
اپنی دُنیا آپ پیدا کر اگر زِندوں میں ہے
سرِّ آدم ہے، ضمیرِ کُن فکاں ہے زندگی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندگانی کی حقیقت کوہکن کے دل سے پُوچھ
جُوئے شیر و تیشہ و سنگِ گراں ہے زندگی
بندگی میں گھٹ کے رہ جاتی ہے اک جُوئے کم آب
اور آزادی میں بحرِ بے کراں ہے زندگی
آشکارا ہے یہ اپنی قُوّتِ تسخیر سے
گرچہ اک مٹّی کے پیکر میں نہاں ہے زندگی
قُلزُمِ ہستی سے تُو اُبھرا ہے مانندِ حباب
اس زیاں خانے میں تیرا امتحاں ہے زندگی
خام ہے جب تک تو ہے مٹّی کا اک انبار تُو
پُختہ ہو جائے تو ہے شمشیرِ بے زنہار تُو
ہو صداقت کے لیے جس دل میں مرنے کی تڑپ
پہلے اپنے پیکرِ خاکی میں جاں پیدا کرے
پُھونک ڈالے یہ زمین و آسمانِ مستعار
اور خاکستر سے آپ اپنا جہاں پیدا کرے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندگی کی قوّتِ پنہاں کو کر دے آشکار
تا یہ چنگاری فروغِ جاوداں پیدا کرے
خاکِ مشرق پر چمک جائے مثالِ آفتاب
تا بدخشاں پھر وہی لعلِ گراں پیدا کرے
سُوئے گردُوں نالۂ شب گیر کا بھیجے سفیر
رات کے تاروں میں اپنے رازداں پیدا کرے
یہ گھڑی محشر کی ہے، تُو عرصۂ محشر میں ہے
پیش کر غافل، عمل کوئی اگر دفتر میں ہے!

سلطنت

آ بتاؤں تجھ کو رمزِ آیۂ اِنَّ الْمُلُوْک
سلطنت اقوامِ غالب کی ہے اک جادُوگری
خواب سے بیدار ہوتا ہے ذرا محکوم اگر
پھر سُلا دیتی ہے اُس کو حُکمراں کی ساحری

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جادوئے محمود کی تاثیر سے چشمِ ایاز
دیکھتی ہے حلقۂ گردن میں سازِ دلبری
خونِ اسرائیل آجاتا ہے آخر جوش میں
توڑ دیتا ہے کوئی موسیٰ طلسمِ سامری
سروری زیبا فقط اُس ذاتِ بے ہمتا کو ہے
حکمراں ہے اک وہی، باقی بُتانِ آزری
از غلامی فطرتِ آزاد را رُسوا مکُن
تا تراشی خواجۂ از برہمن کافر تری
ہے وہی سازِ کہن مغرب کا جمہوری نظام
جس کے پردوں میں نہیں غیر از نوائے قیصری
دیوِ استبداد جمہوری قبا میں پائے کوب
تُو سمجھتا ہے یہ آزادی کی ہے نیلم پری
مجلسِ آئین و اصلاح و رعایات و حقوق
طبِّ مغرب میں مزے میٹھے اثر خواب آوری

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گرمیِ گفتارِ اعضائے مجالس، الاماں!
یہ بھی اک سرمایہ داروں کی ہے جنگِ زرگری
اس سرابِ رنگ و بو کو گلستاں سمجھا ہے تو
آہ اے ناداں! قفس کو آشیاں سمجھا ہے تو

سرمایہ و محنت

بندۂ مزدور کو جا کر مرا پیغام دے
خضر کا پیغام کیا، ہے یہ پیامِ کائنات
اے کہ تجھ کو کھا گیا سرمایہ دارِ حیلہ گر
شاخِ آہو پر رہی صدیوں تلک تیری برات
دستِ دولت آفریں کو مُزد یوں ملتی رہی
اہلِ ثروت جیسے دیتے ہیں غریبوں کو زکات
ساحرِ الموط نے تجھ کو دیا برگِ حشیش
اور تو اے بے خبر سمجھا اسے شاخِ نبات

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نسل، قومیت، کلیسا، سلطنت، تہذیب، رنگ
خواجگی نے خوب چُن چُن کے بنائے مُسکرات

کٹ مرا ناداں خیالی دیوتاؤں کے لیے
سُکر کی لذّت میں تو لُٹوا گیا نقدِ حیات

مکر کی چالوں سے بازی لے گیا سرمایہ دار
انتہائے سادگی سے کھا گیا مزدور مات

اُٹھ کہ اب بزمِ جہاں کا اور ہی انداز ہے
مشرق و مغرب میں تیرے دَور کا آغاز ہے

ہمّتِ عالی تو دریا بھی نہیں کرتی قبول
غُنچہ ساں غافل ترے دامن میں شبنم کب تلک

نغمۂ بیداریِ جمہور ہے سامانِ عیش
قصّۂ خواب آورِ اسکندر و جم کب تلک

آفتابِ تازہ پیدا بطنِ گیتی سے ہُوا
آسماں! ڈُوبے ہوئے تاروں کا ماتم کب تلک

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توڑ ڈالیں فطرتِ انساں نے زنجیریں تمام
دُوریِ جنّت سے روتی چشمِ آدم کب تلک
باغبانِ چارہ فرما سے یہ کہتی ہے بہار
زخمِ گُل کے واسطے تدبیرِ مرہم کب تلک!
کرمکِ ناداں! طوافِ شمع سے آزاد ہو
اپنی فطرت کے تجلّی زار میں آباد ہو

دُنیائے اسلام

کیا سُناتا ہے مجھے تُرک و عرب کی داستاں
مجھ سے کچھ پنہاں نہیں اسلامیوں کا سوز و ساز
لے گئے تثلیث کے فرزند میراثِ خلیلؑ
خشتِ بنیادِ کلیسا بن گئی خاکِ حجاز
ہو گئی رُسوا زمانے میں کُلاہِ لالہ رنگ
جو سراپا ناز تھے، ہیں آج مجبورِ نیاز

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لے رہا ہے مے فروشانِ فرنگستاں سے پارس
وہ مئے سرکش حرارت جس کی ہے مینا گداز
حکمتِ مغرب سے ملّت کی یہ کیفیت ہوئی
ٹکڑے ٹکڑے جس طرح سونے کو کر دیتا ہے گاز
ہو گیا مانندِ آبِ ارزاں مسلماں کا لہو
مضطرب ہے تو کہ تیرا دل نہیں دانائے راز
گفت رومی ہر بنائے کہنہ کآباداں کنند
می ندانی "اوّل آں بنیاد را ویراں کنند"
"مُلک ہاتھوں سے گیا ملّت کی آنکھیں کھل گئیں"
حق ترا چشمے عطا کر دست غافل در نگر
مومیائی کی گدائی سے تو بہتر ہے شکست
مُورِ بے پر! حاجتے پیشِ سلیمانے مبر
ربط و ضبطِ ملّتِ بیضا ہے مشرق کی نجات
ایشیا والے ہیں اس نکتے سے اب تک بے خبر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر سیاست چھوڑ کر داخل حصارِ دیں میں ہو
مُلک و دولت ہے فقط حفظِ حرم کا اک ثمر

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے
نیل کے ساحل سے لے کر تا بخاکِ کاشغر

جو کرے گا امتیازِ رنگ و خوں مٹ جائے گا
تُرکِ خرگاہی ہو یا اعرابیِ والا گُہر

نسل اگر مسلم کی مذہب پر مُقدّم ہو گئی
اُڑ گیا دنیا سے تُو مانندِ خاکِ رہ گزر

تا خلافت کی بنا دُنیا میں ہو پھر اُستوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

اے کہ نشناسی خفی را از جلی ہُشیار باش
اے گرفتارِ ابُوبکرؓ و علیؓ ہُشیار باش

عشق کو فریاد لازم تھی سو وہ بھی ہو چُکی
اب ذرا دل تھام کر فریاد کی تاثیر دیکھ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تُو نے دیکھا سطوتِ رفتارِ دریا کا عروج
موجِ مُضطر کس طرح بنتی ہے اب زنجیر دیکھ

عامِ حُریّت کا جو دیکھا تھا خواب اسلام نے
اے مسلماں آج تُو اُس خواب کی تعبیر دیکھ

اپنی خاکستر سمندر کو ہے سامانِ وجود
مر کے پھر ہوتا ہے پیدا یہ جہانِ پیر، دیکھ

کھول کر آنکھیں مرے آئینۂ گفتار میں
آنے والے دَور کی دُھندلی سی اِک تصویر دیکھ

آزمودہ فتنہ ہے اِک اور بھی گردُوں کے پاس
سامنے تقدیر کے رُسوائیِ تدبیر دیکھ

مسلم استی سینہ را از آرزو آباد دار
ہر زماں پیشِ نظر لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَاد دار

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۶۷
بانگِ درا
۲۸۱

طلوعِ اسلام

دلیلِ صبحِ روشن ہے ستاروں کی تنک تابی
اُفق سے آفتاب اُبھرا، گیا دورِ گراں خوابی

عروقِ مُردۂ مشرق میں خونِ زندگی دوڑا
سمجھ سکتے نہیں اس راز کو سینا و فارابی

مسلماں کو مسلماں کر دیا طوفانِ مغرب نے
تلاطم ہائے دریا ہی سے ہے گوہر کی سیرابی

عطا مومن کو پھر درگاہِ حق سے ہونے والا ہے
شکوہِ ترکمانی، ذہنِ ہندی، نُطقِ اعرابی

اثر کچھ خواب کا غنچوں میں باقی ہے تو اے بُلبل!
"نوا را تلخ تر می زن چو ذوقِ نغمہ کم یابی"

تڑپ صحنِ چمن میں، آشیاں میں، شاخساروں میں
جُدا پارے سے ہو سکتی نہیں تقدیرِ سیمابی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ چشمِ پاک بیں کیوں زینتِ برگستواں دیکھے
نظر آتی ہے جس کو مردِ غازی کی جگر تابی

ضمیرِ لالہ میں روشن چراغِ آرزو کر دے
چمن کے ذرّے ذرّے کو شہیدِ جستجو کر دے

سرشکِ چشمِ مسلم میں ہے نیساں کا اثر پیدا
خلیل اللہ کے دریا میں ہوں گے پھر گہر پیدا

کتابِ ملّتِ بیضا کی پھر شیرازہ بندی ہے
یہ شاخِ ہاشمی کرنے کو ہے پھر برگ و بر پیدا

ربود آں تُرکِ شیرازی دلِ تبریز و کابل را
صبا کرتی ہے بُوئے گُل سے اپنا ہم سفر پیدا

اگر عثمانیوں پر کوہِ غم ٹوٹا تو کیا غم ہے
کہ خُونِ صد ہزار انجم سے ہوتی ہے سحر پیدا

جہاں بانی سے ہے دُشوار تر کارِ جہاں بینی
جگر خُوں ہو تو چشمِ دل میں ہوتی ہے نظر پیدا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

نوا پیرا ہو اے بلبل کہ ہو تیرے ترنم سے
کبوتر کے تنِ نازک میں شاہیں کا جگر پیدا

ترے سینے میں ہے پوشیدہ رازِ زندگی کہہ دے
مسلماں سے حدیثِ سوز و سازِ زندگی کہہ دے

خدائے لم یزل کا دستِ قدرت تُو، زباں تُو ہے
یقیں پیدا کر اے غافل کہ مغلوبِ گُماں تو ہے

پرے ہے چرخِ نیلی فام سے منزل مسلماں کی
ستارے جس کی گردِ راہ ہوں، وہ کارواں تو ہے

مکاں فانی، مکیں آنی، ازل تیرا، ابد تیرا
خدا کا آخری پیغام ہے تُو، جاوداں تو ہے

حنابندِ عروسِ لالہ ہے خونِ جگر تیرا
تری نسبت براہیمی ہے، معمارِ جہاں تو ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تری فطرت امیں ہے ممکناتِ زندگانی کی
جہاں کے جوہرِ مضمر کا گویا امتحاں تو ہے

جہانِ آب و گِل سے عالَمِ جاوید کی خاطر
نبوّت ساتھ جس کو لے گئی وہ ارمغاں تو ہے

یہ نکتہ سرگزشتِ ملّتِ بیضا سے ہے پیدا
کہ اقوامِ زمینِ ایشیا کا پاسباں تو ہے

سبق پھر پڑھ صداقت کا، عدالت کا، شجاعت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

یہی مقصودِ فطرت ہے، یہی رمزِ مسلمانی
اُخوّت کی جہاں گیری، محبّت کی فراوانی

بُتانِ رنگ و خُوں کو توڑ کر ملّت میں گُم ہو جا
نہ تُورانی رہے باقی، نہ ایرانی نہ افغانی

میانِ شاخساراں صحبتِ مرغِ چمن کب تک!
ترے بازو میں ہے پروازِ شاہینِ قہستانی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گمان آبادِ ہستی میں یقیں مردِ مسلماں کا
بیاباں کی شبِ تاریک میں قندیلِ رہبانی
مٹایا قیصر و کسریٰ کے استبداد کو جس نے
وہ کیا تھا، زورِ حیدرؓ، فقرِ بُوذرؓ، صدقِ سلمانیؓ
ہُوئے احرارِ ملّت جادہ پیما کس تجمّل سے
تماشائی شگافِ در سے ہیں صدیوں کے زندانی
ثباتِ زندگی ایمانِ محکم سے ہے دنیا میں
کہ المانی سے بھی پائندہ تر نکلا ہے تُورانی

جب اس انگارۂ خاکی میں ہوتا ہے یقیں پیدا
تو کر لیتا ہے یہ بال و پرِ رُوح الامیں پیدا

غلامی میں نہ کام آتی ہیں شمشیریں نہ تدبیریں
جو ہو ذوقِ یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں
کوئی اندازہ کر سکتا ہے اُس کے زورِ بازو کا!
نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ولایت، پادشاہی، علمِ اشیا کی جہاں گیری
یہ سب کیا ہیں، فقط اک نکتۂ ایماں کی تفسیریں

براہیمی نظر پیدا مگر مشکل سے ہوتی ہے
ہوس چھپ چھپ کے سینوں میں بنا لیتی ہے تصویریں

تمیزِ بندہ و آقا فسادِ آدمیت ہے
حذر اے چیرہ دستاں! سخت ہیں فطرت کی تعزیریں

حقیقت ایک ہے ہر شے کی، خاکی ہو کہ نوری ہو
لہو خورشید کا ٹپکے اگر ذرے کا دل چیریں

یقیں محکم، عمل پیہم، محبت فاتحِ عالم
جہادِ زندگانی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں

چہ باید مرد را طبعِ بلندے، مشربِ نابے
دلِ گرمے، نگاہِ پاک بینے، جانِ بیتابے

عقابی شان سے جھپٹے تھے جو، بے بال و پر نکلے
ستارے شام کے خونِ شفق میں ڈوب کر نکلے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہُوئے مدفونِ دریا زیرِ دریا تیرنے والے
طمانچے موج کے کھاتے تھے جو، بن کر گُہر نکلے
غبارِ رہ گزر ہیں، کیمیا پر ناز تھا جن کو
جبینیں خاک پر رکھتے تھے جو، اکسیر گر نکلے
ہمارا نرم رَو قاصد پیامِ زندگی لایا
خبر دیتی تھیں جن کو بجلیاں وہ بے خبر نکلے
حرم رُسوا ہُوا پیرِ حرم کی کم نگاہی سے
جوانانِ تتاری کس قدر صاحب نظر نکلے
زمیں سے نُوریانِ آسماں پرواز کہتے تھے
یہ خاکی زندہ تر، پایندہ تر، تابندہ تر نکلے
جہاں میں اہلِ ایماں صورتِ خورشید جیتے ہیں
اِدھر ڈُوبے اُدھر نکلے، اُدھر ڈُوبے اِدھر نکلے

یقیں افراد کا سرمایۂ تعمیرِ ملّت ہے
یہی قوّت ہے جو صورت گرِ تقدیرِ ملّت ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو رازِ کن فکاں ہے اپنی آنکھوں پر عیاں ہو جا
خودی کا رازداں ہو جا خدا کا ترجماں ہو جا

ہوس نے کر دیا ہے ٹکڑے ٹکڑے نوعِ انساں کو
اخوت کا بیاں ہو جا محبت کی زباں ہو جا

یہ ہندی، وہ خراسانی، یہ افغانی، وہ تورانی
تو اے شرمندۂ ساحل! اچھل کر بے کراں ہو جا

غبار آلودۂ رنگ و نسب ہیں بال و پر تیرے
تو اے مرغِ حرم! اڑنے سے پہلے پرفشاں ہو جا

خودی میں ڈوب جا غافل! یہ سرِ زندگانی ہے
نکل کر حلقۂ شام و سحر سے جاوداں ہو جا

مصافِ زندگی میں سیرتِ فولاد پیدا کر
شبستانِ محبت میں حریر و پرنیاں ہو جا

گزر جا بن کے سیلِ تند رو کوہ و بیاباں سے
گلستاں راہ میں آئے تو جوئے نغمہ خواں ہو جا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترے علم و محبت کی نہیں ہے انتہا کوئی
نہیں ہے تجھ سے بڑھ کر سازِ فطرت میں نوا کوئی

ابھی تک آدمی صیدِ زبونِ شہریاری ہے
قیامت ہے کہ انساں نوعِ انساں کا شکاری ہے
نظر کو خیرہ کرتی ہے چمک تہذیبِ حاضر کی
یہ صناعی مگر جھوٹے نگوں کی ریزہ کاری ہے
وہ حکمت ناز تھا جس پر خردمندانِ مغرب کو
ہوس کے پنجۂ خونیں میں تیغِ کارزاری ہے
تدبّر کی فسوں کاری سے محکم ہو نہیں سکتا
جہاں میں جس تمدّن کی بنا سرمایہ داری ہے
عمل سے زندگی بنتی ہے جنّت بھی جہنّم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے
خروشِ آموزِ بلبل ہو، گرہ غنچے کی وا کر دے
کہ تو اس گلستاں کے واسطے بادِ بہاری ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر اُٹھی ایشیا کے دل سے چنگاری محبت کی
زمیں جولاں گہِ اطلس قبایانِ تتاری ہے
بیا پیدا خریدار است جانِ ناتوانے را
"پس از مدت گذار افتاد بر ما کاروانے را"

بیا ساقی نواے مرغِ زار از شاخسار آمد
بہار آمد نگار آمد، نگار آمد قرار آمد
کشید ابرِ بہاری خیمہ اندر وادی و صحرا
صداے آبشاراں از فرازِ کوہسار آمد
سرت گردم تو ہم قانونِ پیشیں ساز دہ ساقی
کہ خیلِ نغمہ پردازاں قطار اندر قطار آمد
کنار از زاہداں برگیر و بے باکانہ ساغر کش
پس از مدت ازیں شاخِ کہن بانگِ ہزار آمد
بہ مشتاقاں حدیثِ خواجۂ بدر و حنین آور
تصرف ہاے پنہانش بچشمم آشکار آمد

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دگر شاخِ خلیل[۳] از خونِ ما نم ناک می گردد
ببازارِ محبت نقدِ ما کامل عیار آمد
سرِ خاکِ شہیدے برگ ہائے لالہ می پاشم
کہ خونش با نہالِ ملتِ ما سازگار آمد
"بیا تا گل بیفشانیم و مے در ساغر اندازیم
فلک را سقف بشگافیم و طرحِ دیگر اندازیم"

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

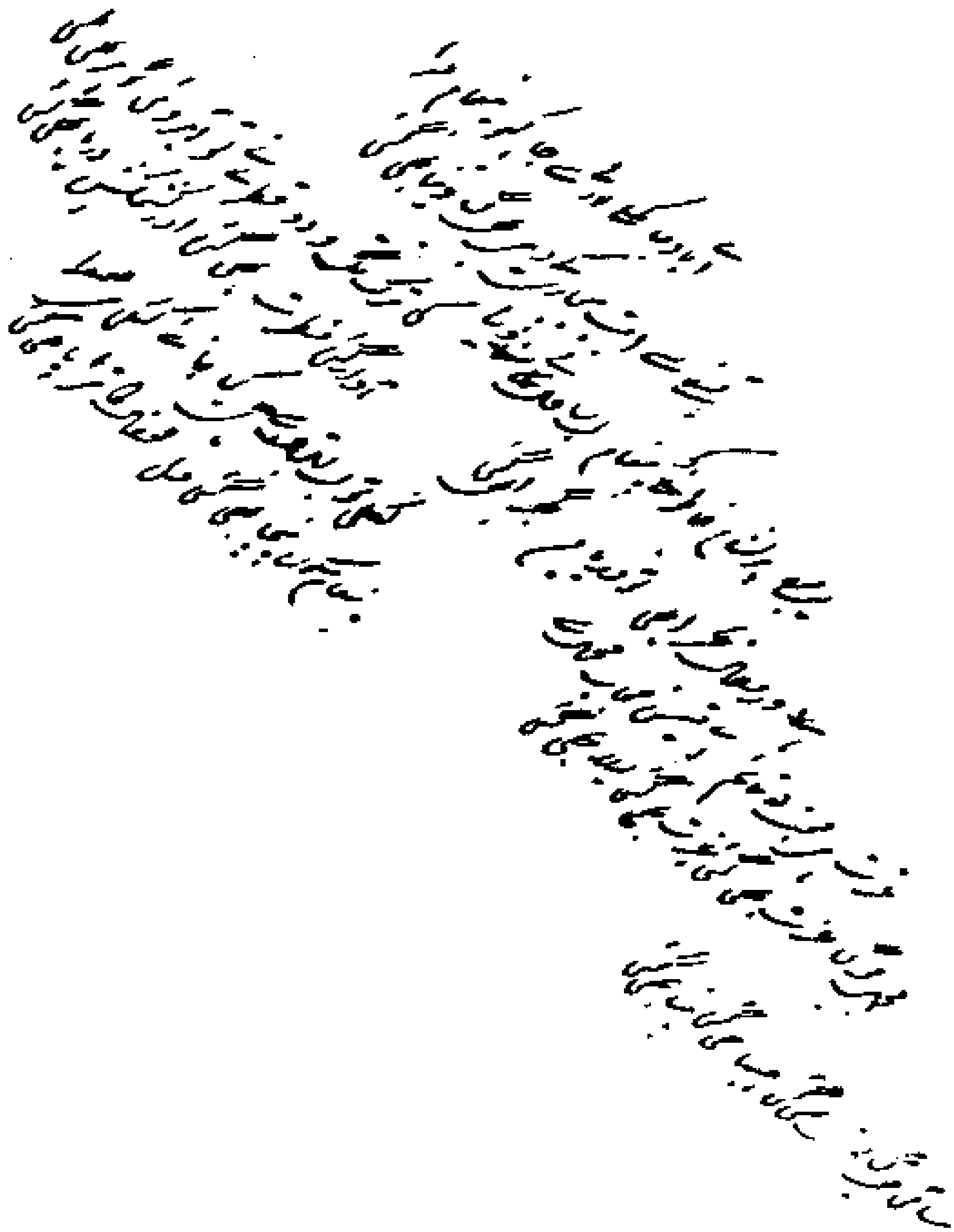

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غزلیات

اے بادِ صبا! کملی والے سے جا کہیو پیغام مرا
قبضے سے امّت بیچاری کے دیں بھی گیا، دنیا بھی گئی

یہ موجِ پریشاں خاطر کو پیغام لبِ ساحل نے دیا
ہے دُور وصالِ بحر ابھی، تُو دریا میں گھبرا بھی گئی!

عزت ہے محبت کی قائم اے قیس! حجابِ محمل سے
محمل جو گیا عزت بھی گئی، غیرت بھی گئی، لیلا بھی گئی

کی ترک تگ و دو قطرے نے تو آبروئے گوہر بھی ملی
آوارگیِ فطرت بھی گئی اور کشمکشِ دریا بھی گئی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکلی تو لبِ اقبال سے ہے، کیا جانیے کس کی ہے یہ صدا
پیغامِ سکوں پہنچا بھی گئی، دل محفل کا تڑپا بھی گئی

یہ سرودِ قمری و بلبل فریبِ گوش ہے
باطنِ ہنگامہ آبادِ چمن خاموش ہے

تیرے پیمانوں کا ہے یہ اے مئے مغرب اثر
خندہ زن ساقی ہے، ساری انجمن بے ہوش ہے

دہر کے غم خانے میں تیرا پتا ملتا نہیں
جرم تھا کیا آفرینش بھی کہ تو روپوش ہے

آہ! دنیا دل سمجھتی ہے جسے، وہ دل نہیں
پہلوئے انساں میں اک ہنگامۂ خاموش ہے

زندگی کی رہ میں چل، لیکن ذرا بچ بچ کے چل
یہ سمجھ لے کوئی مینا خانہ بارِ دوش ہے

جس کے دم سے دلّی و لاہور ہم پہلو ہوئے
آہ، اے اقبال! وہ بلبل بھی اب خاموش ہے

نالہ ہے بلبلِ شوریدہ ترا خام ابھی
اپنے سینے میں اسے اور ذرا تھام ابھی

پختہ ہوتی ہے اگر مصلحت اندیش ہو عقل
عشق ہو مصلحت اندیش تو ہے خام ابھی

بے خطر کود پڑا آتشِ نمرود میں عشق
عقل ہے محوِ تماشائے لبِ بام ابھی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عشق فرمودۂ قاصد سے سبک گامِ عمل / عقل سمجھی ہی نہیں معنیِ پیغام ابھی
شیوۂ عشق ہے آزادی و دہر آشوبی / تو ہے زُنّاریِ بُت خانۂ ایّام ابھی
عُذرِ پرہیز پہ کہتا ہے بگڑ کر ساقی / ہے ترے دل میں وہی کاوشِ انجام ابھی
سعیِ پیہم ہے ترازوئے کم و کیفِ حیات / تیری میزاں ہے شمارِ سحر و شام ابھی
ابرِ نیساں! یہ تنک بخشیِ شبنم کب تک / مرے کہسار کے لالے ہیں تہی جام ابھی
بادہ گردانِ عجم وہ، عربی میری شراب / مرے ساغر سے جھجکتے ہیں مے آشام ابھی

خبر اقبالؔ کی لائی ہے گلستاں سے نسیم
نَو گرفتار پھڑکتا ہے تہِ دام ابھی

پردہ چہرے سے اُٹھا، انجمن آرائی کر / چشمِ مہر و مہ و انجم کو تماشائی کر
تُو جو بجلی ہے تو یہ چشمکِ پنہاں کب تک / بے حجابانہ مرے دل سے شناسائی کر
نفَسِ گرم کی تاثیر ہے اعجازِ حیات / تیرے سینے میں اگر ہے تو مسیحائی کر
کب تلک طور پہ دریوزہ گری مثلِ کلیم / اپنی ہستی سے عیاں شعلۂ سینائی کر
ہو تری خاک کے ہر ذرّے سے تعمیرِ حرم / دل کو بیگانۂ اندازِ کلیسائی کر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس گلستاں میں نہیں حد سے گزرنا اچھا — ناز بھی کر تو بہ اندازۂ رعنائی کر
پہلے خود دار تو مانندِ سکندر ہو لے — پھر جہاں میں ہوسِ شوکتِ دارائی کر
مل ہی جائے گی کبھی منزلِ لیلیٰ اقبالؔ!
کوئی دن اور ابھی بادیہ پیمائی کر

پھر بادِ بہار آئی، اقبالؔ غزل خواں ہو — غنچہ ہے اگر گل ہو، گل ہے تو گلستاں ہو
تو خاک کی مٹھی ہے، اجزا کی حرارت سے — برہم ہو، پریشاں ہو، وسعت میں بیاباں ہو
تو جنسِ محبت ہے، قیمت ہے گراں تیری — کم مایہ ہیں سوداگر، اس دیس میں ارزاں ہو
کیوں ساز کے پردے میں مستور ہو لے تیری — تو نغمۂ رنگیں ہے، ہر گوش پہ عریاں ہو
اے رہروِ فرزانہ! رستے میں اگر تیرے — گلشن ہے تو شبنم ہو، صحرا ہے تو طوفاں ہو
ساماں کی محبت میں مضمر ہے تن آسانی
مقصد ہے اگر منزل، غارت گرِ ساماں ہو

کبھی اے حقیقتِ منتظر! نظر آ لباسِ مجاز میں — کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں مری جبینِ نیاز میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرب آشنائے خروش ہو، تو نوا ہے محرمِ گوش ہو
وہ سرود کیا کہ چھپا ہوا ہو سکوتِ پردۂ ساز میں

تو بچا بچا کے نہ رکھ اسے ترا آئنہ ہے وہ آئنہ
کہ شکستہ ہو تو عزیز تر ہے نگاہِ آئنہ ساز میں

دمِ طوف کرمکِ شمع نے یہ کہا کہ وہ اثرِ کہن
نہ تری حکایتِ سوز میں، نہ مری حدیثِ گداز میں

نہ کہیں جہاں میں اماں ملی، جو اماں ملی تو کہاں ملی
مرے جرمِ خانہ خراب کو ترے عفوِ بندہ نواز میں

نہ وہ عشق میں رہیں گرمیاں، نہ وہ حسن میں رہیں شوخیاں
نہ وہ غزنوی میں تڑپ رہی، نہ وہ خم ہے زلفِ ایاز میں

جو میں سر بسجدہ ہوا کبھی تو زمیں سے آنے لگی صدا
ترا دل تو ہے صنم آشنا، تجھے کیا ملے گا نماز میں

تہِ دام بھی غزل آشنا رہے طائرانِ چمن تو کیا
جو فغاں دلوں میں تڑپ رہی تھی، نوائے زیرِ لبی رہی

ترا جلوہ کچھ بھی تسلیِ دلِ ناصبور نہ کر سکا
وہی گریۂ سحری رہا، وہی آہِ نیم شبی رہی

نہ خدا رہا نہ صنم رہے، نہ رقیبِ دیر و حرم رہے
نہ رہی کہیں اسد اللہی، نہ کہیں ابولہبی رہی

مرا ساز اگرچہ ستم رسیدۂ زخمہ ہائے عجم رہا
وہ شہیدِ ذوقِ وفا ہوں میں کہ نوا مری عربی رہی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گرچہ تُو زندانیِ اسباب ہے — قلب کو لیکن ذرا آزاد رکھ
عقل کو تنقید سے فرصت نہیں — عشق پر اعمال کی بنیاد رکھ
اے مسلماں! ہر گھڑی پیشِ نظر — آیۂ "لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادْ" رکھ

یہ "لسان العصر" کا پیغام ہے
"اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ حَقٌّ" یاد رکھ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظریفانہ

مشرق میں اصول دین بن جاتے ہیں — مغرب میں مگر مشین بن جاتے ہیں
رہتا نہیں ایک بھی ہمارے پلّے — واں ایک کے تین تین بن جاتے ہیں

لڑکیاں پڑھ رہی ہیں انگریزی — ڈھونڈ لی قوم نے فلاح کی راہ
روشِ مغربی ہے مدِّ نظر — وضعِ مشرق کو جانتے ہیں گناہ
یہ ڈراما دکھائے گا کیا سین — پردہ اُٹھنے کی منتظر ہے نگاہ

شیخ صاحب بھی تو پردے کے کوئی حامی نہیں — مفت میں کالج کے لڑکے اُن سے بدظن ہو گئے
وعظ میں فرما دیا کل آپ نے یہ صاف صاف — "پردہ آخر کس سے ہو جب مرد ہی زن ہو گئے"

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ کوئی دن کی بات ہے اے مردِ ہوش مند! — غیرت نہ تجھ میں ہوگی، نہ زن اوٹ چاہے گی
آتا ہے اب وہ دَور کہ اولاد کے عوض — کونسل کی ممبری کے لیے ووٹ چاہے گی

تعلیمِ مغربی ہے بہت جُرأت آفریں — پہلا سبق ہے بیٹھ کے کالج میں مار ڈینگ
بستے ہیں ہند میں جو خریدار ہی فقط — آغا بھی لے کے آتے ہیں اپنے وطن سے ہینگ
میرا یہ حال، بُوٹ کی ٹو چاٹتا ہوں میں — اُن کا یہ حکم، دیکھ! مرے فرش پر نہ رینگ
کہنے لگے کہ اُونٹ ہے بھدّا سا جانور
اچھی ہے گائے، رکھتی ہے کیا نوک دار سینگ

کچھ غم نہیں جو حضرتِ واعظ ہیں تنگ دست — تہذیبِ نَو کے سامنے سر اپنا خم کریں
ردِّ جہاد میں تو بہت کچھ لکھا گیا — تردیدِ حج میں کوئی رسالہ رقم کریں

تہذیب کے مریض کو گولی سے فائدہ! — دفعِ مرض کے واسطے پِل پیش کیجیے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے وہ بھی دن کہ خدمتِ استاد کے عوض
دل چاہتا تھا ہدیۂ دل پیش کیجیے

بدلا زمانہ ایسا کہ لڑکا پس از سبق
کہتا ہے ماسٹر سے کہ "بل پیش کیجیے!"

انتہا بھی اس کی ہے؟ آخر خریدیں کب تلک
چھتریاں، رومال، مفلر، پیرہن جاپان سے

اپنی غفلت کی یہی حالت اگر قائم رہی
آئیں گے غسال کابل سے، کفن جاپان سے

ہم مشرق کے مسکینوں کا دل مغرب میں جا اٹکا ہے
واں کنتر سب بلوری ہیں، یاں ایک پرانا مٹکا ہے

اس دور میں سب مٹ جائیں گے، ہاں! باقی وہ رہ جائے گا
جو قائم اپنی راہ پہ ہے اور پکا اپنی ہٹ کا ہے

اے شیخ و برہمن، سنتے ہو! کیا اہلِ بصیرت کہتے ہیں
گردوں نے کتنی بلندی سے ان قوموں کو دے پٹکا ہے

یا باہم پیار کے جلسے تھے، دستورِ محبت قائم تھا
یا بحث میں اردو ہندی ہے یا قربانی یا جھٹکا ہے

"اصلِ شہود و شاہد و مشہود ایک ہے"
غالب کا قول سچ ہے تو پھر ذکرِ غیر کیا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیوں اے جنابِ شیخ! سُنا آپ نے بھی کچھ — کہتے تھے کعبے والوں سے کل اہلِ دَیر کیا
ہم پُوچھتے ہیں مُسلمِ عاشق مزاج سے — اُلفت بُتوں سے ہے تو برہمن سے بیر کیا!

ہاتھوں سے اپنے دامنِ دُنیا نکل گیا — رُخصت ہُوا دلوں سے خیالِ معاد بھی
قانونِ وقف کے لیے لڑتے تھے شیخ جی — پُوچھو تو، وقف کے لیے ہے جائداد بھی!

وہ مِس بولی ارادہ خودکشی کا جب کیا میں نے — مہذّب ہے تو اے عاشق! قدم باہر نہ دھر حد سے
نہ جُرأت ہے، نہ خنجر ہے تو قصدِ خودکشی کیسا — یہ مانا دردِ ناکامی گیا تیرا گزر حد سے
کہا میں نے کہ اے جانِ جہاں کچھ نقد دِلوا دو — کرائے پر منگا لوں گا کوئی افغان سرحد سے

ناداں تھے اس قدر کہ نہ جانی عرب کی قدر — حاصل ہُوا یہی، نہ بچے مار پیٹ سے
مغرب میں ہے جہازِ بیاباں شُتر کا نام — تُرکوں نے کام کچھ نہ لیا اس فلیٹ سے

ہندوستاں میں جُزوِ حکومت ہیں کونسلیں — آغاز ہے ہمارے سیاسی کمال کا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم تو فقیر تھے ہی، ہمارا تو کام تھا — سیکھیں سلیقہ اب اُمرا بھی سوال کا

ممبری امپیریل کونسل کی کچھ مشکل نہیں — ووٹ تو مل جائیں گے، پیسے بھی دلوائیں گے کیا؟
میرزا غالب، خدا بخشے، بجا فرما گئے — "ہم نے یہ مانا کہ دِلّی میں رہیں، کھائیں گے کیا؟"

دلیلِ مہر و وفا اس سے بڑھ کے کیا ہوگی — نہ ہو حضور سے اُلفت تو یہ ستم نہ سہیں
مُصِر ہے حلقہ، کمیٹی میں کچھ کہیں ہم بھی — مگر رضائے کلکٹر کو بھانپ لیں تو کہیں
سند تو لیجیے، لڑکوں کے کام آئے گی — وہ مہرباں ہیں اب، پھر رہیں، رہیں نہ رہیں
زمیں پہ تو نہیں ہندیوں کو جا ملتی — مگر جہاں میں ہیں خالی سمندروں کی تہیں
مثالِ کشتیِ بے حِس مطیعِ فرماں ہیں
کہو تو بستۂ ساحل رہیں، کہو تو بہیں

فرما رہے تھے شیخ طریقِ عمل پہ وعظ — کُفّارِ ہند کے ہیں تجارت میں سخت کوش
مُشرک ہیں وہ جو رکھتے ہیں مُشرک سے لین دین — لیکن ہماری قوم ہے محرومِ عقل و ہوش

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناپاک چیز ہوتی ہے کافر کے ہاتھ کی
سُن لے اگر ہے گوشِ مسلماں کا حق نیوش

اک بادہ کش بھی وعظ کی محفل میں تھا شریک
جس کے لیے نصیحتِ واعظ تھی بارِ گوش

کہنے لگا ستم ہے کہ ایسے قیود کی
پابند ہو تجارتِ سامانِ خورد و نوش

میں نے کہا کہ آپ کو مشکل نہیں کوئی
ہندوستاں میں ہیں کلمہ گو بھی مے فروش

دیکھیے چلتی ہے مشرق کی تجارت کب تک
شیشۂ دیں کے عوض جام و سبو لیتا ہے

ہے مداوائے جنوں نشترِ تعلیمِ جدید
میرا سرجن رگِ ملت سے لہو لیتا ہے

گائے اک روز ہوئی اُونٹ سے یوں گرمِ سخن
نہیں اک حال پہ دنیا میں کسی شے کو قرار

میں تو بدنام ہوئی توڑ کے رسی اپنی
سُنتی ہوں آپ نے بھی توڑ کے رکھ دی ہے مہار

ہند میں آپ تو از روئے سیاست ہیں اہم
ریل چلنے سے مگر دشتِ عرب میں بیکار

کل تلک آپ کو تھا گائے کی محفل سے حذر
تھی لٹکتے ہوئے ہونٹوں پہ صدائے زنہار

آج یہ کیا ہے کہ ہم پر ہے عنایت اتنی
نہ رہا آئنۂ دل میں وہ دیرینہ غبار

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب یہ تقریر سُنی اونٹ نے شرما کے کہا
ہے ترے چاہنے والوں میں ہمارا بھی شمار

رشکِ صد غمزۂ اُشتر ہے تری ایک کلیل
ہم تو ہیں ایسی کلیلوں کے پُرانے بیمار

ترے ہنگاموں کی تاثیر یہ پھیلی بَن میں
بے زبانوں میں بھی پیدا ہے مذاقِ گفتار

ایک ہی بَن میں ہے مُدّت سے بسیرا اپنا
گرچہ کچھ پاس نہیں، چارا بھی کھاتے ہیں اُدھار

گوسفند و شتر و گاو و پلنگ و خرِ لنگ
ایک ہی رنگ میں رنگیں ہوں تو ہے اپنا وقار

باغباں ہو سبق آموز جو یکرنگی کا
ہم زباں ہو کے رہیں کیوں نہ طیورِ گلزار

دے وہی جام ہمیں بھی کہ مناسب ہے یہی
تُو بھی سرشار ہو، تیرے رُفقا بھی سرشار

"دلقِ حافظ بچہ ارزد بہ مَیش رنگیں کُن
وانگہش مست و خراب از رہِ بازار بیار"

رات مچھّر نے کہہ دیا مجھ سے
ماجرا اپنی ناتمامی کا

مجھ کو دیتے ہیں ایک بُوند لہُو
صِلہ شب بھر کی تشنہ کامی کا

اور یہ بِسوہ دار، بے زحمت
پی گیا سب لہُو اسامی کا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ آیۂ نو جیل سے نازل ہوئی مجھ پر
گیتا میں ہے قرآن تو قرآن میں گیتا

کیا خوب ہوئی آشتیِ شیخ و برہمن
اس جنگ میں آخر نہ یہ ہارا نہ وہ جیتا

مندر سے تو بیزار تھا پہلے ہی سے 'بدری'
مسجد سے نکلتا نہیں، ضدی ہے 'مسیتا'

جان جائے ہاتھ سے جائے نہ ست
ہے یہی اک بات ہر مذہب کا تت

چٹے بٹے ایک ہی تھیلی کے ہیں
ساہو کاری، بسوہ داری، سلطنت

محنت و سرمایہ دنیا میں صف آرا ہو گئے
دیکھیے ہوتا ہے کس کس کی تمناؤں کا خون

حکمت و تدبیر سے یہ فتنۂ آشوب خیز
ٹل نہیں سکتا 'وَقَدْ کُنْتُمْ بِہٖ تَسْتَعْجِلُوْن'

کھل گئے، یاجوج اور ماجوج کے لشکر تمام
چشمِ مسلم دیکھ لے تفسیرِ حرفِ 'یَنْسِلُوْن'

شام کی سرحد سے رخصت ہے وہ رندِ لم یزل
رکھ کے میخانے کے سارے قاعدے بالائے طاق

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ اگر سچ ہے تو ہے کس درجہ عبرت کا مقام | رنگ اک پل میں بدل جاتا ہے یہ نیلی رواق
حضرتِ کرزن کو اب فکرِ مداوا ہے ضرور | حکم برداری کے معدے میں ہے دردِ لایطاق
وفد ہندستاں سے کرتے ہیں سر آغا خاں طلب
کیا یہ چورن ہے پئے ہضمِ فلسطین و عراق؟

تکرار تھی مزارع و مالک میں ایک روز | دونوں یہ کہہ رہے تھے مرا مال ہے زمیں
کہتا تھا وہ کرے جو زراعت اُسی کا کھیت | کہتا تھا یہ کہ عقل ٹھکانے تری نہیں
پُوچھا زمیں سے میں نے کہ ہے کس کا مال تُو | بولی مجھے تو ہے فقط اس بات کا یقیں
مالک ہے یا مزارعِ شوریدہ حال ہے
جو زیرِ آسماں ہے وہ دھرتی کا مال ہے

اُٹھا کر پھینک دو باہر گلی میں | نئی تہذیب کے انڈے ہیں گندے
الکشن، ممبری، کونسل، صدارت | بنائے خوب آزادی نے پھندے
میاں نجار بھی چھیلے گئے ساتھ | نہایت تیز ہیں یورپ کے رندے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کارخانے کا ہے مالک مردکِ ناکردہ کار
عیش کا پُتلا ہے، محنت ہے اسے ناسازگار

حکمِ حق ہے لَیسَ لِلاِنسانِ اِلّا مَا سَعٰی
کھائے کیوں مزدور کی محنت کا پھل سرمایہ دار

سُنا ہے میں نے، کل یہ گفتگو تھی کارخانے میں
پُرانے جھونپڑوں میں ہے ٹھکانا دستکاروں کا

مگر سرکار نے کیا خوب کونسل ہال بنوایا
کوئی اس شہر میں تکیہ نہ تھا سرمایہ داروں کا

مسجد تو بنا دی شب بھر میں ایماں کی حرارت والوں نے
من اپنا پرانا پاپی ہے، برسوں میں نمازی بن نہ سکا

کیا خوب امیرِ فیصل کو سنوسی نے پیغام دیا
تو نام و نسب کا حجازی ہے پر دل کا حجازی بن نہ سکا

تر آنکھیں تو ہو جاتی ہیں، پر کیا لذت اس رونے میں
جب خونِ جگر کی آمیزش سے اشک پیازی بن نہ سکا

اقبال بڑا اُپدیشک ہے، من باتوں میں موہ لیتا ہے
گفتار کا یہ غازی تو بنا، کردار کا غازی بن نہ سکا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۲۵
بالِ جبریل
۱

بالِ جبریل

اقبال

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بالِ جبریل

~~[illegible]~~

اٹھ کہ خورشید کا سامانِ سفر تازہ کریں
نفسِ سوختۂ شام و سحر تازہ کریں

اقبال

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۲۷
بالِ جبریل
۲

اُٹھ کہ خورشید کا سامانِ سفر تازہ کریں
نفَسِ سوختۂ شام و سحَر تازہ کریں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

١

مری نوائے شوق سے شور حریمِ ذات میں!
غلغلہ ہائے الاماں بتکدۂ صفات میں!

حور و فرشتہ ہیں اسیر میرے تخیلات میں
مری نگاہ سے خلل تیری تجلیات میں!

گرچہ ہے میری جستجو دیر و حرم کی نقش بند
مری فغاں سے رستخیز کعبہ و سومنات میں!

گاہ مری نگاہ تیز چیر گئی دلِ وجود
گاہ الجھ کے رہ گئی میرے توہمات میں!

تو نے یہ کیا غضب کیا! مجھ کو بھی فاش کر دیا
میں ہی تو ایک راز تھا سینۂ کائنات میں!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست

غزلیات (حصّہ اوّل)

۱	میری نوائے شوق سے شور حریمِ ذات میں	۳۴۵/۲۱
۲	اگر کج رو ہیں انجم، آسماں تیرا ہے یا میرا؟	۳۴۶/۲۲
۳	گیسوئے تابدار کو اور بھی تابدار کر	۳۴۷/۲۳
۴	اثر کرے نہ کرے، سُن تو لے مری فریاد	۳۴۸/۲۴
۵	کیا عشق ایک زندگیِ مستعار کا	۳۴۹/۲۵
۶	پریشاں ہو کے میری خاک آخر دل نہ بن جائے	۳۵۰/۲۶
۷	دِگرگُوں ہے جہاں، تاروں کی گردش تیز ہے ساقی	۳۵۰/۲۶
۸	لا پھر اک بار وہی بادہ و جام اے ساقی!	۳۵۱/۲۷

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹ مٹا دیا مرے ساقی نے عالمِ من و تُو ۳۵۲/۲۸

۱۰ متاعِ بے بہا ہے درد و سوزِ آرزومندی ۳۵۲/۲۸

۱۱ تجھے یاد کیا نہیں ہے مرے دل کا وہ زمانہ ۳۵۳/۲۹

۱۲ ضمیرِ لالہ مے لعل سے ہُوا لبریز ۳۵۴/۳۰

۱۳ وہی میری کم نصیبی، وہی تیری بے نیازی ۳۵۴/۳۰

۱۴ اپنی جولاں گاہ زیرِ آسماں سمجھا تھا میں ۳۵۵/۳۱

۱۵ اک دانشِ نورانی، اک دانشِ برہانی ۳۵۶/۳۲

۱۶ یارب! یہ جہانِ گزراں خوب ہے لیکن ۳۵۶/۳۲

غزلیات (حصّہ دوم)

۱ سما سکتا نہیں پہنائے فطرت میں مرا سودا ۳۵۹/۳۵

۲ یہ کون غزل خواں ہے پُرسوز و نشاط انگیز ۳۶۳/۳۹

۳ وہ حرفِ راز کہ مجھ کو سکھا گیا ہے جُنوں ۳۶۴/۴۰

۴ عالمِ آب و خاک و باد، سرِّ عیاں ہے تُو کہ میں ۳۶۵/۴۱

۵ تُو ابھی رہ گزر میں ہے، قیدِ مقام سے گزر ۳۶۵/۴۱

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶	امینِ راز ہے مردانِ حُر کی درویشی	۳۶۶/۴۲
۷	پھر چراغِ لالہ سے روشن ہوئے کوہ و دمن	۳۶۷/۴۳
۸	مسلماں کے لہو میں ہے سلیقہ دل نوازی کا	۳۶۸/۴۴
۹	عشق سے پیدا نوائے زندگی میں زیر و بم	۳۶۸/۴۴
۱۰	دل سوز سے خالی ہے، نگہ پاک نہیں ہے	۳۶۹/۴۵
۱۱	ہزار خوف ہو لیکن زباں ہو دل کی رفیق	۳۶۹/۴۵
۱۲	پُوچھ اس سے کہ مقبول ہے فطرت کی گواہی	۳۷۰/۴۶
۱۳	یہ حوریانِ فرنگی، دل و نظر کا حجاب	۳۷۱/۴۷
۱۴	دلِ بیدار فاروقی، دلِ بیدار کراری	۳۷۱/۴۷
۱۵	خودی کی شوخی و تُندی میں کبر و ناز نہیں	۳۷۲/۴۸
۱۶	میرِ سپاہ ناسزا، لشکریاں شکستہ صف	۳۷۳/۴۹
۱۷	زمستانی ہوا میں گرچہ تھی شمشیر کی تیزی	۳۷۳/۴۹
۱۸	یہ دیرِ کہن کیا ہے؟ انبارِ خس و خاشاک	۳۷۴/۵۰
۱۹	کمالِ ترک نہیں آب و گِل سے مہجوری	۳۷۵/۵۱

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۰	عقل گو آستاں سے دُور نہیں	۳۷۵/۵۱
۲۱	خودی وہ بحر ہے جس کا کوئی کنارہ نہیں	۳۷۶/۵۲
۲۲	یہ پیام دے گئی ہے مجھے بادِ صبحگاہی	۳۷۷/۵۳
۲۳	تری نگاہ فرومایہ، ہاتھ ہے کوتاہ	۳۷۷/۵۳
۲۴	خِرد کے پاس خبر کے سوا کچھ اور نہیں	۳۷۸/۵۴
۲۵	نگاہِ فقر میں شانِ سکندری کیا ہے	۳۷۹/۵۵
۲۶	نہ تُو زمیں کے لیے ہے نہ آسماں کے لیے	۳۷۹/۵۵
۲۷	تُو اے اسیرِ مکاں! لامکاں سے دُور نہیں	۳۸۰/۵۶
۲۸	خِرد نے مجھ کو عطا کی نظر حکیمانہ	۳۸۱/۵۷
۲۹	افلاک سے آتا ہے نالوں کا جواب آخر	۳۸۱/۵۷
۳۰	ہر شے مسافر، ہر چیز راہی	۳۸۲/۵۸
۳۱	ہر چیز ہے محوِ خود نمائی	۳۸۳/۵۹
۳۲	اعجاز ہے کسی کا یا گردشِ زمانہ	۳۸۳/۵۹
۳۳	خِرد مندوں سے کیا پُوچھوں کہ میری ابتدا کیا ہے	۳۸۴/۶۰

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۴	جب عشق سکھاتا ہے آدابِ خود آگاہی	۳۸۵/۴۱
۳۵	مجھے آہ و فغانِ نیم شب کا پھر پیام آیا	۳۸۶/۴۲
۳۶	نہ ہو طغیانِ مشتاقی تو میں رہتا نہیں باقی	۳۸۶/۴۲
۳۷	فطرت کو خرد کے رُوبرو کر	۳۸۷/۴۳
۳۸	یہ پیرانِ کلیسا و حرم، اے وائے مجبوری	۳۸۸/۴۴
۳۹	تازہ پھر دانشِ حاضر نے کیا سحرِ قدیم	۳۸۹/۴۵
۴۰	ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں	۳۸۹/۴۵
۴۱	ڈھونڈ رہا ہے فرنگ عیشِ جہاں کا دوام	۳۹۰/۴۶
۴۲	خودی ہو علم سے محکم تو غیرتِ جبریل	۳۹۱/۴۷
۴۳	مکتبوں میں کہیں رعنائیِ افکار بھی ہے؟	۳۹۲/۴۸
۴۴	حادثہ وہ جو ابھی پردۂ افلاک میں ہے	۳۹۲/۴۸
۴۵	رہا نہ حلقۂ صوفی میں سوزِ مشتاقی	۳۹۳/۴۹
۴۶	ہُوا نہ زور سے اس کے کوئی گریباں چاک	۳۹۳/۴۹
۴۷	یوں ہاتھ نہیں آتا وہ گوہرِ یک دانہ	۳۹۴/۵۰

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۸ نہ تخت و تاج میں نے لشکر و سپاہ میں ہے ۳۹۵/۷۱
۴۹ فطرت نے نہ بخشا مجھے اندیشۂ چالاک ۳۹۵/۷۱
۵۰ کریں گے اہلِ نظر تازہ بستیاں آباد ۳۹۶/۷۲
۵۱ کی حق سے فرشتوں نے اقبال کی غمّازی ۳۹۶/۷۲
۵۲ نے مُہرہ باقی، نے مُہرہ بازی ۳۹۷/۷۳
۵۳ گرمِ فغاں ہے جرس، اُٹھ کہ گیا قافلہ ۳۹۷/۷۳
۵۴ مری نوا سے ہُوئے زندہ عارف و عامی ۳۹۸/۷۴
۵۵ ہر اک مقام سے آگے گزر گیا مہِ نَو ۳۹۹/۷۵
۵۶ کھو نہ جا اس سحر و شام میں اے صاحبِ ہوش ۳۹۹/۷۵
۵۷ تھا جہاں مدرسۂ شیری و شاہنشاہی ۴۰۰/۷۶
۵۸ ہے یاد مجھے نکتۂ سلمانِ خوش آہنگ ۴۰۱/۷۷
۵۹ فقر کے ہیں معجزات تاج و سریر و سپاہ ۴۰۱/۷۷
۶۰ کمالِ جوشِ جنوں میں رہا میں گرمِ طواف ۴۰۲/۷۸
۶۱ شعور و ہوش و خرد کا معاملہ ہے عجیب ۴۰۲/۷۸

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قطعہ (اندازِ بیاں گرچہ بہت شوخ نہیں ہے) ۴۰۳/۷۹

رُباعیات

۱ ترے شیشے میں مے باقی نہیں ہے ۳۴۶/۲۲
۲ دلوں کو مرکزِ مہر و وفا کر ۳۴۹/۲۵
۳ رہ و رسمِ حرم نامحرمانہ ۴۰۵/۸۱
۴ ظلامِ بحر میں کھو کر سنبھل جا ۴۰۵/۸۱
۵ مکانی ہُوں کہ آزادِ مکاں ہُوں ۴۰۶/۸۲
۶ خودی کی خلوتوں میں گم رہا میں ۴۰۶/۸۲
۷ پریشاں کاروبارِ آشنائی ۴۰۶/۸۲
۸ یقیں مثلِ خلیلؑ آتش نشینی ۴۰۶/۸۲
۹ عرب کے سوز میں سازِ عجم ہے ۴۰۷/۸۳
۱۰ کوئی دیکھے تو میری نَے نوازی ۴۰۷/۸۳
۱۱ ہر اک ذرّے میں ہے شاید مکیں دل ۴۰۷/۸۳

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۲	ترا اندیشہ افلاکی نہیں ہے	۴۰۷/۸۳
۱۳	نہ مومن ہے نہ مومن کی امیری	۴۰۸/۸۴
۱۴	خودی کی جلوتوں میں مصطفائی	۴۰۸/۸۴
۱۵	نگہ اُلجھی ہوئی ہے رنگ و بو میں	۴۰۸/۸۴
۱۶	جمالِ عشق و مستی نَے نوازی	۴۰۸/۸۴
۱۷	وہ میرا رونقِ محفل کہاں ہے	۴۰۹/۸۵
۱۸	سوارِ ناقہ و محمل نہیں میں	۴۰۹/۸۵
۱۹	ترے سینے میں دم ہے، دِل نہیں ہے	۴۰۹/۸۵
۲۰	ترا جوہر ہے نوری، پاک ہے تُو	۴۰۹/۸۵
۲۱	محبّت کا جنُوں باقی نہیں ہے	۴۱۰/۸۶
۲۲	خودی کے زور سے دُنیا پہ چھا جا	۴۱۰/۸۶
۲۳	چمن میں رختِ گل شبنم سے تر ہے	۴۱۰/۸۶
۲۴	خرد سے راہرو روشن بصر ہے	۴۱۰/۸۶
۲۵	جوانوں کو مری آہِ سحر دے	۴۱۱/۸۷

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۶	تری دُنیا جہانِ مُرغ و ماہی	۴۱۱/۸۷
۲۷	کرم تیرا کہ بے جوہر نہیں میں	۴۱۱/۸۷
۲۸	وہی اصلِ مکان و لامکاں ہے	۴۱۱/۸۷
۲۹	کبھی آوارہ و بے خانماں عشق	۴۱۲/۸۸
۳۰	کبھی تنہائیِ کوہ و دمن عشق	۴۱۲/۸۸
۳۱	عطا اسلاف کا جذبِ درُوں کر	۴۱۲/۸۸
۳۲	یہ نُکتہ میں نے سیکھا بوالحسن سے	۴۱۲/۸۸
۳۳	خِرد واقف نہیں ہے نیک و بد سے	۴۱۳/۸۹
۳۴	خُدائی اہتمامِ خشک و تر ہے	۴۱۳/۸۹
۳۵	یہی آدم ہے سُلطاں بحر و بر کا	۴۱۳/۸۹
۳۶	دمِ عارف نسیمِ صبحدم ہے	۴۱۳/۸۹
۳۷	رگوں میں وہ لہو باقی نہیں ہے	۴۱۴/۹۰
۳۸	کُھلے جاتے ہیں اسرارِ نہانی	۴۱۴/۹۰
۳۹	زمانے کی یہ گردش جاودانہ	۴۱۴/۹۰

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۰ حکیمی نامسلمانی خودی کی ۴۱۴/۹۰

۴۱ ترا تن رُوح سے ناآشنا ہے ۴۱۵/۹۱

قطعہ اقبال نے کل اہلِ خیاباں کو سُنایا ۴۱۵/۹۱

منظومات

۱ دُعا ۴۱۷/۹۳

۲ مسجدِ قُرطبہ ۴۱۹/۹۵

۳ قید خانے میں معتمد کی فریاد ۴۲۸/۱۰۴

۴ عبدالرحمٰن اوّل کا بویا ہُوا کھجور کا پہلا درخت ـــــ سرزمینِ اندلس میں ۴۲۹/۱۰۵

۵ ہسپانیہ ۴۳۰/۱۰۶

۶ طارق کی دُعا ۴۳۲/۱۰۸

۷ لینن (خدا کے حضور میں) ۴۳۳/۱۰۹

۸ فرشتوں کا گیت ۴۳۶/۱۱۲

۳۳۸

بالِ جبریل

۱۴

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹	ذوق و شوق	۴۳۸/۱۱۴
۱۰	پروانہ اور جگنو	۴۴۲/۱۱۸
۱۱	جاوید کے نام	۴۴۳/۱۱۹
۱۲	گدائی	۴۴۴/۱۲۰
۱۳	مُلّا اور بہشت	۴۴۵/۱۲۱
۱۴	دین و سیاست	۴۴۵/۱۲۱
۱۵	الارض للہ	۴۴۶/۱۲۲
۱۶	ایک نوجوان کے نام	۴۴۷/۱۲۳
۱۷	نصیحت	۴۴۸/۱۲۴
۱۸	لالۂ صحرا	۴۴۸/۱۲۴
۱۹	ساقی نامہ	۴۵۰/۱۲۶
۲۰	زمانہ	۴۵۸/۱۳۴
۲۱	فرشتے آدم کو جنت سے رُخصت کرتے ہیں	۴۶۰/۱۳۶

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۲	رُوحِ ارضی آدم کا استقبال کرتی ہے	۴۶۰/۱۳۶
۲۳	پیر و مُرید	۴۶۲/۱۳۸
۲۴	جبریل و ابلیس	۴۷۳/۱۴۹
۲۵	اذان	۴۷۵/۱۵۱
۲۶	محبّت	۴۷۶/۱۵۲
۲۷	ستارے کا پیغام	۴۷۷/۱۵۳
۲۸	جاوید کے نام	۴۷۷/۱۵۳
۲۹	فلسفہ و مذہب	۴۷۸/۱۵۴
۳۰	یورپ سے ایک خط	۴۷۹/۱۵۵
۳۱	نپولین کے مزار پر	۴۷۹/۱۵۵
۳۲	مسولینی	۴۸۰/۱۵۶
۳۳	سوال	۴۸۲/۱۵۸
۳۴	پنجاب کے دہقان سے	۴۸۲/۱۵۸
۳۵	نادر شاہ افغان	۴۸۳/۱۵۹

بالِ جبریل

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۶	خوشحال خاں کی وصیت	۴۸۴/۱۶۰
۳۷	تاتاری کا خواب	۴۸۴/۱۶۰
۳۸	حال و مقام	۴۸۶/۱۶۲
۳۹	ابوالعلا معرّی	۴۸۶/۱۶۲
۴۰	سینما	۴۸۸/۱۶۴
۴۱	پنجاب کے پیرزادوں سے	۴۸۸/۱۶۴
۴۲	سیاست	۴۸۹/۱۶۵
۴۳	فقر	۴۹۰/۱۶۶
۴۴	خودی	۴۹۰/۱۶۶
۴۵	جُدائی	۴۹۱/۱۶۷
۴۶	خانقاہ	۴۹۱/۱۶۷
۴۷	ابلیس کی عرضداشت	۴۹۲/۱۶۸
۴۸	لہُو	۴۹۳/۱۶۹
۴۹	پرواز	۴۹۳/۱۶۹

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۰	شیخِ مکتب سے	۴۹۴/۱۶۰
۵۱	فلسفی	۴۹۴/۱۶۰
۵۲	شاہیں	۴۹۵/۱۶۱
۵۳	باغی مُرید	۴۹۶/۱۶۲
۵۴	ہارُون کی آخری نصیحت	۴۹۶/۱۶۲
۵۵	ماہرِ نفسیات سے	۴۹۷/۱۶۳
۵۶	یورپ	۴۹۷/۱۶۳
۵۷	آزادیِ افکار	۴۹۸/۱۶۴
۵۸	شیر اور خچّر	۴۹۸/۱۶۴
۵۹	چیونٹی اور عقاب	۴۹۹/۱۶۵
قطعہ	(فطرت مری مانندِ نسیمِ سحَری ہے)	۵۰۰/۱۶۶
قطعہ	(کل اپنے مُریدوں سے کہا پیرِ مُغاں نے)	۵۰۰/۱۶۶

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غزلیات

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھول کی پتّی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر
مردِ ناداں پر کلامِ نرم و نازک بے اثر

(بھرتری ہری)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حصّہ اوّل

۱

میری نوائے شوق سے شور حریمِ ذات میں ‏ غلغلہ ہائے الاماں بت کدۂ صفات میں

حور و فرشتہ ہیں اسیر میرے تخیّلات میں ‏ میری نگاہ سے خلل تیری تجلّیات میں

گرچہ ہے میری جستجو دیر و حرم کی نقش بند ‏ میری فغاں سے رستخیز کعبہ و سومنات میں

گاہ مری نگاہِ تیز چیر گئی دلِ وجود ‏ گاہ الجھ کے رہ گئی میرے توہّمات میں

تو نے یہ کیا غضب کیا، مجھ کو بھی فاش کر دیا
میں ہی تو ایک راز تھا سینۂ کائنات میں!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر کج رو ہیں انجم، آسماں تیرا ہے یا میرا
مجھے فکرِ جہاں کیوں ہو، جہاں تیرا ہے یا میرا؟

اگر ہنگامہ ہائے شوق سے ہے لامکاں خالی
خطا کس کی ہے یا رب! لامکاں تیرا ہے یا میرا؟

اُسے صبحِ ازل انکار کی جرأت ہوئی کیونکر
مجھے معلوم کیا، وہ رازداں تیرا ہے یا میرا؟

محمدؐ بھی ترا، جبریل بھی، قرآن بھی تیرا
مگر یہ حرفِ شیریں ترجماں تیرا ہے یا میرا؟

اسی کوکب کی تابانی سے ہے تیرا جہاں روشن
زوالِ آدمِ خاکی زیاں تیرا ہے یا میرا؟

ترے شیشے میں مے باقی نہیں ہے
بتا، کیا تُو مرا ساقی نہیں ہے

سمندر سے ملے پیاسے کو شبنم
بخیلی ہے یہ رزّاقی نہیں ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳

گیسوئے تابدار کو اور بھی تابدار کر
ہوش و خرد شکار کر، قلب و نظر شکار کر

عشق بھی ہو حجاب میں، حُسن بھی ہو حجاب میں
یا تو خود آشکار ہو یا مجھے آشکار کر

تُو ہے محیطِ بے کراں، میں ہُوں ذرا سی آبجُو
یا مجھے ہمکنار کر یا مجھے بے کنار کر

میں ہُوں صدف تو تیرے ہاتھ میرے گہر کی آبرو
میں ہُوں خزف تو تُو مجھے گوہرِ شاہوار کر

نغمۂ نَوبہار اگر میرے نصیب میں نہ ہو
اس دمِ نیم سوز کو طائرکِ بہار کر

باغِ بہشت سے مجھے حکمِ سفر دیا تھا کیوں
کارِ جہاں دراز ہے اب مرا انتظار کر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روزِ حساب جب مرا پیش ہو دفترِ عمل
آپ بھی شرمسار ہو، مجھ کو بھی شرمسار کر

اثر کرے نہ کرے، سُن تو لے مری فریاد
نہیں ہے داد کا طالب یہ بندۂ آزاد

یہ مُشتِ خاک، یہ صرصر، یہ وُسعتِ افلاک
کرم ہے یا کہ ستم تیری لذّتِ ایجاد!

ٹھہر سکا نہ ہوائے چمن میں خیمۂ گُل
یہی ہے فصلِ بہاری، یہی ہے بادِ مراد؟

قصوروار، غریب الدیار ہوں لیکن
ترا خرابہ فرشتے نہ کر سکے آباد

مری جفا طلبی کو دعائیں دیتا ہے
وہ دشتِ سادہ، وہ تیرا جہانِ بے بنیاد

خطر پسند طبیعت کو سازگار نہیں
وہ گُلستاں کہ جہاں گھات میں نہ ہو صیّاد

مقامِ شوق ترے قُدسیوں کے بس کا نہیں
اُنھی کا کام ہے یہ جن کے حوصلے ہیں زیاد

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵

کیا عشق ایک زندگیِ مستعار کا
کیا عشق پائدار سے ناپائدار کا

وہ عشق جس کی شمع بجھا دے اجل کی پھونک
اُس میں مزا نہیں تپش و انتظار کا

میری بساط کیا ہے، تب و تابِ یک نفس
شُعلے سے بے محل ہے اُلجھنا شرار کا

کر پہلے مجھ کو زندگیِ جاوداں عطا
پھر ذوق و شوق دیکھ دلِ بے قرار کا

کانٹا وہ دے کہ جس کی کھٹک لازوال ہو
یا رب، وہ درد جس کی کسک لازوال ہو!

دِلوں کو مرکزِ مہر و وفا کر
حریمِ کبریا سے آشنا کر
جسے نانِ جویں بخشی ہے تُو نے
اُسے بازوئے حیدرؓ بھی عطا کر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶

پریشاں ہو کے میری خاک آخر دل نہ بن جائے جو مشکل اب ہے یارب پھر وہی مشکل نہ بن جائے
نہ کر دیں مجھ کو مجبورِ نوا فردوس میں حوریں مرا سوزِ دروں پھر گرمیِ محفل نہ بن جائے
کبھی چھوڑی ہوئی منزل بھی یاد آتی ہے راہی کو کھٹک سی ہے جو سینے میں غمِ منزل نہ بن جائے
بنایا عشق نے دریائے ناپیدا کراں مجھ کو یہ میری خود نگہداری مرا ساحل نہ بن جائے
کہیں اس عالمِ بے رنگ و بو میں بھی طلب میری وہی افسانۂ دنبالۂ محمل نہ بن جائے

عروجِ آدمِ خاکی سے انجم سہمے جاتے ہیں
کہ یہ ٹوٹا ہوا تارا مہِ کامل نہ بن جائے

۷

دگرگوں ہے جہاں، تاروں کی گردش تیز ہے ساقی دلِ ہر ذرہ میں غوغائے رستاخیز ہے ساقی
متاعِ دین و دانش لٹ گئی اللہ والوں کی یہ کس کافر ادا کا غمزۂ خوں ریز ہے ساقی
وہی دیرینہ بیماری، وہی نامحکمی دل کی علاج اس کا وہی آبِ نشاط انگیز ہے ساقی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرم کے دل میں سوزِ آرزو پیدا نہیں ہوتا
کہ پیدائی تری اب تک حجاب آمیز ہے ساقی

نہ اُٹھا پھر کوئی رومی عجم کے لالہ زاروں سے
وہی آب و گِلِ ایراں، وہی تبریز ہے ساقی

نہیں ہے نا اُمید اقبالؔ اپنی کشتِ ویراں سے
ذرا نم ہو تو یہ مٹی بہت زرخیز ہے ساقی

فقیرِ راہ کو بخشے گئے اسرارِ سُلطانی
بہا میری نوا کی دولتِ پرویز ہے ساقی

لا پھر اک بار وہی بادہ و جام اے ساقی
ہاتھ آجائے مجھے میرا مقام اے ساقی!

تین سو سال سے ہیں ہند کے میخانے بند
اب مناسب ہے ترا فیض ہو عام اے ساقی

مری مینائے غزل میں تھی ذرا سی باقی
شیخ کہتا ہے کہ ہے یہ بھی حرام اے ساقی

شیر مردوں سے ہوا بیشۂ تحقیق تہی
رہ گئے صوفی و ملّا کے غلام اے ساقی

عشق کی تیغِ جگردار اُڑا لی کس نے
عِلم کے ہاتھ میں خالی ہے نیام اے ساقی

سینہ روشن ہو تو ہے سوزِ سخن عینِ حیات
ہو نہ روشن، تو سخن مرگِ دوام اے ساقی

تُو مری رات کو مہتاب سے محروم نہ رکھ
ترے پیمانے میں ہے ماہِ تمام اے ساقی!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٩

مٹا دیا مرے ساقی نے عالمِ من و تو
پلا کے مجھ کو مئے 'لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُو'

نہ مے، نہ شعر، نہ ساقی، نہ شورِ چنگ و رباب
سکُوتِ کوہ و لبِ جُوے و لالۂ خودرُو!

گدائے مے کدہ کی شانِ بے نیازی دیکھ
پہنچ کے چشمۂ حیواں پہ توڑتا ہے سبو!

مرا سبوچہ غنیمت ہے اس زمانے میں
کہ خانقاہ میں خالی ہیں صوفیوں کے کدُو

میں نَو نیاز ہوں، مجھ سے حجاب ہی اَولیٰ
کہ دل سے بڑھ کے ہے میری نگاہ بے قابو

اگرچہ بحر کی موجوں میں ہے مقام اس کا
صفائے پاکیِ طینت سے ہے گُہر کا وضو

جمیل تر ہیں گُل و لالہ فیض سے اس کے
نگاہِ شاعرِ رنگیں نوا میں ہے جادو

١٠

متاعِ بے بہا ہے درد و سوزِ آرزو مندی
مقامِ بندگی دے کر نہ لوں شانِ خداوندی

ترے آزاد بندوں کی نہ یہ دنیا، نہ وہ دنیا
یہاں مرنے کی پابندی، وہاں جینے کی پابندی

حجاب اِکسیر ہے آوارۂ کوئے محبت کو
مری آتش کو بھڑکاتی ہے تیری دیر پیوندی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گزر اوقات کر لیتا ہے یہ کوہ و بیاباں میں — کہ شاہیں کے لیے ذلت ہے کارِ آشیاں بندی

یہ فیضانِ نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی — سکھائے کس نے اسمٰعیل کو آدابِ فرزندی

زیارت گاہِ اہلِ عزم و ہمت ہے لحد میری — کہ خاکِ راہ کو میں نے بتایا رازِ الوندی

مری مشاطگی کی کیا ضرورت حسنِ معنی کو
کہ فطرت خود بخود کرتی ہے لالے کی حنابندی

تجھے یاد کیا نہیں ہے مرے دل کا وہ زمانہ — وہ ادب گہِ محبت، وہ نگہ کا تازیانہ

یہ بتانِ عصرِ حاضر کہ بنے ہیں مدرسے میں — نہ ادائے کافرانہ، نہ تراشِ آزرانہ

نہیں اس کھلی فضا میں کوئی گوشۂ فراغت — یہ جہاں عجب جہاں ہے، نہ قفس نہ آشیانہ

رگِ تاک منتظر ہے تری بارشِ کرم کی — کہ عجم کے مے کدوں میں نہ رہی مئے مغانہ

مرے ہم صفیر اسے بھی اثرِ بہار سمجھے — انھیں کیا خبر کہ کیا ہے یہ نوائے عاشقانہ

مرے خاک و خوں سے تو نے یہ جہاں کیا ہے پیدا — صلۂ شہید کیا ہے، تب و تاب جاودانہ

تری بندہ پروری سے مرے دن گزر رہے ہیں — نہ گلہ ہے دوستوں کا، نہ شکایتِ زمانہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۲

ضمیرِ لالہ مئے لعل سے ہُوا لبریز
اشارہ پاتے ہی صوفی نے توڑ دی پرہیز

بچھائی ہے جو کہیں عشق نے بساط اپنی
کیا ہے اس نے فقیروں کو وارثِ پرویز

پُرانے ہیں یہ ستارے، فلک بھی فرسُودہ
جہاں وہ چاہیے مجھ کو کہ ہو ابھی نوخیز

کسے خبر ہے کہ ہنگامۂ نشور ہے کیا
تری نگاہ کی گردش ہے میری رستاخیز

نہ چھین لذتِ آہِ سحر گہی مجھ سے
نہ کر نگہ سے تغافل کو التفات آمیز

دلِ غمیں کے موافق نہیں ہے موسمِ گُل
صدائے مُرغِ چمن ہے بہت نشاط انگیز

حدیثِ بے خبراں ہے، تو با زمانہ بساز
زمانہ با تو نسازد، تو با زمانہ ستیز

۱۳

وہی میری کم نصیبی، وہی تیری بے نیازی
مرے کام کچھ نہ آیا یہ کمالِ نَے نوازی

میں کہاں ہوں تُو کہاں ہے، یہ مکاں کہ لامکاں ہے؟
یہ جہاں مرا جہاں ہے کہ تری کرشمہ سازی

اسی کشمکش میں گزریں مری زندگی کی راتیں
کبھی سوز و سازِ رومی، کبھی پیچ و تابِ رازی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ فریب خوردہ شاہیں کہ پلا ہو کرگسوں میں
اُسے کیا خبر کہ کیا ہے رہ و رسمِ شاہبازی

نہ زباں کوئی غزل کی نہ زباں سے باخبر میں
کوئی دلکشا صدا ہو، عجمی ہو یا کہ تازی

نہیں فقر و سلطنت میں کوئی امتیاز ایسا
یہ سپہ کی تیغ بازی، وہ نگہ کی تیغ بازی

کوئی کارواں سے ٹوٹا کوئی بدگماں حرم سے
کہ امیرِ کارواں میں نہیں خُوئے دل نوازی

۱۷

اپنی جولاں گاہ زیرِ آسماں سمجھا تھا میں
آب و گِل کے کھیل کو اپنا جہاں سمجھا تھا میں

بے حجابی سے تری ٹُوٹا نگاہوں کا طلسم
اک ردائے نیلگوں کو آسماں سمجھا تھا میں

کارواں تھک کر فضا کے پیچ و خم میں رہ گیا
مہر و ماہ و مشتری کو ہم عناں سمجھا تھا میں

عشق کی اک جست نے طے کر دیا قصّہ تمام
اس زمین و آسماں کو بے کراں سمجھا تھا میں

کہہ گئیں رازِ محبت پردہ دارِیہائے شوق
تھی فغاں وہ بھی جسے ضبطِ فغاں سمجھا تھا میں

تھی کسی درماندہ رہرو کی صدائے دردناک
جس کو آوازِ رحیلِ کارواں سمجھا تھا میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۵

اک دانشِ نورانی، اک دانشِ برہانی
ہے دانشِ برہانی حیرت کی فراوانی

اس پیکرِ خاکی میں اک شے ہے، سو وہ تیری
میرے لیے مشکل ہے اُس شے کی نگہبانی

اب کیا جو فغاں میری پہنچی ہے ستاروں تک
تُو نے ہی سکھائی تھی مجھ کو یہ غزل خوانی

ہو نقش اگر باطل، تکرار سے کیا حاصل
کیا تجھ کو خوش آتی ہے آدم کی یہ ارزانی؟

مجھ کو تو سکھا دی ہے افرنگ نے زندیقی
اس دَور کے مُلّا ہیں کیوں ننگِ مسلمانی!

تقدیر شکن قُوّت باقی ہے ابھی اس میں
ناداں جسے کہتے ہیں تقدیر کا زندانی

تیرے بھی صنم خانے، میرے بھی صنم خانے
دونوں کے صنم خاکی، دونوں کے صنم فانی

۱۶

یا رب! یہ جہانِ گُزَراں خوب ہے لیکن
کیوں خوار ہیں مردانِ صفا کیش و ہُنرمند

گو اس کی خُدائی میں مہاجن کا بھی ہے ہاتھ
دنیا تو سمجھتی ہے فرنگی کو خداوند

تو برگِ گیاہے ندہی اہلِ خرد را
او کشتِ گُل و لالہ بہ بخشد بہ خرے چند

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاضر ہیں کلیسا میں کباب و مے گلگوں / مسجد میں دھرا کیا ہے بجز موعظہ و پند
احکام ترے حق ہیں مگر اپنے مفسّر / تاویل سے قرآں کو بنا سکتے ہیں پاژند
فردوس جو تیرا ہے کسی نے نہیں دیکھا / افرنگ کا ہر قریہ ہے فردوس کی مانند
مُدّت سے ہے آوارۂ افلاک مرا فکر / کر دے اسے اب چاند کی غاروں میں نظر بند
فطرت نے مجھے بخشے ہیں جوہر ملکوتی / خاکی ہُوں مگر خاک سے رکھتا نہیں پیوند
درویشِ خدا مست نہ شرقی ہے نہ غربی / گھر میرا نہ دِلّی، نہ صفاہاں، نہ سمرقند
کہتا ہوں وہی بات سمجھتا ہوں جسے حق / نے ابلہِ مسجد ہُوں، نہ تہذیب کا فرزند
اپنے بھی خفا مجھ سے ہیں، بیگانے بھی ناخوش / مَیں زہرِ ہلاہل کو کبھی کہہ نہ سکا قند
مشکل ہے کہ اک بندۂ حق بین و حق اندیش / خاشاک کے تودے کو کہے کوہِ دماوند
ہُوں آتشِ نمرود کے شعلوں میں بھی خاموش / مَیں بندۂ مومن ہوں، نہیں دانۂ اسپند
پُرسوز و نظر باز و نکوبین و کم آزار / آزاد و گرفتار و تہی کیسہ و خورسند
ہر حال میں میرا دلِ بے قید ہے خُرّم / کیا چھینے گا غُنچے سے کوئی ذوقِ شکر خند!

چُپ رہ نہ سکا حضرتِ یزداں میں بھی اقبال
کرتا کوئی اس بندۂ گستاخ کا مُنہ بند!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعلیٰحضرت سلطان [illegible] نادر شاہ غازی رحمۃ اللہ علیہ کے لطف و کرم سے نومبر [illegible]
کو [illegible] بابر [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] کی [illegible] کے گئے۔ [illegible] نذر [illegible]

1 سما سکتا نہیں پہنائے فطرت میں مرا سودا
غلط تھا اے جنوں شاید ترا اندازۂ صحرا!

2 خودی سے اس طلسم رنگ و بو کو توڑ سکتے ہیں
یہی توحید تھی جس کو نہ تو سمجھا نہ میں سمجھا!

3 نگہ پیدا کر اے غافل تجلی عین فطرت ہے
کہ اپنی موج سے بیگانہ رہ سکتا نہیں دریا!

4 رقابت علم و عرفاں میں غلط بینی ہے منبر کی
کہ وہ حلاج کی سولی کو سمجھا ہے رقیب اپنا!

~~یہی [illegible] کو [illegible]~~
زرہ کوئی اگر محفوظ رکھتی ہے تو استغنا!

خدا کے پاک بندوں کو حکومت میں غلامی میں

نہ کر تقلید اے جبریل میرے جذب و مستی کی
تن آساں عرشیوں کو ذکر و تسبیح و طواف اولیٰ

6 بہت دیکھے ہیں میں نے مشرق و مغرب کے میخانے
یہاں ساقی نہیں پیدا، وہاں بے ذوق ہے صہبا!

~~[illegible]~~
~~[illegible]~~

8 نہ ایراں میں رہے باقی نہ توراں میں رہے باقی
وہ بندے فقر تھا جن کا ہلاک قیصر و کسریٰ

~~[illegible]~~
~~[illegible]~~

9 یہی شیخ حرم ہے جو چرا کر بیچ کھاتا ہے
گلیم بوذرؓ و دلق اویسؓ و چادر زہراؓ!

10 حضور حق میں اسرافیل نے میری شکایت کی
یہ بندہ وقت سے پہلے قیامت کر نہ دے برپا!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حصّہ دوم

۱

اعلیحضرت شہید امیر المومنین نادر شاہ غازی رحمۃ اللہ علیہ کے لطف و کرم سے نومبر ۱۹۳۳ء میں مصنف کو حکیم سنائی غزنوی رح کے مزارِ مقدس کی زیارت نصیب ہوئی۔ یہ چند افکارِ پریشاں جن میں حکیم ہی کے ایک مشہور قصیدے کی پیروی کی گئی ہے، اُس روزِ سعید کی یادگار میں سپردِ قلم کیے گئے:

'ما از پئے سنائی و عطار آمدیم'

سما سکتا نہیں پہنائے فطرت میں مرا سودا
غلط تھا اے جنوں شاید ترا اندازۂ صحرا

خودی سے اس طلسمِ رنگ و بُو کو توڑ سکتے ہیں
یہی توحید تھی جس کو نہ تُو سمجھا نہ میں سمجھا

نگہ پیدا کر اے غافل تجلّی عینِ فطرت ہے
کہ اپنی موج سے بیگانہ رہ سکتا نہیں دریا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رقابت علم و عرفاں میں غلط بینی ہے منبر کی
کہ وہ حلاج کی سولی کو سمجھا ہے رقیب اپنا
خدا کے پاک بندوں کو حکومت میں غلامی میں
زرہ کوئی اگر محفوظ رکھتی ہے تو استغنا
نہ کر تقلید اے جبریل میرے جذب و مستی کی
تن آساں عرشیوں کو ذکر و تسبیح و طواف اولیٰ!

بہت دیکھے ہیں میں نے مشرق و مغرب کے میخانے
یہاں ساقی نہیں پیدا، وہاں بے ذوق ہے صہبا
نہ ایراں میں رہے باقی، نہ توراں میں رہے باقی
وہ بندے فقر تھا جن کا ہلاکِ قیصر و کسریٰ
یہی شیخِ حرم ہے جو چرا کر بیچ کھاتا ہے
گلیمِ بوذرؓ و دلقِ اویسؓ و چادرِ زہراؓ!
حضورِ حق میں اسرافیل نے میری شکایت کی
یہ بندہ وقت سے پہلے قیامت کر نہ دے برپا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ندا آئی کہ آشوبِ قیامت سے یہ کیا کم ہے
'گرفتہ چینیاں احرام و مکی خفتہ در بطحا'*!

لبالب شیشۂ تہذیبِ حاضر ہے مے 'لا' سے
مگر ساقی کے ہاتھوں میں نہیں پیمانۂ 'اِلّا'

دبا رکھا ہے اس کو زخمہ ور کی تیز دستی نے
بہت نیچے سُروں میں ہے ابھی یورپ کا واویلا

اسی دریا سے اُٹھتی ہے وہ موجِ تُند جولاں بھی
نہنگوں کے نشیمن جس سے ہوتے ہیں تہ و بالا

غلامی کیا ہے؟ ذوقِ حُسن و زیبائی سے محرومی
جسے زیبا کہیں آزاد بندے، ہے وہی زیبا

بھروسا کر نہیں سکتے غلاموں کی بصیرت پر
کہ دُنیا میں فقط مردانِ حُر کی آنکھ ہے بینا

---

* یہ مصرع حکیم سنائیؒ کا ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہی ہے صاحبِ امروز جس نے اپنی ہمت سے
زمانے کے سمندر سے نکالا گوہرِ فردا

فرنگی شیشہ گر کے فن سے پتھر ہو گئے پانی
مری اکسیر نے شیشے کو بخشی سختیِ خارا

رہے ہیں، اور ہیں فرعون میری گھات میں اب تک
مگر کیا غم کہ میری آستیں میں ہے یدِ بیضا

وہ چنگاری خس و خاشاک سے کس طرح دب جائے
جسے حق نے کیا ہو نیستاں کے واسطے پیدا

محبت خویشتن بینی، محبت خویشتن داری
محبت آستانِ قیصر و کسریٰ سے بے پروا

عجب کیا گر مہ و پرویں مرے نخچیر ہو جائیں
"کہ بر فتراکِ صاحب دولتے بستم سرِ خود را"*

---

* یہ مصرع مرزا صائب کا ہے جس میں صرف ایک لفظی تغیر کیا گیا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ دانائے سُبل ختم الرسل مولائے کُل جس نے
غُبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادیِ سینا
نگاہِ عشق و مستی میں وہی اوّل وہی آخر
وہی قرآں، وہی فرقاں، وہی یٰسیں، وہی طٰہٰ
سنائی کے ادب سے میں نے غوّاصی نہ کی ورنہ
ابھی اس بحر میں باقی ہیں لاکھوں لُولوئے لالا

۲

یہ کون غزل خواں ہے پُرسوز و نشاط انگیز
اندیشۂ دانا کو کرتا ہے جُنوں آمیز

گو فقر بھی رکھتا ہے اندازِ ملوکانہ
ناپُختہ ہے پرویزی بے سلطنتِ پرویز

اب حُجرۂ صوفی میں وہ فقر نہیں باقی
خُونِ دلِ شیراں ہو جس فقر کی دستاویز

اے حلقۂ درویشاں! وہ مردِ خدا کیسا
ہو جس کے گریباں میں ہنگامۂ رستاخیز

جو ذکر کی گرمی سے شُعلے کی طرح روشن
جو فکر کی سُرعت میں بجلی سے زیادہ تیز!

کرتی ہے ملوکیت آثارِ جُنوں پیدا
اللہ کے نشتر ہیں تیمور ہو یا چنگیز

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یوں داد سخن مجھ کو دیتے ہیں عراق و پارس
یہ کافر ہندی ہے بے تیغ و سناں خوں ریز

۳۱

وہ حرفِ راز کہ مجھ کو سکھا گیا ہے جنوں — خدا مجھے نفسِ جبرئیل دے تو کہوں
ستارہ کیا مری تقدیر کی خبر دے گا — وہ خود فراخیِ افلاک میں ہے خوار و زبوں
حیات کیا ہے، خیال و نظر کی مجذوبی — خودی کی موت ہے اندیشہ ہائے گوناگوں
عجب مزا ہے، مجھے لذّتِ خودی دے کر — وہ چاہتے ہیں کہ میں اپنے آپ میں نہ رہوں
ضمیرِ پاک و نگاہِ بلند و مستیِ شوق — نہ مال و دولتِ قاروں، نہ فکرِ افلاطوں
سبق ملا ہے یہ معراجِ مصطفیٰؐ سے مجھے — کہ عالمِ بشریّت کی زد میں ہے گردُوں
یہ کائنات ابھی ناتمام ہے شاید — کہ آرہی ہے دما دم صدائے 'کُن فیکُوں'
علاج آتشِ رومی کے سوز میں ہے ترا — تری خرد پہ ہے غالب فرنگیوں کا فسوں

اُسی کے فیض سے میری نگاہ ہے روشن
اُسی کے فیض سے میرے سبو میں ہے جیحوں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴

عالمِ آب و خاک و باد! سرِّ عیاں ہے تُو کہ میں
وہ جو نظر سے ہے نہاں، اُس کا جہاں ہے تُو کہ میں

وہ شبِ درد و سوز و غم، کہتے ہیں زندگی جسے
اُس کی سحر ہے تُو کہ میں، اُس کی اذاں ہے تُو کہ میں

کس کی نمود کے لیے شام و سحر ہیں گرمِ سیر
شانۂ روزگار پر بارِ گراں ہے تُو کہ میں

تُو کفِ خاک و بے بصر، میں کفِ خاک و خود نگر
کشتِ وجود کے لیے آبِ رواں ہے تُو کہ میں

۵

(لندن میں لکھے گئے)

تُو ابھی رہ گزر میں ہے، قیدِ مقام سے گزر
مصر و حجاز سے گزر، پارس و شام سے گزر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کا عمل ہے بے غرض اُس کی جزا کچھ اور ہے
حُور و خیام سے گزر، بادہ و جام سے گزر

گرچہ ہے دلکشا بہت حُسنِ فرنگ کی بہار
طائرِ بلند بال، دانہ و دام سے گزر

کوہ شگاف تیری ضرب، تجھ سے کُشادِ شرق و غرب
تیغِ ہلال کی طرح عیشِ نیام سے گزر

تیرا امام بے حضور، تیری نماز بے سُرور
ایسی نماز سے گزر، ایسے امام سے گزر!

٦٥

امینِ راز ہے مردانِ حُر کی درویشی
کہ جبرئیلؑ سے ہے اس کو نسبتِ خویشی

کسے خبر کہ سفینے ڈبو چکی کتنے
فقیہ و صوفی و شاعر کی ناخوش اندیشی

نگاہ گرم کہ شیروں کے جس سے ہوش اُڑ جائیں
نہ آہِ سرد کہ ہے گوسفندی و میشی

طبیبِ عشق نے دیکھا مجھے تو فرمایا
ترا مرض ہے فقط آرزو کی بے نیشی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ شے کچھ اور ہے کہتے ہیں جانِ پاک جسے
یہ رنگ و نم، یہ لہو، آب و ناں کی ہے بیشی

پھر چراغِ لالہ سے روشن ہوئے کوہ و دمن
مجھ کو پھر نغموں پہ اُکسانے لگا مرغِ چمن

پھول ہیں صحرا میں یا پریاں قطار اندر قطار
اُودے اُودے، نیلے نیلے، پیلے پیلے پیرہن

برگِ گل پر رکھ گئی شبنم کا موتی بادِ صبح
اور چمکاتی ہے اس موتی کو سورج کی کرن

حُسنِ بے پروا کو اپنی بے نقابی کے لیے
ہوں اگر شہروں سے بن پیارے تو شہر اچھے کہ بن

اپنے من میں ڈوب کر پا جا سراغِ زندگی
تُو اگر میرا نہیں بنتا نہ بن، اپنا تو بن

من کی دنیا! من کی دنیا سوز و مستی، جذب و شوق
تن کی دنیا! تن کی دنیا سود و سودا، مکر و فن

من کی دولت ہاتھ آتی ہے تو پھر جاتی نہیں
تن کی دولت چھاؤں ہے، آتا ہے دھن جاتا ہے دھن

من کی دنیا میں نہ پایا میں نے افرنگی کا راج
من کی دنیا میں نہ دیکھے میں نے شیخ و برہمن

پانی پانی کر گئی مجھ کو قلندر کی یہ بات
تُو جھکا جب غیر کے آگے، نہ من تیرا نہ تن

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸

(کابل میں لکھے گئے)

مسلماں کے لہو میں ہے سلیقہ دل نوازی کا — مروّت حُسنِ عالم گیر ہے مردانِ غازی کا
شکایت ہے مجھے یا رب! خداوندانِ مکتب سے — سبق شاہیں بچوں کو دے رہے ہیں خاکبازی کا
بہت مدّت کے نخچیروں کا اندازِ نگہ بدلا — کہ میں نے فاش کر ڈالا طریقہ شاہبازی کا
قلندر جُز دو حرفِ لا الٰہ کچھ بھی نہیں رکھتا — فقیہِ شہر قاروں ہے لُغت ہائے حجازی کا
حدیثِ بادہ و مینا و جام آتی نہیں مجھ کو — نہ کر خاراشگافوں سے تقاضا شیشہ سازی کا

کہاں سے تُو نے اے اقبال سیکھی ہے یہ درویشی
کہ چرچا پادشاہوں میں ہے تیری بے نیازی کا

۹

عشق سے پیدا نوائے زندگی میں زیر و بم — عشق سے مٹی کی تصویروں میں سوزِ دم بہ دم
آدمی کے ریشے ریشے میں سما جاتا ہے عشق — شاخِ گُل میں جس طرح بادِ سحر گاہی کا نم
اپنے رازق کو نہ پہچانے تو محتاجِ ملوک — اور پہچانے تو ہیں تیرے گدا دارا و جم

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دل کی آزادی شہنشاہی، شکم سامانِ موت
فیصلہ تیرا ترے ہاتھوں میں ہے، دل یا شکم!

اے مسلماں! اپنے دل سے پوچھ، مُلّا سے نہ پوچھ
ہو گیا اللہ کے بندوں سے کیوں خالی حرم

۱۰

دل سوز سے خالی ہے، نگہ پاک نہیں ہے
پھر اس میں عجب کیا کہ تو بے باک نہیں ہے

ہے ذوقِ تجلّی بھی اسی خاک میں پنہاں
غافل! تو نرا صاحبِ ادراک نہیں ہے

وہ آنکھ کہ ہے سُرمۂ افرنگ سے روشن
پُرکار و سخن ساز ہے، نم ناک نہیں ہے

کیا صُوفی و مُلّا کو خبر میرے جنوں کی
اُن کا سرِ دامن بھی ابھی چاک نہیں ہے

کب تک رہے محکومیِ انجم میں مری خاک
یا میں نہیں، یا گردشِ افلاک نہیں ہے

بجلی ہُوں، نظر کوہ و بیاباں پہ ہے میری
میرے لیے شایاں خس و خاشاک نہیں ہے

عالَم ہے فقط مومنِ جانباز کی میراث
مومن نہیں جو صاحبِ لولاک نہیں ہے!

۱۱

ہزار خوف ہو لیکن زباں ہو دل کی رفیق
یہی رہا ہے ازل سے قلندروں کا طریق

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہجوم کیوں ہے زیادہ شراب خانے میں
فقط یہ بات کہ پیرِ مغاں ہے مردِ خلیق

علاجِ ضعفِ یقیں اُن سے ہو نہیں سکتا
غریب اگرچہ ہیں رازی کے نکتہ ہائے دقیق

مُرید سادہ تو رو رو کے ہو گیا تائب
خدا کرے کہ ملے شیخ کو بھی یہ توفیق

اُسی طلسمِ کہن میں اسیر ہے آدم
بغل میں اس کی ہیں اب تک بتانِ عہدِ عتیق

مرے لیے تو ہے اقرار باللساں بھی بہت
ہزار شکر کہ مُلّا ہیں صاحبِ تصدیق

اگر ہو عشق تو ہے کفر بھی مسلمانی
نہ ہو تو مردِ مسلماں بھی کافر و زندیق

۲

پُوچھ اس سے کہ مقبول ہے فطرت کی گواہی
تُو صاحبِ منزل ہے کہ بھٹکا ہوا راہی

کافر ہے مسلماں تو نہ شاہی نہ فقیری
مومن ہے تو کرتا ہے فقیری میں بھی شاہی

کافر ہے تو شمشیر پہ کرتا ہے بھروسا
مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی

کافر ہے تو ہے تابعِ تقدیر مسلماں
مومن ہے تو وہ آپ ہے تقدیرِ الٰہی

مَیں نے تو کیا پردۂ اسرار کو بھی چاک
دیرینہ ہے تیرا مرضِ کور نگاہی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۳

(قرطبہ میں لکھے گئے)

یہ حوریانِ فرنگی، دل و نظر کا حجاب — بہشتِ مغربیاں، جلوہ ہائے پا بہ رکاب

دل و نظر کا سفینہ سنبھال کر لے جا — مہ و ستارہ ہیں بحرِ وجود میں گرداب

جہانِ صوت و صدا میں سما نہیں سکتی — لطیفۂ ازلی ہے فغانِ چنگ و رباب

سکھا دیے ہیں اسے شیوہ ہائے خانقہی — فقیہِ شہر کو صوفی نے کر دیا ہے خراب

وہ سجدہ، روحِ زمیں جس سے کانپ جاتی تھی — اُسی کو آج ترستے ہیں منبر و محراب

سُنی نہ مصر و فلسطیں میں وہ اذاں میں نے — دیا تھا جس نے پہاڑوں کو رعشۂ سیماب

ہوائے قرطبہ! شاید یہ ہے اثر تیرا — مری نوا میں ہے سوز و سرورِ عہدِ شباب

۱۴

دلِ بیدار فاروقی، دلِ بیدار کراری — مسِ آدم کے حق میں کیمیا ہے دل کی بیداری

دلِ بیدار پیدا کر کہ دل خوابیدہ ہے جب تک — نہ تیری ضرب ہے کاری، نہ میری ضرب ہے کاری

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشامِ تیز سے ملتا ہے صحرا میں نشاں اس کا
ظن و تخمیں سے ہاتھ آتا نہیں آہوئے تاتاری

اس اندیشے سے ضبطِ آہ میں کرتا رہوں کب تک
کہ مغ زادے نہ لے جائیں تری قسمت کی چنگاری

خداوندا یہ تیرے سادہ دل بندے کدھر جائیں
کہ درویشی بھی عیاری ہے سلطانی بھی عیاری

مجھے تہذیبِ حاضر نے عطا کی ہے وہ آزادی
کہ ظاہر میں تو آزادی ہے باطن میں گرفتاری

تو اے مولائے یثرب آپ میری چارہ سازی کر
مری دانش ہے افرنگی مرا ایماں ہے زناری

۱۵

خودی کی شوخی و تندی میں کبر و ناز نہیں
جو ناز ہو بھی تو بے لذتِ نیاز نہیں

نگاہِ عشق دلِ زندہ کی تلاش میں ہے
شکارِ مردہ سزاوارِ شاہباز نہیں

مری نوا میں نہیں ہے ادائے محبوبی
کہ بانگِ صورِ سرافیل دلنواز نہیں

سوال مے نہ کروں ساقیِ فرنگ سے میں
کہ یہ طریقۂ رندانِ پاکباز نہیں

ہوئی نہ عام جہاں میں کبھی حکومتِ عشق
سبب یہ ہے کہ محبت زمانہ ساز نہیں

اک اضطرابِ مسلسل غیاب ہو کہ حضور
میں خود کہوں تو مری داستاں دراز نہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر ہو ذوق تو خلوت میں پڑھ زبورِ عجم
فغانِ نیم شبی بے نوائے راز نہیں

۱۶

میرِ سپاہ ناسزا، لشکریاں شکستہ صف
آہ! وہ تیرِ نیم کش جس کا نہ ہو کوئی ہدف

تیرے محیط میں کہیں گوہرِ زندگی نہیں
ڈھونڈ چکا میں موج موج، دیکھ چکا صدف صدف

عشقِ بُتاں سے ہاتھ اٹھا، اپنی خودی میں ڈوب جا
نقش و نگارِ دیر میں خونِ جگر نہ کر تلف

کھول کے کیا بیاں کروں سرِّ مقامِ مرگ و عشق
عشق ہے مرگِ باشرف، مرگ حیاتِ بے شرف

صحبتِ پیرِ روم سے مجھ پہ ہوا یہ راز فاش
لاکھ حکیم سر بجیب، ایک کلیم سر بکف

مثلِ کلیم ہو اگر معرکہ آزما کوئی
اب بھی درختِ طور سے آتی ہے بانگِ لاتخف

خیرہ نہ کر سکا مجھے جلوۂ دانشِ فرنگ
سُرمہ ہے میری آنکھ کا خاکِ مدینہ و نجف

۱۷

(یورپ میں لکھے گئے)

زمستانی ہوا میں گرچہ تھی شمشیر کی تیزی
نہ چھوٹے مجھ سے لندن میں بھی آدابِ سحر خیزی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہیں سرمایۂ محفل تھی میری گرم گفتاری
کہیں سب کو پریشاں کر گئی میری کم آمیزی

زمامِ کار اگر مزدور کے ہاتھوں میں ہو پھر کیا!
طریقِ کوہکن میں بھی وہی حیلے ہیں پرویزی

جلالِ پادشاہی ہو کہ جمہوری تماشا ہو
جُدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی

سوادِ رومۃ الکبریٰ میں دلی یاد آتی ہے
وہی عبرت، وہی عظمت، وہی شانِ دل آویزی

۱۸

یہ دَیرِ کہن کیا ہے، انبارِ خس و خاشاک
مشکل ہے گزر اس میں بے نالۂ آتش ناک

نخچیرِ محبت کا قصہ نہیں طولانی
لُطفِ خلشِ پیکاں، آسودگیِ فتراک

کھویا گیا جو مطلب ہفتاد و دو ملت میں
سمجھے گا نہ تو جب تک بے رنگ نہ ہو ادراک

اک شرعِ مسلمانی، اک جذبِ مسلمانی
ہے جذبِ مسلمانی سرِّ فلک الافلاک

اے رہروِ فرزانہ! بے جذبِ مسلمانی
نے راہِ عمل پیدا نے شاخِ یقیں نم ناک

رمزیں ہیں محبت کی گستاخی و بے باکی
ہر شوق نہیں گستاخ، ہر جذب نہیں بے باک

فارغ تو نہ بیٹھے گا محشر میں جنوں میرا
یا اپنا گریباں چاک یا دامنِ یزداں چاک!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹

کمالِ ترک نہیں آب و گِل سے مہجوری
کمالِ ترک ہے تسخیرِ خاکی و نوری

میں ایسے فقر سے اے اہلِ حلقہ باز آیا
تمھارا فقر ہے بے دولتی و رنجوری

نہ فقر کے لیے موزُوں، نہ سلطنت کے لیے
وہ قوم جس نے گنوایا متاعِ تیموری

سُنے نہ ساقیِ مہ وَش تو اور بھی اچھا
عیارِ گرمیِ صحبت ہے حرفِ معذوری

حکیم و عارف و صُوفی، تمام مستِ ظہور
کسے خبر کہ تجلّی ہے عینِ مستوری

وہ مُلتفت ہوں تو کُنجِ قفس بھی آزادی
نہ ہوں تو صحنِ چمن بھی مقامِ مجبوری

بُرا نہ مان، ذرا آزما کے دیکھ اسے
فرنگ دل کی خرابی، خرد کی معموری

۲۰

عقل گو آستاں سے دُور نہیں
اس کی تقدیر میں حضور نہیں

دلِ بینا بھی کر خدا سے طلب
آنکھ کا نور دل کا نور نہیں

عِلم میں بھی سُرور ہے لیکن
یہ وہ جنّت ہے جس میں حور نہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا غضب ہے کہ اس زمانے میں — ایک بھی صاحبِ سرور نہیں
اک جنوں ہے کہ باشعور بھی ہے — اک جنوں ہے کہ باشعور نہیں
ناصبوری ہے زندگی دل کی — آہ وہ دل کہ ناصبور نہیں
بے حضوری ہے تیری موت کا راز — زندہ ہو تُو تو بے حضور نہیں
ہر گہر نے صدف کو توڑ دیا — تُو ہی آمادۂ ظہور نہیں
'اَرِنی' میں بھی کہہ رہا ہوں، مگر — یہ حدیثِ کلیم و طُور نہیں

خودی وہ بحر ہے جس کا کوئی کنارہ نہیں — تُو آبجُو اسے سمجھا اگر تو چارہ نہیں
طلسمِ گنبدِ گردُوں کو توڑ سکتے ہیں — زُجاج کی یہ عمارت ہے سنگِ خارہ نہیں
خودی میں ڈُوبتے ہیں پھر اُبھر بھی آتے ہیں — مگر یہ حوصلۂ مردِ ہیچ کارہ نہیں
ترے مقام کو انجم شناس کیا جانے — کہ خاکِ زندہ ہے تُو، تابعِ ستارہ نہیں
یہیں بہشت بھی ہے، حُور و جبرئیل بھی ہے — تری نگہ میں ابھی شوخیِ نظارہ نہیں
مرے جُنوں نے زمانے کو خوب پہچانا — وہ پیرہن مجھے بخشا کہ پارہ پارہ نہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غضب ہے، عینِ کرم میں بخیل ہے فطرت
کہ لعلِ ناب میں آتش تو ہے، شرر نہیں

٢٢

یہ پیام دے گئی ہے مجھے بادِ صبح گاہی
کہ خودی کے عارفوں کا ہے مقام پادشاہی

تری زندگی اسی سے، تری آبرو اسی سے
جو رہی خودی تو شاہی، نہ رہی تو رُوسیاہی

نہ دیا نشانِ منزل مجھے اے حکیم تُو نے
مجھے کیا گلہ ہو تجھ سے، تُو نہ رہ نشیں نہ راہی

مرے حلقۂ سخن میں ابھی زیرِ تربیت ہیں
وہ گدا کہ جانتے ہیں رہ و رسمِ کج کلاہی

یہ معاملے ہیں نازک، جو تری رضا ہو تُو کر
کہ مجھے تو خوش نہ آیا یہ طریقِ خانقاہی

تُو ہُما کا ہے شکاری، ابھی ابتدا ہے تیری
نہیں مصلحت سے خالی یہ جہانِ مُرغ و ماہی

تُو عرب ہو یا عجم ہو، ترا 'لا الٰہ الا'
لُغتِ غریب، جب تک ترا دل نہ دے گواہی

٢٣

تری نگاہ فرومایہ، ہاتھ ہے کوتاہ
ترا گُنہ کہ نخیلِ بلند کا ہے گُناہ

گلا تو گھونٹ دیا اہلِ مدرسہ نے ترا
کہاں سے آئے صدا 'لا الٰہ الا اللہ'

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خودی میں گم ہے خدائی، تلاش کر غافل! — یہی ہے تیرے لیے اب صلاحِ کار کی راہ

حدیثِ دل کسی درویشِ بے گلیم سے پوچھ — خدا کرے تجھے تیرے مقام سے آگاہ

برہنہ سر ہے تو عزمِ بلند پیدا کر — یہاں فقط سرِ شاہیں کے واسطے ہے کلاہ

نہ ہے ستارے کی گردش، نہ بازیِ افلاک — خودی کی موت ہے تیرا زوالِ نعمت و جاہ

اُٹھا میں مدرسہ و خانقاہ سے غمناک — نہ زندگی، نہ محبت، نہ معرفت، نہ نگاہ!

۲۷۸
بالِ جبریل
۵۴

خرد کے پاس خبر کے سوا کچھ اور نہیں — ترا علاج نظر کے سوا کچھ اور نہیں

ہر اک مقام سے آگے مقام ہے تیرا — حیات ذوقِ سفر کے سوا کچھ اور نہیں

گراں بہا ہے تو حفظِ خودی سے ہے ورنہ — گہر میں آبِ گہر کے سوا کچھ اور نہیں

رگوں میں گردشِ خوں ہے اگر تو کیا حاصل — حیات سوزِ جگر کے سوا کچھ اور نہیں

عروسِ لالہ! مناسب نہیں ہے مجھ سے حجاب — کہ میں نسیمِ سحر کے سوا کچھ اور نہیں

جسے کساد سمجھتے ہیں تاجرانِ فرنگ — وہ شے متاعِ ہنر کے سوا کچھ اور نہیں

بڑا کریم ہے اقبالِ بے نوا لیکن — عطائے شعلہ شرر کے سوا کچھ اور نہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نگاہِ فقر میں شانِ سکندری کیا ہے
خراج کی جو گدا ہو، وہ قیصری کیا ہے!

بتوں سے تجھ کو امیدیں، خدا سے نومیدی
مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے!

فلک نے ان کو عطا کی ہے خواجگی کہ جنھیں
خبر نہیں روشِ بندہ پروری کیا ہے

فقط نگاہ سے ہوتا ہے فیصلہ دل کا
نہ ہو نگاہ میں شوخی تو دلبری کیا ہے

اسی خطا سے عتابِ ملوک ہے مجھ پر
کہ جانتا ہوں مآلِ سکندری کیا ہے

کسے نہیں ہے تمنائے سروری، لیکن
خودی کی موت ہو جس میں وہ سروری کیا ہے!

خوش آ گئی ہے جہاں کو قلندری میری
وگرنہ شعر مرا کیا ہے، شاعری کیا ہے!

نہ تو زمیں کے لیے ہے نہ آسماں کے لیے
جہاں ہے تیرے لیے، تو نہیں جہاں کے لیے

یہ عقل و دل ہیں شرر شعلۂ محبت کے
وہ خار و خس کے لیے ہے، یہ نیستاں کے لیے

مقامِ پرورشِ آہ و نالہ ہے یہ چمن
نہ سیرِ گل کے لیے ہے نہ آشیاں کے لیے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے گا راوی و نیل و فرات میں کب تک
ترا سفینہ کہ ہے بحرِ بے کراں کے لیے!

نشانِ راہ دکھاتے تھے جو ستاروں کو
ترس گئے ہیں کسی مردِ راہ داں کے لیے

نگہ بلند، سخن دل نواز، جاں پرسوز
یہی ہے رختِ سفر میرِ کارواں کے لیے

ذرا سی بات تھی، اندیشۂ عجم نے اسے
بڑھا دیا ہے فقط زیبِ داستاں کے لیے

مرے گلو میں ہے اک نغمہ جبرئیل آشوب
سنبھال کر جسے رکھا ہے لامکاں کے لیے

تُو اے اسیرِ مکاں! لامکاں سے دور نہیں
وہ جلوہ گاہ ترے خاکداں سے دور نہیں

وہ مرغزار کہ بیمِ خزاں نہیں جس میں
غمیں نہ ہو کہ ترے آشیاں سے دور نہیں

یہ ہے خلاصۂ علمِ قلندری کہ حیات
خدنگِ جستہ ہے لیکن کماں سے دور نہیں

فضا تری مہ و پرویں سے ہے ذرا آگے
قدم اُٹھا، یہ مقام آسماں سے دور نہیں

کہے نہ راہ نما سے کہ چھوڑ دے مجھ کو
یہ بات راہروِ نکتہ داں سے دُور نہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۸

(یورپ میں لکھے گئے)

خرد نے مجھ کو عطا کی نظر حکیمانہ
سکھائی عشق نے مجھ کو حدیثِ رندانہ

نہ بادہ ہے، نہ صراحی، نہ دورِ پیمانہ
فقط نگاہ سے رنگیں ہے بزمِ جانانہ

مری نوائے پریشاں کو شاعری نہ سمجھ
کہ میں ہوں محرمِ رازِ درونِ میخانہ

کلی کو دیکھ کہ ہے تشنۂ نسیمِ سحر
اسی میں ہے مرے دل کا تمام افسانہ

کوئی بتائے مجھے یہ غیاب ہے کہ حضور
سب آشنا ہیں یہاں، ایک میں ہوں بیگانہ

فرنگ میں کوئی دن اور بھی ٹھہر جاؤں
مرے جنوں کو سنبھالے اگر یہ ویرانہ

مقامِ عقل سے آساں گزر گیا اقبال
مقامِ شوق میں کھویا گیا وہ فرزانہ

۲۹

افلاک سے آتا ہے نالوں کا جواب آخر
کرتے ہیں خطاب آخر، اُٹھتے ہیں حجاب آخر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احوالِ محبت میں کچھ فرق نہیں ایسا
سوز و تب و تاب اوّل، سوز و تب و تاب آخر

میں تجھ کو بتاتا ہوں، تقدیرِ اُمم کیا ہے
شمشیر و سناں اوّل، طاؤس و رباب آخر

میخانۂ یورپ کے دستور نرالے ہیں
لاتے ہیں سُرور اوّل، دیتے ہیں شراب آخر

کیا دبدبۂ نادر، کیا شوکتِ تیموری
ہو جاتے ہیں سب دفتر غرقِ مئے ناب آخر

خلوت کی گھڑی گزری، جلوت کی گھڑی آئی
چھٹنے کو ہے بجلی سے آغوشِ سحاب آخر

تھا ضبط بہت مشکل اس سیلِ معانی کا
کہہ ڈالے قلندر نے اسرارِ کتاب آخر

ہر شے مسافر، ہر چیز راہی
کیا چاند تارے، کیا مرغ و ماہی

تُو مردِ میداں، تُو میرِ لشکر
نوری حضوری تیرے سپاہی

کچھ قدر اپنی تُو نے نہ جانی
یہ بے سوادی، یہ کم نگاہی!

دنیائے دُوں کی کب تک غلامی
یا راہبی کر یا پادشاہی

پیرِ حرم کو دیکھا ہے میں نے
کردار بے سوز، گفتار واہی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر چیز ہے محوِ خود نمائی — ہر ذرّہ شہیدِ کبریائی
بے ذوقِ نمود زندگی، موت — تعمیرِ خودی میں ہے خدائی
رائی زورِ خودی سے پربت — پربت ضعفِ خودی سے رائی
تارے آوارہ و کم آمیز — تقدیرِ وجود ہے جدائی
یہ پچھلے پہر کا زرد رُو چاند — بے راز و نیازِ آشنائی
تیری قندیل ہے ترا دل — تُو آپ ہے اپنی روشنائی
اک تُو ہے کہ حق ہے اس جہاں میں — باقی ہے نمودِ سیمیائی
ہیں عقدہ کُشا یہ خارِ صحرا — کم کر گلۂ برہنہ پائی

اعجاز ہے کسی کا یا گردشِ زمانہ! — ٹُوٹا ہے ایشیا میں سحرِ فرنگیانہ
تعمیرِ آشیاں سے مَیں نے یہ راز پایا — اہلِ نوا کے حق میں بجلی ہے آشیانہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ بندگی خدائی، وہ بندگی گدائی
یا بندۂ خدا بن یا بندۂ زمانہ!

غافل نہ ہو خودی سے، کر اپنی پاسبانی
شاید کسی حرم کا تُو بھی ہے آستانہ

اے لا اِلٰہ کے وارث! باقی نہیں ہے تجھ میں
گُفتارِ دلبرانہ، کردارِ قاہرانہ

تیری نگاہ سے دل سینوں میں کانپتے تھے
کھویا گیا ہے تیرا جذبِ قلندرانہ

رازِ حرم سے شاید اقبالؔ باخبر ہے
ہیں اس کی گفتگو کے انداز محرمانہ

۲۳

خرد مندوں سے کیا پُوچھوں کہ میری ابتدا کیا ہے
کہ میں اس فکر میں رہتا ہوں، میری انتہا کیا ہے

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پُوچھے، بتا تیری رضا کیا ہے

مقامِ گفتگو کیا ہے اگر میں کیمیا گر ہوں
یہی سوزِ نفَس ہے، اور میری کیمیا کیا ہے!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نظر آئیں مجھے تقدیر کی گہرائیاں اُس میں
نہ پُوچھ اے ہم نشیں مجھ سے وہ چشمِ سُرمہ سا کیا ہے
اگر ہوتا وہ مجذوبِ فرنگی* اس زمانے میں
تو اقبال اس کو سمجھاتا مقامِ کبریا کیا ہے
نوائے صُبح گاہی نے جگر خُوں کر دیا میرا
خدایا جس خطا کی یہ سزا ہے وہ خطا کیا ہے!

جب عشق سکھاتا ہے آدابِ خود آگاہی
کُھلتے ہیں غلاموں پر اسرارِ شہنشاہی

عطّار ہو، رومی ہو، رازی ہو، غزالی ہو
کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہِ سحَرگاہی

نومید نہ ہو ان سے اے رہبرِ فرزانہ!
کم کوش تو ہیں لیکن بے ذوق نہیں راہی

اے طائرِ لاہُوتی! اُس رزق سے موت اچھّی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

---

* جرمنی کا مشہور مجذوب فلسفی نطشہ جو اپنے قلبی واردات کا صحیح اندازہ نہ کر سکا اور اس لیے اس کے فلسفیانہ افکار نے اسے غلط رستے پر ڈال دیا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دارا و سکندر سے وہ مردِ فقیر اَولیٰ — ہو جس کی فقیری میں بوئے اسد اللّٰہی
آئینِ جوانمرداں حق گوئی و بےباکی — اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

۲۵

مجھے آہ و فغانِ نیم شب کا پھر پیام آیا — تھم اے رہرو کہ شاید پھر کوئی مشکل مقام آیا
ذرا تقدیر کی گہرائیوں میں ڈوب جا تو بھی — کہ اس جنگاہ سے میں بن کے تیغِ بے نیام آیا
یہ مصرع لکھ دیا کس شوخ نے محرابِ مسجد پر — یہ ناداں گر گئے سجدوں میں جب وقتِ قیام آیا
چل، اے میری غریبی کا تماشا دیکھنے والے — وہ محفل اُٹھ گئی جس دم تو مجھ تک دورِ جام آیا
دیا اقبالؔ نے ہندی مسلمانوں کو سوز اپنا — یہ اک مردِ تن آساں تھا، تن آسانوں کے کام آیا

اسی اقبالؔ کی میں جستجو کرتا رہا برسوں
بڑی مدت کے بعد آخر وہ شاہیں زیرِ دام آیا

۲۶

نہ ہو طغیانِ مشتاقی تو مَیں رہتا نہیں باقی — کہ میری زندگی کیا ہے، یہی طغیانِ مشتاقی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھے فطرت نوا پر پے بہ پے مجبور کرتی ہے
ابھی محفل میں ہے شاید کوئی درد آشنا باقی

وہ آتش آج بھی تیرا نشیمن پھونک سکتی ہے
طلب صادق نہ ہو تیری تو پھر کیا شکوۂ ساقی!

نہ کر افرنگ کا اندازہ اس کی تابناکی سے
کہ بجلی کے چراغوں سے ہے اس جوہر کی براقی

دلوں میں ولولے آفاق گیری کے نہیں اُٹھتے
نگاہوں میں اگر پیدا نہ ہو اندازِ آفاقی

خزاں میں بھی کب آ سکتا تھا میں صیاد کی زد میں
مری غمّاز تھی شاخِ نشیمن کی کم اوراقی

اُلٹ جائیں گی تدبیریں، بدل جائیں گی تقدیریں
حقیقت ہے، نہیں میرے تخیّل کی یہ خلّاقی

فطرت کو خرد کے رُوبرو کر
تسخیرِ مقامِ رنگ و بو کر

تُو اپنی خودی کو کھو چکا ہے
کھوئی ہُوئی شے کی جُستجو کر

تاروں کی فضا ہے بیکرانہ
تُو بھی یہ مقامِ آرزو کر

عُریاں ہیں ترے چمن کی حوریں
چاکِ گُل و لالہ کو رفو کر

بے ذوق نہیں اگرچہ فطرت
جو اس سے نہ ہو سکا وہ تُو کر!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ پیرانِ کلیسا و حرم، اے وائے مجبوری!
صلہ ان کی کدو کاوش کا ہے سینوں کی بے نوری

یقیں پیدا کر اے ناداں! یقیں سے ہاتھ آتی ہے
وہ درویشی کہ جس کے سامنے جھکتی ہے فغفوری

کبھی حیرت، کبھی مستی، کبھی آہِ سحرگاہی
بدلتا ہے ہزاروں رنگ میرا دردِ مہجوری

حدِ ادراک سے باہر ہیں باتیں عشق و مستی کی
سمجھ میں اس قدر آیا کہ دل کی موت ہے دوری

وہ اپنے حُسن کی مستی سے ہیں مجبورِ پیدائی
مری آنکھوں کی بینائی میں ہیں اسبابِ مستوری

کوئی تقدیر کی منطق سمجھ سکتا نہیں ورنہ
نہ تھے ترکانِ عثمانی سے کم ترکانِ تیموری

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقیرانِ حرم کے ہاتھ اقبال آگیا کیونکر
میسّر میر و سلطاں کو نہیں شاہینِ کافوری

٣٩

تازہ پھر دانشِ حاضر نے کیا سحرِ قدیم — گزر اس عہد میں ممکن نہیں بے چوبِ کلیم
عقل عیّار ہے، سَو بھیس بنا لیتی ہے — عشق بے چارہ نہ مُلّا ہے نہ زاہد نہ حکیم!
عیشِ منزل ہے غریبانِ محبّت پہ حرام — سب مسافر ہیں، بظاہر نظر آتے ہیں مقیم
ہے گراں سیر غمِ راحلہ و زاد سے تُو — کوہ و دریا سے گزر سکتے ہیں مانندِ نسیم

مردِ درویش کا سرمایہ ہے آزادی و مرگ
ہے کسی اور کی خاطر یہ نصابِ زر و سیم

٤٠

ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں — ابھی عشق کے امتحاں اور بھی ہیں
تہی زندگی سے نہیں یہ فضائیں — یہاں سیکڑوں کارواں اور بھی ہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قناعت نہ کر عالمِ رنگ و بو پر — چمن اور بھی آشیاں اور بھی ہیں
اگر کھو گیا اک نشیمن تو کیا غم — مقاماتِ آہ و فغاں اور بھی ہیں
تو شاہیں ہے پرواز ہے کام تیرا — ترے سامنے آسماں اور بھی ہیں
اسی روز و شب میں الجھ کر نہ رہ جا — کہ تیرے زمان و مکاں اور بھی ہیں

گئے دن کہ تنہا تھا میں انجمن میں
یہاں اب مرے رازداں اور بھی ہیں

(فرانس میں لکھے گئے)

ڈھونڈ رہا ہے فرنگ عیشِ جہاں کا دوام — وائے تمنّائے خام، وائے تمنّائے خام!
پیرِ حرم نے کہا سن کے مری روئداد — پختہ ہے تیری فغاں، اب نہ اسے دل میں تھام
تھا اَرِنی گو کلیم، میں اَرِنی گو نہیں — اس کو تقاضا روا، مجھ پہ تقاضا حرام
گرچہ ہے افشائے راز، اہلِ نظر کی فغاں — ہو نہیں سکتا کبھی شیوۂ رندانہ عام
حلقۂ صوفی میں ذکر، بے نم و بے سوز و ساز — میں بھی رہا تشنہ کام، تو بھی رہا تشنہ کام

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عشق تری انتہا، عشق مری انتہا
تو بھی ابھی ناتمام، میں بھی ابھی ناتمام
آہ کہ کھویا گیا تجھ سے فقیری کا راز
ورنہ ہے مالِ فقیر سلطنتِ روم و شام

۲۲

خودی ہو علم سے محکم تو غیرتِ جبریل
اگر ہو عشق سے محکم تو صورِ اسرافیل
عذابِ دانشِ حاضر سے باخبر ہوں میں
کہ میں اس آگ میں ڈالا گیا ہوں مثلِ خلیل
فریبِ خوردہ منزل ہے کارواں ورنہ
زیادہ راحتِ منزل سے ہے نشاطِ رحیل
نظر نہیں تو مرے حلقۂ سخن میں نہ بیٹھ
کہ نکتہ ہائے خودی ہیں مثالِ تیغِ اصیل
مجھے وہ درسِ فرنگ آج یاد آتے ہیں
کہاں حضور کی لذت، کہاں حجابِ دلیل!
اندھیری شب ہے، جدا اپنے قافلے سے ہے تو
ترے لیے ہے مرا شعلۂ نوا، قندیل
غریب و سادہ و رنگیں ہے داستانِ حرم
نہایت اس کی حسینؓ، ابتدا ہے اسمٰعیل

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۱۶

مکتبوں میں کہیں رعنائیِ افکار بھی ہے؟ خانقاہوں میں کہیں لذتِ اسرار بھی ہے؟
منزلِ راہرواں دُور بھی، دشوار بھی ہے کوئی اس قافلے میں قافلہ سالار بھی ہے؟
بڑھ کے خیبر سے ہے یہ معرکۂ دین و وطن اس زمانے میں کوئی حیدرِ کرّار بھی ہے؟
علم کی حد سے پرے، بندۂ مومن کے لیے لذتِ شوق بھی ہے، نعمتِ دیدار بھی ہے
پیرِ میخانہ یہ کہتا ہے کہ ایوانِ فرنگ
سُست بنیاد بھی ہے، آئنہ دیوار بھی ہے!

۱۷

حادثہ وہ جو ابھی پردۂ افلاک میں ہے عکس اس کا مرے آئینۂ ادراک میں ہے
نہ ستارے میں ہے، نے گردشِ افلاک میں ہے تیری تقدیر مرے نالۂ بے باک میں ہے
یا مری آہ میں کوئی شررِ زندہ نہیں یا ذرا نم ابھی تیرے خس و خاشاک میں ہے
کیا عجب میری نوا ہائے سحر گاہی سے زندہ ہو جائے وہ آتش کہ تری خاک میں ہے

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توڑ ڈالے گی یہی خاک طلسمِ شب و روز
گرچہ الجھی ہوئی تقدیر کے پیچاک میں ہے

۲۵

رہا نہ حلقۂ صوفی میں سوزِ مشتاقی
فسانہ ہائے کرامات رہ گئے باقی

خراب کوشکِ سلطان و خانقاہِ فقیر
فغاں کہ تخت و مصلیٰ کمالِ زرّاقی

کرے گی داورِ محشر کو شرمسار اک روز
کتابِ صوفی و مُلّا کی سادہ اوراقی

نہ چینی و عربی وہ، نہ رومی و شامی
سما سکا نہ دو عالم میں مردِ آفاقی

مے شبانہ کی مستی تو ہو چکی لیکن
کھٹک رہا ہے دلوں میں کرشمۂ ساقی

چمن میں تلخ نوائی مری گوارا کر
کہ زہر بھی کبھی کرتا ہے کارِ تریاقی

عزیز تر ہے متاعِ امیر و سلطاں سے
وہ شعر جس میں ہو بجلی کا سوز و برّاقی

۲۶

ہُوا نہ زور سے اس کے کوئی گریباں چاک
اگرچہ مغربیوں کا جنوں بھی تھا چالاک

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مے یقیں سے ضمیرِ حیات ہے پُرسوز — نصیبِ مدرسہ یا رب یہ آبِ آتش ناک
عروجِ آدمِ خاکی کے منتظر ہیں تمام — یہ کہکشاں، یہ ستارے، یہ نیلگوں افلاک
یہی زمانۂ حاضر کی کائنات ہے کیا — دماغ روشن و دل تیرہ و نگہ بے باک
تُو بے بصر ہو تو یہ مانعِ نگاہ بھی ہے — وگرنہ آگ ہے مومن، جہاں خس و خاشاک
زمانہ عقل کو سمجھا ہُوا ہے مشعلِ راہ — کسے خبر کہ جُنوں بھی ہے صاحبِ ادراک
جہاں تمام ہے میراث مردِ مومن کی — مرے کلام پہ حُجت ہے نکتۂ لولاک

یوں ہاتھ نہیں آتا وہ گوہرِ یک دانہ — یک رنگی و آزادی اے ہمتِ مردانہ!
یا سنجر و طغرل کا آئینِ جہانگیری — یا مردِ قلندر کے اندازِ ملوکانہ!
یا حیرتِ فارابی یا تاب و تبِ رومی — یا فکرِ حکیمانہ یا جذبِ کلیمانہ!
یا عقل کی رُوباہی یا عشقِ یدُاللّٰہی — یا حیلۂ افرنگی یا حملۂ ترکانہ!
یا شرعِ مسلمانی یا دَیر کی دربانی — یا نعرۂ مستانہ، کعبہ ہو کہ بُت خانہ!
میری میں فقیری میں شاہی میں غلامی میں — کچھ کام نہیں بنتا بے جُرأتِ رندانہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۸

نہ تخت و تاج میں نے لشکر و سپاہ میں ہے　　جو بات مردِ قلندر کی بارگاہ میں ہے
صنم کدہ ہے جہاں اور مردِ حق ہے خلیل　　یہ نکتہ وہ ہے کہ پوشیدہ لاالہ میں ہے
وہی جہاں ہے ترا جس کو تو کرے پیدا　　یہ سنگ و خشت نہیں جو تری نگاہ میں ہے
مہ و ستارہ سے آگے مقام ہے جس کا　　وہ مشتِ خاک ابھی آوارگانِ راہ میں ہے
خبر ملی ہے خدایانِ بحر و بر سے مجھے　　فرنگ رہ گزرِ سیلِ بے پناہ میں ہے
تلاش اس کی فضاؤں میں کر نصیب اپنا　　جہانِ تازہ مری آہِ صبح گاہ میں ہے

مرے کدو کو غنیمت سمجھ کہ بادۂ ناب
نہ مدرسے میں ہے باقی نہ خانقاہ میں ہے

۲۹

فطرت نے نہ بخشا مجھے اندیشۂ چالاک　　رکھتی ہے مگر طاقتِ پرواز مری خاک
وہ خاک کہ ہے جس کا جنوں صیقلِ ادراک　　وہ خاک کہ جبریل کی ہے جس سے قبا چاک

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ خاک کہ پروائے نشیمن نہیں رکھتی
چنتی نہیں پہنائے چمن سے خس و خاشاک

اس خاک کو اللہ نے بخشے ہیں وہ آنسو
کرتی ہے چمک جن کی ستاروں کو عرق ناک

۵۰

کریں گے اہلِ نظر تازہ بستیاں آباد
مری نگاہ نہیں سوئے کوفہ و بغداد

یہ مدرسہ، یہ جواں، یہ سُرور و رعنائی
انھی کے دم سے ہے میخانۂ فرنگ آباد

نہ فلسفی سے نہ مُلّا سے ہے غرض مجھ کو
یہ دل کی موت، وہ اندیشہ و نظر کا فساد

فقیہِ شہر کی تحقیر! کیا مجال مری
مگر یہ بات کہ میں ڈھونڈتا ہوں دل کی کشاد

خرید سکتے ہیں دنیا میں عشرتِ پرویز
خدا کی دین ہے سرمایۂ غمِ فرہاد

کیے ہیں فاش رموزِ قلندری میں نے
کہ فکرِ مدرسہ و خانقاہ ہو آزاد

رشی کے فاقوں سے ٹوٹا نہ برہمن کا طلسم
عصا نہ ہو تو کلیمی ہے کارِ بے بنیاد

۵۱

کی حق سے فرشتوں نے اقبال کی غمّازی
گستاخ ہے، کرتا ہے فطرت کی حنا بندی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاکی ہے مگر اس کے انداز ہیں افلاکی — رومی ہے نہ شامی ہے، کاشی نہ سمرقندی
سکھلائی فرشتوں کو آدم کی تڑپ اس نے — آدم کو سکھاتا ہے آدابِ خداوندی!

۵۱

نے مُہرہ باقی، نے مُہرہ بازی — جیتا ہے رومی، ہارا ہے رازی
روشن ہے جامِ جمشید اب تک — شاہی نہیں ہے بے شیشہ بازی
دل ہے مسلماں میرا نہ تیرا — تُو بھی نمازی، میں بھی نمازی!
میں جانتا ہوں انجام اُس کا — جس معرکے میں مُلّا ہوں غازی
تُرکی بھی شیریں، تازی بھی شیریں — حرفِ محبت تُرکی نہ تازی
آزر کا پیشہ خارا تراشی — کارِ خلیلاں خارا گدازی
تُو زندگی ہے، پایندگی ہے — باقی ہے جو کچھ، سب خاک بازی

۵۲

گرمِ فغاں ہے جرس، اُٹھ کہ گیا قافلہ — وائے وہ رہرو کہ ہے منتظرِ راحلہ!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیری طبیعت ہے اور، تیرا زمانہ ہے اور
تیرے موافق نہیں خانقہی سلسلہ

دل ہو غلامِ خرد یا کہ امامِ خرد
سالکِ رہ، ہوشیار! سخت ہے یہ مرحلہ

اُس کی خودی ہے ابھی شام و سحر میں اسیر
گردشِ دوراں کا ہے جس کی زباں پر گلہ

تیرے نفس سے ہوئی آتشِ گل تیز تر
مُرغِ چمن! ہے یہی تیری نوا کا صلہ

۵۷

مری نوا سے ہُوئے زندہ عارف و عامی
دیا ہے مَیں نے انھیں ذوقِ آتش آشامی

حرم کے پاس کوئی اعجمی ہے زمزمہ سنج
کہ تار تار ہُوئے جامہ ہائے احرامی

حقیقتِ ابدی ہے مقامِ شبّیری
بدلتے رہتے ہیں اندازِ کوفی و شامی

مجھے یہ ڈر ہے مُقامر ہیں پُختہ کار بہت
نہ رنگ لائے کہیں تیرے ہاتھ کی خامی

عجب نہیں کہ مسلماں کو پھر عطا کر دیں
شکوہِ سنجر و فقرِ جنیدؒ و بسطامیؒ

قبائے علم و ہُنر لُطفِ خاص ہے، ورنہ
تری نگاہ میں تھی میری ناخوش اندامی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۵

ہر اک مقام سے آگے گزر گیا مہِ نو — کمال کس کو میسر ہوا ہے بے تگ و دو!
نفس کے زور سے وہ غنچہ وا ہوا بھی تو کیا — جسے نصیب نہیں آفتاب کا پرتو
نگاہ پاک ہے تیری تو پاک ہے دل بھی — کہ دل کو حق نے کیا ہے نگاہ کا پیرو
پنپ سکا نہ خیاباں میں لالۂ دل سوز — کہ ساز گار نہیں یہ جہانِ گندم و جو

رہے نہ ایبک و غوری کے معرکے باقی
ہمیشہ تازہ و شیریں ہے نغمۂ خسرو

۵۶

کھو نہ جا اس سحر و شام میں اے صاحبِ ہوش!
اک جہاں اور بھی ہے جس میں نہ فردا ہے نہ دوش
کس کو معلوم ہے ہنگامۂ فردا کا مقام
مسجد و مکتب و میخانہ ہیں مدت سے خموش

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے پایا ہے اُسے اشکِ سحر گاہی میں
جس دُرِ ناب سے خالی ہے صدف کی آغوش

نئی تہذیب تکلّف کے سوا کچھ بھی نہیں
چہرہ روشن ہو تو کیا حاجتِ گلگونہ فروش!

صاحبِ ساز کو لازم ہے کہ غافل نہ رہے
گاہے گاہے غلط آہنگ بھی ہوتا ہے سروش

۵۷

تھا جہاں مدرسۂ شیری و شاہنشاہی
آج اُن خانقہوں میں ہے فقط رُوباہی

نظر آئی نہ مجھے قافلہ سالاروں میں
وہ شبانی کہ ہے تمہیدِ کلیمُ اللّٰہی

لذّتِ نغمہ کہاں مُرغِ خوش الحاں کے لیے
آہ، اس باغ میں کرتا ہے نفَس کوتاہی

ایک سرمستی و حیرت ہے سراپا تاریک
ایک سرمستی و حیرت ہے تمام آگاہی

صفتِ برق چمکتا ہے مرا فکرِ بلند
کہ بھٹکتے نہ پھریں ظلمتِ شب میں راہی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۸

ہے یاد مجھے نکتۂ سلمانِ خوش آہنگ
دنیا نہیں مردانِ جفاکش کے لیے تنگ
چیتے کا جگر چاہیے، شاہیں کا تجسس
جی سکتے ہیں بے روشنیِ دانش و فرہنگ
کر بلبل و طاؤس کی تقلید سے توبہ
بلبل فقط آواز ہے، طاؤس فقط رنگ!

۵۹

فقر کے ہیں معجزات تاج و سریر و سپاہ
فقر ہے میروں کا میر، فقر ہے شاہوں کا شاہ
علم کا مقصود ہے پاکیِ عقل و خرد
فقر کا مقصود ہے عفتِ قلب و نگاہ
علم فقیہ و حکیم، فقر مسیح و کلیم
علم ہے جویائے راہ، فقر ہے دانائے راہ
فقر مقامِ نظر، علم مقامِ خبر
فقر میں مستی ثواب، علم میں مستی گناہ
علم کا 'موجود' اور، فقر کا 'موجود' اور
اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہ، اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہ!

---

* سلمان: مسعود سعد سلمان۔ غزنوی دور کا نامور ایرانی شاعر جو غالباً لاہور میں پیدا ہوا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چڑھتی ہے جب فقر کی سان پہ تیغِ خودی
ایک سپاہی کی ضرب کرتی ہے کارِ سپاہ

دل اگر اس خاک میں زندہ و بیدار ہو
تیری نگہ توڑ دے آئینۂ مہر و ماہ

کمالِ جوشِ جنوں میں رہا میں گرمِ طواف
خدا کا شکر، سلامت رہا حرم کا غلاف

یہ اتفاق مبارک ہو مومنوں کے لیے
کہ یک زباں ہیں فقیہانِ شہر میرے خلاف

تڑپ رہا ہے فلاطوں میانِ غیب و حضور
ازل سے اہلِ خرد کا مقام ہے اعراف

ترے ضمیر پہ جب تک نہ ہو نزولِ کتاب
گرہ کشا ہے نہ رازی نہ صاحبِ کشاف

سرور و سوز میں ناپائدار ہے، ورنہ
مئے فرنگ کا تہ جرعہ بھی نہیں ناصاف

شعور و ہوش و خرد کا معاملہ ہے عجیب
مقامِ شوق میں ہیں سب دل و نظر کے رقیب

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں جانتا ہوں جماعت کا حشر کیا ہو گا
مسائلِ نظری میں اُلجھ گیا ہے خطیب

اگرچہ میرے نشیمن کا کر رہا ہے طواف
مری نوا میں نہیں طائرِ چمن کا نصیب

سُنا ہے میں نے، سخن رس ہے تُرکِ عثمانی
سُنائے کون اسے اقبالؔ کا یہ شعرِ غریب

سمجھ رہے ہیں وہ یورپ کو ہم جوار اپنا
ستارے جن کے نشیمن سے ہیں زیادہ قریب!

قطعہ

اندازِ بیاں گرچہ بہت شوخ نہیں ہے
شاید کہ اُتر جائے ترے دل میں مری بات

یا وسعتِ افلاک میں تکبیرِ مسلسل
یا خاک کے آغوش میں تسبیح و مناجات

وہ مذہبِ مردانِ خود آگاہ و خدا مست
یہ مذہبِ مُلّا و جمادات و نباتات

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حصہ دوم

رہ و رسمِ حرم نامحرمانہ!
کلیسا کی ادا سوداگرانہ!
تبرک ہے مرا پیراہن چاک
نہیں اہلِ جنوں کا یہ زمانہ!

حصہ دوم * 2

ظلامِ بحر میں کھو کر سنبھل جا
تڑپ جا ~~[illegible]~~ پیچ کھا کھا کر بدل جا
~~[illegible]~~ نہیں ساحل تری قسمت میں اے موج!
ابھر کر جس طرف چاہے نکل جا!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رُباعیات

رہ و رسمِ حرم نامحرمانہ کلیسا کی ادا سوداگرانہ
تبرّک ہے مرا پیراہنِ چاک نہیں اہلِ جُنوں کا یہ زمانہ

ظلامِ بحر میں کھو کر سنبھل جا تڑپ جا، پیچ کھا کھا کر بدل جا
نہیں ساحل تری قسمت میں اے موج اُبھر کر جس طرف چاہے نکل جا!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکانی ہوں کہ آزادِ مکاں ہوں
جہاں میں ہوں کہ خود سارا جہاں ہوں
وہ اپنی لامکانی میں رہیں مست
مجھے اتنا بتا دیں میں کہاں ہوں!

خودی کی خلوتوں میں گم رہا میں
خدا کے سامنے گویا نہ تھا میں
نہ دیکھا آنکھ اٹھا کر جلوۂ دوست
قیامت میں تماشا بن گیا میں!

پریشاں کاروبارِ آشنائی
پریشاں تر مری رنگیں نوائی!
کبھی میں ڈھونڈتا ہوں لذّتِ وصل
خوش آتا ہے کبھی سوزِ جدائی!

یقیں، مثلِ خلیل آتش نشینی
یقیں، اللہ مستی، خود گزینی
سُن، اے تہذیبِ حاضر کے گرفتار
غلامی سے بتر ہے بے یقینی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرب کے سوز میں سازِ عجم ہے
حرم کا رازِ توحیدِ امم ہے
تہی وحدت سے ہے اندیشۂ غرب
کہ تہذیبِ فرنگی بے حرم ہے

کوئی دیکھے تو میری نَے نوازی
نفَس ہندی، مقامِ نغمہ تازی
نگہ آلودۂ اندازِ افرنگ
طبیعت غزنوی، قسمت ایازی!

ہر اک ذرّے میں ہے شاید مکیں دل
اسی جلوت میں ہے خلوت نشیں دل
اسیرِ دوش و فردا ہے و لیکن
غلامِ گردشِ دوراں نہیں دل

ترا اندیشہ افلاکی نہیں ہے
تری پرواز لولاکی نہیں ہے
یہ مانا اصل شاہینی ہے تیری
تری آنکھوں میں بے باکی نہیں ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ مومن ہے نہ مومن کی امیری — رہا صُوفی، گئی روشن ضمیری
خدا سے پھر وہی قلب و نظر مانگ — نہیں ممکن امیری بے فقیری

خودی کی جلوتوں میں مُصطفائی — خودی کی خلوتوں میں کبریائی
زمین و آسماں و کرسی و عرش — خودی کی زد میں ہے ساری خُدائی!

نگہ اُلجھی ہُوئی ہے رنگ و بُو میں — خرد کھوئی گئی ہے چار سُو میں
نہ چھوڑ اے دل فغانِ صُبحگاہی — اماں شاید ملے اللہ ھُو میں!

جمالِ عشق و مستی نَے نوازی — جلالِ عشق و مستی بے نیازی
کمالِ عشق و مستی ظرفِ حیدرؓ — زوالِ عشق و مستی حرفِ رازی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ میرا رونقِ محفل کہاں ہے
مری بجلی مرا حاصل کہاں ہے
مقام اس کا ہے دل کی خلوتوں میں
خدا جانے مقامِ دل کہاں ہے!

سوارِ ناقہ و محمل نہیں میں
نشانِ جادہ ہوں منزل نہیں میں
مری تقدیر ہے خاشاک سوزی
فقط بجلی ہوں میں حاصل نہیں میں

ترے سینے میں دم ہے دل نہیں ہے
ترا دم گرمیِ محفل نہیں ہے
گزر جا عقل سے آگے کہ یہ نور
چراغِ راہ ہے منزل نہیں ہے

ترا جوہر ہے نوری پاک ہے تو
فروغِ دیدۂ افلاک ہے تو
ترے صیدِ زبوں افرشتہ و حور
کہ شاہینِ شہِ لولاک ہے تو!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محبت کا جنوں باقی نہیں ہے
مسلمانوں میں خوں باقی نہیں ہے
صفیں کج، دل پریشاں، سجدہ بے ذوق
کہ جذبِ اندروں باقی نہیں ہے

خودی کے زور سے دنیا پہ چھا جا
مقامِ رنگ و بو کا راز پا جا
برنگِ بحر ساحل آشنا رہ
کفِ ساحل سے دامن کھینچتا جا

چمن میں رختِ گل شبنم سے تر ہے
سمن ہے، سبزہ ہے، بادِ سحر ہے
مگر ہنگامہ ہو سکتا نہیں گرم
یہاں کا لالہ بے سوزِ جگر ہے

خرد سے راہرو روشن بصر ہے
خرد کیا ہے، چراغِ رہگزر ہے
درونِ خانہ ہنگامے ہیں کیا کیا
چراغِ رہگزر کو کیا خبر ہے!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جوانوں کو مری آہِ سحر دے
پھر ان شاہیں بچوں کو بال و پر دے
خدایا! آرزو میری یہی ہے
مرا نورِ بصیرت عام کر دے

تری دنیا جہانِ مُرغ و ماہی
مری دنیا فغانِ صبحگاہی
تری دنیا میں مَیں محکوم و مجبور
مری دنیا میں تیری پادشاہی!

کرم تیرا کہ بے جوہر نہیں مَیں
غلامِ طغرل و سنجر نہیں مَیں
جہاں بینی مری فطرت ہے لیکن
کسی جمشید کا ساغر نہیں مَیں

وہی اصلِ مکان و لامکاں ہے
مکاں کیا شے ہے، اندازِ بیاں ہے
خِضر کیونکر بتائے، کیا بتائے
اگر ماہی کہے دریا کہاں ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کبھی آوارہ و بے خانماں عشق
کبھی شاہِ شہاں نوشیرواں عشق
کبھی میداں میں آتا ہے زرہ پوش
کبھی عریان و بے تیغ و سناں عشق!

کبھی تنہائی کوہ و دمن عشق
کبھی سوز و سرور و انجمن عشق
کبھی سرمایۂ محراب و منبر
کبھی مولا علیؓ خیبر شکن عشق!

عطا اسلاف کا جذبِ دروں کر
شریکِ زمرۂ لَایَحْزَنُوں کر
خرد کی گتھیاں سلجھا چکا میں
مرے مولا مجھے صاحبِ جنوں کر!

یہ نکتہ میں نے سیکھا بوالحسن سے
کہ جاں مرتی نہیں مرگِ بدن سے
چمک سورج میں کیا باقی رہے گی
اگر بیزار ہو اپنی کرن سے!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خرد واقف نہیں ہے نیک و بد سے
بڑھی جاتی ہے ظالم اپنی حد سے
خدا جانے مجھے کیا ہو گیا ہے
خرد بیزار دل سے، دل خرد سے!

خدائی اہتمامِ خشک و تر ہے
خداوندا! خدائی دردِ سر ہے
ولیکن بندگی، استغفراللہ!
یہ دردِ سر نہیں، دردِ جگر ہے

یہی آدم ہے سلطاں بحر و بر کا
کہوں کیا ماجرا اس بے بصر کا
نہ خود بیں، نے خدا بیں، نے جہاں بیں
یہی شہکار ہے تیرے ہنر کا!

دمِ عارف نسیمِ صبح دم ہے
اسی سے ریشۂ معنی میں نم ہے
اگر کوئی شعیب آئے میسّر
شبانی سے کلیمی دو قدم ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رگوں میں وہ لہو باقی نہیں ہے
وہ دل، وہ آرزو باقی نہیں ہے
نماز و روزہ و قربانی و حج
یہ سب باقی ہیں، تُو باقی نہیں ہے

کُھلے جاتے ہیں اسرارِ نہانی
گیا دَورِ حدیثِ 'لن ترانی'
ہوئی جس کی خودی پہلے نمودار
وہی مہدی، وہی آخر زمانی!

زمانے کی یہ گردش جاودانہ
حقیقت ایک تُو، باقی فسانہ
کسی نے دوش دیکھا ہے نہ فردا
فقط امروز ہے تیرا زمانہ

حکیمی، نامسلمانی خودی کی
کلیمی، رمزِ پنہانی خودی کی
تجھے گُر فقر و شاہی کا بتا دوں
غریبی میں نگہبانی خودی کی!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترا تن رُوح سے ناآشنا ہے — عجب کیا! آہ تیری نارسا ہے
تنِ بے رُوح سے بیزار ہے حق — خدائے زندہ زندوں کا خدا ہے

قطعہ

اقبال نے کل اہلِ خیاباں کو سُنایا
یہ شعرِ نشاط آور و پُرسوز و طرب ناک
مَیں صُورتِ گُل دستِ صبا کا نہیں محتاج
کرتا ہے مرا جوشِ جُنوں میری قبا چاک

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعا

مسجدِ قرطبہ میں لکھی گئی

ہے یہی میری نماز ہے یہی میرا وضو
مری نواؤں میں ہے مرے جگر کا لہو!

صحبتِ اہلِ صفا نور و حضور و سرور
سرخوش و پرسوز ہے لالۂ لبِ آبجو

راہِ محبت میں ہے کون کسی کا رفیق
ساتھ مرے رہ گئی ایک مری آرزو!

مرا نشیمن نہیں درگہِ میر و وزیر
میرا نشیمن بھی تو شاخِ نشیمن بھی تو!

تجھ سے گریباں مرا مطلعِ صبحِ نشور
تجھ سے مرے سینے میں آتشِ اللہ ھو!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۱۷
بالِ جبریل
۹۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دُعا

(مسجدِ قرطبہ میں لکھی گئی)

ہے یہی میری نماز، ہے یہی میرا وضو
میری نواؤں میں ہے میرے جگر کا لہُو
صُحبتِ اہلِ صفا، نُور و حضور و سُرور
سرخوش و پُرسوز ہے لالہ لبِ آبجُو
راہِ محبت میں ہے کون کسی کا رفیق
ساتھ مرے رہ گئی ایک مری آرزو
میرا نشیمن نہیں درگہِ میر و وزیر
میرا نشیمن بھی تُو، شاخِ نشیمن بھی تُو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تجھ سے گریباں مرا مطلعِ صُبحِ نشور
تجھ سے مرے سینے میں آتشِ اللہ ھُو
تجھ سے مری زندگی سوز و تب و درد و داغ
تُو ہی مری آرزو، تُو ہی مری جُستجو
پاس اگر تُو نہیں، شہر ہے ویراں تمام
تُو ہے تو آباد ہیں اُجڑے ہُوئے کاخ و کُو
پھر وہ شرابِ کُہن مجھ کو عطا کر کہ مَیں
ڈُھونڈ رہا ہوں اُسے توڑ کے جام و سبُو
چشمِ کرم ساقیا! دیر سے ہیں منتظر
جلوتیوں کے سبُو، خلوتیوں کے کدُو
تیری خدائی سے ہے میرے جُنوں کو گلہ
اپنے لیے لامکاں، میرے لیے چار سُو!
فلسفہ و شعر کی اور حقیقت ہے کیا
حرفِ تمنّا، جسے کہہ نہ سکیں رُو برو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجدِ قُرطُبہ

(ہسپانیہ کی سرزمین بالخصوص قرطبہ میں لکھی گئی)

سلسلۂ روز و شب، نقش گرِ حادثات
سلسلۂ روز و شب، اصلِ حیات و ممات
سلسلۂ روز و شب، تارِ حریرِ دو رنگ
جس سے بناتی ہے ذات اپنی قبائے صفات
سلسلۂ روز و شب، سازِ ازل کی فغاں
جس سے دِکھاتی ہے ذات زیر و بمِ ممکنات
تجھ کو پرکھتا ہے یہ، مجھ کو پرکھتا ہے یہ
سلسلۂ روز و شب، صیرفیِ کائنات
تُو ہو اگر کم عیار، مَیں ہوں اگر کم عیار
موت ہے تیری برات، موت ہے میری برات

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیرے شب و روز کی اور حقیقت ہے کیا
ایک زمانے کی رَو جس میں نہ دن ہے نہ رات
آنی و فانی تمام معجزہ ہائے ہُنر
کارِ جہاں بے ثبات، کارِ جہاں بے ثبات!
اوّل و آخر فنا، باطن و ظاہر فنا
نقشِ کُہن ہو کہ نَو، منزلِ آخر فنا
ہے مگر اس نقش میں رنگِ ثباتِ دوام
جس کو کیا ہو کسی مردِ خدا نے تمام
مردِ خدا کا عمل عشق سے صاحبِ فروغ
عشق ہے اصلِ حیات، موت ہے اس پر حرام
تُند و سبک سیر ہے گرچہ زمانے کی رَو
عشق خود اک سَیل ہے سَیل کو لیتا ہے تھام
عشق کی تقویم میں عصرِ رواں کے سوا
اور زمانے بھی ہیں جن کا نہیں کوئی نام

بالِ جبریل
۴۲۰
۹۶

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عشق دمِ جبرئیل، عشق دلِ مصطفیٰؐ
عشق خدا کا رسولؐ، عشق خدا کا کلام
عشق کی مستی سے ہے پیکرِ گِل تابناک
عشق ہے صہبائے خام، عشق ہے کاس الکرام
عشق فقیہِ حرم، عشق امیرِ جنود
عشق ہے ابن السبیل، اس کے ہزاروں مقام
عشق کے مضراب سے نغمۂ تارِ حیات
عشق سے نورِ حیات، عشق سے نارِ حیات

اے حرمِ قرطبہ! عشق سے تیرا وجود
عشق سراپا دوام، جس میں نہیں رفت و بود
رنگ ہو یا خشت و سنگ، چنگ ہو یا حرف و صوت
معجزۂ فن کی ہے خونِ جگر سے نمود
قطرۂ خونِ جگر سِل کو بناتا ہے دل
خونِ جگر سے صدا سوز و سرور و سرود

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیری فضا دل فروز، میری نوا سینہ سوز
تجھ سے دِلوں کا حضور، مجھ سے دِلوں کی کشود
عرشِ معلّیٰ سے کم سینۂ آدم نہیں
گرچہ کفِ خاک کی حد ہے سپہرِ کبود
پیکرِ نُوری کو ہے سجدہ میسّر تو کیا
اس کو میسّر نہیں سوز و گدازِ سجود
کافرِ ہندی ہُوں میں، دیکھ مرا ذوق و شوق
دل میں صلوٰۃ و درُود، لب پہ صلوٰۃ و درُود
شوق مری لَے میں ہے، شوق مری نَے میں ہے
نغمۂ اَللّٰہ ھُو میرے رگ و پَے میں ہے
تیرا جلال و جمال، مردِ خدا کی دلیل
وہ بھی جلیل و جمیل، تُو بھی جلیل و جمیل
تیری بِنا پائدار، تیرے ستوں بے شمار
شام کے صحرا میں ہو جیسے ہجومِ نخیل

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیرے در و بام پر وادیِ ایمن کا نور
تیرا منارِ بلند جلوہ گہِ جبرئیل
مٹ نہیں سکتا کبھی مردِ مسلماں کہ ہے
اس کی اذانوں سے فاش سرِّ کلیمؑ و خلیلؑ
اس کی زمیں بے حدود، اس کا اُفق بے ثغور
اس کے سمندر کی موج، دجلہ و دنیوب و نیل
اس کے زمانے عجیب، اس کے فسانے غریب
عہدِ کہن کو دیا اس نے پیامِ رحیل
ساقیِ اربابِ ذوق، فارسِ میدانِ شوق
بادہ ہے اس کا رحیق، تیغ ہے اس کی اصیل
مردِ سپاہی ہے وہ، اس کی زرہ 'لا الٰہ'
سایۂ شمشیر میں اس کی پنہ 'لا الٰہ'
تجھ سے ہُوا آشکار بندۂ مومن کا راز
اس کے دنوں کی تپش، اس کی شبوں کا گداز

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا مقام بلند، اس کا خیالِ عظیم
اس کا سرور اس کا شوق، اس کا نیاز اس کا ناز
ہاتھ ہے اللہ کا بندۂ مومن کا ہاتھ
غالب و کار آفریں، کار کُشا، کار ساز
خاکی و نوری نہاد، بندۂ مولا صفات
ہر دو جہاں سے غنی اس کا دلِ بے نیاز
اس کی اُمیدیں قلیل، اس کے مقاصد جلیل
اس کی ادا دل فریب، اس کی نِگہ دل نواز
نرم دمِ گُفتگو، گرم دمِ جُستجو
رزم ہو یا بزم ہو، پاک دل و پاک باز
نُقطۂ پرکارِ حق، مردِ خدا کا یقیں
اور یہ عالم تمام وہم و طلسم و مجاز
عقل کی منزل ہے وہ، عشق کا حاصل ہے وہ
حلقۂ آفاق میں گرمیِ محفل ہے وہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کعبۂ اربابِ فن! سطوتِ دینِ مُبیں
تجھ سے حرم مرتبت اندلسیوں کی زمیں

ہے تہِ گردُوں اگر حُسن میں تیری نظیر
قلبِ مسلماں میں ہے، اور نہیں ہے کہیں

آہ وہ مردانِ حق! وہ عَرَبی شہسوار
حاملِ خُلقِ عظیم، صاحبِ صدق و یقیں

جن کی حکومت سے ہے فاش یہ رمزِ غریب
سلطنتِ اہلِ دل فقر ہے، شاہی نہیں

جن کی نگاہوں نے کی تربیتِ شرق و غرب
ظُلمتِ یورپ میں تھی جن کی خِرد راہ بیں

جن کے لہو کے طفیل آج بھی ہیں اندلسی
خوش دل و گرم اختلاط، سادہ و روشن جبیں

آج بھی اس دیس میں عام ہے چشمِ غزال
اور نگاہوں کے تیر آج بھی ہیں دل نشیں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بُوئے یمن آج بھی اس کی ہواؤں میں ہے
رنگِ حجاز آج بھی اس کی نواؤں میں ہے

دیدۂ انجم میں ہے تیری زمیں، آسماں
آہ کہ صدیوں سے ہے تیری فضا بے اذاں
کون سی وادی میں ہے، کون سی منزل میں ہے
عشقِ بلا خیز کا قافلۂ سخت جاں!
دیکھ چکا المنی، شورشِ اصلاحِ دیں
جس نے نہ چھوڑے کہیں نقشِ کہن کے نشاں
حرفِ غلط بن گئی عصمتِ پیرِ کنشت
اور ہوئی فکر کی کشتیِ نازک رواں
چشمِ فرانسیس بھی دیکھ چکی انقلاب
جس سے دگرگوں ہوا مغربیوں کا جہاں
ملّتِ رومی نژاد کہنہ پرستی سے پیر
لذّتِ تجدید سے وہ بھی ہوئی پھر جواں

٤٢٦
بالِ جبریل
١٠٢

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رُوحِ مسلماں میں ہے آج وہی اضطراب
رازِ خدائی ہے یہ، کہہ نہیں سکتی زباں
دیکھیے اس بحر کی تہ سے اُچھلتا ہے کیا
گنبدِ نیلوفری رنگ بدلتا ہے کیا!
وادیِ کہسار میں غرقِ شفَق ہے سحاب
لعلِ بدخشاں کے ڈھیر چھوڑ گیا آفتاب
سادہ و پُرسوز ہے دخترِ دہقاں کا گیت
کشتیِ دل کے لیے سَیل ہے عہدِ شباب
آبِ روانِ کبیر ⊙ تیرے کنارے کوئی
دیکھ رہا ہے کسی اور زمانے کا خواب
عالمِ نَو ہے ابھی پردۂ تقدیر میں
میری نگاہوں میں ہے اس کی سحَر بے حجاب

⊙ وادالکبیر، قُرطُبہ کا مشہور دریا جس کے قریب ہی مسجدِ قُرطُبہ واقع ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پردہ اُٹھا دوں اگر چہرۂ افکار سے
لا نہ سکے گا فرنگ میری نواؤں کی تاب

جس میں نہ ہو انقلاب، موت ہے وہ زندگی
رُوحِ اُمم کی حیات کشمکشِ انقلاب

صُورتِ شمشیر ہے دستِ قضا میں وہ قوم
کرتی ہے جو ہر زماں اپنے عمل کا حساب

نقش ہیں سب ناتمام خُونِ جگر کے بغیر
نغمہ ہے سودائے خام خُونِ جگر کے بغیر

قید خانے میں معتمد کی فریاد

معتمد اشبیلیہ کا بادشاہ اور عربی شاعر تھا۔ ہسپانیہ کے ایک حکمران نے اس کو شکست دے کر قید میں ڈال دیا تھا۔ معتمد کی نظمیں انگریزی میں ترجمہ ہو کر "وزڈم آف دی ایسٹ سیریز" میں شائع ہو چکی ہیں۔

اک فغانِ بے شرر سینے میں باقی رہ گئی
سوز بھی رُخصت ہُوا، جاتی رہی تاثیر بھی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مردِ حُر زنداں میں ہے بے نیزہ و شمشیر آج
مَیں پشیماں ہُوں، پشیماں ہے مری تدبیر بھی
خود بخود زنجیر کی جانب کِھنچا جاتا ہے دل
تھی اسی فولاد سے شاید مری شمشیر بھی
جو مری تیغِ دو دم تھی، اب مری زنجیر ہے
شوخ و بے پروا ہے کتنا خالقِ تقدیر بھی!

عبدالرحمٰن اوّل کا بویا ہُوا کھجور کا پہلا درخت

سرزمینِ اندلس میں

یہ اشعار جو عبدالرحمٰن اوّل کی تصنیف سے ہیں، 'تاریخ المقری' میں درج ہیں۔ مندرجہ ذیل اُردو نظم ان کا آزاد ترجمہ ہے (درخت مذکور مدینۃ الزّہرا میں بویا گیا تھا)

میری آنکھوں کا نور ہے تُو — میرے دل کا سُرور ہے تُو
اپنی وادی سے دُور ہوں مَیں — میرے لیے نخلِ طور ہے تُو
مغرب کی ہوا نے تجھ کو پالا — صحرائے عرب کی حُور ہے تُو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پردیس میں ناصبور ہوں میں
پردیس میں ناصبور ہے تُو

غُربت کی ہوا میں بارور ہو
ساقی تیرا نمِ سحر ہو

عالم کا عجیب ہے نظارہ
دامانِ نگہ ہے پارہ پارہ

ہمت کو شناوری مبارک!
پیدا نہیں بحر کا کنارہ

ہے سوزِ دروں سے زندگانی
اُٹھتا نہیں خاک سے شرارہ

صُبحِ غُربت میں اور چمکا
ٹُوٹا ہُوا شام کا ستارہ

مومن کے جہاں کی حد نہیں ہے
مومن کا مقام ہر کہیں ہے

ہسپانیہ

(ہسپانیہ کی سرزمین میں لکھے گئے)
(واپس آتے ہوئے)

ہسپانیہ تُو خُونِ مسلماں کا امیں ہے
مانندِ حرمِ پاک ہے تُو میری نظر میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پوشیدہ تری خاک میں سجدوں کے نشاں ہیں
خاموش اذانیں ہیں تری بادِ سحر میں

روشن تھیں ستاروں کی طرح ان کی سنانیں
خیمے تھے کبھی جن کے ترے کوہ و کمر میں

پھر تیرے حسینوں کو ضرورت ہے حنا کی؟
باقی ہے ابھی رنگ مرے خونِ جگر میں!

کیونکر خس و خاشاک سے دب جائے مسلماں
مانا، وہ تب و تاب نہیں اس کے شرر میں

غرناطہ بھی دیکھا مری آنکھوں نے و لیکن
تسکینِ مسافر نہ سفر میں نہ حضر میں

دیکھا بھی دِکھایا بھی، سُنایا بھی سُنا بھی
ہے دل کی تسلی نہ نظر میں، نہ خبر میں!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طارق کی دُعا

(اندلس کے میدانِ جنگ میں)

یہ غازی، یہ تیرے پُراسرار بندے
جنھیں تُو نے بخشا ہے ذوقِ خدائی

دو نیم ان کی ٹھوکر سے صحرا و دریا
سمٹ کر پہاڑ ان کی ہیبت سے رائی

دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو
عجب چیز ہے لذّتِ آشنائی

شہادت ہے مطلوب و مقصودِ مومن
نہ مالِ غنیمت نہ کشور کشائی

خیاباں میں ہے منتظر لالہ کب سے
قبا چاہیے اس کو خونِ عرب سے

کیا تُو نے صحرا نشینوں کو یکتا
خبر میں، نظر میں، اذانِ سحر میں

طلب جس کی صدیوں سے تھی زندگی کو
وہ سوز اس نے پایا انھی کے جگر میں

کشادِ درِ دل سمجھتے ہیں اس کو
ہلاکت نہیں موت ان کی نظر میں

دلِ مردِ مومن میں پھر زندہ کر دے
وہ بجلی کہ تھی نعرۂ لاتذر میں

عزائم کو سینوں میں بیدار کر دے
نگاہِ مسلماں کو تلوار کر دے

۴۴۲
بالِ جبریل
۱۰۸

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لینن

(خدا کے حضور میں)

اے انفس و آفاق میں پیدا ترے آیات
حق یہ ہے کہ ہے زندہ و پائندہ تری ذات
میں کیسے سمجھتا کہ تو ہے یا کہ نہیں ہے
ہر دم متغیر تھے خرد کے نظریات
محرم نہیں فطرت کے سرودِ ازلی سے
بینائے کواکب ہو کہ دانائے نباتات
آج آنکھ نے دیکھا تو وہ عالم ہوا ثابت
میں جس کو سمجھتا تھا کلیسا کے خرافات
ہم بندِ شب و روز میں جکڑے ہوئے بندے
تو خالقِ اعصار و نگارندۂ آنات!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اک بات اگر مجھ کو اجازت ہو تو پُوچھوں
حل کر نہ سکے جس کو حکیموں کے مقالات
جب تک میں جیا خیمۂ افلاک کے نیچے
کانٹے کی طرح دل میں کھٹکتی رہی یہ بات
گُفتار کے اسلوب پہ قابو نہیں رہتا
جب رُوح کے اندر متلاطم ہوں خیالات
وہ کون سا آدم ہے کہ تُو جس کا ہے معبود
وہ آدمِ خاکی کہ جو ہے زیرِ سماوات؟
مشرق کے خداوند سفیدانِ فرنگی
مغرب کے خداوند درخشندہ فلزّات
یورپ میں بہت روشنیِ علم و ہُنر ہے
حق یہ ہے کہ بے چشمۂ حیواں ہے یہ ظُلمات
رعنائیِ تعمیر میں، رونق میں، صفا میں
گرجوں سے کہیں بڑھ کے ہیں بنکوں کی عمارات

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظاہر میں تجارت ہے، حقیقت میں جُوا ہے
سُود ایک کا لاکھوں کے لیے مرگِ مفاجات

یہ علم، یہ حکمت، یہ تدبّر، یہ حکومت
پیتے ہیں لہُو، دیتے ہیں تعلیمِ مساوات

بے کاری و عُریانی و مے خواری و اِفلاس
کیا کم ہیں فرنگی مدنیّت کے فتوحات

وہ قوم کہ فیضانِ سماوی سے ہو محروم
حد اُس کے کمالات کی ہے برق و بخارات

ہے دل کے لیے موت مشینوں کی حکومت
احساسِ مروّت کو کُچل دیتے ہیں آلات

آثار تو کچھ کچھ نظر آتے ہیں کہ آخر
تدبیر کو تقدیر کے شاطر نے کیا مات

میخانے کی بُنیاد میں آیا ہے تزلزل
بیٹھے ہیں اسی فکر میں پیرانِ خرابات

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چہروں پہ جو سُرخی نظر آتی ہے سرِ شام
یا غازہ ہے یا ساغر و مینا کی کرامات
تو قادر و عادل ہے مگر تیرے جہاں میں
ہیں تلخ بہت بندۂ مزدور کے اوقات
کب ڈوبے گا سرمایہ پرستی کا سفینہ؟
دُنیا ہے تری منتظرِ روزِ مکافات!

فرشتوں کا گیت

عقل ہے بے زمام ابھی عشق ہے بے مقام ابھی
نقش گرِ ازل! ترا نقش ہے ناتمام ابھی
خلقِ خدا کی گھات میں رند و فقیہ و میر و پیر
تیرے جہاں میں ہے وہی گردشِ صبح و شام ابھی
تیرے امیر مال مست، تیرے فقیر حال مست
بندہ ہے کوچہ گرد ابھی، خواجہ بلند بام ابھی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دانش و دین و علم و فن بندگیٔ ہوس تمام
عشق گرہ کشاے کا فیض نہیں ہے عام ابھی
جوہرِ زندگی ہے عشق، جوہرِ عشق ہے خودی
آہ کہ ہے یہ تیغِ تیز پردگیٔ نیام ابھی!

فرمانِ خدا

(فرشتوں سے)

اُٹھو! مری دنیا کے غریبوں کو جگا دو — کاخِ اُمرا کے در و دیوار ہلا دو
گرماؤ غلاموں کا لہو سوزِ یقیں سے — کنجشکِ فرومایہ کو شاہیں سے لڑا دو
سُلطانیِ جمہور کا آتا ہے زمانہ — جو نقشِ کُہن تم کو نظر آئے، مٹا دو
جس کھیت سے دہقاں کو میسر نہیں روزی — اُس کھیت کے ہر خوشۂ گندم کو جلا دو
کیوں خالق و مخلوق میں حائل رہیں پردے — پیرانِ کلیسا کو کلیسا سے اُٹھا دو
حق را بسجودے، صنماں را بطوافے — بہتر ہے چراغِ حرم و دَیر بُجھا دو
میں ناخوش و بیزار ہوں مَرمَر کی سلوں سے — میرے لیے مٹی کا حرم اور بنا دو
تہذیبِ نوی کارگہِ شیشہ گراں ہے — آدابِ جُنوں شاعرِ مشرق کو سکھا دو!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذوق و شوق

(ان اشعار میں سے اکثر فلسطین میں لکھے گئے)

دریغ آدم زاں ہمہ بوستاں تہی دست رفتن سوئے دوستاں

قلب و نظر کی زندگی دشت میں صبح کا سماں
چشمۂ آفتاب سے نور کی ندیاں رواں

حسنِ ازل کی ہے نمود، چاک ہے پردۂ وجود
دل کے لیے ہزار سود ایک نگاہ کا زیاں

سرخ و کبود بدلیاں چھوڑ گیا سحابِ شب
کوہِ اضم کو دے گیا رنگ برنگ طیلساں

گرد سے پاک ہے ہوا، برگِ نخیل دھل گئے
ریگِ نواحِ کاظمہ نرم ہے مثلِ پرنیاں

آگ بجھی ہوئی ادھر، ٹوٹی ہوئی طناب ادھر
کیا خبر اس مقام سے گزرے ہیں کتنے کارواں

بالِ جبریل
۴۳۸
۱۱۴

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئی صدائے جبرئیل تیرا مقام ہے یہی
اہلِ فراق کے لیے عیشِ دوام ہے یہی

کس سے کہوں کہ زہر ہے میرے لیے مئے حیات
کُہنہ ہے بزمِ کائنات، تازہ ہیں میرے واردات

کیا نہیں اور غزنوی کارگہِ حیات میں
بیٹھے ہیں کب سے منتظر اہلِ حرم کے سومنات

ذکرِ عرب کے سوز میں فکرِ عجم کے ساز میں
نے عربی مشاہدات، نے عجمی تخیلات

قافلۂ حجاز میں ایک حُسینؓ بھی نہیں
گرچہ ہے تاب دار ابھی گیسوئے دجلہ و فرات

عقل و دل و نگاہ کا مُرشدِ اوّلیں ہے عشق
عشق نہ ہو تو شرع و دیں بُت کدۂ تصوّرات

صدقِ خلیلؑ بھی ہے عشق، صبرِ حُسینؓ بھی ہے عشق
معرکۂ وجود میں بدر و حُنَین بھی ہے عشق

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیۂ کائنات کا معنیِ دیر یاب تُو
نکلے تری تلاش میں قافلہ ہائے رنگ و بُو

جلوتیانِ مدرسہ کور نگاہ و مُردہ ذوق
خلوتیانِ مے کدہ کم طلب و تہی کدو

مَیں کہ مری غزل میں ہے آتشِ رفتہ کا سُراغ
میری تمام سرگزشت کھوئے ہُوؤں کی جستجو

بادِ صبا کی موج سے نشو و نمائے خار و خس
میرے نفَس کی موج سے نشو و نمائے آرزو

خُونِ دل و جگر سے ہے میری نَوا کی پرورش
ہے رگِ ساز میں رواں صاحبِ ساز کا لہُو

"فُرصتِ کشمکش مدہ ایں دلِ بے قرار را
یک دو شکن زیادہ کُن گیسوے تابدار را"

لوح بھی تُو، قلم بھی تُو، تیرا وجود الکتاب
گُنبدِ آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عالمِ آب و خاک میں تیرے ظہور سے فروغ
ذرّۂ ریگ کو دیا تُو نے طلوعِ آفتاب

شوکتِ سنجر و سلیم تیرے جلال کی نمود
فقرِ جُنیدؒ و بایزیدؒ تیرا جمالِ بے نقاب

شوق ترا اگر نہ ہو میری نماز کا امام
میرا قیام بھی حجاب، میرا سجود بھی حجاب

تیری نگاہِ ناز سے دونوں مراد پا گئے
عقل غیاب و جستجو، عشق حضور و اضطراب

تیرہ و تار ہے جہاں گردشِ آفتاب سے
طبعِ زمانہ تازہ کر جلوۂ بے حجاب سے

تیری نظر میں ہیں تمام میرے گزشتہ روز و شب
مجھ کو خبر نہ تھی کہ ہے علم نخیلِ بے رُطب

تازہ مرے ضمیر میں معرکۂ کہن ہُوا
عشق تمام مصطفیٰ، عقل تمام بُولہب

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گاہ بحیلہ می برد، گاہ بزور می کشد
عشق کی ابتدا عجب، عشق کی انتہا عجب

عالمِ سوز و ساز میں وصل سے بڑھ کے ہے فراق
وصل میں مرگِ آرزو، ہجر میں لذّتِ طلب

عینِ وصال میں مجھے حوصلۂ نظر نہ تھا
گرچہ بہانہ جُو رہی میری نگاہِ بے ادب

گرمیِ آرزو فراق، شورشِ ہائے وہُو فراق
مَوج کی جستجو فراق، قطرے کی آبرو فراق!

پَروانہ اور جُگنو

پروانہ

پروانے کی منزل سے بہت دُور ہے جُگنو
کیوں آتشِ بے سوز پہ مغرور ہے جُگنو

جُگنو

اللہ کا سَو شُکر کہ پروانہ نہیں میں
دریُوزہ گرِ آتشِ بیگانہ نہیں میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاوید کے نام

خودی کے ساز میں ہے عمرِ جاوداں کا سُراغ
خودی کے سوز سے روشن ہیں اُمتوں کے چراغ
یہ ایک بات کہ آدم ہے صاحبِ مقصود
ہزار گونہ فروغ و ہزار گونہ فراغ!
ہوئی نہ زاغ میں پیدا بلند پروازی
خراب کر گئی شاہیں بچے کو صحبتِ زاغ
حیا نہیں ہے زمانے کی آنکھ میں باقی
خدا کرے کہ جوانی تری رہے بے داغ
ٹھہر سکا نہ کسی خانقاہ میں اقبال
کہ ہے ظریف و خوش اندیشہ و شگفتہ دماغ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گدائی

مے کدے میں ایک دن اک رندِ زیرک نے کہا
ہے ہمارے شہر کا والی گدائے بے حیا
تاج پہنایا ہے کس کی بے کُلاہی نے اسے
کس کی عریانی نے بخشی ہے اسے زرّیں قبا
اس کے آبِ لالہ گوں کی خونِ دہقاں سے کشید
تیرے میرے کھیت کی مٹّی ہے اس کی کیمیا
اس کے نعمت خانے کی ہر چیز ہے مانگی ہُوئی
دینے والا کون ہے، مردِ غریب و بے نوَا
مانگنے والا گدا ہے، صدقہ مانگے یا خراج
کوئی مانے یا نہ مانے، میر و سُلطاں سب گدا!

(ماخوذ از انوری)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُلّا اور بہشت

مَیں بھی حاضر تھا وہاں، ضبطِ سخن کر نہ سکا
حق سے جب حضرتِ مُلّا کو مِلا حکمِ بہشت

عرض کی مَیں نے، الٰہی! مری تقصیر معاف
خوش نہ آئیں گے اسے حُور و شراب و لبِ کشت

نہیں فردوس مقامِ جدَل و قال و اقول
بحث و تکرار اس اللہ کے بندے کی سرشت

ہے بد آموزیِ اقوام و ملل کام اس کا
اور جنّت میں نہ مسجد، نہ کلیسا، نہ کُنشت!

دین و سیاست

کلیسا کی بنیاد رُہبانیت تھی
سماتی کہاں اس فقیری میں میری

خصومت تھی سُلطانی و راہبی میں
کہ وہ سربلندی ہے یہ سربزیری

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیاست نے مذہب سے پیچھا چھڑایا
چلی کچھ نہ پیرِ کلیسا کی پیری

ہوئی دین و دولت میں جس دم جدائی
ہوس کی امیری، ہوس کی وزیری

دوئی ملک و دیں کے لیے نامرادی
دوئی چشمِ تہذیب کی نابصیری

یہ اعجاز ہے ایک صحرا نشیں کا
بشیری ہے آئینہ دارِ نذیری!

اسی میں حفاظت ہے انسانیت کی
کہ ہوں ایک جنیدی و اردشیری

الارض للہ!

پالتا ہے بیج کو مٹی کی تاریکی میں کون
کون دریاؤں کی موجوں سے اٹھاتا ہے سحاب؟
کون لایا کھینچ کر پچھم سے بادِ سازگار
خاک یہ کس کی ہے، کس کا ہے یہ نورِ آفتاب؟
کس نے بھر دی موتیوں سے خوشۂ گندم کی جیب
موسموں کو کس نے سکھلائی ہے خوئے انقلاب؟

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دِہ خدایا! یہ زمیں تیری نہیں، تیری نہیں
ترے آبا کی نہیں، تیری نہیں، میری نہیں

ایک نوجوان کے نام

ترے صوفے ہیں افرنگی، ترے قالیں ہیں ایرانی
لہو مجھ کو رُلاتی ہے جوانوں کی تن آسانی
امارت کیا، شکوہِ خسروی بھی ہو تو کیا حاصل
نہ زورِ حیدری تجھ میں، نہ استغنائے سلمانی
نہ ڈھونڈ اس چیز کو تہذیبِ حاضر کی تجلی میں
کہ پایا میں نے استغنا میں معراجِ مسلمانی
عقابی رُوح جب بیدار ہوتی ہے جوانوں میں
نظر آتی ہے اس کو اپنی منزل آسمانوں میں
نہ ہو نومید، نومیدی زوالِ علم و عرفاں ہے
اُمیدِ مردِ مومن ہے خدا کے رازدانوں میں

بالِ جبریل
۴۴۷
۱۲۳

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں تیرا نشیمن قصرِ سُلطانی کے گُنبد پر
تو شاہیں ہے بسیرا کر پہاڑوں کی چٹانوں میں

نصیحت

بچۂ شاہیں سے کہتا تھا عقابِ سالخورد
اے ترے شہپر پہ آساں رفعتِ چرخِ بریں
ہے شباب اپنے لہو کی آگ میں جلنے کا نام
سخت کوشی سے ہے تلخِ زندگانی انگبیں
جو کبوتر پر جھپٹنے میں مزا ہے اے پسر!
وہ مزا شاید کبوتر کے لہو میں بھی نہیں

لالۂ صحرا

یہ گُنبدِ مینائی، یہ عالمِ تنہائی
مجھ کو تو ڈراتی ہے اس دشت کی پہنائی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھٹکا ہُوا راہی مَیں بھٹکا ہُوا راہی تُو
منزل ہے کہاں تیری اے لالۂ صحرائی!
خالی ہے کلیموں سے یہ کوہ و کمر ورنہ
تُو شعلۂ سینائی، مَیں شعلۂ سینائی!
تُو شاخ سے کیوں پُھوٹا، مَیں شاخ سے کیوں ٹُوٹا
اک جذبۂ پیدائی، اک لذّتِ یکتائی!
غوّاصِ محبّت کا اللہ نگہباں ہو
ہر قطرۂ دریا میں دریا کی ہے گہرائی
اُس موج کے ماتم میں روتی ہے بھَنور کی آنکھ
دریا سے اُٹھی لیکن ساحل سے نہ ٹکرائی
ہے گرمیِ آدم سے ہنگامۂ عالم گرم
سُورج بھی تماشائی، تارے بھی تماشائی
اے بادِ بیابانی! مجھ کو بھی عنایت ہو
خاموشی و دل سوزی، سرمستی و رعنائی!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساقی نامہ

ہُوا خیمہ زن کاروانِ بہار — اِرم بن گیا دامنِ کوہسار
گُل و نرگس و سوسن و نسترن — شہیدِ ازل لالہ خونیں کفن
جہاں چھپ گیا پردۂ رنگ میں — لہو کی ہے گردش رگِ سنگ میں
فضا نیلی نیلی، ہوا میں سُرور — ٹھہرتے نہیں آشیاں میں طیُور
وہ جُوئے کُہستاں اُچکتی ہوئی — اَٹکتی، لچکتی، سرکتی ہوئی
اُچھلتی، پھسلتی، سنبھلتی ہوئی — بڑے پیچ کھا کر نکلتی ہوئی
رُکے جب تو سِل چیر دیتی ہے یہ — پہاڑوں کے دل چیر دیتی ہے یہ
ذرا دیکھ اے ساقیِ لالہ فام! — سُناتی ہے یہ زندگی کا پیام
پِلا دے مجھے وہ مئے پردہ سوز — کہ آتی نہیں فصلِ گُل روز روز
وہ مے جس سے روشن ضمیرِ حیات — وہ مے جس سے ہے مستیِ کائنات
وہ مے جس میں ہے سوز و سازِ ازل — وہ مے جس سے کُھلتا ہے رازِ ازل

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُٹھا ساقیا پردہ اس راز سے
لڑا دے ممولے کو شہباز سے

زمانے کے انداز بدلے گئے
نیا راگ ہے، ساز بدلے گئے

ہُوا اس طرح فاش رازِ فرنگ
کہ حیرت میں ہے شیشہ بازِ فرنگ

پُرانی سیاست گری خوار ہے
زمیں میر و سُلطاں سے بیزار ہے

گیا دَورِ سرمایہ داری گیا
تماشا دِکھا کر مداری گیا

گراں خواب چینی سنبھلنے لگے
ہمالہ کے چشمے اُبلنے لگے

دلِ طُورِ سینا و فاراں دو نیم
تجلّی کا پھر منتظِر ہے کلیم

مسلماں ہے توحید میں گرم جوش
مگر دل ابھی تک ہے زُنّار پوش

تمدّن، تصوّف، شریعت، کلام
بُتانِ عجم کے پُجاری تمام!

حقیقت خرافات میں کھو گئی
یہ اُمّت روایات میں کھو گئی

لُبھاتا ہے دل کو کلامِ خطیب
مگر لذّتِ شوق سے بے نصیب!

بیاں اس کا منطق سے سُلجھا ہُوا
لُغت کے بکھیڑوں میں اُلجھا ہُوا

وہ صُوفی کہ تھا خدمتِ حق میں مرد
محبت میں یکتا، حمیت میں فرد

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عجم کے خیالات میں کھو گیا — یہ سالک مقامات میں کھو گیا

بجھی عشق کی آگ اندھیر ہے
مسلماں نہیں، راکھ کا ڈھیر ہے

شرابِ کہن پھر پلا ساقیا — وہی جام گردش میں لا ساقیا!
مجھے عشق کے پر لگا کر اڑا — مری خاک جگنو بنا کر اڑا
خرد کو غلامی سے آزاد کر — جوانوں کو پیروں کا استاد کر
ہری شاخِ ملت ترے نم سے ہے — نفس اس بدن میں ترے دم سے ہے
تڑپنے پھڑکنے کی توفیق دے — دلِ مرتضیٰؓ، سوزِ صدیقؓ دے
جگر سے وہی تیر پھر پار کر — تمنا کو سینوں میں بیدار کر
ترے آسمانوں کے تاروں کی خیر — زمینوں کے شب زندہ داروں کی خیر
جوانوں کو سوزِ جگر بخش دے — مرا عشق میری نظر بخش دے
مری ناؤ گرداب سے پار کر — یہ ثابت ہے تو اس کو سیار کر
بتا مجھ کو اسرارِ مرگ و حیات — کہ تیری نگاہوں میں ہے کائنات
مرے دیدۂ تر کی بے خوابیاں — مرے دل کی پوشیدہ بے تابیاں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرے نالۂ نیم شب کا نیاز ۔۔۔ مری خلوت و انجمن کا گداز
امنگیں مری، آرزوئیں مری ۔۔۔ امیدیں مری، جستجوئیں مری
مری فطرت آئینۂ روزگار ۔۔۔ غزالانِ افکار کا مرغزار
مرا دل، مری رزم گاہِ حیات ۔۔۔ گمانوں کے لشکر، یقیں کا ثبات
یہی کچھ ہے ساقی متاعِ فقیر ۔۔۔ اسی سے فقیری میں ہوں میں امیر

مرے قافلے میں لٹا دے اسے
لٹا دے، ٹھکانے لگا دے اسے!

دمادم رواں ہے یمِ زندگی ۔۔۔ ہر اک شے سے پیدا رمِ زندگی
اسی سے ہوئی ہے بدن کی نمود ۔۔۔ کہ شعلے میں پوشیدہ ہے موجِ دود
گراں گرچہ ہے صحبتِ آب و گل ۔۔۔ خوش آئی اسے محنتِ آب و گل
یہ ثابت بھی ہے اور سیّار بھی ۔۔۔ عناصر کے پھندوں سے بیزار بھی
یہ وحدت ہے کثرت میں ہر دم اسیر ۔۔۔ مگر ہر کہیں بے چگوں، بے نظیر
یہ عالم، یہ بت خانۂ شش جہات ۔۔۔ اسی نے تراشا ہے یہ سومنات
پسند اس کو تکرار کی خو نہیں ۔۔۔ کہ تو میں نہیں، اور میں تو نہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

من و تو سے ہے انجمن آفریں — مگر عینِ محفل میں خلوت نشیں
چمک اس کی بجلی میں، تارے میں ہے — یہ چاندی میں، سونے میں، پارے میں ہے
اسی کے بیاباں، اسی کے ببول — اسی کے ہیں کانٹے، اسی کے ہیں پھول
کہیں اس کی طاقت سے کہسار چور — کہیں اس کے پھندے میں جبریل و حور
کہیں جرّہ شاہینِ سیماب رنگ — لہو سے چکوروں کے آلودہ چنگ

کبوتر کہیں آشیانے سے دور
پھڑکتا ہوا جال میں ناصبور

فریبِ نظر ہے سکون و ثبات — تڑپتا ہے ہر ذرۂ کائنات
ٹھہرتا نہیں کاروانِ وجود — کہ ہر لحظہ ہے تازہ شانِ وجود
سمجھتا ہے تو راز ہے زندگی — فقط ذوقِ پرواز ہے زندگی
بہت اس نے دیکھے ہیں پست و بلند — سفر اس کو منزل سے بڑھ کر پسند
سفر زندگی کے لیے برگ و ساز — سفر ہے حقیقت، حضر ہے مجاز
الجھ کر سلجھنے میں لذت اسے — تڑپنے پھڑکنے میں راحت اسے
ہوا جب اسے سامنا موت کا — کٹھن تھا بڑا تھامنا موت کا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُتر کر جہانِ مکافات میں
رہی زندگی موت کی گھات میں
مذاقِ دوئی سے بنی زوج زوج
اُٹھی دشت و کہسار سے فوج فوج
گُل اس شاخ سے ٹُوٹتے بھی رہے
اسی شاخ سے پُھوٹتے بھی رہے
سمجھتے ہیں ناداں اسے بے ثبات
اُبھرتا ہے مِٹ مِٹ کے نقشِ حیات
بڑی تیز جولاں، بڑی زُود رس
ازل سے ابد تک رمِ یک نفَس

زمانہ کہ زنجیرِ ایّام ہے
دَموں کے اُلٹ پھیر کا نام ہے

یہ موجِ نفَس کیا ہے؟ تلوار ہے
خودی کیا ہے، تلوار کی دھار ہے
خودی کیا ہے، رازِ درُونِ حیات
خودی کیا ہے، بیداریِ کائنات
خودی جلوہ بدمست و خلوت پسند
سمندر ہے اک بُوند پانی میں بند
اندھیرے اُجالے میں ہے تابناک
منِ و تُو میں پیدا، منِ و تُو سے پاک
ازل اس کے پیچھے، ابد سامنے
نہ حد اس کے پیچھے، نہ حد سامنے
زمانے کے دریا میں بہتی ہوئی
سِتم اس کی موجوں کے سہتی ہوئی
تجسّس کی راہیں بدلتی ہوئی
دمادم نگاہیں بدلتی ہوئی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبک اس کے ہاتھوں میں سنگِ گراں
پہاڑ اس کی ضربوں سے ریگِ رواں

سفر اس کا انجام و آغاز ہے
یہی اس کی تقویم کا راز ہے

کرن چاند میں ہے شرر سنگ میں
یہ بے رنگ ہے ڈوب کر رنگ میں

اسے واسطہ کیا کم و بیش سے
نشیب و فراز و پس و پیش سے

ازل سے ہے یہ کشمکش میں اسیر
ہوئی خاکِ آدم میں صورت پذیر

خودی کا نشیمن ترے دل میں ہے
فلک جس طرح آنکھ کے تل میں ہے

خودی کے نگہباں کو ہے زہرِ ناب
وہ ناں جس سے جاتی رہے اس کی آب

وہی ناں ہے اس کے لیے ارجمند
رہے جس سے دُنیا میں گردن بلند

فروفالِ محمود سے درگزر
خُودی کو نگہ رکھ ، ایازی نہ کر

وہی سجدہ ہے لائقِ اہتمام
کہ ہو جس سے ہر سجدہ تجھ پر حرام

یہ عالم ، یہ ہنگامۂ رنگ و صوت
یہ عالم کہ ہے زیرِ فرمانِ موت

یہ عالم ، یہ بُت خانۂ چشم و گوش
جہاں زندگی ہے فقط خورد و نوش

خودی کی یہ ہے منزلِ اولیں
مسافر! یہ تیرا نشیمن نہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تری آگ اس خاک داں سے نہیں
جہاں تجھ سے ہے، تُو جہاں سے نہیں

بڑھے جا یہ کوہِ گراں توڑ کر
طلسمِ زمان و مکاں توڑ کر

خودی شیرِ مولا، جہاں اس کا صید
زمیں اس کی صید، آسماں اس کا صید

جہاں اور بھی ہیں ابھی بے نمود
کہ خالی نہیں ہے ضمیرِ وجود

ہر اک منتظر تیری یلغار کا
تری شوخیِ فکر و کردار کا

یہ ہے مقصدِ گردشِ روزگار
کہ تیری خودی تجھ پہ ہو آشکار

تُو ہے فاتحِ عالمِ خوب و زشت
تجھے کیا بتاؤں تری سرنوشت

حقیقت پہ ہے جامۂ حرف تنگ
حقیقت ہے آئینہ، گُفتار زنگ

فروزاں ہے سینے میں شمعِ نفَس
مگر تابِ گُفتار رکھتی ہے بس!

اگر یک سرِ موے برتر پرم
فروغِ تجلّی بسوزد پرم

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زمانہ

جو تھا نہیں ہے، جو ہے نہ ہوگا، یہی ہے اک حرفِ محرمانہ
قریب تر ہے نمود جس کی، اسی کا مشتاق ہے زمانہ
مری صراحی سے قطرہ قطرہ نئے حوادث ٹپک رہے ہیں
میں اپنی تسبیحِ روز و شب کا شمار کرتا ہوں دانہ دانہ
ہر ایک سے آشنا ہوں، لیکن جدا جدا رسم و راہ میری
کسی کا راکب، کسی کا مرکب، کسی کو عبرت کا تازیانہ
نہ تھا اگر تو شریکِ محفل، قصور میرا ہے یا کہ تیرا
مرا طریقہ نہیں کہ رکھ لوں کسی کی خاطر مئے شبانہ
مرے خُم و پیچ کو نجومی کی آنکھ پہچانتی نہیں ہے
ہدف سے بیگانہ تیر اُس کا، نظر نہیں جس کی عارفانہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شفق نہیں مغربی اُفق پر یہ جُوئے خوں ہے، یہ جُوئے خوں ہے!
طلوعِ فردا کا منتظر رہ کہ دوش و امروز ہے فسانہ

وہ فکرِ گُستاخ جس نے عُریاں کیا ہے فطرت کی طاقتوں کو
اُسی کی بیتاب بجلیوں سے خطر میں ہے اُس کا آشیانہ

ہوائیں اُن کی، فضائیں اُن کی، سمندر اُن کے، جہاز اُن کے
گرہ بھنور کی کھُلے تو کیونکر، بھنور ہے تقدیر کا بہانہ

جہانِ نَو ہو رہا ہے پیدا، وہ عالمِ پیر مر رہا ہے
جسے فرنگی مقامروں نے بنا دیا ہے قمار خانہ

ہَوا ہے گو تُند و تیز لیکن چراغ اپنا جلا رہا ہے
وہ مردِ درویش جس کو حق نے دیے ہیں اندازِ خسروانہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرشتے آدم کو جنّت سے رُخصت کرتے ہیں

عطا ہُوئی ہے تجھے روز و شب کی بیتابی
خبر نہیں کہ تُو خاکی ہے یا کہ سیمابی
سُنا ہے خاک سے تیری نمود ہے، لیکن
تری سرشت میں ہے کوکبی و مہتابی
جمال اپنا اگر خواب میں بھی تُو دیکھے
ہزار ہوش سے خوشتر تری شکر خوابی
گراں بہا ہے ترا گریۂ سحر گاہی
اسی سے ہے ترے نخلِ کُہن کی شادابی
تری نَوا سے ہے بے پردہ زندگی کا ضمیر
کہ تیرے ساز کی فطرت نے کی ہے مضرابی

رُوحِ ارضی آدم کا استقبال کرتی ہے

کھول آنکھ، زمیں دیکھ، فلک دیکھ، فضا دیکھ
مشرق سے اُبھرتے ہوئے سُورج کو ذرا دیکھ
اس جلوۂ بے پردہ کو پردوں میں چُھپا دیکھ
ایّامِ جُدائی کے سِتم دیکھ، جفا دیکھ
بے تاب نہ ہو معرکۂ بیم و رجا دیکھ!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں تیرے تصرف میں یہ بادل، یہ گھٹائیں
یہ گنبدِ افلاک، یہ خاموش فضائیں
یہ کوہ یہ صحرا، یہ سمندر یہ ہوائیں
تھیں پیشِ نظر کل تو فرشتوں کی ادائیں
آئینۂ ایام میں آج اپنی ادا دیکھ!

سمجھے گا زمانہ تری آنکھوں کے اشارے
دیکھیں گے تجھے دُور سے گردُوں کے ستارے
ناپید ترے بحرِ تخیل کے کنارے
پہنچیں گے فلک تک تری آہوں کے شرارے
تعمیرِ خودی کر، اثرِ آہِ رسا دیکھ!

خورشیدِ جہاں تاب کی ضو تیرے شرر میں
آباد ہے اک تازہ جہاں تیرے ہُنر میں
جچتے نہیں بخشے ہوئے فردوس نظر میں
جنت تری پنہاں ہے ترے خُونِ جگر میں
اے پیکرِ گِل کوششِ پیہم کی جزا دیکھ!

نالندہ ترے عُود کا ہر تار ازل سے
تُو جنسِ محبت کا خریدار ازل سے
تُو پیرِ صنم خانۂ اسرار ازل سے
محنت کش و خُوں ریز و کم آزار ازل سے
ہے راکبِ تقدیرِ جہاں تیری رضا دیکھ!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیر و مُرید

مریدِ ہندی

چشمِ بینا سے ہے جاری جُوئے خُوں
علمِ حاضر سے ہے دیں زار و زبُوں!

پیرِ رُومی

علم را بر تن زنی مارے بود
علم را بر دل زنی یارے بود

مریدِ ہندی

اے امامِ عاشقانِ دردمند!
یاد ہے مجھ کو ترا حرفِ بلند

خشک مغز و خشک تار و خشک پوست
از کجا می آید ایں آوازِ دوست

دَورِ حاضر مستِ چنگ و بے سرور
بے ثبات و بے یقین و بے حضور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا خبر اس کو کہ ہے یہ راز کیا دوست کیا ہے، دوست کی آواز کیا

آہ، یورپ بافروغ و تابناک

نغمہ اس کو کھینچتا ہے سوئے خاک

پیرِ رومی

بر سماعِ راست ہر کس چیر نیست

طعمہ ہر مُرغکے انجیر نیست

مریدِ ہندی

پڑھ لیے میں نے علومِ شرق و غرب روح میں باقی ہے اب تک درد و کرب

پیرِ رومی

دستِ ہر نااہل بیمارت کُند

سُوئے مادر آکہ تیمارت کُند

مریدِ ہندی

اے نگہ تیری مرے دل کی کُشاد کھول مجھ پر نکتۂ حکمِ جہاد

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیرِ رومی

نقشِ حق را ہم بہ امرِ حق شکن
بر زُجاجِ دوست سنگِ دوست زن

مریدِ ہندی

ہے نگاہِ خاوراں مسحورِ غرب
حُورِ جنّت سے ہے خوشتر حُورِ غرب

پیرِ رومی

ظاہرِ نقرہ گر اسپید است و نو
دست و جامہ ہم سیہ گردد ازو!

مریدِ ہندی

آہ مکتب کا جوانِ گرم خُوں!
ساحرِ افرنگ کا صیدِ زبُوں!

پیرِ رومی

مُرغِ پَر نارُستہ چُوں پرّاں شود
طُعمۂ ہر گُربۂ درّاں شود

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مریدِ ہندی

تا کجا آویزشِ دین و وطن		جوہرِ جاں پر مقدّم ہے بدن!

پیرِ رومی

قلب پہلو می زند با زر بشب
انتظارِ روز می دارد ذہب

مریدِ ہندی

سِرِّ آدم سے مجھے آگاہ کر		خاک کے ذرّے کو مہر و ماہ کر!

پیرِ رومی

ظاہرش را پشّۂ آرد بچرخ
باطنش آمد محیطِ ہفت چرخ

مریدِ ہندی

خاک تیرے نُور سے روشن بصر		غایتِ آدم خبر ہے یا نظر؟

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیرِ رومی

آدمی دید است، باقی پوست است
دید آں باشد کہ دیدِ دوست است

مریدِ ہندی

زندہ ہے مشرق تری گفتار سے
اُمتیں مرتی ہیں کس آزار سے؟

پیرِ رومی

ہر ہلاکِ اُمتِ پیشیں کہ بود
زانکہ بر جندل گماں بردند عود

مریدِ ہندی

اب مسلماں میں نہیں وہ رنگ و بُو
سرد کیونکر ہو گیا اس کا لہُو؟

پیرِ رومی

تا دلِ صاحبدلے نامد بہ درد
ہیچ قومے را خدا رسوا نہ کرد

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مریدِ ہندی

گرچہ بے رونق ہے بازارِ وجود کون سے سودے میں ہے مَردوں کا سُود؟

پیرِ رومی

زیرکی بفروش و حیرانی بخر
زیرکی ظنّ است و حیرانی نظر

مریدِ ہندی

ہم نفَس میرے سلاطیں کے ندیم مَیں فقیرِ بے کُلاہ و بے گلیم!

پیرِ رومی

بندۂ یک مردِ روشن دل شوی
بہ کہ بر فرقِ سرِ شاہاں روی

مریدِ ہندی

اے شریکِ مستیِ خاصانِ بدرؔ مَیں نہیں سمجھا حدیثِ جبر و قدر!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیرِ رومی

بال بازاں را سوئے سُلطاں برد
بال زاغاں را بگورستاں برد

مریدِ ہندی

کاروبارِ خسروی یا راہبی		کیا ہے آخر غایتِ دینِ نبیؐ؟

پیرِ رومی

مصلحت در دینِ ما جنگ و شکوہ
مصلحت در دینِ عیسیٰؑ غار و کوہ

مریدِ ہندی

کس طرح قابُو میں آئے آب و گِل		کس طرح بیدار ہو سینے میں دل؟

پیرِ رومی

بندہ باش و بر زمیں رَو چوں سمند
چوں جنازہ نے کہ بر گردن برند

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مریدِ ہندی

سِرِّ دیں ادراک میں آتا نہیں — کس طرح آئے قیامت کا یقیں؟

پیرِ رومی

پس قیامت شو قیامت را ببیں
دیدنِ ہر چیز را شرط است ایں

مریدِ ہندی

آسماں میں راہ کرتی ہے خودی — صیدِ مہر و ماہ کرتی ہے خودی
بے حضور و با فروغ و بے فراغ — اپنے نخچیروں کے ہاتھوں داغ داغ!

پیرِ رومی

آں کہ ارزد صید را عشق است و بس
لیکن او کے گنجد اندر دامِ کس!

مریدِ ہندی

تجھ پہ روشن ہے ضمیرِ کائنات — کس طرح محکم ہو ملت کی حیات؟

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیرِ رومی

دانہ باشی مرغکانت برچنند
غنچہ باشی کودکانت برکنند
دانہ پنہاں کن سراپا دام شو
غنچہ پنہاں کن گیاہِ بام شو

مریدِ ہندی

تو یہ کہتا ہے کہ دل کی کر تلاش — طالبِ دل باش و در پیکار باش
جو مرا دل ہے، مرے سینے میں ہے — میرا جوہر میرے آئینے میں ہے

پیرِ رومی

تو ہمی گوئی مرا دل نیز ہست
دل فرازِ عرش باشد نے بہ پست
تو دلِ خود را دلے پنداشتی
جستجوے اہلِ دل بگذاشتی!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مریدِ ہندی

آسمانوں پر مرا فکرِ بلند
مَیں زمیں پر خوار و زار و دردمند

کارِ دُنیا میں رہا جاتا ہوں مَیں
ٹھوکریں اس راہ میں کھاتا ہوں مَیں

کیوں مرے بس کا نہیں کارِ زمیں
ابلہِ دُنیا ہے کیوں دانائے دیں؟

پیرِ رومی

آں کہ بر افلاک رفتارش بود
بر زمیں رفتن چہ دشوارش بود

مریدِ ہندی

علم و حکمت کا مِلے کیونکر سُراغ
کس طرح ہاتھ آئے سوز و درد و داغ؟

پیرِ رومی

علم و حکمت زاید از نانِ حلال
عشق و رِقّت آید از نانِ حلال

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مریدِ ہندی

ہے زمانے کا تقاضا انجمن　　اور بے خلوت نہیں سوزِ سخن!

پیرِ رومی

خلوت از اغیار باید نے زیار
پوستیں بہرِ دے آمد نے بہار

مریدِ ہندی

ہند میں اب نور ہے باقی نہ سوز　　اہلِ دل اس دیس میں ہیں تیرہ روز!

پیرِ رومی

کارِ مرداں روشنی و گرمی است
کارِ دوناں حیلہ و بے شرمی است

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جبریل و ابلیس

جبریل

ہمدمِ دیرینہ! کیسا ہے جہانِ رنگ و بو؟

ابلیس

سوز و ساز و درد و داغ و جستجوے و آرزو

جبریل

ہر گھڑی افلاک پر رہتی ہے تیری گفتگو
کیا نہیں ممکن کہ تیرا چاکِ دامن ہو رفو؟

ابلیس

آہ اے جبریل! تو واقف نہیں اس راز سے
کر گیا سرمست مجھ کو ٹوٹ کر میرا سبو
اب یہاں میری گزر ممکن نہیں، ممکن نہیں
کس قدر خاموش ہے یہ عالمِ بے کاخ و کُو!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کی نومیدی سے ہو سوزِ درونِ کائنات
اُس کے حق میں تَقنَطُوا اچھا ہے یا لَاتَقنَطُوا؟

جبریل

کھو دیے انکار سے تُو نے مقاماتِ بلند
چشمِ یزداں میں فرشتوں کی رہی کیا آبرو!

ابلیس

ہے مری جرأت سے مشتِ خاک میں ذوقِ نمو
میرے فتنے جامۂ عقل و خرد کا تار و پو
دیکھتا ہے تُو فقط ساحل سے رزمِ خیر و شر
کون طوفاں کے طمانچے کھا رہا ہے، مَیں کہ تو؟
خضر بھی بے دست و پا، الیاس بھی بے دست و پا
میرے طوفاں یم بہ یم، دریا بہ دریا، جُو بہ جُو
گر کبھی خلوت میسر ہو تو پوچھ اللہ سے
قصۂ آدم کو رنگیں کر گیا کس کا لہو!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کھٹکتا ہوں دلِ یزداں میں کانٹے کی طرح
تُو فقط اللہ ھُو، اللہ ھُو، اللہ ھُو!

اذان

اک رات ستاروں سے کہا نجمِ سحَر نے
آدم کو بھی دیکھا ہے کسی نے کبھی بیدار؟
کہنے لگا مریخ، ادا فہم ہے تقدیر
ہے نیند ہی اس چھوٹے سے فتنے کو سزاوار
زُہرہ نے کہا، اور کوئی بات نہیں کیا؟
اس کرمکِ شب کور سے کیا ہم کو سروکار!
بولا مہِ کامل کہ وہ کوکب ہے زمینی
تم شب کو نمودار ہو، وہ دن کو نمودار
واقف ہو اگر لذّتِ بیداریِ شب سے
اُونچی ہے ثُریّا سے بھی یہ خاکِ پُراسرار

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آغوش میں اس کی وہ تجلّی ہے کہ جس میں
کھو جائیں گے افلاک کے سب ثابت و سیّار
ناگاہ فضا بانگِ اذاں سے ہوئی لبریز
وہ نعرہ کہ ہِل جاتا ہے جس سے دلِ کُہسار!

محبّت

شہیدِ محبّت نہ کافر نہ غازی
محبّت کی رسمیں نہ تُرکی نہ تازی
وہ کچھ اور شے ہے، محبّت نہیں ہے
سکھاتی ہے جو غزنوی کو ایازی
یہ جوہر اگر کارفرما نہیں ہے
تو ہیں علم و حکمت فقط شیشہ بازی
نہ محتاجِ سُلطاں، نہ مرعوبِ سُلطاں
محبّت ہے آزادی و بے نیازی
مرا فقر بہتر ہے اسکندری سے
یہ آدم گری ہے، وہ آئینہ سازی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ستارے کا پیغام

مجھے ڈرا نہیں سکتی فضا کی تاریکی
مری سرشت میں ہے پاکی و درخشانی

تو اے مسافرِ شب! خود چراغ بن اپنا
کر اپنی رات کو داغِ جگر سے نورانی

جاوید کے نام

(لندن میں اس کے ہاتھ کا لکھا ہوا پہلا خط آنے پر)

دیارِ عشق میں اپنا مقام پیدا کر
نیا زمانہ، نئے صبح و شام پیدا کر

خدا اگر دلِ فطرت شناس دے تجھ کو
سکوتِ لالہ و گل سے کلام پیدا کر

اٹھا نہ شیشہ گرانِ فرنگ کے احساں
سفالِ ہند سے مینا و جام پیدا کر

میں شاخِ تاک ہوں، میری غزل ہے میرا ثمر
مرے ثمر سے مئے لالہ فام پیدا کر

مرا طریق امیری نہیں، فقیری ہے
خودی نہ بیچ، غریبی میں نام پیدا کر!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فلسفہ و مذہب

یہ آفتاب کیا، یہ سپہرِ بریں ہے کیا!
سمجھا نہیں تسلسلِ شام و سحر کو میں

اپنے وطن میں ہُوں کہ غریبُ الدّیار ہُوں
ڈرتا ہُوں دیکھ دیکھ کے اس دشت و در کو میں

کھُلتا نہیں مرے سفرِ زندگی کا راز
لاؤں کہاں سے بندۂ صاحب نظر کو میں

حیراں ہے بوعلی کہ میں آیا کہاں سے ہُوں
رومی یہ سوچتا ہے کہ جاؤں کِدھر کو میں

”جاتا ہُوں تھوڑی دُور ہر اک راہرو کے ساتھ
پہچانتا نہیں ہُوں ابھی راہبر کو میں“

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یورپ سے ایک خط

ہم خوگرِ محسوس ہیں ساحل کے خریدار
اک بحرِ پُر آشوب و پُر اسرار ہے رومی

تُو بھی ہے اسی قافلۂ شوق میں اقبال
جس قافلۂ شوق کا سالار ہے رومی

اس عصر کو بھی اُس نے دیا ہے کوئی پیغام؟
کہتے ہیں چراغِ رہِ احرار ہے رومی

جواب

کہ نباید خورد و جو ہمچوں خراں
آہُوانہ در خُتن چر ارغواں

ہر کہ کاہ و جو خورد قرباں شود
ہر کہ نورِ حق خورد قرآں شود

نپولین کے مزار پر

راز ہے، راز ہے تقدیرِ جہانِ تگ و تاز
جوشِ کردار سے کھل جاتے ہیں تقدیر کے راز

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جوشِ کردار سے شمشیرِ سکندر کا طلوع
کوہِ الوند ہُوا جس کی حرارت سے گداز
جوشِ کردار سے تیمور کا سَیلِ ہمہ گیر
سَیل کے سامنے کیا شے ہے نشیب اور فراز
صفِ جنگاہ میں مردانِ خدا کی تکبیر
جوشِ کردار سے بنتی ہے خدا کی آواز
ہے مگر فرصتِ کردار نفَس یا دو نفَس
عوضِ یک دو نفَس قبر کی شب ہائے دراز!
"عاقبت منزلِ ما وادیِ خاموشان است
حالیا غلغلہ در گنبدِ افلاک انداز!"

مسولینی

نُدرتِ فکر و عمل کیا شے ہے، ذوقِ انقلاب
نُدرتِ فکر و عمل کیا شے ہے، ملّت کا شباب

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ندرتِ فکر و عمل سے معجزاتِ زندگی
ندرتِ فکر و عمل سے سنگِ خارا لعلِ ناب
رومۃ الکبریٰ! دگرگوں ہو گیا تیرا ضمیر
اینکہ می بینم بہ بیداری ست یا رب یا بہ خواب!
چشمِ پیرانِ کہن میں زندگانی کا فروغ
نوجواں تیرے ہیں سوزِ آرزو سے سینہ تاب
یہ محبت کی حرارت، یہ تمنا، یہ نمود
فصلِ گُل میں پھول رہ سکتے نہیں زیرِ حجاب
نغمہ ہائے شوق سے تیری فضا معمور ہے
زخمہ ور کا منتظر تھا تیری فطرت کا رباب
فیض یہ کس کی نظر کا ہے؟ کرامت کس کی ہے؟
وہ کہ ہے جس کی نگہ مثلِ شعاعِ آفتاب!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال

اک مفلسِ خود دار یہ کہتا تھا خدا سے
میں کر نہیں سکتا گلۂ دردِ فقیری
لیکن یہ بتا، تیری اجازت سے فرشتے
کرتے ہیں عطا مردِ فرومایہ کو میری؟

پنجاب کے دہقان سے

بتا کیا تری زندگی کا ہے راز
ہزاروں برس سے ہے تُو خاک باز
اسی خاک میں دب گئی تیری آگ
سحر کی اذاں ہو گئی، اب تو جاگ!
زمیں میں ہے گو خاکیوں کی برات
نہیں اس اندھیرے میں آبِ حیات
زمانے میں جھوٹا ہے اُس کا نگیں
جو اپنی خودی کو پرکھتا نہیں
بُتانِ شعوب و قبائل کو توڑ
رسُومِ کہن کے سلاسل کو توڑ
یہی دینِ محکم، یہی فتحِ باب
کہ دنیا میں توحید ہو بے حجاب

بخاکِ بدن دانۂ دل فشاں
کہ ایں دانہ دارد ز حاصل نشاں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نادر شاہ افغان

حضورِ حق سے چلا لے کے لُولوئے لالا
وہ ابر جس سے رگِ گُل ہے مثلِ تارِ نفَس
بہشت راہ میں دیکھا تو ہو گیا بیتاب
عجب مقام ہے، جی چاہتا ہے جاؤں برس
صدا بہشت سے آئی کہ منتظر ہے ترا
ہرات و کابل و غزنی کا سبزۂ نورس

سرشکِ دیدۂ نادر بہ داغِ لالہ فشاں
چناں کہ آتشِ او را دگر فرو نہ نشاں!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوشحال خاں* کی وصیّت

قبائل ہوں ملّت کی وحدت میں گُم
کہ ہو نام افغانیوں کا بلند

محبت مجھے اُن جوانوں سے ہے
ستاروں پہ جو ڈالتے ہیں کمند

مغل سے کسی طرح کمتر نہیں
قہستاں کا یہ بچۂ ارجمند

کہوں تجھ سے اے ہم نشیں دل کی بات
وہ مدفن ہے خوشحال خاں کو پسند

اُڑا کر نہ لائے جہاں بادِ کوہ
مُغل شہسواروں کی گردِ سمند!

تاتاری کا خواب

کہیں سجادہ و عمامہ رہزن
کہیں ترسا بچوں کی چشمِ بے باک!

---

* خوشحال خاں خٹک پشتو زبان کا مشہور وطن دوست شاعر تھا جس نے افغانستان کو مغلوں سے آزاد کرانے کے لیے سرحد کے افغانی قبائل کی ایک جمعیّت قائم کی۔ قبائل میں صرف آفریدیوں نے آخر دم تک اُس کا ساتھ دیا۔ اِس کی قریباً ایک سو نظموں کا انگریزی ترجمہ ۱۸۶۲ء میں لندن میں شائع ہوا تھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ردائے دین و ملت پارہ پارہ — قبائے ملک و دولت چاک در چاک!
مرا ایماں تو ہے باقی ولیکن — نہ کھا جائے کہیں شعلے کو خاشاک!
ہوائے تند کی موجوں میں محصور — سمرقند و بخارا کی کفِ خاک!

"بگرد اگرد خود چندانکہ بینم
بلا انگشتری و من نگینم" *

یکایک ہل گئی خاکِ سمرقند — اٹھا تیمور کی تربت سے اک نور
شفق آمیز تھی اس کی سفیدی — صدا آئی کہ "میں ہوں روحِ تیمور
اگر محصور ہیں مردانِ تاتار — نہیں اللہ کی تقدیر محصور
تقاضا زندگی کا کیا یہی ہے — کہ تورانی ہو تورانی سے مہجور؟

"خودی را سوز و تابے دیگرے دہ
جہاں را انقلابے دیگرے دہ"

---

* یہ شعر معلوم نہیں کس کا ہے، نصیر الدین طوسی نے غالباً "شرحِ اشارات" میں اسے نقل کیا ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حال و مقام

دل زندہ و بیدار اگر ہو تو بتدریج
بندے کو عطا کرتے ہیں چشمِ نگراں اور

احوال و مقامات پہ موقوف ہے سب کچھ
ہر لحظہ ہے سالک کا زماں اور مکاں اور

الفاظ و معانی میں تفاوت نہیں لیکن
مُلّا کی اذاں اور، مجاہد کی اذاں اور

پرواز ہے دونوں کی اسی ایک فضا میں
کرگس کا جہاں اور ہے، شاہیں کا جہاں اور

ابوالعلا معرّی*

کہتے ہیں کبھی گوشت نہ کھاتا تھا معرّی
پھل پھول پہ کرتا تھا ہمیشہ گزر اوقات

* ابوالعلا معرّی، عربی زبان کا مشہور شاعر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اک دوست نے چھونا چاہا تیتر اُسے بھیجا
شاید کہ وہ شاطِر اسی ترکیب سے ہو مات
یہ خوانِ تر و تازہ معرّی نے جو دیکھا
کہنے لگا وہ صاحبِ غفران* و لزومات†
اے مُرغکِ بیچارہ! ذرا یہ تو بتا تُو
تیرا وہ گُنہ کیا تھا یہ ہے جس کی مکافات؟
افسوس، صد افسوس کہ شاہیں نہ بنا تُو
دیکھے نہ تری آنکھ نے فطرت کے اشارات
تقدیر کے قاضی کا یہ فتویٰ ہے ازل سے
ہے جُرمِ ضعیفی کی سزا مرگِ مفاجات!

---

* غفران — رسالۃ الغفران، معرّی کی ایک مشہور کتاب کا نام ہے
† لزومات — اس کے قصائد کا مجموعہ ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنیما

وہی بُت فروشی، وہی بُت گری ہے — سنیما ہے یا صنعتِ آزری ہے
وہ صنعت نہ تھی، شیوۂ کافری تھا — یہ صنعت نہیں، شیوۂ ساحری ہے
وہ مذہب تھا اقوامِ عہدِ کُہن کا — یہ تہذیبِ حاضر کی سوداگری ہے
وہ دُنیا کی مٹّی، یہ دوزخ کی مٹّی
وہ بُت خانہ خاکی، یہ خاکستری ہے

پنجاب کے پیرزادوں سے

حاضر ہُوا میں شیخِ مجدّدؒ کی لحد پر
وہ خاک کہ ہے زیرِ فلک مطلعِ انوار
اس خاک کے ذرّوں سے ہیں شرمندہ ستارے
اس خاک میں پوشیدہ ہے وہ صاحبِ اسرار
گردن نہ جھُکی جس کی جہانگیر کے آگے
جس کے نفَسِ گرم سے ہے گرمیِ احرار

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ ہند میں سرمایۂ ملّت کا نگہباں
اللہ نے بروقت کیا جس کو خبردار
کی عرض یہ میں نے کہ عطا فقر ہو مجھ کو
آنکھیں مری بینا ہیں، و لیکن نہیں بیدار!
آئی یہ صدا سلسلۂ فقر ہُوا بند
ہیں اہلِ نظر کشورِ پنجاب سے بیزار
عارف کا ٹھکانا نہیں وہ خطّہ کہ جس میں
پیدا کُلَہِ فقر سے ہو طُرّۂ دستار
باقی کُلَہِ فقر سے تھا ولولۂ حق
طُرّوں نے چڑھایا نشۂ خدمتِ سرکار!

سیاست

اس کھیل میں تعیینِ مراتب ہے ضروری
شاطر کی عنایت سے تو فرزیں میں پیادہ
بیچارہ پیادہ تو ہے اک مُہرۂ ناچیز
فرزیں سے بھی پوشیدہ ہے شاطر کا ارادہ!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقر

اک فقر سِکھاتا ہے صیّاد کو نخچیری
اک فقر سے کُھلتے ہیں اسرارِ جہاں گیری
اک فقر سے قوموں میں مسکینی و دلگیری
اک فقر سے مٹّی میں خاصیّتِ اکسیری
اک فقر ہے شبّیری، اس فقر میں ہے میری
میراثِ مسلمانی، سرمایۂ شبّیری!

خودی

خودی کو نہ دے سیم و زر کے عوض
نہیں شُعلہ دیتے شرر کے عوض
یہ کہتا ہے فردوسیِ دیدہ وَر
عجم جس کے سُرمے سے روشن بصر
"ز بہرِ درم تُند و بدخو مباش
تُو باید کہ باشی، درم گو مباش"

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جُدائی

سُورج بُنتا ہے تارِ زر سے
دُنیا کے لیے ردائے نوری
عالم ہے خموش و مست گویا
ہر شے کو نصیب ہے حضوری
دریا، کُہسار، چاند، تارے
کیا جانیں فراق و ناصبوری
شایاں ہے مجھے غمِ جُدائی
یہ خاک ہے محرمِ جُدائی

خانقاہ

رمز و ایما اس زمانے کے لیے موزُوں نہیں
اور آتا بھی نہیں مجھ کو سخن سازی کا فن
'قُم باذنِ اللہ' کہہ سکتے تھے جو رُخصت ہوئے
خانقاہوں میں مجاور رہ گئے یا گورکن!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابلیس کی عرضداشت

کہتا تھا عزازیل خداوندِ جہاں سے
پرکالۂ آتش ہُوئی آدم کی کفِ خاک!

جاں لاغر و تن فربہ و ملبُوس بدن زیب
دل نزع کی حالت میں، خرد پُختہ و چالاک!

ناپاک جسے کہتی تھی مشرق کی شریعت
مغرب کے فقیہوں کا یہ فتویٰ ہے کہ ہے پاک!

تجھ کو نہیں معلوم کہ حُورانِ بہشتی
ویرانیِ جنّت کے تصوّر سے ہیں غم ناک؟

جمہُور کے ابلیس ہیں اربابِ سیاست
باقی نہیں اب میری ضرورت تہِ افلاک!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لہُو

اگر لہُو ہے بدن میں تو خوف ہے نہ ہراس
اگر لہُو ہے بدن میں تو دل ہے بے وسواس
جسے مِلا یہ متاعِ گراں بہا، اُس کو
نہ سیم و زر سے محبّت ہے، نے غمِ افلاس

پرواز

کہا درخت نے اک روز مُرغِ صحرا سے
ستم پہ غم کدۂ رنگ و بو کی ہے بنیاد
خدا مجھے بھی اگر بال و پر عطا کرتا
شگفتہ اور بھی ہوتا یہ عالمِ ایجادُ
دیا جواب اُسے خوب مُرغِ صحرا نے
غضب ہے، داد کو سمجھا ہُوا ہے تُو بیداد!
جہاں میں لذّتِ پرواز حق نہیں اُس کا
وجود جس کا نہیں جذبِ خاک سے آزاد

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخِ مکتب سے

شیخِ مکتب ہے اک عمارت گر	جس کی صنعت ہے رُوحِ انسانی
نکتۂ دلپذیر تیرے لیے	کہہ گیا ہے حکیمِ قاآنی

"پیشِ خورشید بر مکش دیوار
خواہی ار صحنِ خانہ نورانی"

فلسفی

بلند بال تھا، لیکن نہ تھا جسور و غیور
حکیم سِرِّ محبّت سے بے نصیب رہا
پھرا فضاؤں میں کرگس اگرچہ شاہیں وار
شکارِ زندہ کی لذّت سے بے نصیب رہا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاہیں

کیا میں نے اُس خاک داں سے کنارا
جہاں رزق کا نام ہے آب و دانہ

بیاباں کی خلوت خوش آتی ہے مجھ کو
ازل سے ہے فطرت مری راہبانہ

نہ بادِ بہاری، نہ گلچیں، نہ بلبل
نہ بیماریِ نغمۂ عاشقانہ

خیابانیوں سے ہے پرہیز لازم
ادائیں ہیں ان کی بہت دلبرانہ

ہوائے بیاباں سے ہوتی ہے کاری
جواں مرد کی ضربتِ غازیانہ

حمام و کبوتر کا بھوکا نہیں مَیں
کہ ہے زندگی باز کی زاہدانہ

جھپٹنا، پلٹنا، پلٹ کر جھپٹنا
لہُو گرم رکھنے کا ہے اک بہانہ

یہ پُورب، یہ پچھّم چکوروں کی دُنیا
مرا نیلگوں آسماں بیکرانہ

پرندوں کی دُنیا کا درویش ہوں مَیں
کہ شاہیں بناتا نہیں آشیانہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باغی مُرید

ہم کو تو میسّر نہیں مٹّی کا دیا بھی
گھر پیر کا بجلی کے چراغوں سے ہے روشن

شہری ہو، دہاتی ہو، مسلمان ہے سادہ
مانندِ بُتاں پُجتے ہیں کعبے کے برہمن

نذرانہ نہیں، سُود ہے پیرانِ حرم کا
ہر خرقۂ سالوس کے اندر ہے مہاجن

میراث میں آئی ہے انھیں مسندِ ارشاد
زاغوں کے تصرّف میں عقابوں کے نشیمن!

ہارون کی آخری نصیحت

ہاروں نے کہا وقتِ رحیل اپنے پسر سے
جائے گا کبھی تُو بھی اسی راہ گزر سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۹۷
بالِ جبریل
۱۷۳

پوشیدہ ہے کافر کی نظر سے مَلَکُ الموت
لیکن نہیں پوشیدہ مسلماں کی نظر سے

ماہرِ نفسیات سے

جُرأت ہے تو افکار کی دنیا سے گزر جا
ہیں بحرِ خودی میں ابھی پوشیدہ جزیرے
کُھلتے نہیں اس قُلزُمِ خاموش کے اسرار
جب تک تُو اسے ضربِ کلیمی سے نہ چیرے

یورپ

تاک میں بیٹھے ہیں مُدّت سے یہودی سُود خوار
جن کی رُوباہی کے آگے ہیچ ہے زورِ پلنگ
خود بخود گرنے کو ہے پکّے ہُوئے پھل کی طرح
دیکھیے پڑتا ہے آخر کس کی جھولی میں فرنگ!

(ماخوذ از نطشہ)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آزادیِ افکار

جو دُونیِ فطرت سے نہیں لائقِ پرواز
اُس مُرغکِ بیچارہ کا انجام ہے اُفتاد
ہر سینہ نشیمن نہیں جبریلِ امیں کا
ہر فکر نہیں طائرِ فردوس کا صیّاد
اُس قوم میں ہے شوخیِ اندیشہ خطرناک
جس قوم کے افراد ہوں ہر بند سے آزاد
گو فکرِ خداداد سے روشن ہے زمانہ
آزادیِ افکار ہے ابلیس کی ایجاد

شیر اور خچّر

شیر

ساکنانِ دشت و صحرا میں ہے تُو سب سے الگ
کون ہیں تیرے اَب و جَد، کس قبیلے سے ہے تُو؟

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خچّر

میرے ماموں کو نہیں پہچانتے شاید حضور
وہ صبا رفتار، شاہی اصطبل کی آبرو!

(ماخوذ از جرمن)

چیونٹی اور عقاب

چیونٹی

مَیں پائمال و خوار و پریشان و دردمند
تیرا مقام کیوں ہے ستاروں سے بھی بلند؟

عقاب

تُو رِزق اپنا ڈھونڈتی ہے خاکِ راہ میں
مَیں نُہ سِپہر کو نہیں لاتا نگاہ میں!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قطعہ

فطرت مری مانندِ نسیمِ سحَری ہے
رفتار ہے میری کبھی آہستہ، کبھی تیز
پہناتا ہوں اطلس کی قبا لالہ و گُل کو
کرتا ہوں سرِ خار کو سوزن کی طرح تیز

قطعہ

کل اپنے مُریدوں سے کہا پیرِ مغاں نے
قیمت میں یہ معنی ہے دُرِ ناب سے دہ چند
زہراب ہے اُس قوم کے حق میں مئے افرنگ
جس قوم کے بچّے نہیں خوددار و ہُنرمند

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۰۱
ضربِ کلیم
ا

ضربِ کلیم

یعنی

اعلانِ جنگ، دورِ حاضر کے خلاف

اقبالؔ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضرب کلیم

افکار تازہ

اعلان جنگ زمانہ حال کے خلاف

([illegible])

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں مقام کی خوگر طبیعتِ آزاد
ہوائے سیر مثالِ نسیم پیدا کر
ہزار چشمہ ترے سنگِ راہ سے پھوٹے
خودی میں ڈوب کے ضربِ کلیم پیدا کر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

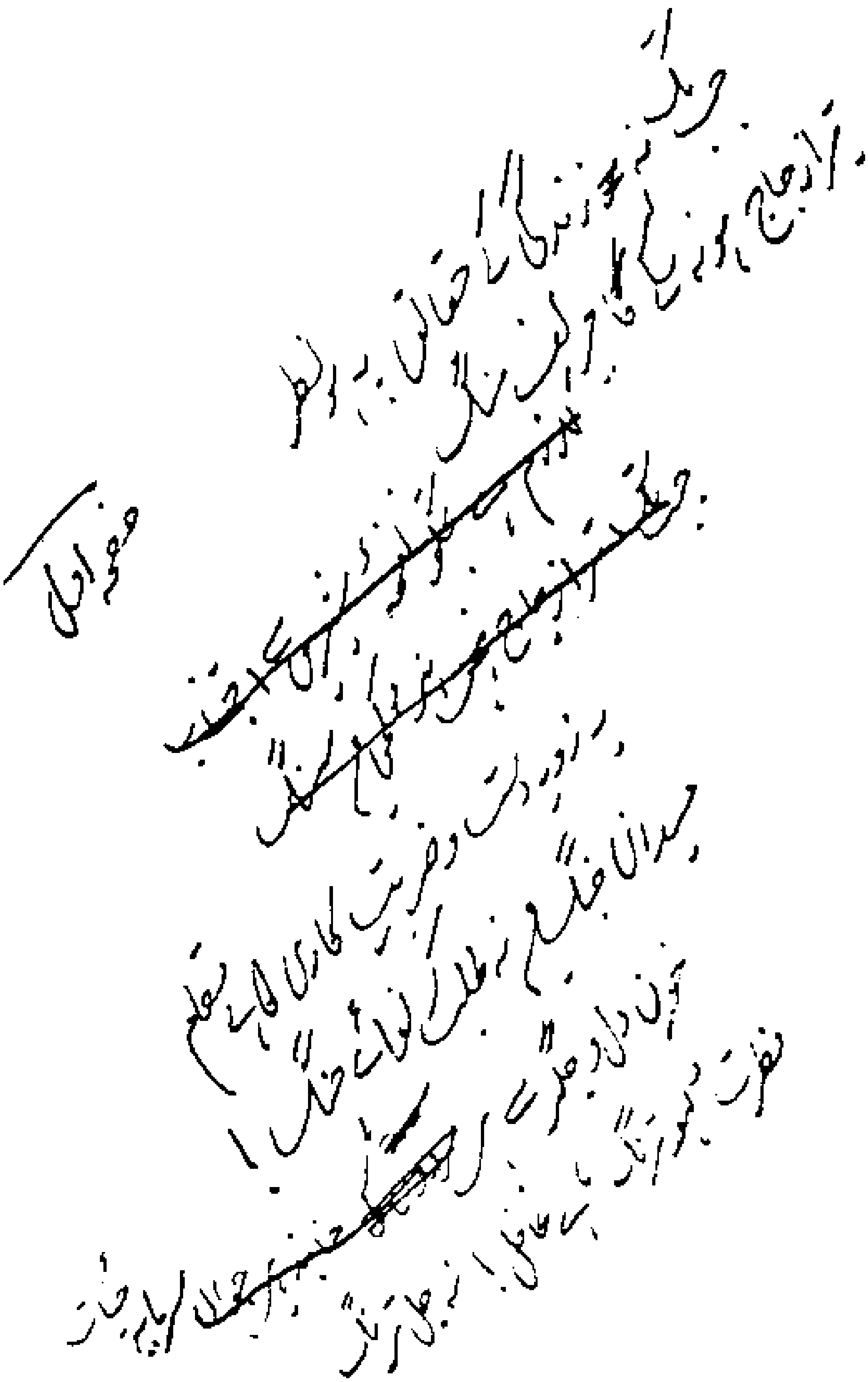

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست

* اعلیحضرت نواب سرحمید اللہ خاں فرماں روائے بھوپال کی خدمت میں ۵۲۱/۲۱
* ناظرین سے ۵۲۲/۲۲
* تمہید ۵۲۳/۲۳

اسلام اور مسلمان ۵۲۵/۲۵

۱ صبح ۵۲۶/۲۶
۲ لا الٰہ الا اللہ ۵۲۷/۲۷
۳ تن بہ تقدیر ۵۲۸/۲۸

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴ معراج ۵۲۹/۲۹

۵ ایک فلسفہ زدہ سیّد زادے کے نام ۵۳۰/۳۰

۶ زمین و آسماں ۵۳۱/۳۱

۷ مسلمان کا زوال ۵۳۲/۳۲

۸ علم و عشق ۵۳۲/۳۲

۹ اجتہاد ۵۳۴/۳۴

۱۰ شُکر و شکایت ۵۳۴/۳۴

۱۱ ذکر و فکر ۵۳۵/۳۵

۱۲ مُلّائے حرم ۵۳۶/۳۶

۱۳ تقدیر ۵۳۶/۳۶

۱۴ توحید ۵۳۷/۳۷

۱۵ علم اور دین ۵۳۸/۳۸

۱۶ ہندی مسلمان ۵۳۸/۳۸

۱۷ آزادیِ شمشیر کے اعلان پر ۵۳۹/۳۹

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۸	جہاد	۵۴۰/۴۰
۱۹	قوّت اور دین	۵۴۱/۴۱
۲۰	فقر و مُلوکیت	۵۴۲/۴۲
۲۱	اسلام	۵۴۳/۴۳
۲۲	حیاتِ ابَدی	۵۴۳/۴۳
۲۳	سُلطانی	۵۴۴/۴۴
۲۴	صوفی سے	۵۴۵/۴۵
۲۵	افرنگ زدہ	۵۴۶/۴۶
۲۶	تصوّف	۵۴۷/۴۷
۲۷	ہندی اسلام	۵۴۸/۴۸
۲۸	غزل (دلِ مُردہ دل نہیں ہے، اسے زندہ کر دوبارہ)	۵۴۹/۴۹
۲۹	دُنیا	۵۵۰/۵۰
۳۰	نماز	۵۵۰/۵۰
۳۱	وحی	۵۵۱/۵۱

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۲	شکست	۵۵۱/۵۱
۳۳	عقل و دل	۵۵۲/۵۲
۳۴	مستیِ کردار	۵۵۲/۵۲
۳۵	قبر	۵۵۳/۵۳
۳۶	قلندر کی پہچان	۵۵۴/۵۴
۳۷	فلسفہ	۵۵۵/۵۵
۳۸	مردانِ خدا	۵۵۶/۵۶
۳۹	کافر و مومن	۵۵۶/۵۶
۴۰	مہدیِ برحق	۵۵۷/۵۷
۴۱	مومن	۵۵۸/۵۸
۴۲	محمد علی باب	۵۵۹/۵۹
۴۳	تقدیر	۵۵۹/۵۹
۴۴	اے روحِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم!	۵۶۱/۶۱
۴۵	مدنیتِ اسلام	۵۶۱/۶۱

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۶	اِمامت	۵۶۲/۶۲
۴۷	فقر و راہبی	۵۶۳/۶۳
۴۸	غزل (تیری متاعِ حیات علم و ہنر کا سرور)	۵۶۴/۶۴
۴۹	تسلیم و رضا	۵۶۵/۶۵
۵۰	نکتۂ توحید	۵۶۶/۶۶
۵۱	الہام اور آزادی	۵۶۷/۶۷
۵۲	جان و تن	۵۶۸/۶۸
۵۳	لاہور و کراچی	۵۶۸/۶۸
۵۴	نبوّت	۵۶۹/۶۹
۵۵	آدم	۵۷۰/۷۰
۵۶	مکّہ اور جنیوا	۵۷۰/۷۰
۵۷	اے پیرِ حرم	۵۷۱/۷۱
۵۸	مہدی	۵۷۲/۷۲
۵۹	مردِ مسلماں	۵۷۳/۷۳

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۰ پنجابی مسلمان ۵۷۴/۷۴

۶۱ آزادی ۵۷۵/۷۵

۶۲ اشاعتِ اسلام فرنگستان میں ۵۷۵/۷۵

۶۳ لا و اِلّا ۵۷۶/۷۶

۶۴ اُمرائے عرب سے ۵۷۷/۷۷

۶۵ احکامِ الٰہی ۵۷۷/۷۷

۶۶ موت ۵۷۸/۷۸

۶۷ قُم باذنِ اللہ ۵۷۹/۷۹

تعلیم و تربیت ۵۸۱/۸۱

۱ مقصود ۵۸۲/۸۲

۲ زمانۂ حاضر کا انسان ۵۸۳/۸۳

۳ اقوامِ مشرق ۵۸۳/۸۳

۴ آگاہی ۵۸۴/۸۴

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵	مصلحینِ مشرق	۵۸۴/۸۴
۶	مغربی تہذیب	۵۸۵/۸۵
۷	اسرارِ پیدا	۵۸۵/۸۵
۸	سلطان ٹیپو کی وصیت	۵۸۶/۸۶
۹	غزل (نہ میں اعجمی نہ ہندی، نہ عراقی و حجازی)	۵۸۷/۸۷
۱۰	بیداری	۵۸۸/۸۸
۱۱	خودی کی تربیت	۵۸۸/۸۸
۱۲	آزادیِ فکر	۵۸۹/۸۹
۱۳	خودی کی زندگی	۵۸۹/۸۹
۱۴	حکومت	۵۹۰/۹۰
۱۵	ہندی مکتب	۵۹۱/۹۱
۱۶	تربیت	۵۹۲/۹۲
۱۷	خوب و زشت	۵۹۳/۹۳
۱۸	مرگِ خودی	۵۹۳/۹۳

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹	مہمانِ عزیز	۵۹۴/۹۴
۲۰	عصرِ حاضر	۵۹۴/۹۴
۲۱	طالب علم	۵۹۵/۹۵
۲۲	امتحان	۵۹۵/۹۵
۲۳	مدرسہ	۵۹۶/۹۶
۲۴	حکیم نطشہ	۵۹۷/۹۷
۲۵	اساتذہ	۵۹۷/۹۷
۲۶	غزل (ملے گا منزلِ مقصود کا اُسی کو سُراغ)	۵۹۸/۹۸
۲۷	دین و تعلیم	۵۹۹/۹۹
۲۸	جاوید سے	۶۰۰/۱۰۰

عورت

	عورت	۶۰۳/۱۰۳
۱	مردِ فرنگ	۶۰۴/۱۰۴
۲	ایک سوال	۶۰۴/۱۰۴

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۳	پردہ	۶۰۵/۱۰۵
۴	خلوت	۶۰۵/۱۰۵
۵	عورت	۶۰۶/۱۰۶
۶	آزادیِ نسواں	۶۰۷/۱۰۷
۷	عورت کی حفاظت	۶۰۷/۱۰۷
۸	عورت اور تعلیم	۶۰۸/۱۰۸
۹	عورت	۶۰۹/۱۰۹

ادبیات، فنونِ لطیفہ

	ادبیات، فنونِ لطیفہ	۶۱۱/۱۱۱
۱	دین و ہُنر	۶۱۲/۱۱۲
۲	تخلیق	۶۱۳/۱۱۳
۳	جُنوں	۶۱۴/۱۱۴
۴	اپنے شعر سے	۶۱۴/۱۱۴
۵	پیرس کی مسجد	۶۱۵/۱۱۵

www.KitaboSunnat.com

۶	ادبیات	۶۱۵/۱۱۵
۷	نگاہ	۶۱۶/۱۱۶
۸	مسجدِ قوّت الاسلام	۶۱۷/۱۱۷
۹	تیاتر	۶۱۸/۱۱۸
۱۰	شعاعِ اُمّید	۶۱۹/۱۱۹
۱۱	اُمّید	۶۲۲/۱۲۲
۱۲	نگاہِ شوق	۶۲۳/۱۲۳
۱۳	اہلِ ہُنر سے	۶۲۴/۱۲۴
۱۴	غزل (دریا میں موتی، اے موجِ بے باک!)	۶۲۵/۱۲۵
۱۵	وجود	۶۲۶/۱۲۶
۱۶	سرود	۶۲۶/۱۲۶
۱۷	نسیم و شبنم	۶۲۷/۱۲۷
۱۸	اہرامِ مصر	۶۲۸/۱۲۸
۱۹	مخلوقاتِ ہُنر	۶۲۹/۱۲۹

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۰	اقبال	۶۳۰/۱۳۰
۲۱	فنونِ لطیفہ	۶۳۰/۱۳۰
۲۲	صبحِ چمن	۶۳۱/۱۳۱
۲۳	خاقانی	۶۳۲/۱۳۲
۲۴	رومی	۶۳۳/۱۳۳
۲۵	جدّت	۶۳۳/۱۳۳
۲۶	مرزا بیدل	۶۳۴/۱۳۴
۲۷	جلال و جمال	۶۳۵/۱۳۵
۲۸	مصوّر	۶۳۵/۱۳۵
۲۹	سرودِ حلال	۶۳۶/۱۳۶
۳۰	سرودِ حرام	۶۳۷/۱۳۷
۳۱	فوّارہ	۶۳۸/۱۳۸
۳۲	شاعر	۶۳۸/۱۳۸
۳۳	شعرِ عجم	۶۳۹/۱۳۹

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۴ ہُنروران ہند ۶۴۰/۱۴۰

۳۵ مردِ بزرگ ۶۴۱/۱۴۱

۳۶ عالمِ نو ۶۴۲/۱۴۲

۳۷ ایجادِ معانی ۶۴۲/۱۴۲

۳۸ موسیقی ۶۴۳/۱۴۳

۳۹ ذوقِ نظر ۶۴۳/۱۴۳

۴۰ شعر ۶۴۴/۱۴۴

۴۱ رقص و موسیقی ۶۴۴/۱۴۴

۴۲ ضبط ۶۴۵/۱۴۵

۴۳ رقص ۶۴۵/۱۴۵

سیاساتِ مشرق ومغرب ۶۴۷/۱۴۷

۱ اشتراکیت ۶۴۸/۱۴۸

۲ کارل مارکس کی آواز ۶۴۹/۱۴۹

۵۱۶
ضربِ کلیم
۱۶

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳	انقلاب	۶۴۹/۱۴۹
۴	خوشامد	۶۵۰/۱۵۰
۵	مناصب	۶۵۰/۱۵۰
۶	یورپ اور یہود	۶۵۱/۱۵۱
۷	نفسیاتِ غلامی	۶۵۲/۱۵۲
۸	بلشویک روس	۶۵۳/۱۵۳
۹	آج اور کل	۶۵۳/۱۵۳
۱۰	مشرق	۶۵۴/۱۵۴
۱۱	سیاستِ افرنگ	۶۵۴/۱۵۴
۱۲	خواجگی	۶۵۵/۱۵۵
۱۳	غلاموں کے لیے	۶۵۵/۱۵۵
۱۴	اہلِ مصر سے	۶۵۶/۱۵۶
۱۵	ابی سینیا	۶۵۷/۱۵۷
۱۶	ابلیس کا فرمان اپنے سیاسی فرزندوں کے نام	۶۵۸/۱۵۸

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۷ جمعیتِ اقوامِ مشرق ۶۵۹/۱۵۹
۱۸ سُلطانیِ جاوید ۶۶۰/۱۶۰
۱۹ جُمہوریت ۶۶۰/۱۶۰
۲۰ یورپ اور سُوریا ۶۶۱/۱۶۱
۲۱ مسولینی ۶۶۱/۱۶۱
۲۲ گِلہ ۶۶۳/۱۶۳
۲۳ اِنتداب ۶۶۳/۱۶۳
۲۴ لادین سیاست ۶۶۴/۱۶۴
۲۵ دامِ تہذیب ۶۶۵/۱۶۵
۲۶ نصیحت ۶۶۶/۱۶۶
۲۷ ایک بحری قزّاق اور سکندر ۶۶۷/۱۶۷
۲۸ جمعیتِ اقوام ۶۶۸/۱۶۸
۲۹ شام وفلسطین ۶۶۸/۱۶۸
۳۰ سیاسی پیشوا ۶۶۹/۱۶۹

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۱	نفسیاتِ غلامی	۱۶۹/۶۶۹
۳۲	غلاموں کی نماز	۱۷۰/۶۷۰
۳۳	فلسطینی عرب سے	۱۷۱/۶۷۱
۳۴	مشرق و مغرب	۱۷۲/۶۷۲
۳۵	نفسیاتِ حاکمی	۱۷۲/۶۷۲
	محرابِ گُل افغان کے افکار	۱۷۳/۶۷۳
۱	میرے کُہستاں! تجھے چھوڑ کے جاؤں کہاں	۱۷۴/۶۷۴
۲	حقیقتِ ازلی ہے رقابتِ اقوام	۱۷۵/۶۷۵
۳	تری دُعا سے قضا تو بدل نہیں سکتی	۱۷۶/۶۷۶
۴	کیا چرخِ کج رو، کیا مہر، کیا ماہ	۱۷۶/۶۷۶
۵	یہ مدرسہ یہ کھیل، یہ غوغائے روارَو	۱۷۸/۶۷۸
۶	جو عالمِ ایجاد میں ہے صاحبِ ایجاد	۱۷۹/۶۷۹
۷	رومی بدلے، شامی بدلے، بدلا ہندُستان	۱۸۰/۶۸۰

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸	زاغ کہتا ہے نہایت بدنُما ہیں تیرے پَر	۶۸۱/۱۸۱
۹	عشق طینت میں فرومایہ نہیں مثلِ ہَوس	۶۸۲/۱۸۲
۱۰	وہی جواں ہے قبیلے کی آنکھ کا تارا	۶۸۳/۱۸۳
۱۱	جس کے پرتَو سے منوّر رہی تیری شبِ دوش	۶۸۴/۱۸۴
۱۲	لادینی و لاطینی، کس پیچ میں اُلجھا تُو!	۶۸۴/۱۸۴
۱۳	مجھ کو تو یہ دُنیا نظر آتی ہے دِگرگُوں	۶۸۵/۱۸۵
۱۴	بے جُراتِ رِندانہ ہر عشق ہے رُوباہی	۶۸۶/۱۸۶
۱۵	آدم کا ضمیر اس کی حقیقت پہ ہے شاہد	۶۸۷/۱۸۷
۱۶	قوموں کے لیے موت ہے مرکز سے جُدائی	۶۸۷/۱۸۷
۱۷	آگ اس کی پھُونک دیتی ہے برنا و پِیر کو	۶۸۸/۱۸۸
۱۸	یہ نکتہ خوب کہا شیر شاہ سُوری نے	۶۸۹/۱۸۹
۱۹	نگاہ وہ نہیں جو سُرخ و زرد پہچانے	۶۹۰/۱۹۰
۲۰	فطرت کے مقاصد کی کرتا ہے نگہبانی	۶۹۱/۱۹۱

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعلیحضرت نوّاب حمید اللہ خاں فرمانروائے بھوپال کی خدمت میں

زمانہ با اُمَمِ ایشیا چہ کرد و کند
کسے نہ بود کہ ایں داستاں فرو خواند
تو صاحبِ نظری آنچہ در ضمیرِ من است
دلِ تو بیند و اندیشۂ تو می داند
بگیر ایں ہمہ سرمایۂ بہار از من
"کہ گل بدستِ تو از شاخ تازہ تر ماند"

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناظرین سے

جب تک نہ زندگی کے حقائق پہ ہو نظر
تیرا زُجاج ہو نہ سکے گا حریفِ سنگ

یہ زورِ دست و ضربتِ کاری کا ہے مقام
میدانِ جنگ میں نہ طلب کر نوائے چنگ

خُونِ دل و جگر سے ہے سرمایۂ حیات
فطرت لہُو ترنگ ہے غافل! نہ جل ترنگ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہید

نہ دَیر میں نہ حرم میں خودی کی بیداری
کہ خاوراں میں ہے قوموں کی رُوح تریاکی
اگر نہ سہل ہوں تجھ پر زمیں کے ہنگامے
بُری ہے مستیِ اندیشہ ہائے افلاکی
تری نجات غمِ مرگ سے نہیں ممکن
کہ تُو خودی کو سمجھتا ہے پیکرِ خاکی
زمانہ اپنے حوادث چھُپا نہیں سکتا
ترا حجاب ہے قلب و نظر کی ناپاکی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عطا ہوا خس و خاشاکِ ایشیا مجھ کو
کہ میرے شعلے میں ہے سرکشی و بے باکی!

۲

ترا گناہ ہے اقبال! مجلس آرائی
اگرچہ تو ہے مثالِ زمانہ کم پیوند

جو کوکنار کے خوگر تھے اُن غریبوں کو
تری نوا نے دیا ذوقِ جذبہ ہائے بلند

تڑپ رہے ہیں فضا ہائے نیلگوں کے لیے
وہ پَرشکستہ کہ صحنِ سرا میں تھے خورسند

تری سزا ہے نوائے سحر سے محرومی
مقامِ شوق و سرور و نظر سے محرومی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام اور مسلمان

۵۲۵
ضربِ کلیم
۲۵

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صُبح *

یہ سحر جو کبھی فردا ہے کبھی ہے امروز
نہیں معلوم کہ ہوتی ہے کہاں سے پیدا
وہ سحر جس سے لرزتا ہے شبستانِ وجود
ہوتی ہے بندۂ مومن کی اذاں سے پیدا

* بھوپال (شیش محل) میں لکھے گئے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۲۷
ضربِ کلیم
۲۷

لا الٰہ الّا اللہ

خودی کا سِرِّ نہاں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ
خودی ہے تیغ، فَساں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

یہ دَور اپنے براہیم کی تلاش میں ہے
صنَم کدہ ہے جہاں، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

کِیا ہے تُو نے متاعِ غرور کا سودا
فریبِ سُود و زیاں، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

یہ مال و دولتِ دُنیا، یہ رشتہ و پیوند
بُتانِ وہم و گُماں، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

خِرد ہُوئی ہے زمان و مکاں کی زُنّاری
نہ ہے زماں نہ مکاں، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ نغمہ فصلِ گُل و لالہ کا نہیں پابند
بہار ہو کہ خزاں، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

اگرچہ بُت ہیں جماعت کی آستینوں میں
مجھے ہے حکمِ اذاں، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

تن بہ تقدیر

اسی قرآں میں ہے اب ترکِ جہاں کی تعلیم
جس نے مومن کو بنایا مہ و پرویں کا امیر

'تن بہ تقدیر' ہے آج اُن کے عمل کا انداز
تھی نہاں جن کے ارادوں میں خدا کی تقدیر

تھا جو 'ناخُوب'، بتدریج وہی 'خُوب' ہُوا
کہ غلامی میں بدل جاتا ہے قوموں کا ضمیر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معراج

دے ولولۂ شوق جسے لذّتِ پرواز
کر سکتا ہے وہ ذرّہ مہ و مہر کو تاراج
مشکل نہیں یارانِ چمن! معرکۂ باز
پُرسوز اگر ہو نفسِ سینۂ دُرّاج
ناوک ہے مسلماں، ہدف اس کا ہے ثُریّا
ہے سِرِّ سراپردۂ جاں نُکتۂ معراج
تُو معنیِ وَالنَّجْم نہ سمجھا تو عجب کیا
ہے تیرا مد و جزر ابھی چاند کا محتاج

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک فلسفہ زدہ سیّد زادے کے نام

تُو اپنی خودی اگر نہ کھوتا
زُنّاریِ برگساں نہ ہوتا

ہیگل کا صدف گُہر سے خالی
ہے اُس کا طلِسم سب خیالی

محکم کیسے ہو زندگانی
کس طرح خودی ہو لازمانی!

آدم کو ثبات کی طلب ہے
دستورِ حیات کی طلب ہے

دُنیا کی عشا ہو جس سے اِشراق
مومن کی اذاں ندائے آفاق

مَیں اصل کا خاص سومناتی
آبا مرے لاتی و مناتی

تو سیّدِ ہاشمی کی اولاد
میری کفِ خاک برہمن زاد

ہے فلسفہ میرے آب و گِل میں
پوشیدہ ہے ریشہ ہائے دل میں

اقبال اگرچہ بے ہُنر ہے
اس کی رگ رگ سے باخبر ہے

شُعلہ ہے ترے جُنوں کا بے سوز
سُن مجھ سے یہ نُکتۂ دل افروز

انجامِ خِرد ہے بے حضوری
ہے فلسفہ زندگی سے دُوری

افکار کے نغمہ ہائے بے صوت
ہیں ذوقِ عمل کے واسطے موت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیں مسلکِ زندگی کی تقویم
دیں سِرِّ محمدؐ و براہیمؑ

"دل در سخنِ محمدی بند
اے پورِ علیؓ ز بوعلی چند!

چوں دیدۂ راہ بیں نداری
قاید قرشی بہ از بخاری"*

531
ضربِ کلیم
31

زمین و آسماں

ممکن ہے کہ تُو جس کو سمجھتا ہے بہاراں
اَوروں کی نگاہوں میں وہ موسم ہو خزاں کا
ہے سلسلہ احوال کا ہر لحظہ دِگرگوں
اے سالکِ رہ! فکر نہ کر سُود و زیاں کا
شاید کہ زمیں ہے یہ کسی اور جہاں کی
تُو جس کو سمجھتا ہے فلک اپنے جہاں کا!

---

* فارسی اشعار حکیم خاقانی کی 'تُحفۃ العراقین' سے ہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمان کا زوال

اگرچہ زر بھی جہاں میں ہے قاضی الحاجات
جو فقر سے ہے میسّر، تونگری سے نہیں
اگر جواں ہوں مری قوم کے جسُور و غیور
قلندری مری کچھ کم سکندری سے نہیں
سبب کچھ اور ہے، تُو جس کو خود سمجھتا ہے
زوال بندۂ مومن کا بے زری سے نہیں
اگر جہاں میں مرا جوہر آشکار ہُوا
قلندری سے ہُوا ہے، تونگری سے نہیں

عِلم و عشق

علم نے مجھ سے کہا عشق ہے دیوانہ پن
عشق نے مجھ سے کہا علم ہے تخمین و ظن

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بندۂ تخمین و ظن! کرمِ کتابی نہ بن
عشق سراپا حضور، علم سراپا حجاب!

عشق کی گرمی سے ہے معرکۂ کائنات
علم مقامِ صفات، عشق تماشائے ذات
عشق سکون و ثبات، عشق حیات و ممات
علم ہے پیدا سوال، عشق ہے پنہاں جواب!

عشق کے ہیں معجزات سلطنت و فقر و دیں
عشق کے ادنیٰ غلام صاحبِ تاج و نگیں
عشق مکان و مکیں، عشق زمان و زمیں
عشق سراپا یقیں، اور یقیں فتحِ باب!

شرعِ محبت میں ہے عشرتِ منزل حرام
شورشِ طوفاں حلال، لذّتِ ساحل حرام
عشق پہ بجلی حلال، عشق پہ حاصل حرام
علم ہے ابن الکتاب، عشق ہے اُمّ الکتاب!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِجتہاد

ہند میں حکمتِ دیں کوئی کہاں سے سیکھے
نہ کہیں لذّتِ کردار، نہ افکارِ عمیق
حلقۂ شوق میں وہ جُراَتِ اندیشہ کہاں
آہ محکومی و تقلید و زوالِ تحقیق!
خود بدلتے نہیں، قُرآں کو بدل دیتے ہیں
ہُوئے کس درجہ فقیہانِ حرم بے توفیق!
ان غلاموں کا یہ مسلک ہے کہ ناقص ہے کتاب
کہ سِکھاتی نہیں مومن کو غلامی کے طریق!

شُکر و شکایت

مَیں بندۂ ناداں ہوں، مگر شُکر ہے تیرا
رکھتا ہوں نہاں خانۂ لاہُوت سے پیوند

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اک ولولۂ تازہ دیا میں نے دلوں کو
لاہور سے تا خاکِ بخارا و سمرقند

تاثیر ہے یہ میرے نفس کی کہ خزاں میں
مُرغانِ سحر خواں مری صحبت میں ہیں خورسند

لیکن مجھے پیدا کیا اُس دیس میں تُو نے
جس دیس کے بندے ہیں غلامی پہ رضامند!

ذکر و فکر

یہ ہیں سب ایک ہی سالک کی جُستجو کے مقام
وہ جس کی شان میں آیا ہے 'عَلّمَ الاسما'

مقامِ ذکر، کمالاتِ رومی و عطّار
مقامِ فکر، مقالاتِ بوعلی سینا

مقامِ فکر ہے پیمائشِ زمان و مکاں
مقامِ ذکر ہے سُبحانَ ربّیَ الاعلیٰ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُلّائے حرم

عجب نہیں کہ خدا تک تری رسائی ہو
تری نگہ سے ہے پوشیدہ آدمی کا مقام
تری نماز میں باقی جلال ہے، نہ جمال
تری اذاں میں نہیں ہے مری سحر کا پیام

تقدیر

نا اہل کو حاصل ہے کبھی قوّت و جبروت
ہے خوار زمانے میں کبھی جوہرِ ذاتی
شاید کوئی منطق ہو نہاں اس کے عمل میں
تقدیر نہیں تابعِ منطق نظر آتی
ہاں، ایک حقیقت ہے کہ معلوم ہے سب کو
تاریخِ اُمم جس کو نہیں ہم سے چھپاتی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر لحظہ ہے قوموں کے عمل پر نظر اس کی
بُرّاں صفتِ تیغِ دو پیکر نظر اس کی!

توحید

زندہ قوّت تھی جہاں میں یہی توحید کبھی
آج کیا ہے، فقط اک مسئلۂ علمِ کلام
روشن اس ضَو سے اگر ظُلمتِ کردار نہ ہو
خود مسلماں سے ہے پوشیدہ مسلماں کا مقام
مَیں نے اے میرِ سِپہ! تیری سِپہ دیکھی ہے
'قُلْ ھُوَ اللّٰہ' کی شمشیر سے خالی ہیں نیام
آہ! اس راز سے واقف ہے نہ مُلّا، نہ فقیہ
وحدتِ افکار کی بے وحدتِ کردار ہے خام
قوم کیا چیز ہے، قوموں کی امامت کیا ہے
اس کو کیا سمجھیں یہ بیچارے دو رکعت کے امام!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علم اور دین

وہ علم اپنے بُتوں کا ہے آپ ابراہیم
کیا ہے جس کو خدا نے دل و نظر کا ندیم
زمانہ ایک، حیات ایک، کائنات بھی ایک
دلیلِ کم نظری قصّۂ جدید و قدیم
چمن میں تربیتِ غُنچہ ہو نہیں سکتی
نہیں ہے قطرۂ شبنم اگر شریکِ نسیم
وہ علمِ کم بصری جس میں ہمکنار نہیں
تجلّیاتِ کلیم و مشاہداتِ حکیم!

ہندی مسلمان

غدّارِ وطن اس کو بتاتے ہیں برہمن
انگریز سمجھتا ہے مسلماں کو گداگر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پنجاب کے اربابِ نبوّت کی شریعت
کہتی ہے کہ یہ مومنِ پارینہ ہے کافر
آوازۂ حق اُٹھتا ہے کب اور کدھر سے
'مسکیں دِلکم ماندہ دریں کشمکش اندر!'

آزادیِ شمشیر کے اعلان پر

سوچا بھی ہے اے مردِ مسلماں کبھی تُو نے
کیا چیز ہے فولاد کی شمشیرِ جگردار
اُس بیت کا یہ مصرعِ اوّل ہے کہ جس میں
پوشیدہ چلے آتے ہیں توحید کے اسرار
ہے فکر مجھے مصرعِ ثانی کی زیادہ
اللہ کرے تجھ کو عطا فقر کی تلوار
قبضے میں یہ تلوار بھی آجائے تو مومن
یا خالدِؓ جانباز ہے یا حیدرِؓ کرّار

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاد

فتویٰ ہے شیخ کا یہ زمانہ قلم کا ہے
دُنیا میں اب رہی نہیں تلوار کارگر
لیکن جنابِ شیخ کو معلوم کیا نہیں؟
مسجد میں اب یہ وعظ ہے بے سُود و بے اثر
تیغ و تُفنگ دستِ مسلماں میں ہے کہاں
ہو بھی، تو دل ہیں موت کی لذّت سے بے خبر
کافر کی موت سے بھی لرزتا ہو جس کا دل
کہتا ہے کون اُسے کہ مسلماں کی موت مر
تعلیم اُس کو چاہیے ترکِ جہاد کی
دُنیا کو جس کے پنجۂ خُونیں سے ہو خطر
باطل کے فال و فر کی حفاظت کے واسطے
یورپ زِرہ میں ڈوب گیا دوش تا کمر

ضربِ کلیم

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم پُوچھتے ہیں شیخِ کلیسا نواز سے
مشرق میں جنگ شر ہے تو مغرب میں بھی ہے شر
حق سے اگر غرض ہے تو زیبا ہے کیا یہ بات
اسلام کا محاسبہ، یورپ سے درگزر!

قوّت اور دین

اسکندر و چنگیز کے ہاتھوں سے جہاں میں
سَو بار ہوئی حضرتِ انساں کی قبا چاک
تاریخِ اُمم کا یہ پیامِ ازلی ہے
صاحب نظراں! نشّۂ قوّت ہے خطرناک
اس سیلِ سبک سیر و زمیں گیر کے آگے
عقل و نظر و علم و ہُنر ہیں خس و خاشاک
لادیں ہو تو ہے زہرِ ہلاہل سے بھی بڑھ کر
ہو دیں کی حفاظت میں تو ہر زہر کا تریاک

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقر و ملوکیت

فقر جنگاہ میں بے ساز و یراق آتا ہے
ضرب کاری ہے اگر سینے میں ہے قلبِ سلیم
اس کی بڑھتی ہوئی بے باکی و بے تابی سے
تازہ ہر عہد میں ہے قصّۂ فرعون و کلیم
اب ترا دَور بھی آنے کو ہے اے فقرِ غیور
کھا گئی رُوحِ فرنگی کو ہوائے زر و سیم
عشق و مستی نے کیا ضبطِ نفَس مجھ پہ حرام
کہ گرہ غنچے کی کُھلتی نہیں بے موجِ نسیم

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۴۴
ضربِ کلیم
۴۳

اِسلام

رُوح اسلام کی ہے نُورِ خودی، نارِ خودی
زندگانی کے لیے نارِ خودی نور و حضور
یہی ہر چیز کی تقویم، یہی اصلِ نمود
گرچہ اس رُوح کو فطرت نے رکھا ہے مستور
لفظِ 'اسلام' سے یورپ کو اگر کد ہے تو خیر
دوسرا نام اسی دِین کا ہے 'فقرِ غیور'!

حیاتِ ابدی

زندگانی ہے صدَف، قطرۂ نیساں ہے خودی
وہ صدَف کیا کہ جو قطرے کو گُہر کر نہ سکے
ہو اگر خود نِگر و خود گر و خود گیر خودی
یہ بھی ممکن ہے کہ تُو موت سے بھی مر نہ سکے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سُلطانی*

کسے خبر کہ ہزاروں مقام رکھتا ہے
وہ فقر جس میں ہے بے پردہ روحِ قرآنی
خودی کو جب نظر آتی ہے قاہری اپنی
یہی مقام ہے کہتے ہیں جس کو سُلطانی
یہی مقام ہے مومن کی قوّتوں کا عیار
اسی مقام سے آدم ہے ظلِّ سُبحانی
یہ جبر و قہر نہیں ہے، یہ عشق و مستی ہے
کہ جبر و قہر سے ممکن نہیں جہاں بانی
کیا گیا ہے غلامی میں مبتلا تجھ کو
کہ تجھ سے ہو نہ سکی فقر کی نگہبانی

---

* ریاض منزل (دولت کدہ سر راس مسعود) بھوپال میں لکھے گئے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مثالِ ماہ چمکتا تھا جس کا داغِ سجود
خرید لی ہے فرنگی نے وہ مسلمانی
ہُوا حریفِ مہ و آفتاب تُو جس سے
رہی نہ تیرے ستاروں میں وہ دُرخشانی

صُوفی سے

تری نگاہ میں ہے معجزات کی دنیا
مری نگاہ میں ہے حادثات کی دنیا
تخیلات کی دنیا غریب ہے لیکن
غریب تر ہے حیات و ممات کی دنیا
عجب نہیں کہ بدل دے اسے نگاہ تری
بُلا رہی ہے تجھے ممکنات کی دنیا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افرنگ زدہ

۱

ترا وجود سراپا تجلّیِ افرنگ
کہ تُو وہاں کے عمارت گروں کی ہے تعمیر
مگر یہ پیکرِ خاکی خودی سے ہے خالی
فقط نیام ہے تُو، زرنگار و بے شمشیر!

۲

تری نگاہ میں ثابت نہیں خدا کا وجود
مری نگاہ میں ثابت نہیں وجود ترا
وجود کیا ہے، فقط جوہرِ خودی کی نمود
کر اپنی فکر کہ جوہر ہے بے نمود ترا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تصوّف*

یہ حکمتِ ملکوتی، یہ علمِ لاہُوتی
حرم کے درد کا درماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

یہ ذکرِ نیم شبی، یہ مراقبے، یہ سُرور
تری خودی کے نگہباں نہیں تو کچھ بھی نہیں

یہ عقل جو مہ و پرویں کا کھیلتی ہے شکار
شریکِ شورشِ پنہاں نہیں تو کچھ بھی نہیں

خِرد نے کہہ بھی دیا 'لاالہٰ' تو کیا حاصل
دل و نگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

عجب نہیں کہ پریشاں ہے گفتگو میری
فروغِ صبح پریشاں نہیں تو کچھ بھی نہیں

---

* ریاض منزل (دولت کدہ سر راس مسعود) بھوپال میں لکھے گئے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہندی اسلام

ہے زندہ فقط وحدتِ افکار سے ملّت
وحدت ہو فنا جس سے وہ الہام بھی الحاد

وحدت کی حفاظت نہیں بے قوّتِ بازو
آتی نہیں کچھ کام یہاں عقلِ خداداد

اے مردِ خدا! تجھ کو وہ قوّت نہیں حاصل
جا بیٹھ کسی غار میں اللہ کو کر یاد

مسکینی و محکومی و نومیدیِ جاوید
جس کا یہ تصوّف ہو وہ اسلام کر ایجاد

مُلّا کو جو ہے ہند میں سجدے کی اجازت
ناداں یہ سمجھتا ہے کہ اسلام ہے آزاد!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غزل

دلِ مردہ دل نہیں ہے، اسے زندہ کر دوبارہ
کہ یہی ہے اُمتوں کے مرضِ کُہن کا چارہ

ترا بحر پُرسکُوں ہے، یہ سکُوں ہے یا فسُوں ہے؟
نہ نہنگ ہے، نہ طُوفاں، نہ خرابیِ کنارہ!

تُو ضمیرِ آسماں سے ابھی آشنا نہیں ہے
نہیں بے قرار کرتا تجھے غمزۂ ستارہ

ترے نیستاں میں ڈالا مرے نغمۂ سحَر نے
مری خاکِ پے سپر میں جو نہاں تھا اک شرارہ

نظر آئے گا اُسی کو یہ جہانِ دوش و فردا
جسے آگئی میسّر مری شوخیِ نظارہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دُنیا

مجھ کو بھی نظر آتی ہے یہ بُوقلمونی
وہ چاند، یہ تارا ہے، وہ پتھّر، یہ نگیں ہے
دیتی ہے مری چشم بصیرت بھی یہ فتویٰ
وہ کوہ، یہ دریا ہے، وہ گردُوں، یہ زمیں ہے
حق بات کو لیکن میں چھُپا کر نہیں رکھتا
تُو ہے، تجھے جو کچھ نظر آتا ہے، نہیں ہے!

نماز

بدل کے بھیس پھر آتے ہیں ہر زمانے میں
اگرچہ پیر ہے آدم، جواں ہیں لات و منات
یہ ایک سجدہ جسے تُو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدے سے دیتا ہے آدمی کو نجات!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وحی*

عقل بے مایہ امامت کی سزاوار نہیں
راہبر ہو ظن و تخمیں تو زبوں کارِ حیات
فکر بے نور ترا، جذبِ عمل بے بنیاد
سخت مشکل ہے کہ روشن ہو شبِ تارِ حیات
خوب و ناخوبِ عمل کی ہو گرہ وا کیونکر
گر حیات آپ نہ ہو شارحِ اسرارِ حیات!

شکست

مجاہدانہ حرارت رہی نہ صوفی میں
بہانہ بے عملی کا بنی شرابِ الست

---

* ریاض منزل (دولت کدہ سر راس مسعود) بھوپال میں لکھے گئے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقیہِ شہر بھی رُہبانیت پہ ہے مجبور
کہ معرکے ہیں شریعت کے جنگ دست بدست
گریز کشمکشِ زندگی سے، مَردوں کی
اگر شکست نہیں ہے تو اور کیا ہے شکست!

عقل و دِل

ہر خاکی و نُوری پہ حکومت ہے خِرد کی
باہر نہیں کچھ عقلِ خداداد کی زد سے
عالَم ہے غلام اس کے جلالِ ازَلی کا
اک دل ہے کہ ہر لحظہ اُلجھتا ہے خِرد سے

مستیِ کردار

صُوفی کی طریقت میں فقط مستیِ احوال
مُلّا کی شریعت میں فقط مستیِ گُفتار

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاعر کی نوا مُردہ و افسُردہ و بے ذوق
افکار میں سرمست، نہ خوابیدہ نہ بیدار
وہ مردِ مجاہد نظر آتا نہیں مجھ کو
ہو جس کے رگ و پے میں فقط مستیِ کردار

قبر

مرقد کا شبستاں بھی اُسے راس نہ آیا
آرامِ قلندر کو تہِ خاک نہیں ہے
خاموشیِ افلاک تو ہے قبر میں لیکن
بے قیدی و پہنائیِ افلاک نہیں ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قلندر کی پہچان

کہتا ہے زمانے سے یہ درویشِ جواں مرد
جاتا ہے جدھر بندۂ حق، تُو بھی اُدھر جا!
ہنگامے ہیں میرے تری طاقت سے زیادہ
بچتا ہوا بُنگاہِ قلندر سے گزر جا
مَیں کشتی و ملّاح کا محتاج نہ ہوں گا
چڑھتا ہُوا دریا ہے اگر تُو تو اُتر جا
توڑا نہیں جادُو مری تکبیر نے تیرا؟
ہے تجھ میں مُکر جانے کی جُرأت تو مُکر جا!

مہر و مہ و انجم کا محاسب ہے قلندر
ایّام کا مَرکب نہیں، راکب ہے قلندر

ضربِ کلیم
۵۵۴
۵۴

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فلسفہ

افکار جوانوں کے خفی ہوں کہ جلی ہوں
پوشیدہ نہیں مردِ قلندر کی نظر سے
معلوم ہیں مجھ کو ترے احوال کہ میں بھی
مدّت ہوئی گزرا تھا اسی راہ گزر سے
الفاظ کے پیچوں میں اُلجھتے نہیں دانا
غوّاص کو مطلب ہے صدف سے کہ گُہر سے!

پیدا ہے فقط حلقۂ اربابِ جُنوں میں
وہ عقل کہ پا جاتی ہے شُعلے کو شرر سے
جس معنیِ پیچیدہ کی تصدیق کرے دل
قیمت میں بہت بڑھ کے ہے تابندہ گُہر سے
یا مُردہ ہے یا نزع کی حالت میں گرفتار
جو فلسفہ لکّھا نہ گیا خُونِ جگر سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مردانِ خُدا

وہی ہے بندۂ حُر جس کی ضرب ہے کاری
نہ وہ کہ حَرب ہے جس کی تمام عیّاری

ازل سے فطرتِ احرار میں ہیں دوش بدوش
قلندری و قبا پوشی و کُلہ داری

زمانہ لے کے جسے آفتاب کرتا ہے
اُنھی کی خاک میں پوشیدہ ہے وہ چنگاری

وجود انھی کا طوافِ بُتاں سے ہے آزاد
یہ تیرے مومن و کافر، تمام زُنّاری!

کافر و مومن

کل ساحلِ دریا پہ کہا مجھ سے خضر نے
تو ڈھُونڈ رہا ہے سَمِ افرنگ کا تریاق؟

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اک نکتہ مرے پاس ہے شمشیر کی مانند
بُرّندہ و صیقل زدہ و روشن و بَرّاق
کافر کی یہ پہچان کہ آفاق میں گم ہے
مومن کی یہ پہچان کہ گُم اس میں ہیں آفاق!

مہدیِ برحق

سب اپنے بنائے ہوئے زنداں میں ہیں محبوس
خاور کے ثوابت ہوں کہ افرنگ کے سیّار
پیرانِ کلیسا ہوں کہ شیخانِ حرم ہوں
نے جدّتِ گفتار ہے، نے جدّتِ کردار
ہیں اہلِ سیاست کے وہی کُہنہ خم و پیچ
شاعر اسی افلاسِ تخیّل میں گرفتار
دُنیا کو ہے اُس مہدیِ برحق کی ضرورت
ہو جس کی نگہ زلزلۂ عالمِ افکار

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مومنؒ

(دُنیا میں)

ہو حلقۂ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزمِ حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

افلاک سے ہے اس کی حریفانہ کشاکش
خاکی ہے مگر خاک سے آزاد ہے مومن

جچتے نہیں کنجشک و حمام اس کی نظر میں
جبریل و سرافیل کا صیّاد ہے مومن

جنّت میں

کہتے ہیں فرشتے کہ دل آویز ہے مومن
حوروں کو شکایت ہے کم آمیز ہے مومن

---

* بھوپال (شیش محل) میں لکھے گئے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمّد علی باب

تھی خوب حضورِ عُلَما باب کی تقریر
بیچارہ غلط پڑھتا تھا اعرابِ سمٰوٰت

اُس کی غلطی پر عُلَما تھے متبسّم
بولا، تمھیں معلوم نہیں میرے مقامات

اب میری امامت کے تصدّق میں ہیں آزاد
محبوس تھے اعراب میں قرآن کے آیات!

تقدیر

(ابلیس و یزداں)

ابلیس

اے خدائے کُن فکاں! مجھ کو نہ تھا آدم سے بیر
آہ! وہ زندانیِ نزدیک و دُور و دیر و زُود

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرفِ استکبار تیرے سامنے ممکن نہ تھا
ہاں، مگر تیری مشیّت میں نہ تھا میرا سجود

یزداں

کب کھُلا تجھ پر یہ راز، انکار سے پہلے کہ بعد؟

ابلیس

بعد، اے تیری تجلّی سے کمالاتِ وجود!

یزداں

(فرشتوں کی طرف دیکھ کر)

پستیِ فطرت نے سکھلائی ہے یہ حجّت اسے
کہتا ہے 'تیری مشیّت میں نہ تھا میرا سجود'
دے رہا ہے اپنی آزادی کو مجبوری کا نام
ظالم اپنے شعلۂ سوزاں کو خود کہتا ہے دُود!

(ماخوذ از محی الدّین ابنِ عربیؒ)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے رُوحِ محمدؐ

شیرازہ ہُوا ملّتِ مرحوم کا ابتر
اب تُو ہی بتا، تیرا مسلمان کدھر جائے!

وہ لذّتِ آشوب نہیں بحرِ عرب میں
پوشیدہ جو ہے مجھ میں، وہ طوفان کدھر جائے

ہر چند ہے بے قافلہ و راحلہ و زاد
اس کوہ و بیاباں سے حُدی خوان کدھر جائے

اس راز کو اب فاش کر اے رُوحِ محمدؐ
آیاتِ الٰہی کا نگہبان کدھر جائے!

مَدَنیتِ اسلام

بتاؤں تجھ کو مسلماں کی زندگی کیا ہے
یہ ہے نہایتِ اندیشہ و کمالِ جُنوں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طلوع ہے صفَتِ آفتاب اس کا غروب
یگانہ اور مثالِ زمانہ گُوناگُوں!
نہ اس میں عصرِ رواں کی حیا سے بیزاری
نہ اس میں عہدِ کُہن کے فسانہ و افسوں
حقائقِ اَبدی پر اساس ہے اس کی
یہ زندگی ہے، نہیں ہے طلسمِ افلاطوں!
عناصر اس کے ہیں رُوح القُدُس کا ذوقِ جمال
عجَم کا حُسنِ طبیعت، عرَب کا سوزِ دروُں!

اِمامت

تُو نے پُوچھی ہے امامت کی حقیقت مجھ سے
حق تجھے میری طرح صاحبِ اسرار کرے
ہے وہی تیرے زمانے کا امامِ برحق
جو تجھے حاضر و موجود سے بیزار کرے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موت کے آئنے میں تجھ کو دِکھا کر رُخِ دوست
زندگی تیرے لیے اور بھی دُشوار کرے

دے کے احساسِ زیاں تیرا لہُو گرما دے
فقر کی سان چڑھا کر تجھے تلوار کرے

فِتنۂ ملّتِ بیضا ہے امامت اُس کی
جو مسلماں کو سلاطیں کا پرستار کرے!

فقر و راہبی

کچھ اور چیز ہے شاید تری مسلمانی
تری نگاہ میں ہے ایک، فقر و رُہبانی

سکُوں پرستیِ راہب سے فقر ہے بیزار
فقیر کا ہے سفینہ ہمیشہ طوفانی

پسند رُوح و بدن کی ہے وانمود اس کو
کہ ہے نہایتِ مومن خودی کی عُریانی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وجودِ صیرفیِ کائنات ہے اُس کا
اُسے خبر ہے، یہ باقی ہے اور وہ فانی
اُسی سے پوچھ کہ پیشِ نگاہ ہے جو کچھ
جہاں ہے یا کہ فقط رنگ و بو کی طُغیانی
یہ نکتہ میں نے سیکھا بُوالحسن سے
کہ جاں مرتی نہیں مرگِ بدن سے

یہ فقر مردِ مسلماں نے کھو دیا جب سے
رہی نہ دولتِ سلمانی و سلیمانی

غزل

تیری متاعِ حیات علم و ہُنر کا سُرور
میری متاعِ حیات ایک دلِ ناصبور!
معجزۂ اہلِ فکر، فلسفۂ پیچ پیچ
معجزۂ اہلِ ذکر، مُوسیٰ و فرعون و طُور
مصلحتاً کہہ دیا میں نے مسلماں تجھے
تیرے نفس میں نہیں، گرمیِ یوم النشور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک زمانے سے ہے چاکِ گریباں مرا
تُو ہے ابھی ہوش میں، میرے جُنوں کا قصور!

فیضِ نظر کے لیے ضبطِ سخن چاہیے
حرفِ پریشاں نہ کہہ اہلِ نظر کے حضور

خوار جہاں میں کبھی ہو نہیں سکتی وہ قوم
عشق ہو جس کا جسُور، فقر ہو جس کا غیور

تسلیم و رِضا

ہر شاخ سے یہ نکتۂ پیچیدہ ہے پیدا
پَودوں کو بھی احساس ہے پہنائے فضا کا

ظلمت کدۂ خاک پہ شاکر نہیں رہتا
ہر لحظہ ہے دانے کو جُنوں نشوونما کا

فطرت کے تقاضوں پہ نہ کر راہِ عمل بند
مقصود ہے کچھ اور ہی تسلیم و رضا کا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جُرأت ہو نمو کی تو فضا تنگ نہیں ہے
اے مردِ خدا، مُلکِ خدا تنگ نہیں ہے!

نُکتۂ توحید

بیاں میں نُکتۂ توحید آ تو سکتا ہے
ترے دماغ میں بُت خانہ ہو تو کیا کہیے

وہ رمزِ شوق کہ پوشیدہ لا الٰہ میں ہے
طریقِ شیخ فقیہانہ ہو تو کیا کہیے

سُرور جو حق و باطل کی کارزار میں ہے
تُو حرب و ضرب سے بیگانہ ہو تو کیا کہیے

جہاں میں بندۂ حُر کے مشاہدات ہیں کیا
تری نگاہ غلامانہ ہو تو کیا کہیے

مقامِ فقر ہے کتنا بلند شاہی سے
روِش کسی کی گدایانہ ہو تو کیا کہیے!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِلہام اور آزادی

ہو بندۂ آزاد اگر صاحبِ اِلہام
ہے اس کی نِگہ فکر و عمل کے لیے مہمیز
اس کے نفَسِ گرم کی تاثیر ہے ایسی
ہو جاتی ہے خاکِ چمنستاں شرر آمیز
شاہیں کی ادا ہوتی ہے بُلبل میں نمودار
کس درجہ بدل جاتے ہیں مُرغانِ سحر خیز!
اُس مردِ خود آگاہ و خدا مست کی صحبت
دیتی ہے گداؤں کو شکوہِ جم و پرویز
محکوم کے اِلہام سے اللہ بچائے
غارت گرِ اقوام ہے وہ صُورتِ چنگیز

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جان و تن

عقل مُدّت سے ہے اس پیچاک میں اُلجھی ہوئی
رُوح کس جوہر سے، خاکِ تیرہ کس جوہر سے ہے
میری مشکل، مستی و شور و سُرور و درد و داغ
تیری مشکل، مے سے ہے ساغر کہ مے ساغر سے ہے
ارتباطِ حرف و معنی، اختلاطِ جان و تن
جس طرح اخگر قبا پوش اپنی خاکستر سے ہے!

لاہور و کراچی

نظر اللہ پہ رکھتا ہے مسلمانِ غیور
موت کیا شے ہے، فقط عالَمِ معنیٰ کا سفر
اُن شہیدوں کی دِیَت اہلِ کلیسا سے نہ مانگ
قدر و قیمت میں ہے خُوں جن کا حرم سے بڑھ کر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آہ، اے مردِ مسلماں تجھے کیا یاد نہیں
حرفِ 'لَا تَدْعُ مَعَ اللّٰہِ اِلٰہًا اٰخَرَ'

نبوّت

مَیں نہ عارف، نہ مُجدِّد، نہ مُحدِّث، نہ فقیہ
مجھ کو معلوم نہیں کیا ہے نبوّت کا مقام
ہاں، مگر عالمِ اسلام پہ رکھتا ہُوں نظر
فاش ہے مجھ پہ ضمیرِ فلکِ نیلی فام
عصرِ حاضر کی شبِ تار میں دیکھی مَیں نے
یہ حقیقت کہ ہے روشن صفَتِ ماہِ تمام
''وہ نبوّت ہے مسلماں کے لیے برگِ حشیش
جس نبوّت میں نہیں قُوّت و شوکت کا پیام''

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آدم

طلسمِ بُود و عدم جس کا نام ہے آدم
خدا کا راز ہے، قادر نہیں ہے جس پہ سخن
زمانہ صبحِ ازل سے رہا ہے محوِ سفر
مگر یہ اس کی تگ و دَو سے ہو سکا نہ کُہن
اگر نہ ہو تجھے اُلجھن تو کھول کر کہہ دوں
وُجودِ حضرتِ انساں نہ رُوح ہے نہ بدن!

مکّہ اور جنیوا

اس دَور میں اقوام کی صُحبت بھی ہُوئی عام
پوشیدہ نگاہوں سے رہی وحدتِ آدم
تفریقِ ملل حکمتِ افرنگ کا مقصود
اسلام کا مقصود فقط ملّتِ آدم

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکّے نے دیا خاکِ جنیوا کو یہ پیغام
جمعیتِ اقوام کہ جمعیتِ آدم!

اے پیرِ حرم

اے پیرِ حرم! رسم و رہِ خانقہی چھوڑ
مقصود سمجھ میری نوائے سحری کا
اللہ رکھے تیرے جوانوں کو سلامت!
دے ان کو سبق خود شکنی، خود نگری کا
تُو ان کو سِکھا خارا شگافی کے طریقے
مغرب نے سِکھایا انھیں فن شیشہ گری کا
دِل توڑ گئی ان کا دو صدیوں کی غلامی
دارُو کوئی سوچ ان کی پریشاں نظری کا
کہہ جاتا ہوں مَیں زورِ جنُوں میں ترے اسرار
مجھ کو بھی صِلہ دے مری آشفتہ سری کا!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہدی

قوموں کی حیات ان کے تخیّل پہ ہے موقوف
یہ ذوق سکھاتا ہے ادب مُرغِ چمن کو
مجذوب فرنگی نے بہ اندازِ فرنگی
مہدی کے تخیّل سے کیا زندہ وطن کو
اے وہ کہ تو مہدی کے تخیّل سے ہے بیزار
نومید نہ کر آہوئے مُشکیں سے خُتن کو
ہو زندہ کفن پوش تو میّت اُسے سمجھیں
یا چاک کریں مردکِ ناداں کے کفن کو؟

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مردِ مسلماں

ہر لحظہ ہے مومن کی نئی شان، نئی آن
گفتار میں، کردار میں، اللہ کی برہان!

قہاری و غفاری و قدوسی و جبروت
یہ چار عناصر ہوں تو بنتا ہے مسلمان

ہمسایۂ جبریلِ امیں بندۂ خاکی
ہے اس کا نشیمن نہ بخارا نہ بدخشان

یہ راز کسی کو نہیں معلوم کہ مومن
قاری نظر آتا ہے، حقیقت میں ہے قرآن!

قدرت کے مقاصد کا عیار اس کے ارادے
دنیا میں بھی میزان، قیامت میں بھی میزان

جس سے جگرِ لالہ میں ٹھنڈک ہو، وہ شبنم
دریاؤں کے دل جس سے دہل جائیں، وہ طوفان

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فطرت کا سرودِ ازلی اس کے شب و روز
آہنگ میں یکتا صفتِ سورۂ رحمٰن
بنتے ہیں مری کارگہِ فکر میں انجم
لے اپنے مقدر کے ستارے کو تو پہچان!

پنجابی مسلمان

مذہب میں بہت تازہ پسند اس کی طبیعت
کر لے کہیں منزل تو گزرتا ہے بہت جلد
تحقیق کی بازی ہو تو شرکت نہیں کرتا
ہو کھیل مریدی کا تو ہرتا ہے بہت جلد
تاویل کا پھندا کوئی صیاد لگا دے
یہ شاخِ نشیمن سے اترتا ہے بہت جلد

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آزادی

ہے کس کی یہ جرأت کہ مسلمان کو ٹوکے
حُریّتِ افکار کی نعمت ہے خداداد
چاہے تو کرے کعبے کو آتش کدۂ پارس
چاہے تو کرے اس میں فرنگی صنم آباد
قرآن کو بازیچۂ تاویل بنا کر
چاہے تو خود اک تازہ شریعت کرے ایجاد
ہے مملکتِ ہند میں اک طرفہ تماشا
اسلام ہے محبوس، مسلمان ہے آزاد!

اشاعتِ اسلام فرنگستان میں

ضمیر اس مدنیّت کا دیں سے ہے خالی
فرنگیوں میں اخوّت کا ہے نسب پہ قیام

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلند تر نہیں انگریز کی نگاہوں میں
قبولِ دینِ مسیحی سے برہمن کا مقام
اگر قبول کرے دینِ مصطفیٰ، انگریز
سیاہ روز مسلماں رہے گا پھر بھی غلام

لا و اِلّا

فضائے نور میں کرتا نہ شاخ و برگ و بر پیدا
سفر خاکی شبستاں سے نہ کر سکتا اگر دانہ
نہادِ زندگی میں ابتدا 'لا'، انتہا 'اِلّا'
پیامِ موت ہے جب 'لا' ہوا 'اِلّا' سے بیگانہ
وہ مِلّت رُوح جس کی 'لا' سے آگے بڑھ نہیں سکتی
یقیں جانو، ہوا لبریز اُس مِلّت کا پیمانہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُمرائے عرب سے*

کرے یہ کافرِ ہندی بھی جرأتِ گُفتار
اگر نہ ہو اُمرائے عرب کی بے ادبی!
یہ نُکتہ پہلے سِکھایا گیا کس اُمّت کو؟
وصالِ مُصطفوی، افتراقِ بُولہبی!
نہیں وجود حدود و ثُغور سے اس کا
محمّدِ عربی سے ہے عالمِ عربی!

احکامِ الٰہی

پابندیِ تقدیر کہ پابندیِ احکام!
یہ مسئلہ مشکل نہیں اے مردِ خرد مند

---

* بھوپال (شیش محل) میں لکھے گئے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اک آن میں سو بار بدل جاتی ہے تقدیر
ہے اس کا مقلد ابھی ناخوش ابھی خورسند
تقدیر کے پابند نباتات و جمادات
مومن فقط احکام الٰہی کا ہے پابند

موت

لحد میں بھی یہی غیب و حضور رہتا ہے
اگر ہو زندہ تو دل ناصبور رہتا ہے
مہ و ستارہ، مثالِ شرارہ یک دو نفس
مے خودی کا ابد تک سرور رہتا ہے
فرشتہ موت کا چھوتا ہے گو بدن تیرا
ترے وجود کے مرکز سے دور رہتا ہے!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قُم باذنِ اللہ

جہاں اگرچہ دگرگُوں ہے، قُم باذنِ اللہ
وہی زمیں، وہی گردُوں ہے، قُم باذنِ اللہ
کیا نوائے 'انا الحق' کو آتشیں جس نے
تری رگوں میں وہی خُوں ہے، قُم باذنِ اللہ
غمیں نہ ہو کہ پراگندہ ہے شعور ترا
فرنگیوں کا یہ افسُوں ہے، قُم باذنِ اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقصود (سپنوزا، افلاطون، اقبال)

سپنوزا

نظر حیات پہ رکھتا ہے مردِ دانشمند
حیات کیا ہے؟ حضور و سرور و نور و وجود!

فلاطون

نگاہ موت پہ رکھتا ہے مردِ دانشمند
حیات ہے شبِ تاریک میں شرر کی نمود!

حیات و موت نہیں التفات کے لائق
فقط خودی ہے خودی کی نگاہ کا مقصود!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعلیم و تربیت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقصود*

(سپینوزا)

نظر حیات پہ رکھتا ہے مردِ دانش مند
حیات کیا ہے، حضور و سُرور و نُور و وجود

(فلاطُوں)

نگاہ موت پہ رکھتا ہے مردِ دانش مند
حیات ہے شبِ تاریک میں شرر کی نمود

حیات و موت نہیں التفات کے لائق
فقط خودی ہے خودی کی نگاہ کا مقصود

---

* ریاض منزل (دولت کدہ سر راس مسعود) بھوپال میں لکھے گئے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زمانۂ حاضر کا انسان

عشق ناپید و خرد میگزدش صُورتِ مار،
عقل کو تابعِ فرمانِ نظر کر نہ سکا
ڈھونڈنے والا ستاروں کی گزرگاہوں کا
اپنے افکار کی دُنیا میں سفر کر نہ سکا
اپنی حکمت کے خم و پیچ میں اُلجھا ایسا
آج تک فیصلۂ نفع و ضرر کر نہ سکا
جس نے سورج کی شعاعوں کو گرفتار کیا
زندگی کی شبِ تاریک سحَر کر نہ سکا!

اقوامِ مشرق

نظر آتے نہیں بے پردہ حقائق اُن کو
آنکھ جن کی ہوئی محکومی و تقلید سے کور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندہ کر سکتی ہے ایران و عرب کو کیونکر
یہ فرنگی مدنیت کہ جو ہے خود لبِ گور!

آگاہی

نظر سپہر پہ رکھتا ہے جو ستارہ شناس
نہیں ہے اپنی خودی کے مقام سے آگاہ
خودی کو جس نے فلک سے بلند تر دیکھا
وہی ہے مملکتِ صبح و شام سے آگاہ
وہی نگاہ کے ناخوب و خوب سے محرم
وہی ہے دل کے حلال و حرام سے آگاہ

مُصلحینِ مشرق

میں ہُوں نومید تیرے ساقیانِ سامری فن سے
کہ بزمِ خاوراں میں لے کے آئے ساتگیں خالی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نئی بجلی کہاں اُن بادلوں کے جیب و دامن میں
پُرانی بجلیوں سے بھی ہے جن کی آستیں خالی!

مغربی تہذیب

فسادِ قلب و نظر ہے فرنگ کی تہذیب
کہ رُوح اس مدنیّت کی رہ سکی نہ عفیف
رہے نہ رُوح میں پاکیزگی تو ہے ناپید
ضمیرِ پاک و خیالِ بلند و ذوقِ لطیف

اسرارِ پیدا

اُس قوم کو شمشیر کی حاجت نہیں رہتی
ہو جس کے جوانوں کی خودی صُورتِ فولاد
ناچیز جہانِ مہ و پرویں ترے آگے
وہ عالمِ مجبور ہے، تُو عالمِ آزاد

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موجوں کی تپش کیا ہے فقط ذوقِ طلب ہے
پنہاں جو صدف میں ہے وہ دولت ہے خداداد
شاہیں کبھی پرواز سے تھک کر نہیں گرتا
پُر دم ہے اگر تُو تو نہیں خطرۂ اُفتاد

سُلطان ٹیپُو کی وصیّت

تُو رہ نوردِ شوق ہے منزل نہ کر قبول
لیلیٰ بھی ہم نشیں ہو تو محمل نہ کر قبول
اے جُوئے آب بڑھ کے ہو دریائے تُند و تیز
ساحل تجھے عطا ہو تو ساحل نہ کر قبول
کھویا نہ جا صنم کدۂ کائنات میں
محفل گداز! گرمیِ محفل نہ کر قبول
صُبحِ ازل یہ مجھ سے کہا جبرئیل نے
جو عقل کا غلام ہو وہ دل نہ کر قبول

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باطل دُوئی پسند ہے، حق لاشریک ہے
شرکت میانۂ حق و باطل نہ کر قبول!

غزل

نہ میں عجمی نہ ہندی، نہ عراقی و حجازی
کہ خودی سے میں نے سیکھی دو جہاں سے بے نیازی

تو مری نظر میں کافر، میں تری نظر میں کافر
ترا دِیں نفَس شماری، مرا دِیں نفَس گدازی

تو بدل گیا تو بہتر کہ بدل گئی شریعت
کہ موافقِ تدَرواں نہیں دینِ شاہبازی

ترے دشت و در میں مجھ کو وہ جُنوں نظر نہ آیا
کہ سِکھا سکے خرد کو رہ و رسمِ کارسازی

نہ جُدا رہے نوا گر تب و تابِ زندگی سے
کہ ہلاکیِ اُمَم ہے یہ طریقِ نَے نوازی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیداری

جس بندۂ حق بیں کی خودی ہو گئی بیدار
شمشیر کی مانند ہے بُرّندہ و بَرّاق
اُس کی نگہِ شوخ پہ ہوتی ہے نمودار
ہر ذرّے میں پوشیدہ ہے جو قُوّتِ اشراق
اُس مردِ خدا سے کوئی نسبت نہیں تجھ کو
تُو بندۂ آفاق ہے، وہ صاحبِ آفاق
تجھ میں ابھی پیدا نہیں ساحل کی طلب بھی
وہ پاکیِ فطرت سے ہوا محرمِ اعماق

خودی کی تربیت

خودی کی پرورش و تربیت پہ ہے موقوف
کہ مُشتِ خاک میں پیدا ہو آتشِ ہمہ سوز

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہی ہے سرِّ کلیمی ہر اک زمانے میں
ہوائے دشت و شعیب و شبانیِ شب و روز!

آزادیِ فکر

آزادیِ افکار سے ہے اُن کی تباہی
رکھتے نہیں جو فکر و تدبّر کا سلیقہ
ہو فکر اگر خام تو آزادیِ افکار
انسان کو حیوان بنانے کا طریقہ!

خودی کی زندگی

خودی ہو زندہ تو ہے فقر بھی شہنشاہی
نہیں ہے سنجر و طُغرل سے کم شکوہِ فقیر
خودی ہو زندہ تو دریائے بے کراں پایاب
خودی ہو زندہ تو کُہسار پرنیان و حریر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہنگِ زندہ ہے اپنے مُحیط میں آزاد
نہنگِ مُردہ کو موجِ سراب بھی زنجیر!

حکومت*

ہے مُریدوں کو تو حق بات گوارا لیکن
شیخ و مُلّا کو بُری لگتی ہے درویش کی بات
قوم کے ہاتھ سے جاتا ہے متاعِ کردار
بحث میں آتا ہے جب فلسفۂ ذات و صفات
گرچہ اس دَیرِ کُہن کا ہے یہ دستورِ قدیم
کہ نہیں مے کدہ و ساقی و مِینا کو ثبات
قسمتِ بادہ مگر حق ہے اُسی مِلّت کا
انگبیں جس کے جوانوں کو ہے تلخابِ حیات!

* ریاض منزل (دولت کدہ سر راس مسعود) بھوپال میں لکھے گئے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہندی مکتب

اقبالؔ! یہاں نام نہ لے علمِ خودی کا
موزُوں نہیں مکتب کے لیے ایسے مقالات
بہتر ہے کہ بیچارے مموُلوں کی نظر سے
پوشیدہ رہیں باز کے احوال و مقامات
آزاد کی اک آن ہے محکوم کا اک سال
کس درجہ گراں سَیر ہیں محکوم کے اوقات!
آزاد کا ہر لحظہ پیامِ ابدیّت
محکوم کا ہر لحظہ نئی مرگِ مفاجات
آزاد کا اندیشہ حقیقت سے منوّر
محکوم کا اندیشہ گرفتارِ خُرافات
محکوم کو پیروں کی کرامات کا سوُدا
ہے بندۂ آزاد خود اک زندہ کرامات

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکوم کے حق میں ہے یہی تربیت اچھی
موسیقی و صورت گری و علمِ نباتات!

تربیت

زندگی کچھ اور شے ہے، علم ہے کچھ اور شے
زندگی سوزِ جگر ہے، علم ہے سوزِ دماغ
علم میں دولت بھی ہے، قدرت بھی ہے، لذّت بھی ہے
ایک مشکل ہے کہ ہاتھ آتا نہیں اپنا سُراغ
اہلِ دانش عام ہیں، کم یاب ہیں اہلِ نظر
کیا تعجّب ہے کہ خالی رہ گیا تیرا ایاغ!
شیخِ مکتب کے طریقوں سے کُشادِ دل کہاں
کس طرح کبریت سے روشن ہو بجلی کا چراغ!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خُوب و زِشت

ستارگانِ فضاہائے نیلگوں کی طرح
تخیّلات بھی ہیں تابعِ طلوع و غروب
جہانِ خودی کا بھی ہے صاحبِ فراز و نشیب
یہاں بھی معرکہ آرا ہے خُوب سے ناخُوب
نمود جس کی فرازِ خودی سے ہو، وہ جمیل
جو ہو نشیب میں پیدا، قبیح و نامحبوب!

مرگِ خودی

خودی کی موت سے مغرب کا اندرُوں بے نور
خودی کی موت سے مشرق ہے مُبتلائے جُذام
خودی کی موت سے رُوحِ عرب ہے بے تب و تاب
بدن عراق و عجم کا ہے بے عروق و عظام

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خودی کی موت سے ہندی شکستہ بالوں پر
قفس ہُوا ہے حلال اور آشیانہ حرام!
خودی کی موت سے پیرِ حرم ہُوا مجبور
کہ بیچ کھائے مسلماں کا جامۂ احرام!

مہمانِ عزیز

پُر ہے افکار سے ان مدرسے والوں کا ضمیر
خُوب و ناخُوب کی اس دَور میں ہے کس کو تمیز!
چاہیے خانۂ دل کی کوئی منزل خالی
شاید آجائے کہیں سے کوئی مہمانِ عزیز

عصرِ حاضر

پُختہ افکار کہاں ڈھونڈنے جائے کوئی
اس زمانے کی ہوا رکھتی ہے ہر چیز کو خام

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۹۵
ضربِ کلیم
۹۵

مَدرسہ عقل کو آزاد تو کرتا ہے مگر
چھوڑ جاتا ہے خیالات کو بے ربط و نظام
مُردہ، لادینیِ افکار سے افرنگ میں عشق
عقل بے ربطیِ افکار سے مشرق میں غلام!

طالبِ علم

خدا تجھے کسی طُوفاں سے آشنا کر دے
کہ تیرے بحر کی موجوں میں اضطراب نہیں
تجھے کتاب سے ممکن نہیں فراغ کہ تُو
کتاب خواں ہے مگر صاحبِ کتاب نہیں!

اِمتحان

کہا پہاڑ کی ندّی نے سنگ ریزے سے
فتادگی و سرافگندگی تری معراج!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترا یہ حال کہ پامال و درد مند ہے تُو
مری یہ شان کہ دریا بھی ہے مرا محتاج
جہاں میں تُو کسی دیوار سے نہ ٹکرایا
کسے خبر کہ تُو ہے سنگِ خارہ یا کہ زُجاج!

مدرَسہ

عصرِ حاضر مَلکُ الموت ہے تیرا جس نے
قبض کی رُوح تری دے کے تجھے فکرِ معاش
دل لرزتا ہے حریفانہ کشاکش سے ترا
زندگی موت ہے، کھو دیتی ہے جب ذوقِ خراش
اُس جنُوں سے تجھے تعلیم نے بیگانہ کیا
جو یہ کہتا تھا خرد سے کہ بہانے نہ تراش
فیضِ فطرت نے تجھے دیدۂ شاہیں بخشا
جس میں رکھ دی ہے غلامی نے نگاہِ خفّاش

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدرسے نے تری آنکھوں سے چُھپایا جن کو
خلوتِ کوہ و بیاباں میں وہ اَسرار ہیں فاش

حکیم نطشہ

حریفِ نکتۂ توحید ہو سکا نہ حکیم
نگاہ چاہیے اَسرارِ 'لا اِلٰہ' کے لیے
خدنگِ سینۂ گردُوں ہے اُس کا فکرِ بلند
کمند اُس کا تخیّل ہے مہر و مہ کے لیے
اگرچہ پاک ہے طینت میں راہبی اُس کی
ترس رہی ہے مگر لذّتِ گنہ کے لیے

اساتذہ

مقصد ہو اگر تربیتِ لعلِ بدخشاں
بے سُود ہے بھٹکے ہُوئے خورشید کا پرتو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دُنیا ہے روایات کے پھندوں میں گرفتار
کیا مدرسہ، کیا مدرسے والوں کی تگ و دَو!
کر سکتے تھے جو اپنے زمانے کی امامت
وہ کُہنہ دماغ اپنے زمانے کے ہیں پیرو!

غزل

ملے گا منزلِ مقصود کا اُسی کو سُراغ
اندھیری شب میں ہے چیتے کی آنکھ جس کا چراغ
میسّر آتی ہے فُرصت فقط غلاموں کو
نہیں ہے بندۂ حُر کے لیے جہاں میں فراغ
فروغِ مغربیاں خیرہ کر رہا ہے تجھے
تری نظر کا نگہباں ہو صاحبِ 'مازاغ'
وہ بزمِ عیش ہے مہمانِ یک نفَس دو نفَس
چمک رہے ہیں مثالِ ستارہ جن کے اَیاغ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا ہے تجھ کو کتابوں نے کور ذوق اتنا
صبا سے بھی نہ ملا تجھ کو بُوئے گُل کا سُراغ!

دین و تعلیم

مجھ کو معلوم ہیں پیرانِ حرم کے انداز
ہو نہ اخلاص تو دعوائے نظر لاف و گزاف

اور یہ اہلِ کلیسا کا نظامِ تعلیم
ایک سازش ہے فقط دین و مُروّت کے خلاف

اُس کی تقدیر میں محکومی و مظلومی ہے
قوم جو کر نہ سکی اپنی خودی سے انصاف

فطرت افراد سے اغماض بھی کر لیتی ہے
کبھی کرتی نہیں ملّت کے گُناہوں کو معاف

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاوید سے

1

غارت گرِ دیں ہے یہ زمانہ ہے اس کی نہاد کافرانہ
دربارِ شہنشہی سے خوشتر مردانِ خدا کا آستانہ
لیکن یہ دَورِ ساحری ہے انداز ہیں سب کے جادُوانہ
سرچشمۂ زندگی ہُوا خشک باقی ہے کہاں مئے شبانہ!
خالی اُن سے ہُوا دبستاں تھی جن کی نگاہ تازیانہ
جس گھر کا مگر چراغ ہے تُو ہے اس کا مذاق عارفانہ
جوہر میں ہو 'لا الٰہ' تو کیا خوف تعلیم ہو گو فرنگیانہ
شاخِ گُل پر چہک ولیکن کر اپنی خودی میں آشیانہ!
وہ بحر ہے آدمی کہ جس کا ہر قطرہ ہے بحرِ بیکرانہ
دہقان اگر نہ ہو تن آساں ہر دانہ ہے صد ہزار دانہ
"غافل منشیں نہ وقتِ بازی ست وقتِ ہنر است و کارسازی ست"

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲

سینے میں اگر نہ ہو دلِ گرم
رہ جاتی ہے زندگی میں خامی

نخچیر اگر ہو زیرک و چست
آتی نہیں کام کہنہ دامی

ہے آبِ حیات اسی جہاں میں
شرط اس کے لیے ہے تشنہ کامی

غیرت ہے طریقتِ حقیقی
غیرت سے ہے فقر کی تمامی

اے جانِ پدر! نہیں ہے ممکن
شاہیں سے تدرو کی غلامی

نایاب نہیں متاعِ گفتار
صد انوری و ہزار جامی!

ہے میری بساط کیا جہاں میں
بس ایک فغانِ زیر بامی

اک صدقِ مقال ہے کہ جس سے
مَیں چشمِ جہاں میں ہوں گرامی

اللہ کی دین ہے، جسے دے
میراث نہیں بلند نامی

اپنے نورِ نظر سے کیا خوب
فرماتے ہیں حضرتِ نظامی

"جائے کہ بزرگ بایدت بود
فرزندیِ من ندارَدت سود"

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مومن پہ گراں ہیں یہ شب و روز
دین و دولت، قمار بازی!

ناپید ہے بندۂ عمل مست
باقی ہے فقط نفس درازی

ہمت ہو اگر تو ڈھونڈ وہ فقر
جس فقر کی اصل ہے حجازی

اس فقر سے آدمی میں پیدا
اللہ کی شانِ بے نیازی

کنجشک و حمام کے لیے موت
ہے اس کا مقام شاہبازی

روشن اس سے خرد کی آنکھیں
بے سرمۂ بوعلی و رازی

حاصل اس کا شکوہِ محمود
فطرت میں اگر نہ ہو ایازی

تیری دنیا کا یہ سرافیل
رکھتا نہیں ذوقِ نے نوازی

ہے اس کی نگاہِ عالم آشوب
در پردہ تمام کارسازی

یہ فقرِ غیور جس نے پایا
بے تیغ و سناں ہے مردِ غازی

مومن کی اسی میں ہے امیری
اللہ سے مانگ یہ فقیری

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مردِ فرنگ

ہزار بار حکیموں نے اس کو سُلجھایا
مگر یہ مسئلۂ زن رہا وہیں کا وہیں
قصور زن کا نہیں ہے کچھ اس خرابی میں
گواہ اس کی شرافت پہ ہیں مہ و پرویں
فساد کا ہے فرنگی معاشرت میں ظہور
کہ مرد سادہ ہے بیچارہ زن شناس نہیں

ایک سوال

کوئی پُوچھے حکیمِ یورپ سے
ہند و یوناں ہیں جس کے حلقہ بگوش

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا یہی ہے معاشرت کا کمال
مرد بے کار و زن تہی آغوش!

پردہ

بہت رنگ بدلے سپہرِ بریں نے
خدایا یہ دُنیا جہاں تھی، وہیں ہے
تفاوُت نہ دیکھا زن و شو میں مَیں نے
وہ خَلوت نشیں ہے، یہ خَلوت نشیں ہے
ابھی تک ہے پردے میں اولادِ آدم
کسی کی خودی آشکارا نہیں ہے

خَلوت

رُسوا کیا اس دَور کو جَلوت کی ہوَس نے
روشن ہے نگہ، آئنۂ دِل ہے مُکدّر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑھ جاتا ہے جب ذوقِ نظر اپنی حدوں سے
ہو جاتے ہیں افکار پراگندہ و ابتر
آغوشِ صدف جس کے نصیبوں میں نہیں ہے
وہ قطرۂ نیساں کبھی بنتا نہیں گوہر
خلوت میں خودی ہوتی ہے خودگیر، و لیکن
خلوت نہیں اب دیر و حرم میں بھی میسّر!

عورت

وجودِ زن سے ہے تصویرِ کائنات میں رنگ
اسی کے ساز سے ہے زندگی کا سوزِ دروں
شرف میں بڑھ کے ثریّا سے مشتِ خاک اس کی
کہ ہر شرف ہے اسی دُرج کا دُرِ مکنوں
مکالماتِ فلاطوں نہ لکھ سکی، لیکن
اسی کے شعلے سے ٹوٹا شرارِ افلاطوں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آزادیٔ نسواں

اس بحث کا کچھ فیصلہ مَیں کر نہیں سکتا
گو خوب سمجھتا ہوں کہ یہ زہر ہے، وہ قند
کیا فائدہ، کچھ کہہ کے بنوں اَور بھی معتوب
پہلے ہی خفا مجھ سے ہیں تہذیب کے فرزند
اس راز کو عورت کی بصیرت ہی کرے فاش
مجبور ہیں، معذور ہیں، مردانِ خرد مند
کیا چیز ہے آرائش و قیمت میں زیادہ
آزادیٔ نسواں کہ زمرّد کا گُلوبند!

عورت کی حفاظت

اک زندہ حقیقت مرے سینے میں ہے مستور
کیا سمجھے گا وہ جس کی رگوں میں ہے لہُو سرد

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے پردہ، نہ تعلیم، نئی ہو کہ پُرانی
نسوانیتِ زن کا نگہباں ہے فقط مرد
جس قوم نے اس زندہ حقیقت کو نہ پایا
اُس قوم کا خورشید بہت جلد ہُوا زرد

عورت اور تعلیم

تہذیبِ فرنگی ہے اگر مرگِ اُمومت
ہے حضرتِ انساں کے لیے اس کا ثمر موت
جس علم کی تاثیر سے زن ہوتی ہے نازن
کہتے ہیں اُسی علم کو اربابِ نظر موت
بیگانہ رہے دیں سے اگر مَدرسۂ زن
ہے عشق و محبّت کے لیے علم و ہُنر موت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورت

جوہرِ مرد عیاں ہوتا ہے بے منتِ غیر
غیر کے ہاتھ میں ہے جوہرِ عورت کی نمود
راز ہے اس کے تپِ غم کا یہی نکتۂ شوق
آتشیں، لذتِ تخلیق سے ہے اس کا وجود
کھلتے جاتے ہیں اسی آگ سے اسرارِ حیات
گرم اسی آگ سے ہے معرکۂ بود و نبود
میں بھی مظلومیِ نسواں سے ہوں غمناک بہت
نہیں ممکن مگر اس عقدۂ مشکل کی کشود!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

دین و ہنر

سرود و شعر و سیاست، کتاب و دین و ہنر
گہر ہیں ان کی گرہ میں تمام یک دانہ
ضمیرِ بندۂ خاکی سے ہے نمود ان کی
بلند تر ہے ستاروں سے ان کا کاشانہ
اگر خودی کی حفاظت کریں تو عینِ حیات
نہ کر سکیں تو سراپا فسون و افسانہ
ہوئی ہے زیرِ فلک امتوں کی رسوائی
خودی سے جب ادب و دیں ہوئے ہیں بیگانہ

www.KitaboSunnat.com

ضربِ کلیم

ادبیات

فنونِ لطیفہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دِین و ہُنر

سرود و شعر و سیاست، کتاب و دِین و ہُنر
گُہر ہیں ان کی گرہ میں تمام یک دانہ
ضمیرِ بندۂ خاکی سے ہے نمود ان کی
بلند تر ہے ستاروں سے ان کا کاشانہ
اگر خودی کی حفاظت کریں تو عینِ حیات
نہ کر سکیں تو سراپا فسُون و افسانہ
ہُوئی ہے زیرِ فلک اُمّتوں کی رُسوائی
خودی سے جب ادب و دِیں ہُوئے ہیں بیگانہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخلیق

جہانِ تازہ کی افکارِ تازہ سے ہے نمود
کہ سنگ و خشت سے ہوتے نہیں جہاں پیدا
خودی میں ڈوبنے والوں کے عزم و ہمت نے
اس آبجو سے کیے بحرِ بے کراں پیدا
وہی زمانے کی گردش پہ غالب آتا ہے
جو ہر نفس سے کرے عمرِ جاوداں پیدا
خودی کی موت سے مشرق کی سرزمینوں میں
ہُوا نہ کوئی خدائی کا رازداں پیدا
ہوائے دشت سے بُوئے رفاقت آتی ہے
عجب نہیں ہے کہ ہوں میرے ہم عناں پیدا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنوں

زُجاجِ گر کی دُکاں شاعری و مُلّائی
ستم ہے خوار پھرے دشت و در میں دیوانہ!
کسے خبر کہ جُنوں میں کمال اور بھی ہیں
کریں اگر اسے کوہ و کمر سے بیگانہ
ہجومِ مدرسہ بھی سازگار ہے اس کو
کہ اس کے واسطے لازم نہیں ہے ویرانہ

اپنے شعر سے

ہے گلہ مجھ کو تری لذّتِ پیدائی کا
تُو ہُوا فاش تو ہیں اب مرے اَسرار بھی فاش
شُعلے سے ٹُوٹ کے مثلِ شرر آوارہ نہ رہ
کر کسی سینۂ پُرسوز میں خلوت کی تلاش!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیرس کی مسجد

مری نگاہ کمالِ ہُنر کو کیا دیکھے
کہ حق سے یہ حرمِ مغربی ہے بیگانہ
حرم نہیں ہے، فرنگی کرشمہ بازوں نے
تنِ حرم میں چھپا دی ہے رُوحِ بُت خانہ
یہ بُت کدہ انھی غارت گروں کی ہے تعمیر
دمشق ہاتھ سے جن کے ہُوا ہے ویرانہ

ادبیات

عشق اب پیرویِ عقلِ خدا داد کرے
آبرُوئے کوچۂ جاناں میں نہ برباد کرے
کُہنہ پیکر میں نئی رُوح کو آباد کرے
یا کُہن رُوح کو تقلید سے آزاد کرے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نگاہ*

بہار و قافلۂ لالہ ہائے صحرائی
شباب و مستی و ذوق و سرور و رعنائی!
اندھیری رات میں یہ چشمکیں ستاروں کی
یہ بحر، یہ فلکِ نیلگوں کی پہنائی!
سفر عروسِ قمر کا عماریِ شب میں
طلوعِ مہر و سکوتِ سپہرِ مینائی!
نگاہ ہو تو بہائے نظارہ کچھ بھی نہیں
کہ بیچتی نہیں فطرت جمال و زیبائی

---

* ریاض منزل (دولت کدہ سر راس مسعود) بھوپال میں لکھے گئے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجدِ قوّت الاسلام

ہے مرے سینۂ بے نُور میں اب کیا باقی
'لا اِلٰہ' مُردہ و افسُردہ و بے ذوقِ نمود

چشمِ فطرت بھی نہ پہچان سکے گی مجھ کو
کہ ایازی سے دِگرگُوں ہے مقامِ محمود

کیوں مسلماں نہ خجل ہو تری سنگینی سے
کہ غلامی سے ہُوا مثلِ زُجاج اس کا وجود

ہے تری شان کے شایاں اُسی مومن کی نماز
جس کی تکبیر میں ہو معرکۂ بود و نبود

اب کہاں میرے نفَس میں وہ حرارت، وہ گداز
بے تب و تابِ درُوں میری صلوٰۃ اور درُود

ہے مری بانگِ اذاں میں نہ بلندی، نہ شکوہ
کیا گوارا ہے تجھے ایسے مسلماں کا سجود؟

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیاتر

تری خودی سے ہے روشن ترا حریمِ وجود
حیات کیا ہے، اُسی کا سُرور و سوز و ثبات

بلند تر مہ و پرویں سے ہے اُسی کا مقام
اُسی کے نُور سے پیدا ہیں تیرے ذات و صفات

حریم تیرا، خودی غیر کی! معاذ اللہ
دوبارہ زندہ نہ کر کاروبارِ لات و منات

یہی کمال ہے تمثیل کا کہ تُو نہ رہے
رہا نہ تُو تو نہ سوزِ خودی، نہ سازِ حیات

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شعاعِ اُمّید

(۱)

سُورج نے دیا اپنی شعاعوں کو یہ پیغام
دُنیا ہے عجب چیز، کبھی صبح کبھی شام
مُدّت سے تم آوارہ ہو پہنائے فضا میں
بڑھتی ہی چلی جاتی ہے بے مہریِ ایّام
نے ریت کے ذرّوں پہ چمکنے میں ہے راحت
نے مثلِ صبا طوفِ گل و لالہ میں آرام
پھر میرے تجلّی کدہ دل میں سما جاؤ
چھوڑو چمنستان و بیابان و در و بام

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲

آفاق کے ہر گوشے سے اُٹھتی ہیں شُعاعیں
بچھڑے ہُوئے خورشید سے ہوتی ہیں ہم آغوش
اک شور ہے، مغرب میں اُجالا نہیں ممکن
افرنگ مشینوں کے دُھوئیں سے ہے سیہ پوش
مشرق نہیں گو لذّتِ نظّارہ سے محروم
لیکن صفتِ عالمِ لاہُوت ہے خاموش
پھر ہم کو اُسی سینۂ روشن میں چھُپا لے
اے مہرِ جہاں تاب! نہ کر ہم کو فراموش

۳

اک شوخ کرن، شوخ مثالِ نگہِ حُور
آرام سے فارغ، صفتِ جوہرِ سیماب
بولی کہ مجھے رُخصتِ تنویر عطا ہو
جب تک نہ ہو مشرق کا ہر اک ذرّہ جہاں تاب

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھوڑوں گی نہ میں ہند کی تاریک فضا کو
جب تک نہ اُٹھیں خواب سے مردانِ گراں خواب
خاور کی اُمیدوں کا یہی خاک ہے مرکز
اقبالؔ کے اشکوں سے یہی خاک ہے سیراب
چشمِ مہ و پرویں ہے اسی خاک سے روشن
یہ خاک کہ ہے جس کا خزف ریزہ دُرِ ناب
اس خاک سے اُٹھے ہیں وہ غوّاصِ معانی
جن کے لیے ہر بحرِ پُر آشوب ہے پایاب
جس ساز کے نغموں سے حرارت تھی دلوں میں
محفل کا وہی ساز ہے بیگانۂ مضراب
بُت خانے کے دروازے پہ سوتا ہے برہمن
تقدیر کو روتا ہے مسلماں تہِ محراب
مشرق سے ہو بیزار، نہ مغرب سے حذر کر
فطرت کا اشارہ ہے کہ ہر شب کو سحر کر!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُمّید*

معاملہ تو زمانے کا خوب کرتا ہُوں
اگرچہ میں نہ سپاہی ہُوں نے امیرِ جُنود
مجھے خبر نہیں یہ شاعری ہے یا کچھ اور
عطا ہُوا ہے مجھے ذکر و فکر و جذب و سرود
جبینِ بندۂ حق میں نمود ہے جس کی
اُسی جلال سے لبریز ہے ضمیرِ وجود
یہ کافری تو نہیں، کافری سے کم بھی نہیں
کہ مردِ حق ہو گرفتارِ حاضر و موجود
غمیں نہ ہو کہ بہت دُور ہیں ابھی باقی
نئے ستاروں سے خالی نہیں سپہرِ کبود

---

* ریاض منزل (دولت کدہ سر راس مسعود) بھوپال میں لکھے گئے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نگاہِ شوق

یہ کائنات چھپاتی نہیں ضمیر اپنا
کہ ذرّے ذرّے میں ہے ذوقِ آشکارائی
کچھ اور ہی نظر آتا ہے کاروبارِ جہاں
نگاہِ شوق اگر ہو شریکِ بینائی
اسی نگاہ سے محکوم قوم کے فرزند
ہوئے جہاں میں سزاوارِ کارفرمائی
اسی نگاہ میں ہے قاہری و جبّاری
اسی نگاہ میں ہے دلبری و رعنائی
اسی نگاہ سے ہر ذرّے کو جُنوں میرا
سِکھا رہا ہے رہ و رسمِ دشت پیمائی
نگاہِ شوق میسّر نہیں اگر تجھ کو
ترا وجود ہے قلب و نظر کی رُسوائی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہلِ ہُنر سے

مہر و مہ و مشتری، چند نفَس کا فروغ
عشق سے ہے پائدار تیری خودی کا وجود
تیرے حرم کا ضمیر اسود و احمر سے پاک
ننگ ہے تیرے لیے سُرخ و سپید و کبود
تیری خودی کا غیاب معرکۂ ذکر و فکر
تیری خودی کا حضور عالمِ شعر و سرود
رُوح اگر ہے تری رنجِ غلامی سے زار
تیرے ہُنر کا جہاں دَیر و طواف و سجود
اور اگر باخبر اپنی شرافت سے ہو
تیری سِپہ اِنس و جِنّ، تُو ہے امیرِ جُنود!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۲۵
ضربِ کلیم
۱۲۵

غزل

دریا میں موتی، اے موجِ بے باک
ساحل کی سوغات! خار و خس و خاک

میرے شرر میں بجلی کے جوہر
لیکن نیستاں تیرا ہے نم ناک

تیرا زمانہ، تاثیر تیری
ناداں! نہیں یہ تاثیرِ افلاک

ایسا جُنوں بھی دیکھا ہے مَیں نے
جس نے سیے ہیں تقدیر کے چاک

کامل وہی ہے رِندی کے فن میں
مستی ہے جس کی بے منّتِ تاک

رکھتا ہے اب تک میخانۂ شرق
وہ مے کہ جس سے روشن ہو ادراک

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہلِ نظر ہیں یورپ سے نومید
ان اُمتوں کے باطن نہیں پاک

وُجود

اے کہ ہے زیرِ فلک مثلِ شرر تیری نمود
کون سمجھائے تجھے کیا ہیں مقاماتِ وجود!
گر ہُنر میں نہیں تعمیرِ خودی کا جوہر
وائے صُورت گری و شاعری و نائے وسرود!
مکتب و مے کدہ جُز درسِ نبودن ندہند
بودن آموز کہ ہم باشی و ہم خواہی بود

سرود

آیا کہاں سے نالۂ نَے میں سرورِ مے
اصل اس کی نَے نواز کا دل ہے کہ چوبِ نَے!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دل کیا ہے اس کی مستی و قوّت کہاں سے ہے
کیوں اس کی اک نگاہ اُلٹتی ہے تختِ کَے
کیوں اس کی زندگی سے ہے اقوام میں حیات
کیوں اس کے واردات بدلتے ہیں پے بہ پے
کیا بات ہے کہ صاحبِ دل کی نگاہ میں
جچتی نہیں ہے سلطنتِ روم و شام و رَے
جس روز دل کی رمزِ مُغنّی سمجھ گیا
سمجھو تمام مرحلہ ہائے ہُنر ہیں طے

نسیم و شبنم

نسیم

انجم کی فضا تک نہ ہُوئی میری رسائی
کرتی رہی مَیں پیرہنِ لالہ و گُل چاک

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجبور ہوئی جاتی ہوں میں ترکِ وطن پر
بے ذوق ہیں بُلبل کی نواہائے طرب ناک
دونوں سے کیا ہے تجھے تقدیر نے محرم
خاکِ چمن اچھّی کہ سراپردۂ افلاک!

شبنم

کھینچیں نہ اگر تجھ کو چمن کے خس و خاشاک
گُلشن بھی ہے اک سِرِّ سراپردۂ افلاک

اَہرامِ مصر

اس دشتِ جگر تاب کی خاموش فضا میں
فطرت نے فقط ریت کے ٹیلے کیے تعمیر
اَہرام کی عظمت سے نگوں سار ہیں افلاک
کس ہاتھ نے کھینچی اَبدیّت کی یہ تصویر!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۲۹
ضربِ کلیم
۱۲۹

فطرت کی غلامی سے کر آزاد ہُنر کو
صیّاد ہیں مردانِ ہُنرمند کہ نخچیر!

مخلوقاتِ ہُنر

ہے یہ فردوسِ نظر اہلِ ہُنر کی تعمیر
فاش ہے چشمِ تماشا پہ نہاں خانۂ ذات
نہ خودی ہے، نہ جہانِ سحَر و شام کے دَور
زندگانی کی حریفانہ کشاکش سے نجات
آہ، وہ کافرِ بیچارہ کہ ہیں اُس کے صنَم
عصرِ رفتہ کے وہی ٹُوٹے ہُوئے لات و منات!
تُو ہے مَیّت، یہ ہُنر تیرے جنازے کا امام
نظر آئی جسے مرقد کے شبستاں میں حیات!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقبال

فردوس میں رومیؔ سے یہ کہتا تھا سنائیؔ
مشرق میں ابھی تک ہے وہی کاسہ، وہی آش
حلّاج کی لیکن یہ روایت ہے کہ آخر
اک مردِ قلندر نے کیا رازِ خودی فاش!

فنونِ لطیفہ

اے اہلِ نظر ذوقِ نظر خوب ہے لیکن
جو شے کی حقیقت کو نہ دیکھے، وہ نظر کیا
مقصودِ ہُنر سوزِ حیاتِ ابدی ہے
یہ ایک نفَس یا دو نفَس مثلِ شرر کیا
جس سے دلِ دریا مُتلاطم نہیں ہوتا
اے قطرۂ نیساں وہ صدَف کیا، وہ گہر کیا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاعر کی نوا ہو کہ مُغنّی کا نفَس ہو
جس سے چمن افسردہ ہو وہ بادِ سحَر کیا
بے معجزہ دُنیا میں اُبھرتی نہیں قومیں
جو ضربِ کلیمی نہیں رکھتا وہ ہُنر کیا!

صُبحِ چمن

پھُول

شاید تو سمجھتی تھی وطن دُور ہے میرا
اے قاصدِ افلاک! نہیں، دُور نہیں ہے

شبنم

ہوتا ہے مگر محنتِ پرواز سے روشن
یہ نکتہ کہ گردُوں سے زمیں دُور نہیں ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صُبح

مانندِ سحر صحنِ گُلستاں میں قدم رکھ
آئے تہِ پا گوہرِ شبنم تو نہ ٹُوٹے
ہو کوہ و بیاباں سے ہم آغوش و لیکن
ہاتھوں سے ترے دامنِ افلاک نہ چھُوٹے!

خاقانی

وہ صاحبِ 'تُحفۃ العراقین'
اربابِ نظر کا قُرّۃ العین
ہے پردہ شگاف اُس کا اِدراک
پردے ہیں تمام چاک در چاک
خاموش ہے عالَمِ معانی
کہتا نہیں حرفِ 'لن ترانی'!
پُوچھ اس سے یہ خاکداں ہے کیا چیز
ہنگامۂ این و آں ہے کیا چیز
وہ محرمِ عالَمِ مکافات
اک بات میں کہہ گیا ہے سَو بات
"خود بوئے چنیں جہاں تواں بُرد
کابلیس بماند و بوالبشر مُرد!"

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رومی

غلط نگر ہے تری چشمِ نیم باز اب تک
ترا وجود ترے واسطے ہے راز اب تک
ترا نیاز نہیں آشنائے ناز اب تک
کہ ہے قیام سے خالی تری نماز اب تک
گسستہ تار ہے تیری خودی کا ساز اب تک
کہ تُو ہے نغمۂ رومی سے بے نیاز اب تک!

جِدّت

دیکھے تُو زمانے کو اگر اپنی نظر سے
افلاک منوّر ہوں ترے نورِ سحر سے
خورشید کرے کسبِ ضیا تیرے شرر سے
ظاہر تری تقدیر ہو سیمائے قمر سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دریا متلاطم ہوں تری موجِ گہر سے
شرمندہ ہو فطرت ترے اعجازِ ہنر سے
اغیار کے افکار و تخیّل کی گدائی!
کیا تجھ کو نہیں اپنی خودی تک بھی رسائی؟

مرزا بیدلؔ

ہے حقیقت یا مری چشمِ غلط بیں کا فساد
یہ زمیں، یہ دشت، یہ کُہسار، یہ چرخِ کبود
کوئی کہتا ہے نہیں ہے، کوئی کہتا ہے کہ ہے
کیا خبر، ہے یا نہیں ہے تیری دنیا کا وجود!
میرزا بیدلؔ نے کس خوبی سے کھولی یہ گرہ
اہلِ حکمت پر بہت مشکل رہی جس کی کشود
"دل اگر میداشت وسعت بے نشاں بود ایں چمن
رنگِ مے بیروں نشست از بسکہ مینا تنگ بود"

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جلال و جمال

مرے لیے ہے فقط زورِ حیدری کافی
ترے نصیب فلاطوں کی تیزیِ ادراک
مری نظر میں یہی ہے جمال و زیبائی
کہ سر بسجدہ ہیں قوّت کے سامنے افلاک

نہ ہو جلال تو حُسن و جمال بے تاثیر
نرا نفس ہے اگر نغمہ ہو نہ آتش ناک
مجھے سزا کے لیے بھی نہیں قبول وہ آگ
کہ جس کا شُعلہ نہ ہو تُند و سرکش و بیباک!

مُصوّر

کس درجہ یہاں عام ہُوئی مرگِ تخیّل
ہِندی بھی فرنگی کا مقلّد، عجمی بھی!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھ کو تو یہی غم ہے کہ اس دَور کے بہزاد
کھو بیٹھے ہیں مشرق کا سرورِ ازلی بھی
معلوم ہیں اے مردِ ہُنر تیرے کمالات
صنعت تجھے آتی ہے پُرانی بھی نئی بھی
فطرت کو دِکھایا بھی ہے، دیکھا بھی ہے تُو نے
آئینۂ فطرت میں دِکھا اپنی خودی بھی!

سرودِ حلال

کھُل تو جاتا ہے مُغنّی کے بم و زیر سے دل
نہ رہا زندہ و پائندہ تو کیا دل کی کشود!
ہے ابھی سینۂ افلاک میں پنہاں وہ نوا
جس کی گرمی سے پگھل جاتے ستاروں کا وجود
جس کی تاثیر سے آدم ہو غم و خوف سے پاک
اور پیدا ہو ایازی سے مقامِ محمود

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہ و انجم کا یہ حیرت کدہ باقی نہ رہے
تو رہے اور ترا زمزمۂ لاموجود
جس کو مشروع سمجھتے ہیں فقیہانِ خودی
منتظر ہے کسی مطرب کا ابھی تک وہ سرود!

سرودِ حرام

نہ میرے ذکر میں ہے صوفیوں کا سوز و سرور
نہ میرا فکر ہے پیمانۂ ثواب و عذاب
خدا کرے کہ اُسے اتفاق ہو مجھ سے
فقیہِ شہر کہ ہے محرمِ حدیث و کتاب
اگر نوا میں ہے پوشیدہ موت کا پیغام
حرام میری نگاہوں میں نائے و چنگ و رباب!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوّارہ

یہ آبجُو کی روانی، یہ ہمکنارئ خاک
مری نگاہ میں ناخُوب ہے یہ نظّارہ
اُدھر نہ دیکھ، اِدھر دیکھ اے جوانِ عزیز
بلند زورِ دروں سے ہُوا ہے فوّارہ

شاعر

مشرق کے نَیَستاں میں ہے محتاجِ نفَس نَے
شاعر! ترے سینے میں نفَس ہے کہ نہیں ہے
تاثیرِ غلامی سے خودی جس کی ہُوئی نرم
اچھّی نہیں اُس قوم کے حق میں عجَمی لَے
شیشے کی صُراحی ہو کہ مٹّی کا سبُو ہو
شمشیر کی مانند ہو تیزی میں تری مَے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسی کوئی دنیا نہیں افلاک کے نیچے
بے معرکہ ہاتھ آئے جہاں تختِ جم و کے
ہر لحظہ نیا طور، نئی برقِ تجلی
اللہ کرے مرحلۂ شوق نہ ہو طے!

شعرِ عجم

ہے شعرِ عجم گرچہ طرب ناک و دل آویز
اس شعر سے ہوتی نہیں شمشیرِ خودی تیز
افسردہ اگر اس کی نوا سے ہو گلستاں
بہتر ہے کہ خاموش رہے مرغِ سحر خیز
وہ ضرب اگر کوہ شکن بھی ہو تو کیا ہے
جس سے متزلزل نہ ہوئی دولتِ پرویز
اقبال یہ ہے خارہ تراشی کا زمانہ
'از ہر چہ بآئینہ نمایند بپرہیز'

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہُنروَرانِ ہند

عشق و مستی کا جنازہ ہے تخیّل ان کا
ان کے اندیشۂ تاریک میں قوموں کے مزار
موت کی نقش گری ان کے صنم خانوں میں
زندگی سے ہُنَر ان برہمنوں کا بیزار
چشمِ آدم سے چھپاتے ہیں مقاماتِ بلند
کرتے ہیں رُوح کو خوابیدہ، بدن کو بیدار
ہند کے شاعر و صُورت گر و افسانہ نویس
آہ! بیچاروں کے اعصاب پہ عورت ہے سوار!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مردِ بزرگ

اُس کی نفرت بھی عمیق، اُس کی محبّت بھی عمیق
قہر بھی اُس کا ہے اللہ کے بندوں پہ شفیق
پرورش پاتا ہے تقلید کی تاریکی میں
ہے مگر اُس کی طبیعت کا تقاضا تخلیق
انجمن میں بھی میسّر رہی خلوت اُس کو
شمعِ محفل کی طرح سب سے جُدا، سب کا رفیق
مثلِ خورشیدِ سحر فکر کی تابانی میں
بات میں سادہ و آزادہ، معانی میں دقیق
اُس کا اندازِ نظر اپنے زمانے سے جُدا
اُس کے احوال سے محرم نہیں پیرانِ طریق

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عالَمِ نَو

زندہ دل سے نہیں پوشیدہ ضمیرِ تقدیر
خواب میں دیکھتا ہے عالَمِ نَو کی تصویر

اور جب بانگِ اذاں کرتی ہے بیدار اُسے
کرتا ہے خواب میں دیکھی ہوئی دنیا تعمیر

بدن اس تازہ جہاں کا ہے اُسی کی کفِ خاک
رُوح اِس تازہ جہاں کی ہے اُسی کی تکبیر

ایجادِ معانی

ہر چند کہ ایجادِ معانی ہے خداداد
کوشش سے کہاں مردِ ہُنرمند ہے آزاد!

خُونِ رگِ معمار کی گرمی سے ہے تعمیر
میخانۂ حافظ ہو کہ بُتخانۂ بہزاد

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے محنتِ پیہم کوئی جوہر نہیں کھُلتا
روشن شررِ تیشہ سے ہے خانۂ فرہاد!

موسیقی

وہ نغمہ سردیِ خونِ غزل سرا کی دلیل
کہ جس کو سُن کے ترا چہرہ تابناک نہیں
نوا کو کرتا ہے موجِ نفَس سے زہر آلُود
وہ نَے نواز کہ جس کا ضمیر پاک نہیں
پھرا میں مشرق و مغرب کے لالہ زاروں میں
کسی چمن میں گریبانِ لالہ چاک نہیں

ذوقِ نظر

خودی بلند تھی اُس خُوں گرفتہ چینی کی
کہا غریب نے جلّاد سے دمِ تعزیر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹھہر کہ بہت دل کشا ہے یہ منظر
ذرا میں دیکھ تو لوں تابناکیِ شمشیر!

شعر

میں شعر کے اسرار سے محرم نہیں لیکن
یہ نکتہ ہے تاریخِ امم جس کی ہے تفصیل
وہ شعر کہ پیغامِ حیاتِ ابدی ہے
یا نغمۂ جبریل ہے یا بانگِ سرافیل!

رقص و موسیقی

شعر سے روشن ہے جانِ جبرئیل و اہرمن
رقص و موسیقی سے ہے سوز و سرورِ انجمن
فاش یوں کرتا ہے اک چینی حکیم اسرارِ فن
شعر گویا روحِ موسیقی ہے، رقص اس کا بدن!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضبط

طریقِ اہلِ دُنیا ہے گِلہ شکوہ زمانے کا
نہیں ہے زخم کھا کر آہ کرنا شانِ درویشی
یہ نکتہ پیرِ دانا نے مجھے خلوت میں سمجھایا
کہ ہے ضبطِ فغاں شیری، فغاں رُوباہی و میشی!

رقص

چھوڑ یورپ کے لیے رقصِ بدن کے خم و پیچ
رُوح کے رقص میں ہے ضربِ کلیم اللّٰہی!
صِلہ اُس رقص کا ہے تشنگیِ کام و دہن
صِلہ اِس رقص کا درویشی و شاہنشاہی!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

قوموں کی روش سے مجھے ہوتا ہے یہ معلوم
بے سود نہیں روس کی یہ گرمیِ گفتار

اندیشہ ہوا شوخیِ افکار پہ مجبور
فرسودہ طریقوں سے زمانہ ہوا بیزار

انساں کی ہوس نے جنہیں رکھا تھا چھپا کر
کھلتے نظر آتے ہیں بتدریج وہ اسرار

قرآن میں ہو غوطہ زن اے مردِ مسلماں
اللہ کرے تجھ کو عطا جدتِ کردار

جو حرفِ قل العفو میں پوشیدہ ہے اب تک
اس دور میں شاید وہ حقیقت ہو نمودار

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۴۷
ضربِ کلیم
۱۴۷

سیاسیاتِ مشرق و مغرب

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشتراکیت

قوموں کی روِش سے مجھے ہوتا ہے یہ معلوم
بے سُود نہیں رُوس کی یہ گرمیِ رفتار
اندیشہ ہُوا شوخیِ افکار پہ مجبور
فرسُودہ طریقوں سے زمانہ ہُوا بیزار
انساں کی ہوس نے جنھیں رکھّا تھا چھُپا کر
کھُلتے نظر آتے ہیں بتدریج وہ اَسرار
قُرآن میں ہو غوطہ زن اے مردِ مسلماں
اللہ کرے تجھ کو عطا جدّتِ کردار
جو حرفِ قُلِ العَفو میں پوشیدہ ہے اب تک
اس دَور میں شاید وہ حقیقت ہو نمودار!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضربِ کلیم
۶۴۹
۱۴۹

کارل مارکس کی آواز

یہ علم و حکمت کی مُہرہ بازی، یہ بحث و تکرار کی نمائش
نہیں ہے دُنیا کو اب گوارا پُرانے افکار کی نمائش
تری کتابوں میں اے حکیمِ معاش رکھّا ہی کیا ہے آخر
خطوطِ خم دار کی نمائش، مریز و کج دار کی نمائش
جہانِ مغرب کے بُت کدوں میں، کلیساؤں میں، مدرسوں میں
ہوس کی خُوں ریزیاں چھُپاتی ہے عقلِ عیّار کی نمائش

انقلاب

نہ ایشیا میں نہ یورپ میں سوز و سازِ حیات
خودی کی موت ہے یہ، اور وہ ضمیر کی موت
دِلوں میں ولولۂ انقلاب ہے پیدا
قریب آگئی شاید جہانِ پیر کی موت!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوشامد

مَیں کارِ جہاں سے نہیں آگاہ، و لیکن
اربابِ نظر سے نہیں پوشیدہ کوئی راز

کر تُو بھی حکومت کے وزیروں کی خوشامد
دستور نیا، اور نئے دَور کا آغاز

معلوم نہیں ہے یہ خوشامد کہ حقیقت
کہہ دے کوئی اُلّو کو اگر رات کا شہباز!

مناصب

ہُوا ہے بندۂ مومن فسونیِ افرنگ
اسی سبب سے قلندر کی آنکھ ہے نم ناک

ترے بلند مناصب کی خیر ہو یارب!
کہ ان کے واسطے تُو نے کیا خودی کو ہلاک

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر یہ بات چھپائے سے چھپ نہیں سکتی
سمجھ گئی ہے اسے ہر طبیعتِ چالاک
شریکِ حکم غلاموں کو کر نہیں سکتے
خریدتے ہیں فقط اُن کا جوہرِ ادراک!

یورپ اور یہود

یہ عیشِ فراواں، یہ حکومت، یہ تجارت
دلِ سینۂ بے نور میں محرومِ تسلّی
تاریک ہے افرنگ مشینوں کے دُھویں سے
یہ وادیٔ ایمن نہیں شایانِ تجلّی
ہے نزع کی حالت میں یہ تہذیبِ جواں مرگ
شاید ہوں کلیسا کے یہودی مُتولّی!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نفسیاتِ غلامی

شاعر بھی ہیں پیدا، عُلما بھی، حُکما بھی
خالی نہیں قوموں کی غلامی کا زمانہ
مقصد ہے ان اللہ کے بندوں کا مگر ایک
ہر ایک ہے گو شرحِ معانی میں یگانہ
'بہتر ہے کہ شیروں کو سِکھا دیں رمِ آہُو
باقی نہ رہے شیر کی شیری کا فسانہ'
کرتے ہیں غلاموں کو غلامی پہ رضامند
تاویلِ مسائل کو بناتے ہیں بہانہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلشویک رُوس

روش قضائے الٰہی کی ہے عجیب و غریب
خبر نہیں کہ ضمیرِ جہاں میں ہے کیا بات
ہُوئے ہیں کسرِ چلیپا کے واسطے مامور
وہی کہ حفظِ چلیپا کو جانتے تھے نجات
یہ وَحیِ دہریتِ رُوس پر ہوئی نازل
کہ توڑ ڈال کلیسائیوں کے لات و منات!

آج اور کل

وہ کل کے غم و عیش پہ کچھ حق نہیں رکھتا
جو آج خود افروز و جگر سوز نہیں ہے
وہ قوم نہیں لائقِ ہنگامۂ فردا
جس قوم کی تقدیر میں امروز نہیں ہے!

۶۵۳
ضربِ کلیم
۱۵۳

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشرق

مری نوا سے گریبانِ لالہ چاک ہُوا
نسیمِ صُبح چمن کی تلاش میں ہے ابھی
نہ مصطفیٰ نہ رضا شاہ میں نمُود اس کی
کہ رُوحِ شرق بدن کی تلاش میں ہے ابھی
مری خودی بھی سزا کی ہے مستحق لیکن
زمانہ دار و رسَن کی تلاش میں ہے ابھی

سیاستِ افرنگ

تری حریف ہے یارب سیاستِ افرنگ
مگر ہیں اس کے پُجاری فقط امیر و رئیس
بنایا ایک ہی ابلیس آگ سے تُو نے
بنائے خاک سے اُس نے دو صد ہزار ابلیس!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خواجگی

دَورِ حاضر ہے حقیقت میں وہی عہدِ قدیم
اہلِ سجّادہ ہیں یا اہلِ سیاست ہیں امام
اس میں پیری کی کرامت ہے نہ میری کا ہے زور
سیکڑوں صدیوں سے خُوگر ہیں غلامی کے عوام
خواجگی میں کوئی مشکل نہیں رہتی باقی
پُختہ ہو جاتے ہیں جب خُوئے غلامی میں غلام!

غلاموں کے لیے

حکمتِ مشرق و مغرب نے سِکھایا ہے مجھے
ایک نُکتہ کہ غلاموں کے لیے ہے اِکسیر
دین ہو، فلسفہ ہو، فقر ہو، سُلطانی ہو
ہوتے ہیں پُختہ عقائد کی بِنا پر تعمیر

ضربِ کلیم
۱۵۵

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرف اُس قوم کا بے سوز، عمل زار و زبُوں
ہو گیا پُختہ عقائد سے تہی جس کا ضمیر!

اہلِ مصر سے

خود ابوالہول نے یہ نکتہ سکھایا مجھ کو
وہ ابوالہول کہ ہے صاحبِ اسرارِ قدیم
دفعتہً جس سے بدل جاتی ہے تقدیرِ اُمَم
ہے وہ قوّت کہ حریف اس کی نہیں عقلِ حکیم
ہر زمانے میں دگرگُوں ہے طبیعت اس کی
کبھی شمشیرِ محمدؐ ہے، کبھی چوبِ کلیمؑ!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابی سینیا

(۱۸ اگست ۱۹۳۵ء)

یورپ کے کرگسوں کو نہیں ہے ابھی خبر
ہے کتنی زہرناک ابی سینیا کی لاش
ہونے کو ہے یہ مُردۂ دیرینہ قاش قاش!

تہذیب کا کمال شرافت کا ہے زوال
غارت گری جہاں میں ہے اقوام کی معاش
ہر گرگ کو ہے برّۂ معصوم کی تلاش!

اے وائے آبروئے کلیسا کا آئنہ
روما نے کر دیا سرِ بازار پاش پاش
پیرِ کلیسیا! یہ حقیقت ہے دلخراش!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابلیس کا فرمان اپنے سیاسی فرزندوں کے نام*

لا کر برہمنوں کو سیاست کے پیچ میں
زُنّاریوں کو دیرِ کہن سے نکال دو

وہ فاقہ کش کہ موت سے ڈرتا نہیں ذرا
رُوحِ محمدؐ اس کے بدن سے نکال دو

فکرِ عرب کو دے کے فرنگی تخیلات
اسلام کو حجاز و یمن سے نکال دو

افغانیوں کی غیرتِ دیں کا ہے یہ علاج
مُلّا کو اُن کے کوہ و دمن سے نکال دو

اہلِ حرم سے اُن کی روایات چھین لو
آہُو کو مرغزارِ خُتن سے نکال دو

---

* بھوپال (شیش محل) میں لکھے گئے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقبالؔ کے نفَس سے ہے لالے کی آگ تیز
ایسے غزل سرا کو چمن سے نکال دو!

جمعیّتِ اقوامِ مشرق*

پانی بھی مسخّر ہے، ہوا بھی ہے مسخّر
کیا ہو جو نگاہِ فلکِ پیر بدل جائے
دیکھا ہے مُلوکیّتِ افرنگ نے جو خواب
ممکن ہے کہ اُس خواب کی تعبیر بدل جائے
طہران ہو گر عالَمِ مشرق کا جنیوا
شاید کُرۂ ارض کی تقدیر بدل جائے!

---

* بھوپال (شیش محل) میں لکھے گئے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سُلطانیِ جاوید

غوّاص تو فطرت نے بنایا ہے مجھے بھی
لیکن مجھے اعماقِ سیاست سے ہے پرہیز
فطرت کو گوارا نہیں سُلطانیِ جاوید
ہر چند کہ یہ شُعبدہ بازی ہے دل آویز
فرہاد کی خارا شکنی زندہ ہے اب تک
باقی نہیں دنیا میں مُلوکیتِ پرویز!

جُمہوریت

اس راز کو اک ٭مردِ فرنگی نے کیا فاش
ہر چند کہ دانا اسے کھولا نہیں کرتے

٭ اسٹان ڈال

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمہوریت اک طرزِ حکومت ہے کہ جس میں
بندوں کو گِنا کرتے ہیں، تولا نہیں کرتے!

یورپ اور سُوریا

فرنگیوں کو عطا خاکِ سُوریا نے کیا
نبیِ عفّت و غم خواری و کم آزاری
صِلہ فرنگ سے آیا ہے سُوریا کے لیے
مے و قمار و ہجومِ زنانِ بازاری!

مسولینی*

(اپنے مشرقی اور مغربی حریفوں سے)

کیا زمانے سے نرالا ہے مسولینی کا جُرم!
بے محل بگڑا ہے معصومانِ یورپ کا مزاج

---

* ۲۲ اگست ۱۹۳۵ء بھوپال (شیش محل) میں لکھے گئے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَیں پھٹکتا ہُوں تو چھلنی کو بُرا لگتا ہے کیوں
ہیں سبھی تہذیب کے اوزار! تُو چھلنی، مَیں چھاج
میرے سودائے مُلوکیّت کو ٹھکراتے ہو تم
تم نے کیا توڑے نہیں کمزور قوموں کے زُجاج؟
یہ عجائب شعبدے کس کی مُلوکیّت کے ہیں
راجدھانی ہے، مگر باقی نہ راجا ہے نہ راج
آلِ سیزر چوبِ نَے کی آبیاری میں رہے
اور تم دُنیا کے بنجر بھی نہ چھوڑو بے خراج!
تم نے لُوٹے بے نَوا صحرا نشینوں کے خیام
تم نے لُوٹی کشتِ دہقاں، تم نے لُوٹے تخت و تاج
پردۂ تہذیب میں غارت گری، آدم کُشی
کل رَوا رکھی تھی تم نے، مَیں رَوا رکھتا ہوں آج!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گِلہ

معلوم کسے ہند کی تقدیر کہ اب تک
بیچارہ کسی تاج کا تابندہ نگیں ہے
دہقاں ہے کسی قبر کا اُگلا ہوا مُردہ
بوسیدہ کفن جس کا ابھی زیرِ زمیں ہے
جاں بھی گروِ غیر، بدن بھی گروِ غیر
افسوس کہ باقی نہ مکاں ہے نہ مکیں ہے
یورپ کی غلامی پہ رضامند ہُوا تُو
مجھ کو تو گِلہ تجھ سے ہے، یورپ سے نہیں ہے!

اِنتداب

کہاں فرشتۂ تہذیب کی ضرورت ہے
نہیں زمانۂ حاضر کو اس میں دُشواری

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاں قمار نہیں، زن تنک لباس نہیں
جہاں حرام بتاتے ہیں شغلِ مے خواری
بدن میں گرچہ ہے اک رُوحِ ناشکیب و عمیق
طریقۂ اَب و جد سے نہیں ہے بیزاری
جسُور و زیرک و پُردم ہے بچۂ بدّوی
نہیں ہے فیضِ مکاتب کا چشمہ جاری
نظر وَرانِ فرنگی کا ہے یہی فتویٰ
وہ سرزمیں مدنیّت سے ہے ابھی عاری!

لادِین سیاست

جو بات حق ہو، وہ مجھ سے چھُپی نہیں رہتی
خدا نے مجھ کو دیا ہے دلِ خبیر و بصیر
مری نگاہ میں ہے یہ سیاستِ لادیں
کنیزِ اہرمن و دُوں نہاد و مُردہ ضمیر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتی ہے ترکِ کلیسا سے حاکمی آزاد
فرنگیوں کی سیاست ہے دیوِ بے زنجیر
متاعِ غیر پہ ہوتی ہے جب نظر اس کی
تو ہیں ہراولِ لشکر کلیسیا کے سفیر!

دامِ تہذیب

اقبالؔ کو شک اس کی شرافت میں نہیں ہے
ہر ملّتِ مظلوم کا یورپ ہے خریدار
یہ پیرِ کلیسا کی کرامت ہے کہ اس نے
بجلی کے چراغوں سے منوّر کیے افکار
جلتا ہے مگر شام و فلسطین پہ مرا دل
تدبیر سے کھلتا نہیں یہ عقدۂ دشوار
ترکانِ جفا پیشہ کے پنجے سے نکل کر
بیچارے ہیں تہذیب کے پھندے میں گرفتار!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نصیحت

اک لُردِ فرنگی نے کہا اپنے پسر سے
منظر وہ طلب کر کہ تری آنکھ نہ ہو سیر
بیچارے کے حق میں ہے یہی سب سے بڑا ظلم
بَرّے پہ اگر فاش کریں قاعدۂ شیر
سینے میں رہے رازِ ملوکانہ تو بہتر
کرتے نہیں محکوم کو تیغوں سے کبھی زیر
تعلیم کے تیزاب میں ڈال اس کی خودی کو
ہو جائے ملائم تو جدھر چاہے اسے پھیر
تاثیر میں اکسیر سے بڑھ کر ہے یہ تیزاب
سونے کا ہمالہ ہو تو مٹی کا ہے اک ڈھیر!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک بحری قزّاق اور سکندر

سکندر

صلہ تیرا تری زنجیر یا شمشیر ہے میری
کہ تیری رہزنی سے تنگ ہے دریا کی پہنائی!

قزّاق

سکندر! حیف، تُو اس کو جواں مردی سمجھتا ہے
گوارا اس طرح کرتے ہیں ہم چشموں کی رُسوائی؟
ترا پیشہ ہے سفّاکی، مرا پیشہ ہے سفّاکی
کہ ہم قزّاق ہیں دونوں، تو میدانی، میں دریائی!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمعیّتِ اقوام

بیچاری کئی روز سے دم توڑ رہی ہے
ڈر ہے خبرِ بد نہ مرے مُنہ سے نکل جائے
تقدیر تو مُبرم نظر آتی ہے و لیکن
پیرانِ کلیسا کی دُعا یہ ہے کہ ٹل جائے
ممکن ہے کہ یہ داشتۂ پیرکِ افرنگ
ابلیس کے تعویذ سے کچھ روز سنبھل جائے!

شام و فلسطین

رندانِ فرانسیس کا میخانہ سلامت
پُر ہے مئے گلرنگ سے ہر شیشہ حلب کا
ہے خاکِ فلسطیں پہ یہودی کا اگر حق
ہسپانیہ پر حق نہیں کیوں اہلِ عرب کا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقصد ہے ملوکیّتِ انگلیس کا کچھ اور
قصّہ نہیں نارنج کا یا شہد و رُطب کا

سیاسی پیشوا

اُمید کیا ہے سیاست کے پیشواؤں سے
یہ خاک باز ہیں، رکھتے ہیں خاک سے پیوند
ہمیشہ مور و مگس پر نگاہ ہے ان کی
جہاں میں ہے صفتِ عنکبوت ان کی کمند
خوشا وہ قافلہ، جس کے امیر کی ہے متاع
تخیّلِ ملکوتی و جذبہ ہائے بلند!

نفسیاتِ غلامی

سخت باریک ہیں اَمراضِ اُمَم کے اسباب
کھول کر کہیے تو کرتا ہے بیاں کوتاہی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دینِ شیری میں غلاموں کے امام اور شیوخ
دیکھتے ہیں فقط اک فلسفۂ رُوباہی
ہو اگر قوّتِ فرعون کی درپردہ مُرید
قوم کے حق میں ہے لعنت وہ کلیمِ الٰہی!

غلاموں کی نماز

(تُرکی وفدِ ہلالِ احمر لاہور میں)

کہا مجاہدِ تُرکی نے مجھ سے بعدِ نماز
طویل سجدہ ہیں کیوں اس قدر تمھارے امام
وہ سادہ مردِ مجاہد، وہ مومنِ آزاد
خبر نہ تھی اُسے کیا چیز ہے نمازِ غلام
ہزار کام ہیں مردانِ حُر کو دُنیا میں
انھی کے ذوقِ عمل سے ہیں اُمّتوں کے نظام

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدن غلام کا سوزِ عمل سے ہے محروم
کہ ہے مرورِ غلاموں کے روز و شب پہ حرام
طویل سجدہ اگر ہیں تو کیا تعجب ہے
ورائے سجدہ غریبوں کو اور کیا ہے کام
خدا نصیب کرے ہند کے اماموں کو
وہ سجدہ جس میں ہے مِلّت کی زندگی کا پیام!

فلسطینی عرب سے

زمانہ اب بھی نہیں جس کے سوز سے فارغ
میں جانتا ہوں وہ آتش ترے وجود میں ہے
تری دوا نہ جنیوا میں ہے، نہ لندن میں
فرنگ کی رگِ جاں پنجۂ یہود میں ہے
سُنا ہے میں نے، غلامی سے اُمتوں کی نجات
خودی کی پرورش و لذّتِ نمود میں ہے!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشرق و مغرب

یہاں مرض کا سبب ہے غلامی و تقلید
وہاں مرض کا سبب ہے نظامِ جمہوری
نہ مشرق اس سے بری ہے نہ مغرب اس سے بری
جہاں میں عام ہے قلب و نظر کی رنجوری

نفسیاتِ حاکمی

(اصلاحات)

یہ مہر ہے بے مہریِ صیاد کا پردہ
آئی نہ مرے کام مری تازہ صفیری
رکھنے لگا مرجھائے ہوئے پھول قفس میں
شاید کہ اسیروں کو گوارا ہو اسیری!

۶۷۲
ضربِ کلیم
۱۷۲

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٦٤٣

ضربِ کلیم

١٤٣

محرابِ گل افغان کے افکار

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محراب گُل افغان کے افکار

۱

میرے کُہستاں! تجھے چھوڑ کے جاؤں کہاں
تیری چٹانوں میں ہے میرے اَب و جَد کی خاک
روزِ ازل سے ہے تُو منزلِ شاہین و چرغ
لالہ و گُل سے تہی، نغمۂ بُلبل سے پاک
تیرے خَم و پیچ میں میری بہشتِ بریں
خاک تری عنبریں، آب ترا تاب ناک

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باز نہ ہوگا کبھی بندۂ کبک و حمام
حفظِ بدن کے لیے رُوح کو کر دوں ہلاک!
اے مرے فقرِ غیور! فیصلہ تیرا ہے کیا
خلعتِ انگریز یا پیرہنِ چاک چاک!

حقیقتِ ازلی ہے رقابتِ اقوام
نگاہِ پیرِ فلک میں نہ میں عزیز، نہ تُو
خودی میں ڈُوب، زمانے سے نا اُمید نہ ہو
کہ اس کا زخم ہے درپردہ اہتمامِ رفو
رہے گا تُو ہی جہاں میں یگانہ و یکتا
اُتر گیا جو ترے دل میں لَاشَرِیکَ لَہٗ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳)

تری دُعا سے قضا تو بدل نہیں سکتی
مگر ہے اس سے یہ ممکن کہ تُو بدل جائے
تری خودی میں اگر انقلاب ہو پیدا
عجب نہیں ہے کہ یہ چار سُو بدل جائے
وہی شراب، وہی ہائے و ہُو رہے باقی
طریقِ ساقی و رسمِ کدُو بدل جائے
تری دُعا ہے کہ ہو تیری آرزو پُوری
مری دُعا ہے تری آرزو بدل جائے!

(۴)

کیا چرخِ کج رو، کیا مہر، کیا ماہ
سب راہرو ہیں وا ماندۂ راہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کڑکا سکندر بجلی کی مانند
تجھ کو خبر ہے اے مرگِ ناگاہ
نادر نے لُوٹی دِلّی کی دولت
اک ضربِ شمشیر، افسانہ کوتاہ
افغان باقی، کُہسار باقی
اَلحُکمُ لِلّٰہ! اَلمُلکُ لِلّٰہ!
حاجت سے مجبور مردانِ آزاد
کرتی ہے حاجت شیروں کو رُوباہ
محرم خودی سے جس دم ہُوا فقر
تُو بھی شہنشاہ، مَیں بھی شہنشاہ!
قوموں کی تقدیر وہ مردِ درویش
جس نے نہ ڈھونڈی سُلطاں کی درگاہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵

یہ مدرسہ یہ کھیل یہ غوغائے روارَو
اس عیشِ فراواں میں ہے ہر لحظہ غمِ نَو

وہ علم نہیں، زہر ہے احرار کے حق میں
جس علم کا حاصل ہے جہاں میں دو کفِ جَو

ناداں! ادب و فلسفہ کچھ چیز نہیں ہے
اسبابِ ہُنر کے لیے لازم ہے تگ و دَو

فطرت کے نوامیس پہ غالب ہے ہُنر مند
شام اس کی ہے مانندِ سحر صاحبِ پرتَو

وہ صاحبِ فن چاہے تو فن کی برکت سے
ٹپکے بدنِ مہر سے شبنم کی طرح ضَو!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

679
ضربِ کلیم
179

(٦)

جو عالمِ ایجاد میں ہے صاحبِ ایجاد
ہر دَور میں کرتا ہے طواف اس کا زمانہ

تقلید سے ناکارہ نہ کر اپنی خودی کو
کر اس کی حفاظت کہ یہ گوہر ہے یگانہ

اُس قوم کو تجدید کا پیغام مبارک!
ہے جس کے تصوّر میں فقط بزمِ شبانہ

لیکن مجھے ڈر ہے کہ یہ آوازۂ تجدید
مشرق میں ہے تقلیدِ فرنگی کا بہانہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رومی بدلے، شامی بدلے، بدلا ہندُستان
تُو بھی اے فرزندِ کُہستاں! اپنی خودی پہچان

اپنی خودی پہچان
او غافل افغان!

موسم اچھّا، پانی وافر، مٹّی بھی زرخیز
جس نے اپنا کھیت نہ سینچا، وہ کیسا دہقان

اپنی خودی پہچان
او غافل افغان!

اُونچی جس کی لہر نہیں ہے، وہ کیسا دریا ہے
جس کی ہوائیں تُند نہیں ہیں، وہ کیسا طوفان

اپنی خودی پہچان
او غافل افغان!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈھونڈ کے اپنی خاک میں جس نے پایا اپنا آپ
اُس بندے کی دہقانی پر سلطانی قربان

اپنی خودی پہچان
او غافل افغان!

تیری بے علمی نے رکھ لی بے علموں کی لاج
عالم فاضل بیچ رہے ہیں اپنا دین ایمان

اپنی خودی پہچان
او غافل افغان!

٨

زاغ کہتا ہے نہایت بدنُما ہیں تیرے پَر
شپّرک کہتی ہے تجھ کو کورِ چشم و بے ہُنر
لیکن اے شہباز! یہ مُرغانِ صحرا کے اچھوت
ہیں فضائے نیلگوں کے پیچ و خَم سے بے خبر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کو کیا معلوم اُس طائر کے احوال و مقام
رُوح ہے جس کی دمِ پرواز سرتاپا نظر!

٩

عشق طینت میں فرومایہ نہیں مثلِ ہوس
پرِ شہباز سے ممکن نہیں پروازِ مگس
یوں بھی دستورِ گلستاں کو بدل سکتے ہیں
کہ نشیمن ہو عنادل پہ گراں مثلِ قفس
سفر آمادہ نہیں منتظرِ بانگِ رحیل
ہے کہاں قافلۂ موج کو پروائے جرس!
گرچہ مکتب کا جواں زندہ نظر آتا ہے
مُردہ ہے، مانگ کے لایا ہے فرنگی سے نفَس
پرورشِ دل کی اگر مدِّنظر ہے تجھ کو
مردِ مومن کی نگاہِ غلط انداز ہے بس!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہی جواں ہے قبیلے کی آنکھ کا تارا
شباب جس کا ہے بے داغ، ضرب ہے کاری
اگر ہو جنگ تو شیرانِ غاب سے بڑھ کر
اگر ہو صلح تو رعنا غزالِ تاتاری
عجب نہیں ہے اگر اس کا سوز ہے ہمہ سوز
کہ نیستاں کے لیے بس ہے ایک چنگاری
خدا نے اس کو دیا ہے شکوہِ سلطانی
کہ اس کے فقر میں ہے حیدری و کراری
نگاہِ کم سے نہ دیکھ اس کی بے کلاہی کو
یہ بے کلاہ ہے سرمایۂ کلہ داری

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۱

جس کے پرتو سے منوّر رہی تیری شبِ دوش
پھر بھی ہو سکتا ہے روشن وہ چراغِ خاموش
مردِ بے حوصلہ کرتا ہے زمانے کا گِلہ
بندۂ حُر کے لیے نشترِ تقدیر ہے نوش
نہیں ہنگامۂ پیکار کے لائق وہ جواں
جو ہُوا نالۂ مُرغانِ سحر سے مدہوش
مجھ کو ڈر ہے کہ ہے طفلانہ طبیعت تیری
اور عیّار ہیں یورپ کے شکر پارہ فروش!

۱۲

لادینی و لاطینی، کس پیچ میں اُلجھا تو
دارُو ہے ضعیفوں کا 'لا غالبَ اِلّاھُو'

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صیّادِ معانی کو یورپ سے ہے نومیدی
دلکش ہے فضا، لیکن بے نافہ تمام آہو
بے اشکِ سحرگاہی تقویمِ خودی مشکل
یہ لالۂ پیکانی خوشتر ہے کنارِ جُو
صیّاد ہے کافر کا، نخچیر ہے مومن کا
یہ دیرِ کُہن یعنی بُتخانۂ رنگ و بُو
اے شیخ، امیروں کو مسجد سے نکلوا دے
ہے ان کی نمازوں سے محراب تُرش ابرُو

۱۳

مجھ کو تو یہ دُنیا نظر آتی ہے دِگرگُوں
معلوم نہیں دیکھتی ہے تیری نظر کیا
ہر سینے میں اک صُبحِ قیامت ہے نمودار
افکار جوانوں کے ہوئے زیر و زبر کیا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر سکتی ہے بے معرکہ جینے کی تلافی
اے پیرِ حرم تیری مناجاتِ سحر کیا!
ممکن نہیں تخلیقِ خودی خانقہوں سے
اس شعلۂ نم خوردہ سے ٹوٹے گا شرر کیا!

بے جرأتِ رندانہ ہر عشق ہے روباہی
بازو ہے قوی جس کا، وہ عشق یداللّٰہی
جو سختیِ منزل کو سامانِ سفر سمجھے
اے وائے تن آسانی! ناپید ہے وہ راہی
وحشت نہ سمجھ اس کو اے مردکِ میدانی!
کہسار کی خلوت ہے تعلیمِ خود آگاہی
دنیا ہے روایاتی، عقبیٰ ہے مناجاتی
در باز دو عالم را، این است شہنشاہی!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۵

آدم کا ضمیر اس کی حقیقت پہ ہے شاہد
مشکل نہیں اے سالکِ رہ! علمِ فقیری
فولاد کہاں رہتا ہے شمشیر کے لائق
پیدا ہو اگر اس کی طبیعت میں حریری
خود دار نہ ہو فقر تو ہے قہرِ الٰہی
ہو صاحبِ غیرت تو ہے تمہیدِ امیری
افرنگ ز خود بے خبرت کرد وگرنہ
اے بندۂ مومن! تو بشیری، تو نذیری!

۱۶

قوموں کے لیے موت ہے مرکز سے جُدائی
ہو صاحبِ مرکز تو خودی کیا ہے، خدائی!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو فقر ہُوا تلخیِ دوراں کا گلہ مند
اُس فقر میں باقی ہے ابھی بُوئے گدائی
اس دَور میں بھی مردِ خُدا کو ہے میَسّر
جو معجزہ پربت کو بنا سکتا ہے رائی
در معرکہ بے سوزِ تو ذوقے نتواں یافت
اے بندۂ مومن تو کجائی تو کجائی
خورشید! سرا پردۂ مشرق سے نکل کر
پہنا مرے کُہسار کو ملبوسِ حنائی

آگ اس کی پُھونک دیتی ہے برنا و پیر کو
لاکھوں میں ایک بھی ہو اگر صاحبِ یقیں
ہوتا ہے کوہ و دشت میں پیدا کبھی کبھی
وہ مرد جس کا فقر خزف کو کرے نگیں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تُو اپنی سرنوشت اب اپنے قلم سے لکھ
خالی رکھی ہے خامۂ حق نے تری جبیں
یہ نیلگوں فضا جسے کہتے ہیں آسماں
ہمّت ہو پَرکُشا تو حقیقت میں کچھ نہیں
بالائے سر رہا تو ہے نام اس کا آسماں
زیرِ پَر آگیا تو یہی آسماں، زمیں!

۱۸

یہ نکتہ خوب کہا شیر شاہ سُوری نے
کہ امتیازِ قبائل تمام تر خواری
عزیز ہے انھیں نام وزیری و محسود
ابھی یہ خلعتِ افغانیت سے ہیں عاری
ہزار پارہ ہے کُہسار کی مسلمانی
کہ ہر قبیلہ ہے اپنے بُتوں کا زُنّاری

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہی حرم ہے، وہی اعتبارِ لات و منات
خدا نصیب کرے تجھ کو ضربتِ کاری!

۱۹

نگاہ وہ نہیں جو سرخ و زرد پہچانے
نگاہ وہ ہے کہ محتاجِ مہر و ماہ نہیں
فرنگ سے بہت آگے ہے منزلِ مومن
قدم اٹھا! یہ مقام انتہائے راہ نہیں
کھلے ہیں سب کے لیے غربیوں کے میخانے
علومِ تازہ کی سرمستیاں گناہ نہیں
اسی سرور میں پوشیدہ موت بھی ہے تری
ترے بدن میں اگر سوزِ لاالٰہ نہیں
سنیں گے میری صدا خانزادگانِ کبیر؟
گلیم پوش ہوں میں صاحبِ کلاہ نہیں!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فطرت کے مقاصد کی کرتا ہے نگہبانی
یا بندۂ صحرائی یا مردِ کُہستانی

دنیا میں مُحاسب ہے تہذیبِ فسوں گر کا
ہے اس کی فقیری میں سرمایۂ سُلطانی

یہ حُسن و لطافت کیوں؟ وہ قوّت و شوکت کیوں
بُلبل چمنستانی، شہباز بیابانی!

اے شیخ! بہت اچھی مکتب کی فضا، لیکن
بنتی ہے بیاباں میں فاروقی و سلمانی

صدیوں میں کہیں پیدا ہوتا ہے حریف اس کا
تلوار ہے تیزی میں صہبائے مسلمانی!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غزل

[illegible]

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٦٩٣
ارمغانِ حجاز
۱

ارمغانِ حجاز

اُردو

اقبال

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

م ۱ = حضورِ حق
م ۲ = حضورِ رسالت
م ۳ = حضورِ ملت

سرورق م ۱
[illegible]

سرورق م ۲
ادب گاهیست زیر آسمان از عرش نازک تر
نفس گم کرده می آید جنید و بایزید اینجا
(عرفی شیرازی)

سرورق م ۳
مجو از من کلام عارفانه
که من دارم سرشت عاشقانه
سرشک لاله گون را اندرین باغ
بیفشانم چو شبنم دانه دانه!

۶۹۴
ارمغان حجاز
۲

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست

۱	ابلیس کی مجلسِ شوریٰ	۷۰۱/۹
۲	بڈھے بلوچ کی نصیحت بیٹے کو	۷۱۳/۲۱
۳	تصویر و مصوّر	۷۱۵/۲۳
۴	عالمِ برزخ	۷۱۷/۲۵
۵	معزول شہنشاہ	۷۲۱/۲۹
۶	دوزخی کی مناجات	۷۲۲/۳۰
۷	مسعود مرحوم	۷۲۳/۳۱
۸	آوازِ غیب	۷۲۶/۳۴

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رُباعیات

۱ مری شاخِ امَل کا ہے ثمر کیا ۷۲۹/۳۷

۲ فراغت دے اسے کارِ جہاں سے ۷۳۰/۳۸

۳ دِگرگُوں عالمِ شام و سحر کر ۷۳۰/۳۸

۴ غریبی میں ہُوں محسودِ امیری ۷۳۱/۳۹

۵ خِرد کی تنگ دامانی سے فریاد ۷۳۱/۳۹

۶ کہا اقبال نے شیخِ حرم سے ۷۳۲/۴۰

۷ کہن ہنگامہ ہائے آرزو سرد ۷۳۲/۴۰

۸ حدیثِ بندۂ مومن دِل آویز ۷۳۳/۴۱

۹ تمیزِ خار و گُل سے آشکارا ۷۳۳/۴۱

۱۰ نہ کر ذکرِ فراق و آشنائی ۷۳۴/۴۲

۱۱ ترے دریا میں طوفاں کیوں نہیں ہے ۷۳۴/۴۲

۱۲ خِرد دیکھے اگر دل کی نگہ سے ۷۳۵/۴۳

۱۳ کبھی دریا سے مثلِ موج ابھر کر ۷۳۵/۴۳

۶۹۶
ارمغانِ حجاز
۴

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُلّا زادہ ضیغم لولابی کشمیری کا بیاض

۱	پانی ترے چشموں کا تڑپتا ہوا سیماب	۶۳۷/۴۵
۲	موت ہے اک سخت تر جس کا غلامی ہے نام	۶۳۸/۴۶
۳	آج وہ کشمیر ہے محکوم و مجبور و فقیر	۶۳۹/۴۷
۴	گرم ہو جاتا ہے جب محکوم قوموں کا لہُو	۶۳۹/۴۷
۵	دُرّاج کی پرواز میں ہے شوکتِ شاہیں	۶۴۰/۴۸
۶	رِندوں کو بھی معلوم ہیں صوفی کے کمالات	۶۴۱/۴۹
۷	نکل کر خانقاہوں سے ادا کر رسمِ شبّیری	۶۴۱/۴۹
۸	سمجھا لہُو کی بُوند اگر تُو اسے تو خیر	۶۴۲/۵۰
۹	کھُلا جب چمن میں کُتب خانۂ گُل	۶۴۳/۵۱
۱۰	آزاد کی رگ سخت ہے مانندِ رگِ سنگ	۶۴۴/۵۲
۱۱	تمام عارف و عامی خودی سے بیگانہ	۶۴۵/۵۳
۱۲	دِگرگوں جہاں ان کے زورِ عمل سے	۶۴۶/۵۴

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۳ نشاں یہی ہے زمانے میں زندہ قوموں کا ۷۴۷/۵۵

۱۴ چہ کافرانہ قمارِ حیات می بازی ۷۴۸/۵۶

۱۵ ضمیرِ مغرب ہے تاجرانہ ضمیرِ مشرق ہے راہبانہ ۷۴۹/۵۷

۱۶ حاجت نہیں اے خطۂ گل شرح و بیاں کی ۷۵۰/۵۸

۱۷ خود آگاہی نے سکھلا دی ہے جس کو تن فراموشی ۷۵۱/۵۹

۱۸ آں عزمِ بلند آور آں سوزِ جگر آور ۷۵۱/۵۹

۱۹ غریبِ شہر ہوں میں، سُن تو لے مری فریاد ۷۵۲/۶۰

۱ سر اکبر حیدری صدرِ اعظم حیدر آباد دکن کے نام ۷۵۳/۶۱

۲ حُسین احمد ۷۵۴/۶۲

۳ حضرتِ انساں ۷۵۴/۶۲

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُردو نظمیں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابلیس کی مجلسِ شوریٰ

ابلیس

۱ یہ عناصر کا پرانا کھیل! یہ دنیائے دوں!
ساکنانِ عرشِ اعظم کی تمناؤں کا خوں!

2 اس کی بربادی پہ آج آمادہ ہے وہ کارساز
جس نے اس کا نام رکھا تھا جہانِ کاف و نوں

کون کر سکتا ہے اس کی آتشِ سوزاں کو سرد
جس کے ہنگاموں میں ہو ابلیس کا سوزِ دروں

3 میں نے دکھلایا فرنگی کو ملوکیت کا خواب
میں نے توڑا مسجد و دیر و کلیسا کا فسوں!

4 میں نے ناداروں کو سکھلایا سبق تقدیر کا
میں نے منعم کو دیا سرمایہ داری کا جنوں!

6 جس کی شاخیں ہوں ہماری آبیاری سے بلند
کون کر سکتا ہے اس نخلِ کہن کو سرنگوں؟

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابلیس کی مجلسِ شوریٰ

۱۹۳۶ء

ابلیس

یہ عناصر کا پرانا کھیل، یہ دُنیائے دُوں
ساکنانِ عرشِ اعظم کی تمنّاؤں کا خوں!
اس کی بربادی پہ آج آمادہ ہے وہ کارساز
جس نے اس کا نام رکھا تھا جہانِ کاف و نوں
مَیں نے دِکھلایا فرنگی کو ملوکیّت کا خواب
مَیں نے توڑا مسجد و دَیر و کلیسا کا فسوں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَیں نے ناداروں کو سِکھلایا سبق تقدیر کا
مَیں نے مُنعم کو دیا سرمایہ داری کا جُنوں
کون کر سکتا ہے اس کی آتشِ سوزاں کو سرد
جس کے ہنگاموں میں ہو ابلیس کا سوزِ دروں
جس کی شاخیں ہوں ہماری آبیاری سے بلند
کون کر سکتا ہے اُس نخلِ کُہن کو سرنگُوں!

پہلا مُشیر

اس میں کیا شک ہے کہ محکم ہے یہ ابلیسی نظام
پُختہ تر اس سے ہوئے خُوئے غلامی میں عوام
ہے ازل سے ان غریبوں کے مقدّر میں سجود
ان کی فطرت کا تقاضا ہے نمازِ بے قیام
آرزو اوّل تو پیدا ہو نہیں سکتی کہیں
ہو کہیں پیدا تو مر جاتی ہے یا رہتی ہے خام

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ ہماری سعیِ پیہم کی کرامت ہے کہ آج
صوفی و مُلّا مُلوکیّت کے بندے ہیں تمام
طبعِ مشرق کے لیے موزوں یہی افیون تھی
ورنہ 'قوّالی' سے کچھ کم تر نہیں 'علمِ کلام'!
ہے طوافِ و حج کا ہنگامہ اگر باقی تو کیا
کُند ہو کر رہ گئی مومن کی تیغِ بے نیام
کس کی نومیدی پہ حُجّت ہے یہ فرمانِ جدید؟
'ہے جہاد اس دَور میں مردِ مسلماں پر حرام!'

دُوسرا مُشیر

خیر ہے سُلطانیِ جمہور کا غوغا کہ شر
تُو جہاں کے تازہ فتنوں سے نہیں ہے باخبر!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلا مُشیر

ہُوں، مگر میری جہاں بینی بتاتی ہے مجھے
جو ملوکیّت کا اک پردہ ہو، کیا اُس سے خطر!
ہم نے خود شاہی کو پہنایا ہے جُمہوری لباس
جب ذرا آدم ہُوا ہے خود شناس و خود نگر
کاروبارِ شہریاری کی حقیقت اور ہے
یہ وجودِ میر و سُلطاں پر نہیں ہے منحصَر
مجلسِ مِلّت ہو یا پرویز کا دربار ہو
ہے وہ سُلطاں، غیر کی کھیتی پہ ہو جس کی نظر
تُو نے کیا دیکھا نہیں مغرب کا جُمہوری نظام
چہرہ روشن، اندرُوں چنگیز سے تاریک تر!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسرا مشیر

روحِ سلطانی رہے باقی تو پھر کیا اضطراب
ہے مگر کیا اُس یہودی کی شرارت کا جواب؟
وہ کلیمِ بے تجلّی، وہ مسیحِ بے صلیب
نیست پیغمبر و لیکن در بغل دارد کتاب
کیا بتاؤں کیا ہے کافر کی نگاہِ پردہ سوز
مشرق و مغرب کی قوموں کے لیے روزِ حساب!
اِس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا طبیعت کا فساد
توڑ دی بندوں نے آقاؤں کے خیموں کی طناب!

چوتھا مشیر

توڑ اُس کا رومۃ الکبریٰ کے ایوانوں میں دیکھ
آلِ سیزر کو دِکھایا ہم نے پھر سیزر کا خواب

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کون بحرِ روم کی موجوں سے ہے لپٹا ہُوا
'گاہ بالد چوں صنوبر، گاہ نالد چوں رباب'

تیسرا مُشیر

مَیں تو اُس کی عاقبت بینی کا کچھ قائل نہیں
جس نے افرنگی سیاست کو کیا یوں بے حجاب

پانچواں مُشیر

(اِبلیس کو مخاطب کر کے)

اے ترے سوزِ نفس سے کارِ عالَم اُستوار!
تُو نے جب چاہا، کیا ہر پردگی کو آشکار
آب و گِل تیری حرارت سے جہانِ سوز و ساز
اَبلہِ جنّت تری تعلیم سے دانائے کار

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تجھ سے بڑھ کر فطرتِ آدم کا وہ محرم نہیں
سادہ دل بندوں میں جو مشہور ہے پروردگار
کام تھا جن کا فقط تقدیس و تسبیح و طواف
تیری غیرت سے ابد تک سرنگون و شرمسار
گرچہ ہیں تیرے مرید افرنگ کے ساحر تمام
اب مجھے ان کی فراست پر نہیں ہے اعتبار
وہ یہودی فتنہ گر، وہ رُوحِ مزدک کا بُروز
ہر قبا ہونے کو ہے اس کے جنُوں سے تار تار
زاغِ دشتی ہو رہا ہے ہمسرِ شاہین و چرغ
کتنی سُرعت سے بدلتا ہے مزاجِ روزگار
چھا گئی آشُفتہ ہو کر وسعتِ افلاک پر
جس کو نادانی سے ہم سمجھے تھے اک مُشتِ غبار
فتنۂ فردا کی ہیبت کا یہ عالم ہے کہ آج
کانپتے ہیں کوہسار و مرغزار و جُوئبار

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے آقا! وہ جہاں زیر و زبر ہونے کو ہے
جس جہاں کا ہے فقط تیری سیادت پر مدار

ابلیس

(اپنے مُشیروں سے)

ہے مرے دستِ تصرّف میں جہانِ رنگ و بو
کیا زمیں، کیا مہر و مہ، کیا آسمانِ تُو بتُو
دیکھ لیں گے اپنی آنکھوں سے تماشا غرب و شرق
مَیں نے جب گرما دیا اقوامِ یورپ کا لہُو
کیا امامانِ سیاست، کیا کلیسا کے شیوخ
سب کو دیوانہ بنا سکتی ہے میری ایک ہُو
کارگاہِ شیشہ جو ناداں سمجھتا ہے اسے
توڑ کر دیکھے تو اس تہذیب کے جام و سبو!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دستِ فطرت نے کیا ہے جن گریبانوں کو چاک
مزدکی منطق کی سوزن سے نہیں ہوتے رفو
کب ڈرا سکتے ہیں مجھ کو اشتراکی کوچہ گرد
یہ پریشاں روزگار، آشفتہ مغز، آشفتہ مُو
ہے اگر مجھ کو خطر کوئی تو اُس اُمّت سے ہے
جس کی خاکستر میں ہے اب تک شرارِ آرزو
خال خال اس قوم میں اب تک نظر آتے ہیں وہ
کرتے ہیں اشکِ سحر گاہی سے جو ظالم وضُو
جانتا ہے، جس پہ روشن باطنِ ایّام ہے
مزدکیت فتنۂ فردا نہیں، اسلام ہے!

(۲۰)

جانتا ہُوں میں یہ اُمّت حاملِ قرآں نہیں
ہے وہی سرمایہ داری بندۂ مومن کا دیں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانتا ہوں میں کہ مشرق کی اندھیری رات میں
بے یدِ بیضا ہے پیرانِ حرم کی آستیں
عصرِ حاضر کے تقاضاؤں سے ہے لیکن یہ خوف
ہو نہ جائے آشکارا شرعِ پیغمبر کہیں
الحذر! آئینِ پیغمبر سے سَو بار الحذر
حافظِ ناموسِ زن، مرد آزما، مرد آفریں
موت کا پیغام ہر نوعِ غلامی کے لیے
نے کوئی فغفور و خاقاں، نے فقیرِ رہ نشیں
کرتا ہے دولت کو ہر آلودگی سے پاک صاف
منعموں کو مال و دولت کا بناتا ہے امیں
اس سے بڑھ کر اور کیا فکر و عمل کا انقلاب
پادشاہوں کی نہیں، اللہ کی ہے یہ زمیں!
چشمِ عالم سے رہے پوشیدہ یہ آئیں تو خوب
یہ غنیمت ہے کہ خود مومن ہے محرومِ یقیں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے یہی بہتر الٰہیات میں اُلجھا رہے
یہ کتاب اللہ کی تاویلات میں اُلجھا رہے

(۲)

توڑ ڈالیں جس کی تکبیریں طلسمِ شش جہات
ہو نہ روشن اُس خدا اندیش کی تاریک رات

ابنِ مریم مر گیا یا زندۂ جاوید ہے
ہیں صفاتِ ذاتِ حق، حق سے جدا یا عینِ ذات؟

آنے والے سے مسیحِ ناصری مقصود ہے
یا مجدّد، جس میں ہوں فرزندِ مریم کے صفات؟

ہیں کلام اللہ کے الفاظ حادث یا قدیم
اُمّتِ مرحوم کی ہے کس عقیدے میں نجات؟

کیا مسلماں کے لیے کافی نہیں اس دَور میں
یہ الٰہیات کے ترشے ہوئے لات و منات؟

اسرارِ حجاز
۷۱۱
۱۹

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تم اسے بیگانہ رکھو عالمِ کردار سے
تا بساطِ زندگی میں اس کے سب مُہرے ہوں مات

خیر اسی میں ہے، قیامت تک رہے مومن غلام
چھوڑ کر اَوروں کی خاطر یہ جہانِ بے ثبات

ہے وہی شعر و تصوّف اس کے حق میں خوب تر
جو چھپا دے اس کی آنکھوں سے تماشائے حیات

ہر نفس ڈرتا ہوں اس اُمّت کی بیداری سے مَیں
ہے حقیقت جس کے دیں کی احتسابِ کائنات

مست رکھو ذکر و فکرِ صبحگاہی میں اسے
پُختہ تر کر دو مزاجِ خانقاہی میں اسے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڈھے بلوچ کی نصیحت بیٹے کو

ہو تیرے بیاباں کی ہوا تجھ کو گوارا
اس دشت سے بہتر ہے نہ دلّی نہ بخارا

جس سمت میں چاہے صفتِ سیلِ رواں چل
وادی یہ ہماری ہے وہ صحرا بھی ہمارا

غیرت ہے بڑی چیز جہانِ تگ و دو میں
پہناتی ہے درویش کو تاجِ سرِ دارا

حاصل کسی کامل سے یہ پوشیدہ ہنر کر
کہتے ہیں کہ شیشے کو بنا سکتے ہیں خارا

افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر
ہر فرد ہے ملّت کے مقدر کا ستارا

محروم رہا دولتِ دریا سے وہ غوّاص
کرتا نہیں جو صحبتِ ساحل سے کنارا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیں ہاتھ سے دے کر اگر آزاد ہو ملّت
ہے ایسی تجارت میں مسلماں کا خسارا

دنیا کو ہے پھر معرکۂ روح و بدن پیش
تہذیب نے پھر اپنے درندوں کو اُبھارا

اللہ کو پامردیِ مومن پہ بھروسا
اِبلیس کو یورپ کی مشینوں کا سہارا

تقدیرِ اُمم کیا ہے، کوئی کہہ نہیں سکتا
مومن کی فراست ہو تو کافی ہے اشارا

اخلاصِ عمل مانگ نیاگانِ کہن سے
شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدا را!

۷/۱۴
ارمغانِ حجاز
۲۲

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تصویر و مصوّر

تصویر

کہا تصویر نے تصویر گر سے
نمائش ہے مری تیرے ہُنر سے
ولیکن کس قدر نامُنصفی ہے
کہ تُو پوشیدہ ہو میری نظر سے!

مصوّر

گراں ہے چشمِ بینا دیدہ ور پر
جہاں بینی سے کیا گزری شرر پر!
نظر، درد و غم و سوز و تب و تاب
تُو اے ناداں، قناعت کر خبر پر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تصویر

خبر، عقل و خرد کی ناتوانی
نظر، دل کی حیاتِ جاودانی
نہیں ہے اس زمانے کی تگ و تاز
سزاوارِ حدیثِ 'لن ترانی'

مُصوّر

تو ہے میرے کمالاتِ ہُنر سے
نہ ہو نومید اپنے نقش گر سے
مرے دیدار کی ہے اک یہی شرط
کہ تُو پنہاں نہ ہو اپنی نظر سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عالمِ برزخ

مُردہ اپنی قبر سے

کیا شے ہے، کس امروز کا فردا ہے قیامت
اے میرے شبستانِ کُہن! کیا ہے قیامت؟

قبر

اے مُردۂ صد سالہ! تجھے کیا نہیں معلوم؟
ہر موت کا پوشیدہ تقاضا ہے قیامت!

مُردہ

جس موت کا پوشیدہ تقاضا ہے قیامت
اُس موت کے پھندے میں گرفتار نہیں میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر چند کہ ہوں مُردۂ صد سالہ ولیکن
ظُلمت کدۂ خاک سے بیزار نہیں مَیں
ہو رُوح پھر اک بار سوارِ بدنِ زار
ایسی ہے قیامت تو خریدار نہیں مَیں

صدائے غیب

نے نصیبِ مار و کژدُم، نے نصیبِ دام و دَد
ہے فقط محکوم قوموں کے لیے مرگِ ابد
بانگِ اسرافیل اُن کو زندہ کر سکتی نہیں
رُوح سے تھا زندگی میں بھی تہی جن کا جسَد
مر کے جی اُٹھنا فقط آزاد مردوں کا ہے کام
گرچہ ہر ذی رُوح کی منزل ہے آغوشِ لحَد

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبر

(اپنے مُردے سے)

آہ، ظالم! تُو جہاں میں بندۂ محکوم تھا
مَیں نہ سمجھی تھی کہ ہے کیوں خاک میری سوزناک
تیری مَیّت سے مری تاریکیاں تاریک تر
تیری مَیّت سے زمیں کا پردۂ ناموس چاک
الحذَر محکوم کی مَیّت سے سَو بار الحذَر
اے سرافیل! اے خدائے کائنات! اے جانِ پاک!

صدائے غیب

گرچہ برہم ہے قیامت سے نظامِ ہست و بود
ہیں اسی آشوب سے بے پردہ اسرارِ وجود
زلزلے سے کوہ و دَر اُڑتے ہیں مانندِ سحاب
زلزلے سے وادیوں میں تازہ چشموں کی نمود

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر نئی تعمیر کو لازم ہے تخریبِ تمام
ہے اسی میں مشکلاتِ زندگانی کی کشود

زمین

آہ یہ مرگِ دوام، آہ یہ رزمِ حیات
ختم بھی ہوگی کبھی کشمکشِ کائنات!
عقل کو ملتی نہیں اپنے بتوں سے نجات
عارف و عامی تمام بندۂ لات و منات
خوار ہُوا کس قدر آدمِ یزداں صفات
قلب و نظر پر گراں ایسے جہاں کا ثبات
کیوں نہیں ہوتی سحر حضرتِ انساں کی رات؟

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معزول شہنشاہ

ہو مبارک اُس شہنشاہِ نکو فرجام کو
جس کی قربانی سے اسرارِ ملوکیت ہیں فاش
"شاہ" ہے برطانوی مندر میں اک مٹی کا بُت
جس کو کر سکتے ہیں جب چاہیں پُجاری پاش پاش
ہے یہ مُشک آمیز افیوں ہم غلاموں کے لیے
ساحرِ انگلیس! مارا خواجۂ دیگر تراش

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوزخی کی مُناجات

اس دَیرِ کہن میں ہیں غرض مند پُجاری
رنجیدہ بُتوں سے ہوں تو کرتے ہیں خدا یاد

پُوجا بھی ہے بے سُود، نمازیں بھی ہیں بے سُود
قسمت ہے غریبوں کی وہی نالہ و فریاد

ہیں گرچہ بلندی میں عمارات فلک بوس
ہر شہر حقیقت میں ہے ویرانۂ آباد

تیشے کی کوئی گردشِ تقدیر تو دیکھے
سیراب ہے پرویز، جگر تشنہ ہے فرہاد

یہ علم، یہ حکمت، یہ سیاست، یہ تجارت
جو کچھ ہے، وہ ہے فکرِ مُلوکانہ کی ایجاد

اللہ! ترا شُکر کہ یہ خطۂ پُرسوز
سوداگرِ یورپ کی غلامی سے ہے آزاد!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسعود مرحوم

یہ مہر و مہ، یہ ستارے یہ آسمانِ کبود
کسے خبر کہ یہ عالم عدم ہے یا کہ وجود

خیالِ جادہ و منزل فسانہ و افسوں
کہ زندگی ہے سراپا رحیلِ بے مقصود

رہی نہ آہ، زمانے کے ہاتھ سے باقی
وہ یادگارِ کمالاتِ احمد و محمود

زوالِ علم و ہنر مرگِ ناگہاں اُس کی
وہ کارواں کا متاعِ گراں بہا مسعود!

مجھے رُلاتی ہے اہلِ جہاں کی بیدردی
فغانِ مُرغِ سحر خواں کو جانتے ہیں سرُود

نہ کہہ کہ صبر میں پنہاں ہے چارۂ غمِ دوست
نہ کہہ کہ صبر معمّائے موت کی ہے کشود

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"دلے کہ عاشق و صابر بود مگر سنگ است
ز عشق تا بہ صبوری ہزار فرسنگ است"
(سعدیؒ)

نہ مجھ سے پوچھ کہ عمرِ گریز پا کیا ہے
کسے خبر کہ یہ نیرنگ و سیمیا کیا ہے

ہُوا جو خاک سے پیدا، وہ خاک میں مستور
مگر یہ غیبتِ صغریٰ ہے یا فنا، کیا ہے!

غبارِ راہ کو بخشا گیا ہے ذوقِ جمال
خرد بتا نہیں سکتی کہ مُدعا کیا ہے

دل و نظر بھی اسی آب و گل کے ہیں اعجاز
نہیں تو حضرتِ انساں کی انتہا کیا ہے؟

جہاں کی رُوحِ رواں 'لا الٰہ الاّ ھُو'
مسیح و میخ و چلیپا، یہ ماجرا کیا ہے!

قصاصِ خُونِ تمنّا کا مانگیے کس سے
گُناہ گار ہے کون، اور خُوں بہا کیا ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غمیں مشو کہ بہ بندِ جہاں گرفتاریم
طلسم ہا شکند آں دلے کہ ما داریم

خودی ہے زندہ تو ہے موت اک مقامِ حیات
کہ عشق موت سے کرتا ہے امتحانِ ثبات

خودی ہے زندہ تو دریا ہے بے کرانہ ترا
ترے فراق میں مُضطر ہے موجِ نیل و فرات

خودی ہے مُردہ تو مانندِ کاہ پیشِ نسیم
خودی ہے زندہ تو سلطانِ جملہ موجودات

نگاہ ایک تجلّی سے ہے اگر محروم
دو صد ہزار تجلّی تلافیِ مافات

مقام بندۂ مومن کا ہے ورائے سپہر
زمیں سے تا بہ ثُریّا تمام لات و منات

حریمِ ذات ہے اس کا نشیمنِ ابدی
نہ تیرہ خاکِ لحد ہے نہ جلوہ گاہِ صفات

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خود آگہاں کہ ازیں خاکداں بروں جستند
طلسمِ مہر و سپہر و ستارہ بشکستند

آوازِ غیب

آتی ہے دمِ صبح صدا عرشِ بریں سے
کھویا گیا کس طرح ترا جوہرِ ادراک!
کس طرح ہُوا کُند ترا نشترِ تحقیق
ہوتے نہیں کیوں تجھ سے ستاروں کے جگر چاک
تُو ظاہر و باطن کی خلافت کا سزاوار
کیا شُعلہ بھی ہوتا ہے غلامِ خس و خاشاک
مہر و مہ و انجم نہیں محکوم ترے کیوں
کیوں تیری نگاہوں سے لرزتے نہیں افلاک

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب تک ہے رواں گرچہ لہو تیری رگوں میں
نے گرمیِ افکار، نہ اندیشۂ بے باک

روشن تو وہ ہوتی ہے، جہاں بیں نہیں ہوتی
جس آنکھ کے پردوں میں نہیں ہے نگہِ پاک

باقی نہ رہی تیری وہ آئینہ ضمیری
اے کشتۂ سلطانی و مُلّائی و پیری!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

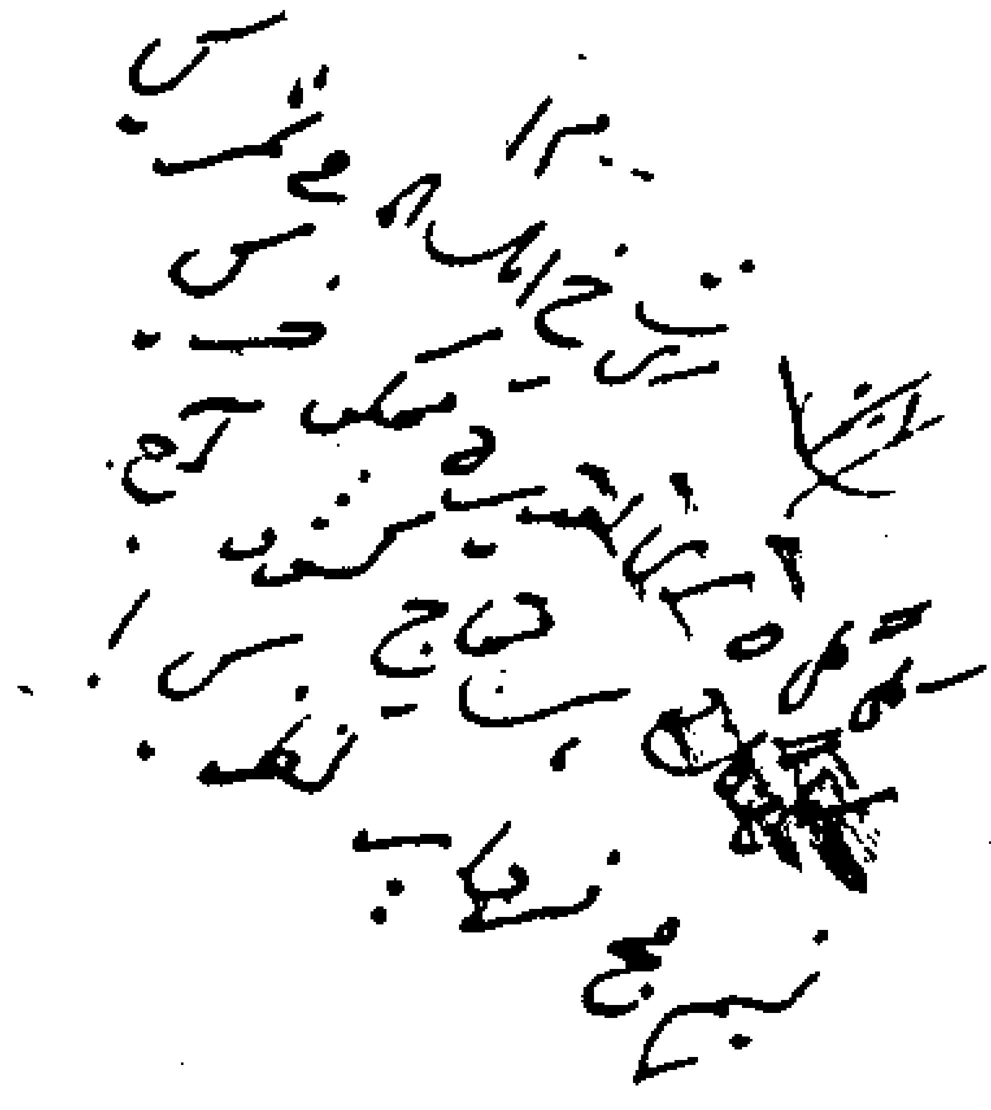

۷۲۸
ارمغانِ حجاز
۳۶

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رُباعیات

(۱)

مری شاخِ اَمل کا ہے ثمر کیا
تری تقدیر کی مجھ کو خبر کیا
کلی گُل کی ہے محتاجِ کشود آج
نسیمِ صبحِ فردا پر نظر کیا!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فراغت دے اُسے کارِ جہاں سے
کہ چھُوٹے ہر نفس کے امتحاں سے
ہُوا پیری سے شیطاں کُہنہ اندیش
گناہِ تازہ تر لائے کہاں سے!

دِگرگُوں عالمِ شام و سحَر کر
جہانِ خشک و تر زیر و زبر کر
رہے تیری خدائی داغ سے پاک
مرے بے ذوق سجدوں سے حذَر کر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غریبی میں ہوں محسودِ امیری
کہ غیرت مند ہے میری فقیری
حذر اُس فقر و درویشی سے، جس نے
مسلماں کو سکھا دی سربزیری!

خرد کی تنگ دامانی سے فریاد
تجلّی کی فراوانی سے فریاد
گوارا ہے اسے نظّارۂ غیر
نگہ کی نامسلمانی سے فریاد!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا اقبال نے شیخِ حرم سے
تہِ محرابِ مسجد سو گیا کون
ندا مسجد کی دیواروں سے آئی
فرنگی بُت کدے میں کھو گیا کون؟

کُہن ہنگامہ ہائے آرزو سرد
کہ ہے مردِ مسلماں کا لہو سرد
بُتوں کو میری لادینی مبارک
کہ ہے آج آتشِ اللہ ہو سرد

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیثِ بندۂ مومن دل آویز
جگر پُرخوں، نفس روشن، نِگہ تیز
میسّر ہو کسے دیدار اُس کا
کہ ہے وہ رونقِ محفل کم آمیز

تمیزِ خار و گُل سے آشکارا
نسیمِ صُبح کی روشن ضمیری
حفاظت پھُول کی ممکن نہیں ہے
اگر کانٹے میں ہو خُوئے حریری

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ کر ذکرِ فراق و آشنائی
کہ اصلِ زندگی ہے خود نمائی
نہ دریا کا زیاں ہے نے گہر کا
دلِ دریا سے گوہر کی جدائی

ترے دریا میں طوفاں کیوں نہیں ہے
خودی تیری مسلماں کیوں نہیں ہے
عبث ہے شکوۂ تقدیرِ یزداں
تو خود تقدیرِ یزداں کیوں نہیں ہے؟

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خرد دیکھے اگر دل کی نگہ سے
جہاں روشن ہے نورِ لا الٰہ سے
فقط اک گردشِ شام و سحر ہے
اگر دیکھیں فروغِ مہر و مہ سے

کبھی دریا سے مثلِ موج ابھر کر
کبھی دریا کے سینے میں اُتر کر
کبھی دریا کے ساحل سے گزر کر
مقام اپنی خودی کا فاش تر کر!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

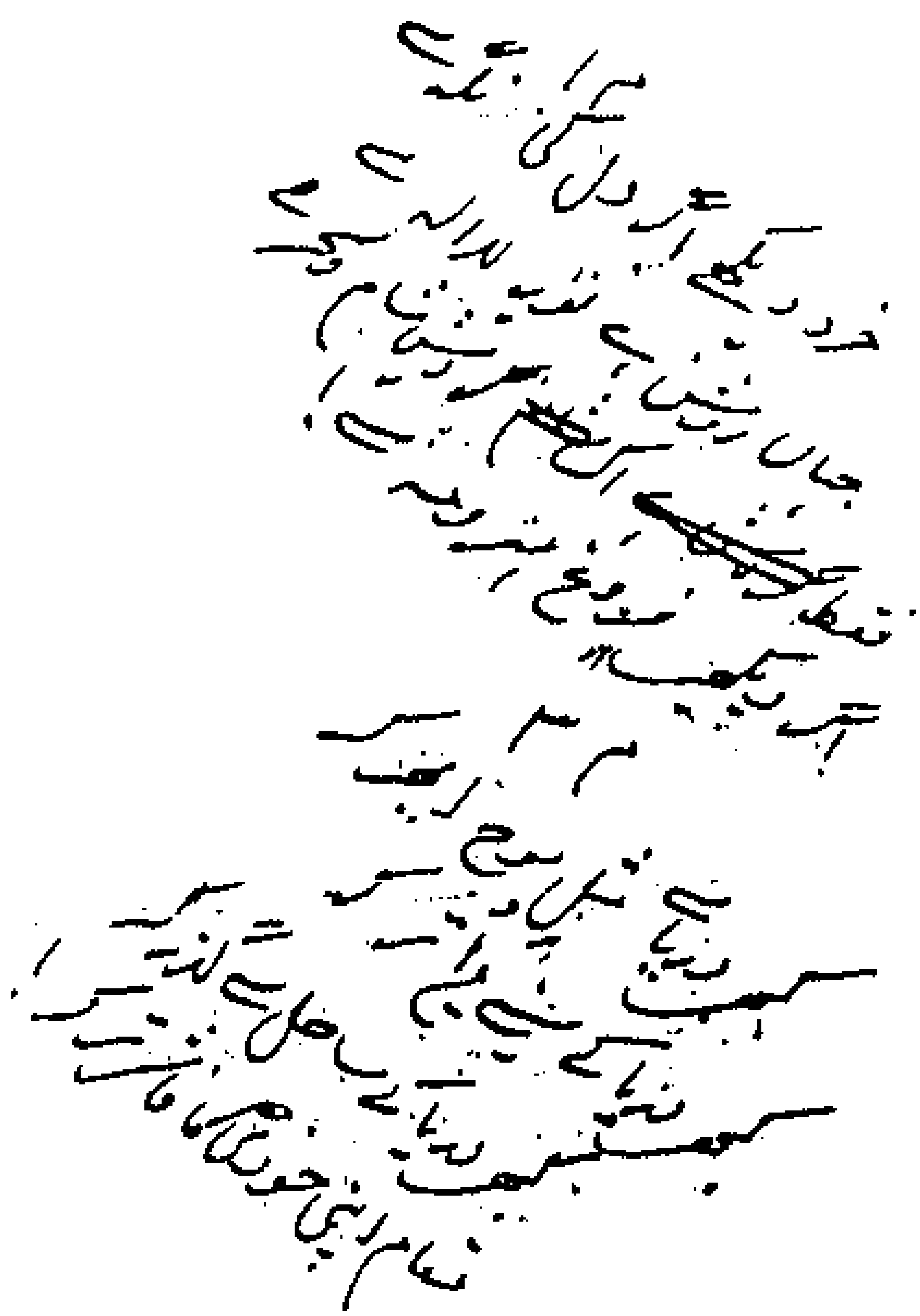

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُلّا زادہ ضیغم لولابی کشمیری کا بیاض

۱

پانی ترے چشموں کا تڑپتا ہوا سیماب
مرغانِ سحر تیری فضاؤں میں ہیں بیتاب
اے وادیِ لولاب!

گر صاحبِ ہنگامہ نہ ہو منبر و محراب
دیں بندۂ مومن کے لیے موت ہے یا خواب
اے وادیِ لولاب!

ہیں ساز پہ موقوف نوا ہائے جگر سوز
ڈھیلے ہوں اگر تار تو بیکار ہے مضراب
اے وادیِ لولاب!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُلّا کی نظر نُورِ فراست سے ہے خالی
بے سوز ہے میخانۂ صُوفی کی مئے ناب
اے وادیِ لولاب!
بیدار ہوں دل جس کی فغانِ سحَری سے
اس قوم میں مُدّت سے وہ درویش ہے نایاب
اے وادیِ لولاب!

موت ہے اک سخت تر جس کا غلامی ہے نام
مکر و فنِ خواجگی کاش سمجھتا غلام!
شرعِ مُلوکانہ میں جدّتِ احکام دیکھ
صُور کا غوغا حلال، حشر کی لذّت حرام!
اے کہ غلامی سے ہے رُوح تری مُضمحل
سینۂ بے سوز میں ڈھُونڈ خودی کا مقام!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳

آج وہ کشمیر ہے محکوم و مجبور و فقیر
کل جسے اہلِ نظر کہتے تھے ایرانِ صغیر
سینۂ افلاک سے اٹھتی ہے آہِ سوز ناک
مردِ حق ہوتا ہے جب مرعوبِ سلطان و امیر
کہہ رہا ہے داستاں بیدردیِ ایام کی
کوہ کے دامن میں وہ غم خانۂ دہقانِ پیر
آہ! یہ قومِ نجیب و چرب دست و تر دماغ
ہے کہاں روزِ مکافات اے خدائے دیر گیر؟

۴

گرم ہو جاتا ہے جب محکوم قوموں کا لہو
تھرتھراتا ہے جہانِ چار سوے و رنگ و بو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاک ہوتا ہے ظن و تخمیں سے انساں کا ضمیر
کرتا ہے ہر راہ کو روشن چراغِ آرزو
وہ پُرانے چاک جن کو عقل سی سکتی نہیں
عشق سِیتا ہے انھیں بے سوزن و تارِ رفو
ضربتِ پیہم سے ہو جاتا ہے آخر پاش پاش
حاکمیت کا بُتِ سنگیں دل و آئینہ رُو

۵

دُرّاج کی پرواز میں ہے شوکتِ شاہیں
حیرت میں ہے صیّاد، یہ شاہیں ہے کہ دُرّاج!
ہر قوم کے افکار میں پیدا ہے تلاطُم
مشرق میں ہے فردائے قیامت کی نمود آج
فطرت کے تقاضوں سے ہُوا حشر پہ مجبور
وہ مُردہ کہ تھا بانگِ سرافیل کا محتاج

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۶

رندوں کو بھی معلوم ہیں صوفی کے کمالات
ہر چند کہ مشہور نہیں ان کے کرامات
خود گیری و خودداری و گلبانگِ 'انا الحق'
آزاد ہو سالک تو ہیں یہ اس کے مقامات
محکوم ہو سالک تو یہی اس کا 'ہمہ اوست'
خود مردہ و خود مرقد و خود مرگِ مفاجات!

۱۷

نکل کر خانقاہوں سے ادا کر رسمِ شبیری
کہ فقرِ خانقاہی ہے فقط اندوہ و دلگیری
ترے دین و ادب سے آ رہی ہے بوئے رہبانی
یہی ہے مرنے والی امتوں کا عالمِ پیری

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیاطینِ ملوکیت کی آنکھوں میں ہے وہ جادو
کہ خود نخچیر کے دل میں ہو پیدا ذوقِ نخچیری

چہ بے پروا گذشتند از نواے صبحگاہِ من
کہ برد آں شور و مستی از سیہ چشمانِ کشمیری!

۸

سمجھا لہُو کی بوند اگر تُو اسے تو خیر
دل آدمی کا ہے فقط اک جذبۂ بلند
گردش مہ و ستارہ کی ہے ناگوار اسے
دل آپ اپنے شام و سحر کا ہے نقش بند
جس خاک کے ضمیر میں ہے آتشِ چنار
ممکن نہیں کہ سرد ہو وہ خاکِ ارجمند

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹

کھُلا جب چمن میں کتب خانۂ گُل
نہ کام آیا مُلّا کو علمِ کتابی
متانت شکن تھی ہوائے بہاراں
غزل خواں ہُوا پیرکِ اندرابی
کہا لالۂ آتشیں پیرہن نے
کہ اَسرارِ جاں کی ہوں مَیں بے حجابی
سمجھتا ہے جو موت خوابِ لحد کو
نہاں اُس کی تعمیر میں ہے خرابی
نہیں زندگی سلسلہ روز و شب کا
نہیں زندگی مستی و نیم خوابی
حیات است در آتشِ خود تپیدن
خوش آں دم کہ ایں نکتہ را بازیابی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر ز آتشِ دل شرارے بگیری
تواں کرد زیرِ فلک آفتابی

۱۰

آزاد کی رگ سخت ہے مانندِ رگِ سنگ
محکوم کی رگ نرم ہے مانندِ رگِ تاک
محکوم کا دل مُردہ و افسردہ و نومید
آزاد کا دل زندہ و پُرسوز و طرب ناک
آزاد کی دولت دلِ روشن، نفسِ گرم
محکوم کا سرمایہ فقط دیدۂ نمناک
محکوم ہے بیگانۂ اخلاص و مروّت
ہر چند کہ منطق کی دلیلوں میں ہے چالاک
ممکن نہیں محکوم ہو آزاد کا ہمدوش
وہ بندۂ افلاک ہے، یہ خواجۂ افلاک

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۱

تمام عارف و عامی خودی سے بیگانہ
کوئی بتائے یہ مسجد ہے یا کہ میخانہ

یہ راز ہم سے چھپایا ہے میر واعظ نے
کہ خود حرم ہے چراغِ حرم کا پروانہ

طلسمِ بے خبری، کافری و دیں داری
حدیثِ شیخ و برہمن فسون و افسانہ

نصیبِ خطّہ ہو یا رب وہ بندۂ درویش
کہ جس کے فقر میں انداز ہوں کلیمانہ

چھپے رہیں گے زمانے کی آنکھ سے کب تک
گہر ہیں آبِ وُلر کے تمام یک دانہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹

دِگرگوں جہاں اُن کے زورِ عمل سے
بڑے معرکے زندہ قوموں نے مارے

مُنجّم کی تقویمِ فردا ہے باطل
گرے آسماں سے پُرانے ستارے

ضمیرِ جہاں اس قدر آتشیں ہے
کہ دریا کی موجوں سے ٹُوٹے ستارے

زمیں کو فراغت نہیں زلزلوں سے
نُمایاں ہیں فطرت کے باریک اشارے

ہمالہ کے چشمے اُبلتے ہیں کب تک
خضَر سوچتا ہے وُلر کے کنارے!

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نشاں یہی ہے زمانے میں زندہ قوموں کا
کہ صبح و شام بدلتی ہیں ان کی تقدیریں
کمالِ صدق و مروّت ہے زندگی ان کی
معاف کرتی ہے فطرت بھی ان کی تقصیریں
قلندرانہ ادائیں، سکندرانہ جلال
یہ اُمتیں ہیں جہاں میں برہنہ شمشیریں
خودی سے مردِ خود آگاہ کا جمال و جلال
کہ یہ کتاب ہے، باقی تمام تفسیریں
شکوہِ عید کا منکر نہیں ہوں مَیں، لیکن
قبولِ حق ہیں فقط مردِ حُر کی تکبیریں
حکیم میری نواؤں کا راز کیا جانے
ورائے عقل ہیں اہلِ جنوں کی تدبیریں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۷

چه کافرانه قمارِ حیات می بازی
که با زمانه بسازی بخود نمی سازی

دگر بمدرسه های حرم نمی بینم
دلِ جنید و نگاهِ غزالی و رازی

بحکمِ مفتیِ اعظم که فطرتِ ازلیست
بدینِ صعوه حرام است کارِ شهبازی

همان فقیهِ ازل گفت جُرّه شاهین را
بآسمان گروی با زمین نه پردازی

منم که توبه نکردم ز فاش گوئی ها
ز بیمِ این که بسُلطان کنند غمّازی

بدستِ ما نه سمرقند و نی بخارا ایست
دُعا بگو ز فقیران به تُرکِ شیرازی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۵

ضمیرِ مغرب ہے تاجرانہ، ضمیرِ مشرق ہے راہبانہ
وہاں دِگرگُوں ہے لحظہ لحظہ، یہاں بدلتا نہیں زمانہ

کنارِ دریا خضَر نے مجھ سے کہا بہ اندازِ محرمانہ
سکندری ہو، قلندری ہو، یہ سب طریقے ہیں ساحرانہ

حریف اپنا سمجھ رہے ہیں مجھے خدایانِ خانقاہی
اُنھیں یہ ڈر ہے کہ میرے نالوں سے شق نہ ہو سنگِ آستانہ

غلام قوموں کے علم و عرفاں کی ہے یہی رمزِ آشکارا
زمیں اگر تنگ ہے تو کیا ہے، فضائے گردُوں ہے بے کرانہ

خبر نہیں کیا ہے نام اس کا، خدا فریبی کہ خود فریبی
عمل سے فارغ ہُوا مسلماں بنا کے تقدیر کا بہانہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مری اسیری پہ شاخِ گُل نے یہ کہہ کے صیّاد کو رُلایا
کہ ایسے پُرسوز نغمہ خواں کا گراں نہ تھا مجھ پہ آشیانہ

۱۶

حاجت نہیں اے خطّۂ گُل شرح و بیاں کی
تصویر ہمارے دلِ پُرخوں کی ہے لالہ

تقدیر ہے اک نام مکافاتِ عمل کا
دیتے ہیں یہ پیغام خدایانِ ہمالہ

سرما کی ہواؤں میں ہے عُریاں بدن اس کا
دیتا ہے ہُنر جس کا امیروں کو دوشالہ

اُمّید نہ رکھ دولتِ دنیا سے وفا کی
رَم اس کی طبیعت میں ہے مانندِ غزالہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۶۷

خود آگاہی نے سکھلا دی ہے جس کو تن فراموشی
حرام آئی ہے اُس مردِ مجاہد پر زرہ پوشی

۱۶۸

آں عزمِ بلند آور آں سوزِ جگر آور
شمشیرِ پدر خواہی بازوے پدر آور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹

غریبِ شہر ہوں مَیں، سُن تو لے مری فریاد
کہ تیرے سینے میں بھی ہوں قیامتیں آباد

مری نوائے غم آلود ہے متاعِ عزیز
جہاں میں عام نہیں دولتِ دلِ ناشاد

گِلہ ہے مجھ کو زمانے کی کور ذوقی سے
سمجھتا ہے مری محنت کو محنتِ فرہاد

"صدائے تیشہ کہ بر سنگ میخورد دگر است٭
خبر بگیر کہ آوازِ تیشہ و جگر است"

٭ صدائے تیشہ الخ یہ شعر مرزا جانجاناں مظہر علیہ الرحمۃ کے مشہور بیاض خریطۂ جواہر میں ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سر اکبر حیدری صدرِ اعظم حیدر آباد دکن کے نام

یومِ اقبال کے موقع پر توشہ خانۂ حضور نظام کی طرف سے، جو صاحبِ صدرِ اعظم کے ماتحت ہے، ایک ہزار روپے کا چیک بطورِ تواضع موصول ہونے پر۔

تھا یہ اللہ کا فرماں کہ شکوہِ پرویز
دو قلندر کو کہ ہیں اس میں ملوکانہ صفات
مجھ سے فرمایا کہ لے، اور شہنشاہی کر
حُسنِ تدبیر سے دے آنی و فانی کو ثبات
مَیں تو اس بارِ امانت کو اُٹھاتا سرِ دوش
کامِ درویش میں ہر تلخ ہے مانندِ نبات
غیرتِ فقر مگر کر نہ سکی اس کو قبول
جب کہا اُس نے یہ ہے میری خدائی کی زکات!

۷۵۳
ارمغانِ حجاز
۶۱

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسین احمد

عجم ہنوز نداند رموزِ دیں، ورنہ
ز دیوبند حسین احمد! ایں چہ بوالعجبی است
سرود بر سرِ منبر کہ ملّت از وطن است
چہ بے خبر ز مقامِ محمدِ عربی است
بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر بہ او نرسیدی، تمام بولہبی است

حضرتِ انساں

جہاں میں دانش و بینش کی ہے کس درجہ ارزانی
کوئی شے چھپ نہیں سکتی کہ یہ عالم ہے نورانی
کوئی دیکھے تو ہے باریک فطرت کا حجاب اتنا
نمایاں ہیں فرشتوں کے تبسم ہائے پنہانی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ دنیا دعوتِ دیدار ہے فرزندِ آدم کو
کہ ہر مستور کو بخشا گیا ہے ذوقِ عریانی

یہی فرزندِ آدم ہے کہ جس کے اشکِ خونیں سے
کیا ہے حضرتِ یزداں نے دریاؤں کو طوفانی

فلک کو کیا خبر یہ خاکداں کس کا نشیمن ہے
غرض انجم سے ہے کس کے شبستاں کی نگہبانی

اگر مقصودِ کُل مَیں ہُوں تو مجھ سے ماورا کیا ہے
مرے ہنگامہ ہائے نَو بہ نَو کی انتہا کیا ہے؟

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۵۶
ارمغان حجاز
۶۴

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ